اعت اول
مکتبہ انجمن ترقی اردو (ہند) جامع مسجد دہلی

ادویات کی سریع التاثیری کے بھروسہ پر ہر ایک دوائی کا نمونہ بھی دیا جاتا ہے ۔

کوی ونود ویدبھوشن پنڈت ٹھاکردت شرما وید موجد امرت دھارا کی تیار کردہ

چند متفرق ادویات

بلپور وٹی } ان گولیوں سے آتشک۔ سوزاک۔ بواسیر۔ خنازیر۔ گنٹھیا۔ دردکمر۔ ضعف۔ جریان۔ کمی اشتہا۔ سانپ بچھو وغیرہ کا ڈنک۔ باؤلے کتے کا زہر۔ دردسر۔ لقوہ۔ فالج۔ مرگی۔ دمہ۔ کھانسی وغیرہ دور ہوتا ہے۔ قیمت ۴۰ گولی ایک روپیہ (عہ ر)

درد شکن } ایک ہی پڑیہ کے کھانے سے ہر قسم کا دردسر۔ درد کان۔ درد دانت وغیرہ دور ہوتے ہیں۔ بخار پسینہ آکر اتر جاتا ہے۔ قیمت عہ ر نمونہ چار آنے ۴ ر

سنگ توڑ: گردہ و مثانہ و پتہ کی پتھری و کنکر براہ پیشاب خارج کرتی ہے قیمت عہ

برہمی ارشٹ } ضعف دماغ۔ نسیان۔ دردسر وغیرہ کو دور کرکے حافظہ کو بڑھانے کے واسطے اکسیر ہے۔ قیمت فی شیشی عہ۔ نصف ایک روپیہ عہ ر

موٹا ہونے کی دوائی } باوجود خوراک کھانے کے بھی جو پتلے رہتے ہیں۔ وہ یہ دوائی منگوائیں قیمت للعہ ر۔ نمونہ ایک روپیہ عہ ر

دوائی گنٹھیا۔ درد سوجن جوڑ۔ نقرس وغیرہ کو اکسیر ہے۔ قیمت ۶۰ گولی عہ نمونہ ۶ ر

علاج موٹاپا } جو زیادہ موٹے ہیں وہ اس دوائی کو استعمال کرکے فائدہ اٹھائیں قیمت فی شیشی للعہ ر خوراک ایک ماہ۔

ترک افیون } خواہ کس قدر بھی افیون کھاتے ہوں، ان گولیوں کی مدد سے بلا کسی بے آرامی کے چھوڑ سکتے ہیں۔ قیمت ۶۰ گولی ڈیڑھ روپیہ (عہ ر)

پیڑا آئیل } یہ تیل ہر قسم کی جسمانی دردوں پر ملنے کیواسطے ہے۔ قیمت عہ نمونہ ۸ ر

منیجر امرت دھارا اوشدھالیہ۔ امرت دھارا بھون۔ امرت دھارا روڈ۔ امرت دھارا پوسٹ آفس لاہور

خط و کتابت و تار کیواسطے اتنا بھی کافی ہے:۔ **امرت دھارا لاہور**

اگر آپ اب تک ہمارے ناولوں کے مستقل خریدار نہیں بنے تو عہ کا منی آرڈر بھیجکر اب بن جائیے۔ اس سلسلہ میں کئی نہایت لاجواب ناول اول مرتبہ اردو میں شایع ہو رہے ہیں

وطن پرست

الگزینڈر ڈوماس کے ناول "ریجنٹس ڈاٹر" کا اردو ترجمہ

منشی تیرتھ رام صاحب فیروزپوری

مترجم فسانہ لندن۔ خونی ہیرا۔ منزل مقصود

سنہ ۱۹۲۲ء

لال برادرس

۷۔ پارسنز روڈ نولکھا۔ لاہور

جارج سٹیم پریس لاہور میں باہتمام لالہ ایشر داس پرنٹر چھپا

اشاعت اول

تعارف

الگزینڈر ڈوماس جیسے مشہور زمانہ مصنف کے ایک معرکہ خیز تاریخی ناول کو اُردو داں پبلک کی نظروں میں لاتے ہوئے ہمارا فرض بہت آسان ہے۔ اس لئے کہ اسکی بعض کتابیں قبل ازیں اس حلقہ میں شرف قبول حاصل کر چکی ہیں۔ اسکے بعض بلند تر ناولوں مثلاً "تھری مسکیٹیرز" اور "کونٹ آف مانٹی کرسٹو" کے ترجمے جو اس سے پہلے اُردو میں شائع کئے گئے۔ ان کے ناظرین جانتے ہیں کہ ڈوماس کے ناول پلاٹ کے اعتبار سے کتنے دلچسپ اور انداز بیان کے لحاظ سے کیسے دلفریب ہوتے ہیں۔ عبارت کو زور دار بنانے میں یہ شخص ترینالڈس کے دوش بدوش نظر آتا ہے۔ اور مکالمہ میں کسی بہترین ناٹک نویس سے پس افتادہ نہیں۔ سچ یہ ہے کہ اس نے چونکہ اپنے علمی دور زندگی کا آغاز ڈرامانویسی ہی سے کیا تھا۔ اس لئے اس کے فسانوں میں بھی ناٹک کا لطف آتا ہے۔ اور اگر ان کا ناظر اپنے تخیل میں ایک فرضی سٹیج قائم کر سکے۔ تو سارے کیرکٹر بہترین ایکٹروں کا فرض نہایت خوش اسلوبی سے ادا کرتے ہیں۔ یہ ایسا وصف ہے جو بہت کم فسانہ نویسوں کی تحریر میں پایا جاتا ہے۔

جس ناول کا ترجمہ ان اوراق میں ہدیہ ناظرین کیا جاتا ہے۔ ان عام دلچسپیوں کے علاوہ ایک خوبی اور بھی اپنے اندر رکھتا ہے۔ اور وہ حب الوطنی کی تعلیم ہے فی الحقیقت اس کتاب کی تحریر کا مقصد اولے مصنف کی نظر میں عشق اور حب وطن کا مقابلہ ہے۔ اور اس میں وہ جس خوبی سے کامیاب ہوا ہے اس کا اندازہ ناظرین خود کر سکتے ہیں۔

فرانسیسی ناولوں کے ترجمہ میں بڑی دشواری غیر مانوس ناموں کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے اور گو ممکن ہے بعض اصحاب شروع میں ان کی وجہ سے گھبرائیں۔ تاہم اگر انہوں نے تھوڑی توجہ سے کام لیا تو یہ دشواری ناقابل حل ثابت نہ ہوگی۔ اور کتاب کی دلچسپیاں اس پر غالب آجائیں گی۔

ہمیں کامل یقین ہے کہ جس طرح ناظرین نے اب تک ہمارے پیش کردہ ناولوں کی قدردانی کر کے عزت افزائی کی ہے۔ آیندہ بھی اپنی سرپرستی اسی فیاضی کے ساتھ جاری رکھیں گے اور ہمیں اس کا موقعہ دیں گے کہ مغربی زبانوں کی بہترین چیزیں اردو لباس میں ان کے روبرو لائی جائیں۔

لال برادرس

باب - ۱

خانقاہ

۸۔ فروری سنہ ۱۷۱۹ء کی رات کو دس بجے کے قریب ایک گاڑی جس پر فرانس کا شاہی نشان اور خاندان آرلینز کا کتبہ درج تھا، جس کے گھوڑوں پر دو سوار اور کوچ بکس پر ایک خادم بیٹھا ہوا تھا۔ خانقاہ شیلیس کی پیشگاہ میں داخل ہوئی۔ نوکر نے فوراً نیچے اتر کر کھڑکی کھولدی۔ اور دو آدمی باہر نکلے۔

ایک جس کی عمر پنتالیس، چھیالیس سال کے قریب تھی، متوسط القامت مضبوط، تیز رنگ اور سہل خرام تھا۔ اس کی ہر ایک حرکت سے نجابت اور حکومت کے آثار ظاہر تھے۔

دوسرا جو اس کے پیچھے آہستگی سے چل رہا تھا۔ کوتاہ قامت اور غیر معمولی طور پر دبلا تھا۔ چہرہ قطعاً مکروہ نہ سہی بدنما ضرور تھا۔ گو اس حالت میں بھی اس پر ذہانت کے آثار نمودار تھے معلوم ہوتا تھا۔ وہ اس وقت بہت سردی محسوس کر رہا ہے۔ کیونکہ بدن پر ایک فراخ لبادہ کو غیر معمولی اہتمام کے ساتھ لپیٹتا جا رہا تھا۔

پہلا آدمی پیشگاہ سے گذر کر اس طرح زینہ کی طرف بڑھا، کہ معلوم ہوتا تھا وہ اس جگہ کے ہر حصہ سے خوب واقف ہے۔ ایک فراخ ہال سے ہو کر جس میں کئی تارک الدنیا عورتیں جمع تھیں

جنہوں نے اسے فرشی سلام کیا۔ وہ تیز چلتا ہوا اس کمرہ کی طرف گیا۔ جو ملاقاتیوں کے لئے تھا۔ گو اس کے اسباب میں ریاضت کے وہ اثرات بہت کم موجود تھے۔ جو کسی خانقاہ کے اندرونی حصہ کا لازمہ سمجھے جا سکتے ہیں۔

دوسرا بدستور آہستگی سے چلتا ہوا پیچھے ہو لیا۔ راہب عورتوں نے اُسے بھی ویسے ہی ادب سے سلام کیا۔

کمرہ ملاقات میں پہنچکر اول الذکر اپنے ساتھی سے کہنے لگا "تم یہاں بیٹھ کے بدن گرم کرو اور میں اس کے پاس جاتا ہوں۔ تم دیکھو گے میں دس منٹ کے عرصہ میں ان تمام خرابیوں کا ہمیشہ کے لیے انسداد کر دونگا جن کی تمہیں شکایت ہے۔ اور اگر وہ ان کے وجود سے انکار کریگی تو ثبوت پیش کرنے کو تمہیں بلاؤنگا"

"دس منٹ!" بادہ پوش نے جواب دیا "حضور دس منٹ فرماتے ہیں۔ مگر میں کہتا ہوں دو گھنٹہ میں آپ اپنی تشریف کا مدعا بھی تو بیان نہ کرسکیں گے۔ خانقاہ شیلس کی منتظمہ کوئی ایسی ویسی عورت نہیں ہے۔"

اتنا کہہ کر اس نے ایک آرام کرسی آگ کے قریب سرکائی اور بڑے تکلف سے اس پر لیٹ گیا۔ اپنی پتلی ٹانگیں اس نے آتشدان کی روک پر پھیلا دیں۔

"ہاں ہاں" اس شخص نے جسے اتنے ادب کے ساتھ مخاطب کیا گیا تھا کہا "یہ میں پہلے ہی جانتا ہوں۔ اور اگر کبھی بھول جاؤں۔ تو تم ہر وقت یاد دہانی کے لئے موجود ہو۔ آخر کیا وجہ تھی تم اس جھکڑ اور برف باری میں مجھے یہاں لائے؟"

"یہی کہ حضور کل نہیں آسکے۔"

"کل بے شک میرا آنا غیر ممکن تھا۔ کیونکہ پانچ بجے مجھے لارڈ سٹیر سے ملنا تھا۔"

"روڈس ہوس انفینٹس کے مکان میں۔ تو کیا لارڈ موصوف اب انگریزی سفارت میں نہیں رہتے؟"

"ابھی میں نے تمہیں حکم دیا تھا۔ کہ میرے پیچھے نہ آنا۔"

"بے شک حضور نے یہی فرمایا تھا۔ لیکن آپ کے احکام کی خلاف ورزی کرنا ہی میرا کام ہے"

"تو کرو۔ مگر جو کچھ میں کسی سے کہنا چاہوں۔ اس میں تو دخل نہ دو۔ یہ تو نہ ہو کہ تم محض اپنی پولیس کی قابلیت کا ثبوت دینے کے لئے میری ہر بات کی گستاخانہ نگرانی جاری رکھو۔"

"آئندہ کے لیے حضور مطمئن رہیں۔ جو کچھ آپ فرمائینگے میں اسی کو قابل تسلیم سمجھونگا۔"

"گو میں اس کا وعدہ نہیں کرتا۔ کیونکہ میرا خیال ہے۔ آج مجھے یہاں لانے میں تم نے بھاری غلطی کی ہے۔"

"میں نے حضور سے جو کچھ کہا تھا۔ اُسی کو پھر دہراتا ہوں۔ کیونکہ وہ ٹھیک تھا۔"

"مگر دیکھتے نہیں ہو یہاں نہ کسی طرح کا شور و غل ہے نہ روشنی۔ ہر طرف کامل امن و سکون۔ کیا اس سے یہ ظاہر نہیں ہوتا کہ ہم بیجا وقت آئے ہیں؟"

"سنئیے جہاں حضور اس وقت کھڑے ہیں۔ وہاں کل پچاس موسیقی دانوں کی سنگت تھی۔ اور جہاں وہ نوجوان راہبہ دوزانو ہو کر دعا کر رہی ہے۔ کھانا کھانے کی میز تھی۔ گو میں یہ نہیں کہہ سکتا۔ اس پر کیا کیا رکھا تھا۔ ادھر بائیں طرف گیلری میں جہاں خانقاہ کی تارک عورتوں کے لئے مسورا اور پنیر کا ادنیٰ کھانا تیار ہو رہا ہے۔ قریباً دو سو آدمی شراب پیتے ناچتے اور . . ."

"اور کیا کرتے تھے؟"

"جو کچھ ان باتوں کا لازمی نتیجہ ہے... اظہارِ عشق۔"

"سچ؟ کیا تمہیں اس کا پورا یقین ہے؟"

"اتنا کہ میں اپنی آنکھوں سے دیکھتا۔ تو بھی اس قدر نہ ہوتا۔ یہی وجہ ہے۔ کہ آپ کا آج یہاں آنا ضروری تھا۔ گو کل آنا اور بھی اچھا ہوتا۔ حضور دانا ہیں۔ کسی ایبسؔ کے لئے اس طرح کی زندگی ہرگز پسند یدہ نہیں ہو سکتی۔"

"نہیں شاید کسی ایبیؔ کے لئے موزوں تر ہوگی۔ کیوں؟"

"حضور کا اشارہ میری طرف ہے۔ لیکن میں تو ایک سیاسی آدمی ہوں۔"

"اور میری بیٹی ایک سیاسی عورت ہے۔ فرق کچھ زیادہ نہیں۔"

"حضور کو اختیار ہے ایسا ہی سمجھ لیں۔ میں ان رموز کا ماہر نہیں ہوں۔ مجھے تو اسی قدر اندیشہ ہے کہ کل کو اس جگہ کے متعلق کچھ اور باتیں بیرونجات میں مشہور نہ ہو جائیں۔ اگر حضور کو اسکی پروا نہیں تو جانے دیجئے نہ سہی۔"

ؔ وؔ ایبس جس سے مراد کسی خانقاہ کی منتظم راہبہ سے ہے۔ دراصل ایبی کی تانیث ہے لیکن فرانس میں ایبی کا خطاب کسی ایسے شخص کو بھی دیا جا سکتا ہے جو کسی خانقاہ سے تعلق نہ رکھتا ہو نہ رہبانیت کی زندگی بسر کرتا ہو یہاں پر مصنف نے ایبی اور ایبس کا جو تلازمہ قائم کیا ہے۔ وہ صرف سمجھنے سے تعلق رکھتا ہے ۱۲ مترجم

"اچھا اچھا تم یہاں میری واپسی کا انتظار کرو۔ میں جاکر اُسے ملامت کرتا ہوں۔"

"لیکن حضور اس کام کو مؤثر طریق پر کرنا چاہتے ہیں تو یہاں میرے سامنے کیجئے کہ اگر کوئی بات ذہن سے اُتر جائے۔ یا عین وقت پر کوئی دلیل نہ مل سکے۔ تو میں امداد کے لئے تیار ہوں۔"

"تم ٹھیک کہتے ہو۔" اس شخص نے جو خانقاہ کی خرابیوں کے انسداد کے لئے آیا تھا۔ اور جس کے متعلق ناظرین غالباً سمجھ چکے ہونگے کہ فلپ آف آرلینز تھا۔ کہا "جس طرح بھی ممکن ہو۔ اس خرابی کا انسداد لازم ہے۔ یہاں کی منتظمہ کو چاہیئے کہ ہفتہ میں دوبار سے زیادہ مہمانوں کو مدارات نہ کرے۔ رقص و سرود کے جلسے بند ہو جائیں۔ اور ریاضت کا طریق جاری ہو۔ میڈموازل ڈارلنز نے ناز و نعم ترک کرکے عبادت کی زندگی اختیار کی تھی۔ اور وہ میری تمام امتناعی کوششوں کے باوجود قصر شاہی چھوڑ کر شلیس کی خانقاہ میں آگئی۔ اب اس کا فرض ہے کہ ہفتہ میں کم از کم پانچ دن تو رہبانیت میں بسر کرے۔ اگر وہ نمائش کو بالکل ہی ترک نہیں کرسکتی۔ تو اُسے ہفتہ کے باقی دو دن پر محدود کیا جاسکتا ہے۔"

"بس بس۔ اب حضور نے معاملہ کو اسکی صحیح صورت میں سمجھنا شروع کر دیا۔"

"یہی تمہاری خواہش ہے؟"

"جی ہاں۔ اسی کی ضرورت ہے۔ حضور غور کریں جس راہبہ کے پاس تیس نوکر۔ پندرہ چاکر دس باورچی۔ آٹھ سائیس اور ایک خواجہ سرائے ملازم ہو۔ جو تلوار چلاتی نرسنگھا بجاتی اور سارنگی پر کامل عبور رکھتی ہو جسے فن جراحی کے ساتھ بال بنانے کے کام کی بھی مہارت ہو۔ اور جو گولی چلانا اور آتشبازی بنانا خوب جانتی ہو۔ اس کے وقت کا کونسا حصہ یاد خدا میں صرف ہوسکتا ہے۔"

"میری بیٹی کو میری آمد کی اطلاع دے دی گئی کیا؟" ڈیوک نے ایک بوڑھی راہبہ سے جو کنجیوں کا گچھا ہاتھ میں لئے کمرہ سے گذر رہی تھی۔ جوش کے ساتھ پوچھا "میں جاننا چاہتا ہوں وہ یہاں میرے پاس آئے گی۔ یا میں خود اُس کے پاس جاؤں؟"

"حضور والا میڈم یہیں پر آرہی ہیں۔" نن مذکور نے ادب سے جواب دیا۔

"تو آنے دو۔" ریجنٹ نے بے صبری سے کہا۔

"حضور کو مسیح کا وہ قصہ یاد ہے کہ کس طرح صرافوں کو عبادت گاہ سے نکالا تھا۔ شاید اب آپ بھول گئے ہوں۔ مگر جن دنوں میں حضور کا معلم تھا۔ تو میں نے اسکی باقاعدہ تعلیم دی تھی۔ اب بھی میرا کہنا یہ ہے۔ کہ اسی طرح ان موسیقی دانوں۔ فریسیوں، مغنیوں اور جراحوں کو یہاں سے

منا لیئے۔ اگر واپسی پر ان میں سے ہر طبقہ کے کم از کم تین آدمی ہمارے ساتھ ہوں۔ تو خوب رہے"
"خیر تم گھبراؤ نہیں۔ میں پوری طرح فہمائش کردونگا"
"یہ بہت ہی اچھا ہے"۔ ڈوپارے نے اپنی جگہ سے اٹھتے ہوئے کہا۔ "آو دیکھئے وہ خود بھی تشریف لے آئی ہیں"
اس وقت وہ دروازہ جو خانقاہ کے اندر کی طرف جاتا تھا۔ کھلا۔ اور جس خاتون کا اس بے صبری سے انتظار ہو رہا تھا۔ نمودار ہوئی۔

یہاں پر مناسب معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس عورت کی نسبت جس نے اپنی پے در پے حماقتوں سے فلپ ڈارلینز جیسے شخص کو بھی جو سارے فرانس میں انتہا درجہ حلیم الطبع آدمی اور بڑا ہی مہربان باپ مشہور تھا۔ اتنا غضبناک کیا کچھ تفصیلی حالات بیان کردیے جائیں۔

میڈیموازل ڈو چارٹرز لوئی ایڈی لیڈ ڈارلینز ریجینٹ کی دوسری اور سب سے خوبصورت بیٹی تھی رنگ صاف۔ آنکھیں خوشنما۔ قامت موزوں اور ہاتھ بے حد نازک ساخت کے تھے۔ دانت اتنے مکمل اور سپید۔ کہ اس کی نانی پرنسس پلاٹین نے ایک بار ان کی تشبیہ ہونگے کی ڈبیہ میں رکھی ہوئی موتیوں کی لڑی سے دی تھی۔ رقص و سرود کی ماہر اور موسیقی میں استاد تھی۔ کیونکہ یہ فن اس نے ناٹک کے مشہور سازندہ کاشرو سے سیکھا تھا جس کے ساتھ اس کی اتنی بے تکلفی ہوگئی جو اعلیٰ خواتین خصوصاً شہزادیوں کے لئے ایک غیر معمولی بات سمجھی جاتی ہے۔ غرض بڑی مصروف عورت تھی۔ اور اس کی مصروفیت کا راز عنقریب ظاہر ہو جائے گا۔

اس کی ساری دلچسپیاں مردانہ تھیں۔ بالکل ایسا معلوم ہوتا تھا۔ کہ اسکی طبیعت اپنے بھائی لوئیس کے ساتھ بدل چکی ہے۔ اُسے کتوں اور گھوڑوں سے اُنس تھا۔ اور وہ پستول بازی اور شمشیر زنی کو موجب تفریح سمجھتی تھی۔ اس کے مقابلہ میں زنانہ مشاغل سے اسے کچھ بھی دلچسپی نہ تھی۔

لیکن ان سب باتوں پر بھی موسیقی کا شوق غالب تھا جس رات تھیٹر میں اُستاد کاشرو سنگت میں شامل ہو وہ ضرور کھیل دیکھنے جاتی تھی۔ اور ایک بار جب اس نے ایک خاص چیز کو بجاتے ہوئے منتہائے کمال کا ثبوت دیا۔ تو وہ اتنی خوش ہوئی۔ کہ بے اختیار کہنے لگی "شاباش! میرے پیارے کاشرو شاباش!" اور یہ فقرہ اس نے اتنی بلند آواز سے کہا۔ کہ تھیٹر میں قریباً ہر شخص نے سنا۔

اُس کی ماں ڈچس ڈورلینز نے جانا۔ کہ اس طرح کا فقرہ کسی شہزادی کے لیئے سراسر غیر موزوں ہے پس فیصلہ کیا گیا۔ کہ کاشروے سے اسکی تعلیم آئندہ کے لیئے بند کی جائے۔ چنانچہ اُستاد کو معقول انعام دے کر رخصت کر دیا گیا۔ اور حکم ہوا کہ آئندہ کبھی محل شاہی میں نہ آئے۔ اس کے ساتھ ہی بیٹی کی اصلاح کی غرض سے ڈچس نے اُسے پندرہ دن کے لیئے شلیس کی خانقاہ میں بھیج دیا جس کی منتظمہ ڈچس کے دوست مارشیل ڈاورز کی ایک بہن تھی۔

اس مختصر قیام میں ہی میڈ موازل نے جس کی طبیعت عجیب طرح کی متلون واقع ہوئی تھی تارک الدنیا ہونے کا فیصلہ کر لیا۔ اور سنہ ۱۷۱۹ء کے ہفتہ مقدس کے خاتمہ پر والد سے اجازت لے کر ایسٹر کے ایام شلیس میں بسر کرنے کا فیصلہ کیا۔ اور جب یہ عرصہ بھی گذر گیا۔ تو قصر شاہی میں واپس آنے کی بجائے اس نے وہیں ایک راہبہ کی حیثیت میں ٹھہرنے کا ارادہ ظاہر کیا۔

ڈیوک نے ہرچند مزاحمت کی۔ لیکن میڈموازل ڈاچارٹرز اپنی دُھن کی پکی تھی۔ اس نے ایک نہیں مانی۔ اور آخر ۲۳ اپریل کو رہبانیت کی زندگی اختیار کی۔ اس پر ڈیوک نے میڈموازل ڈاورز سابقہ منتظمہ سے مفاہمت کر کے اسے بارہ ہزار فرانک کا وظیفہ دے کر سبکدوش کر دیا۔ اور اس کی بجائے میڈموازل ڈاچارٹرز کو نئی منتظمہ مقرر کیا۔ چنانچہ اس جگہ آئے اُسے قریباً ایک سال کا عرصہ گذر گیا تھا۔

ربیں
یہ مختصر حالات زندگی شلیس کی اس ایبس کے تھے۔ جو اس وقت اپنے والد کے سامنے زربا کی شان نمود کے ساتھ نہیں۔ بلکہ چھ سیاہ پوش راہب عورتوں کو ساتھ لیکر جن کے ہاتھوں میں روشن مشعلیں تھیں نمودار ہوئی۔ صریحًا اس خانقاہ میں عیش و راحت گذاری کے کوئی آثار نمودار نہ تھے لباس و انداز ہر چیز سے سنجیدگی اور متانت برستی تھی۔

مگر ریجنٹ کو شک تھا۔ کہ یہ سب تیاری میرے عرصہ انتظار میں کی گئی ہے۔ پس وہ تلخ لہجہ میں کہنے لگا "میں ریاکاری کو ناپسند کرتا ہوں عیب ہر انسان میں موجود ہیں۔ اور انہیں معاف بھی کیا جا سکتا ہے۔ مگر یہ تو نہ ہو کہ انہیں نیکی کے جامہ میں پیش کیا جائے۔ میڈم یہ روشنی یقینًا کل کے چراغان کا بقایا ہے۔ مگر کیا یوم گذشتہ کے سارے پھول اتنے مرجھا گئے اور سب مہمان اس قدر تھکے ماندے ہیں کہ اس وقت تم مجھے ایک بھی گلدستہ دکھا یا ایک بھی رقاص سے روشناس نہیں کرا سکتی ہو؟"

موسیو ایبس نے پوری سنجیدگی کے لہجہ میں کہا "یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں۔ یہ جگہ رقص و سرود

کے جلسوں کے لئے نہیں ہے۔"

"بالکل ٹھیک" ریجنٹ نے جواب دیا۔ "کم از کم اتنا تو میں دیکھ رہا ہوں۔ کہ کل کی راحت گذاری کا اثر زائل کرنے کے لئے اب تم پوری طرح ریاضت کر رہی ہو۔"

"کیا آپ اس نکتہ چینی کے لئے ہی تشریف لائے ہیں؟ اگر الزامات لگانے تھے تو اس کا ثبوت مہیا کرنا لازم تھا۔ مگر جو کچھ آپ دیکھ رہے ہیں۔ کیا وہ آپکے ہر ایک اعتراض کا شافی جواب نہیں ہے؟"

ریجنٹ اس خیال سے مضطرب ہو کر کہ مجھے کس ہوشیاری سے دھوکہ دیا گیا ہے۔ کہنے لگا "میڈم میں فقط یہ کہنے کو آیا تھا۔ کہ جس طرح کی زندگی تم بسر کر رہی ہو۔ وہ سخت ہی ناپسندیدہ ہے۔ تمہارا کل کا طرز عمل ایک ایس کے شایان شان نہیں تھا نہ آج کی ریاضت ایک شہزادی کے لئے موزوں سمجھی جاسکتی ہے۔ پس آج ہمیشہ کے لئے اس کا فیصلہ کر دو۔ کہ تمہیں درباری زندگی بسر کرنا ہے۔ یا رہبانیت اور ریاضت کی۔ لوگ تمہاری سخت بدگوئی کرتے ہیں۔ اور ملک کے اندر پہلے ہی میرے اتنے دشمن موجود ہیں کہ تم اپنے طرز عمل سے ان میں اضافہ نہ کرو تو اچھا ہے"

"افسوس موسیو ان دعوتوں اور رقص و سرود کے جلسوں سے جنہیں پیرس میں بہترین تسلیم کیا گیا ہے۔ میں نہ ان دشمنوں کو خوش کر سکی نہ آپ کو نہ اپنے آپ کو۔ بہر حال کل اس دنیا سے میرا آخری تعلق ٹوٹ گیا۔ اور آج میں علائق دنیوی سے ہمیشہ کے لئے الگ ہو چکی ہوں۔ آپ کی آمد سے پہلے بے خبری ہی میں میں نے ایک ایسا عہد کیا ہے۔ جس کی کبھی خلاف ورزی نہ ہوگی"

"اور وہ عہد؟" ریجنٹ نے جو ڈرتا تھا۔ کہیں یہ میری بیٹی کی کسی نئی حماقت کا پیش خیمہ نہ ہو۔ پوچھا۔

کہنے لگی۔ "اس کھڑکی میں آکر دیکھیئے۔"

ریجنٹ آگے بڑھا۔ اور کھڑکی کی راہ سے باہر کی طرف نظر کی۔ کیا دیکھتا ہے۔ کہ صحن کے وسط میں ایک بہت بڑا الاؤ جل رہا ہے۔ ڈوبائے بھی جو اس معاملہ میں اتنی دلچسپی لے رہا تھا۔ گویا اس خانقاہ کا ایسی ہو۔ پاس جا کر کھڑا ہو گیا۔

کئی آدمی جلتی ہوئی آگ کے پاس سے ادھر ادھر گذر رہے تھے۔ اور ان کی حرکات عجیب قسم کے سائے پیدا کر رہی تھیں۔

"مگر یہ کیا ہے؟" ریجنٹ نے ڈوبائے سے پوچھا۔ جو خود اس سے کم حیرت زدہ نہیں تھا

"یہ جو جل رہا ہے؟" ایبی نے پوچھا۔

"ہاں۔"

"حضور۔ مجھے تو کوئی آلہ موسیقی نظر آتا ہے۔"

"یہ میرا ہے۔" ایبس نے کہا۔ "ولیری کا بنایا ہوا سرودہ۔"

"او۔ تم اسے جلا رہی ہو؟" ڈیوک نے حیرت زدہ ہو کر کہا۔

"اس لئے کہ تمام آلات موسیقی لعنت ابدی کا وسیلہ ہیں۔" ایبس نے اس طرح کے لہجہ میں کہا جس سے دلی تاسف کا اظہار ہوتا تھا۔

"اوہ! مجھے تو اس آگ میں ایک بربط بھی نظر آ رہا ہے۔" ڈیوک نے اور زیادہ متعجب ہو کر کہا۔

"ہاں موسیو یہ بھی میرا ہے۔ اس کی آواز میری طبیعت کو سفلی معاملات کی طرف مائل کرتی تھی۔ پس میں نے آج اس کو بھی سوختنی قرار دے دیا۔"

"مگر وہ کاغذوں کے انبار کیسے ہیں جنہیں آگ میں جھونکا جا رہا ہے؟" ڈوبائے نے اس نظارہ میں غیر معمولی دلچسپی لیتے ہوئے پوچھا۔

"یہ موسیقی کے کاغذات ہیں۔ انہیں بھی میں نے جلانے کا حکم دے دیا ہے۔"

کاغذات موسیقی! ایجنٹ نے متعجب ہو کر پوچھا۔

"جی ہاں میرے اور آپ کے بھی۔" ایبس نے جواب دیا۔ "غور سے دیکھئے تو معلوم ہوگا۔ کہ آپ کا نا تاک پنجی بھی آگ میں جھونکا جا رہا ہے۔ آپ جانتے ہیں۔ جب میں ایک بار کسی کام کا ارادہ کر لوں تو پھر اسے ختم کر کے ہی چین لیتی ہوں۔"

"میڈم میں تو اس واقعہ سے یہ سمجھتا ہوں کہ تم دیوانی ہو گئی ہو۔ موسیقی کے کاغذات سے آگ سلگانا اور ایندھن کی جگہ چنگ و بربط جھونکنا۔ اگر بہت نہیں تو غایت درجہ کی فضول خرچی ضرور ہے۔"

"لیکن موسیو میں اس طرح پر اپنے گناہوں سے توبہ کر رہی ہوں۔"

"ہوں . . . یوں کہو۔ کہ مکان کو دوبارہ آراستہ کرنے کا سامان کر رہی ہو۔ اور یہ سب کچھ نیا اسباب خریدنے کا بہانہ ہے۔ کیونکہ پرانی چیزوں سے تم بہت جلد اکتا جایا کرتی ہو۔"

"نہیں جناب یہ بات نہیں۔"

"پھر آخر کیا ہے؟ صاف صاف کہو۔"

"بات اس کے سوا کچھ نہیں کہ میں دنیاوی تفریح سے سیر ہو چکی ہوں۔ اس لئے اب میرا ارادہ اپنے طریق زندگی کو بدلنے کا ہے۔"

"بدلنے کا؟... کس طرح؟"

"اس طرح کہ میں اپنی راہب بہنوں کے ساتھ اپنی قبر دیکھنے جا رہی ہوں۔"

"اوہ! حضور یہ ثابت ہو گیا ان کی عقل میں فتور ہے؟" ایپی نے کہا۔

"موسیو آپ کی رائے میں یہ طریقہ ٹھیک ہو گا یا نہیں؟" ایمیں نے سنجیدگی سے گفتگو کو جاری رکھتے ہوئے پوچھا۔

ریجنٹ بولا "میں اس سے زیادہ کیا رائے دے سکتا ہوں کہ اگر حقیقتاً تم نے ایسا کیا۔ تو لوگ جتنا تمہاری دعوتوں پر ہنسا کرتے تھے۔ اس سے دوگنا اس نئی حماقت پر ہنسیں گے۔"

"مگر کیا آپ لوگ میرے ساتھ چلنا منظور نہیں کرتے؟" ایمیں نے گفتگو کو جاری رکھتے ہوئے پوچھا "میں چند منٹ اپنے تابوت میں گذارنے کے لئے جا رہی ہوں۔ یہ خواہش بہت مدت سے میرے دل میں تھی۔"

"چند منٹ کیا تابوت میں گذارنے کے لئے پس مرگ لامحدود زمانہ ہے۔" ریجنٹ نے کہا۔ "علاوہ بریں اس تفریح کی دریافت میں کچھ جدت بھی تو نہیں۔ کیونکہ مدت گذری یہ خیال چارلس پنجم کو آیا تھا جس نے تمہاری طرح رہبانیت کی زندگی بسر کرنی شروع کی تھی۔ اگرچہ تمہاری مانند اُسے بھی یہ معلوم نہ تھا کہ میں کیوں ایسا کر رہا ہوں۔"

"خیر تو آپ میرے ساتھ چلنے کو تیار نہیں؟" ایمیں نے پوچھا۔

"نہیں!" ڈیوک نے جسے ایسی خوفناک کارروائیوں سے بہت کم دلچسپی تھی۔ کہا "میں قبرستان اور تابوت دیکھنے جاؤں!... میں مانتی دعا سنوں! نہیں۔ نہیں مجھے ایسی باتوں کا شوق نہیں اور گو میں جانتا ہوں کہ آخر کار میں بھی ان سے نہیں بچوں گا۔ تاہم یہ امر کیا کم موجب اطمینان ہے کہ یہ سب کچھ میری موت کے بعد ہو گا۔ جب میں نہ کچھ دیکھ اور نہ سن سکوں گا۔"

"آہ موسیو!" ایمیں نے اظہار ملال کرتے ہوئے کہا "کیا آپ روح کی غیر فنائیت کے قائل نہیں ہیں؟"

"میں سمجھتا ہوں۔ تم سچ مچ دیوانی ہوگئی ہو۔ خدا اس ایبی کا ستیا ناس کرے۔ جو مجھے دعوت کا انتظام دکھانے لایا تھا۔ مگر یہاں لا کے جنازہ کا اہتمام دکھایا۔"

"حضور اگر میری رائے کچھ وقعت رکھتی ہے۔" ڈوبائے کہنے لگا۔ "تو میں کہونگا۔ آج کی مصروفیت پر یوم گذشتہ کے انتظامات قابل ترجیح تھے۔ کیونکہ ان میں زیادہ دلچسپی تھی۔"

ایبس نے جھک کر سلام کیا۔ اور دروازہ کی طرف بڑھی۔ ڈیوک اور ڈوبائے وہیں کھڑے ایک دوسرے کی طرف دیکھتے رہے وہ نہیں جانتے تھے کہ اب ہنسیں یا روئیں۔

"صرف ایک لفظ اور" ڈیوک نے کہا "کیا اب کی بار تمہارا ارادہ مصمم ہے۔ یا یہ بھی کوئی عارضی جنون ہے۔ جو کسی پادری نے تمہارے دل میں پیدا کر دیا ہے۔ اگر تمہارا ارادہ سچا ہو۔ تو مجھے اعتراض نہیں۔ لیکن اگر یہ سب محض ایک عارضی جوش کا نتیجہ ہے۔ تو پھر میرے خیال میں اس کا علاج ہونا چاہیئے۔ فرانس کے دو مشہور طبیب موسیو اور جیاک میرے تنخواہ دار ہیں۔ جنہیں میں نے خود اپنے اور اپنے متعلقین کے علاج کیلئے رکھا ہوا ہے ۔ ۔ ۔"

"لیکن حضور اس بات کو بھول گئے کہ میں واقعی بیمار ہوتی تو خود اپنا علاج کافی اچھی طرح کر سکتی تھی۔ کیونکہ میں کچھ کم طبابت نہیں جانتی۔ مگر میں آپ کو یقین دلاتی ہوں۔ کہ میں بیمار نہیں ہیں اب جانسنی طریق کی پیرو بن گئی ہوں اور کچھ نہیں۔"

"آہ!" ڈیوک نے کہا "معلوم ہوتا ہے یہ اس قابل نفرت بینیڈکٹ پادری لاڈوکی کوئی تازہ شرارت ہے۔ مگر کیا ہوا مجھے ایک علاج یاد ہے جس سے اس کو پوری طرح صحتیاب کرونگا۔"

"کیا؟" ایبس نے پوچھا۔

"جیلخانہ بیسٹیل کی حراست!"

اور اتنا کہہ کر وہ سخت غصہ کی حالت میں کمرہ سے باہر چلا گیا۔ ڈوبائے اس کے پیچھے ہنستا جا رہا تھا۔

اس کے بہت دیر بعد جب گاڑی پیرس کے قریب پہنچ گئی۔ تو ڈیوک طویل خاموشی کے بعد کہنے لگا "تم نے دیکھ لیا میں نے کس خوبی سے نصیحت کی۔"

"میں اس کامیابی پر حضور کو مبارکباد دیتا ہوں بے شک چھوٹی شہزادی میڈموازل ڈو اچارٹر کا معاملہ خوبی سے طے ہوگیا۔ مگر بدقسمتی سے آپ کی بڑی دختر ڈچس ڈابیری ۔ ۔ ۔"

"تم اس کا ذکر نہ کرو۔ مجھے اس کے خلاف سخت ہی غصہ ہے۔"

"پھر؟"

"جی چاہتا ہے کہ اس کے ساتھ اس کا جھگڑا ابھی مٹا دوں۔"

"غالباً وہ قصر لکسمبرگ میں ہے؟"

"میرا خیال ہے۔"

"تو چلئے۔ لکسمبرگ کو چلیں۔"

"تم بھی ساتھ چلتے ہو؟"

"میں آج رات آپ کا ساتھ نہیں چھوڑوں گا۔"

"اچھا تو گاڑیبان سے کہو۔ لکسمبرگ کی طرف چلے۔"

باب ۔۲

راج ہٹ تریاہٹ

ریجنٹ اپنے منہ سے کچھ بھی کہتا۔ اس میں شک نہیں کہ ڈچس ڈابیری اس کی چہیتی بیٹی تھی۔ سات سال کی عمر میں وہ ایک ایسے مرض میں مبتلا ہو گئی جسے سب ڈاکٹروں نے مہلک قرار دیا۔ اور آخر جب سارے جواب دے چکے۔ تو اس کے باپ نے جو طب میں کافی مہارت رکھتا تھا۔ خود اس کا علاج کیا۔ اور وہ شفایاب ہو گئی۔

اس دن سے ریجنٹ کو اپنی اس بیٹی سے اس درجہ محبت ہو گئی جو کمزوری کی حد تک پہنچی تھی اس نے اس خودسر لڑکی کو مکمل آزادی دی اور اس کی تعلیم کا بھی خیال نہیں کیا۔ گو ان خامیوں کے باوجود لوئیس چہاردہم نے اپنے پوتے ڈیوک ڈبیری کی شادی اس سے کرنی منظور کر لی۔

یہ ایک تاریخی واقعہ ہے کہ کس طرح چند سال کے عرصہ میں تھوڑے تھوڑے وقفہ سے فرانس کے خاندان شاہی کے چار نامور افراد اس دارِ فانی سے رحلت کر گئے۔ ڈافن یعنی ولی عہد۔ ڈیوک اور ڈچس ڈابورگائن اور ڈیوک ڈابیری۔

غرض بیس سال کی عمر میں ڈچس ڈابیری جو خوبصورت راحت طلب اور عین عالم شباب میں تھی بیوہ ہو گئی۔ باپ کو بھی اتنی ہی گہری محبت تھی جیسی خود اُسے تھی۔ شوہر کے انتقال

پر اس کے لئے ورسیلز اور قصر شاہی کی سوسائٹی میں سے ایک کا انتخاب چنداں مشکل ثابت نہیں ہوا۔ اور جلدی ہی اپنے والد کی تمام کمزوریوں کی حصہ دار بن کر وہ خوشی سے جلسوں اور دعوتوں میں حصہ لینے لگی۔

چھ لاکھ فرانک سالانہ اُسے پہلے ملتے تھے۔ اب اس کے والد نے بڑھتے ہوئے پیار کی وجہ سے چار لاکھ اور اپنی گرہ سے دینے شروع کر دیے۔ اور لکسمبرگ اس کے حوالہ کر دیا۔ اور عزت افزائی کے لئے باڈی گارڈ بھی دیا۔ انتہا یہ کہ جب ایک موقعہ پر ڈچس ڈابیری جھانجھ اور قرنا کے جلوس میں پیرس کے بازاروں سے گذری۔ اور قدیم طریق آداب کے حامیوں نے اس پر سختی سے نکتہ چینی کی تو ڈیوک نے محض اپنے شانوں کو حرکت دینا ہی کافی سمجھا۔ اسی طرح ایک اور موقعہ پر جب ڈچس نے وینس کے سفیر سے ایک ایسے تخت پر بیٹھ کر ملاقات کی۔ جو تین پائدان کی بلندی پر تھا۔ اور اس ملاقات کی وجہ سے فرانس اور وینس کی جمہوریت میں لڑائی چھڑتے چھڑتے رہ گئی۔ تو اس وقت بھی اس کے باپ نے معاملہ کو ہنس کر ٹال دیا۔

انہی ایام میں ڈچس کو شویلیر ڈاریوم کے ساتھ عشق ہو گیا۔

یہ شخص ڈیوک ڈالازن کا جو ۱۷۱۵ء میں تلاش روزگار میں پیرس آیا تھا۔ اور آخر لکسمبرگ میں کامیاب ہوا بھتیجا یا کچھ ایسا ہی رشتہ دار تھا۔ میڈم ڈاموشی نے اس کا تعارف ڈچس سے کرایا۔ اور تھوڑے دنوں میں ہی اس پر اس کا اتنا اثر ہو گیا۔ جتنا اس کے چچا ڈیوک ڈالازن کو پچاس سال پیشتر گرینڈ میڈ موازل پر تھا۔ نوبت یہاں تک پہنچی کہ اس کے عاشق کی حیثیت میں اس نے بہت جلد بھائی کو نیچا دکھایا جسے بعد ازاں ڈنمارک کا سفیر بنا کر ملک کے باہر بھیج دیا گیا۔

اسے ڈچس کی اعتدال پسندی سمجھئے یا کچھ اور کہ اس نے دو سے زیادہ عاشق نہیں رکھے اور ان دو میں بھائی کو کبھی تسلیم نہیں کیا۔ ریوم کو ہی نمایاں اہمیت دی جاتی رہی۔

مگر ڈچس کے خلاف عوام کی ناراضگی محض اس لئے نہ تھی۔ اس کا موجب اس کی سابقہ خطائیں تھیں۔ مثلاً اس کا جاہ و جلال کے ساتھ پیرس کے بازاروں سے گذرنا۔ نخوت اور تکبر کے ساتھ سفیروں سے ملاقات کرنا۔ وغیرہ۔

خود ڈیوک کو اس وجہ سے غصہ تھا۔ کہ ریوم کو شہزادی پر اتنا اثر کیوں ہے۔ جیسا کہ پہلے بیان کیا گیا۔ یہ شخص ریوم۔ ڈیوک ڈالازن کا پروردہ تھا۔ اور ڈالازن اتنا خودسر آدمی تھا۔

کہ اس نے صبح کے وقت شہزادی منا کو کا ہاتھ اپنے بوٹ کی ایڑی سے کچل کر شام کو وہی بوٹ گیسٹن ڈارلینز کی بیٹی سے اتروایا تھا۔ پس ریوم کو بھی پدرانہ نصیحت کرتے ہوئے اس نے یہی کہا۔ کہ فرانس کی عورتوں پر ہمیشہ سختی سے حکومت کرنا وہ اسی طرح تابع رہ سکتی ہیں۔

ریوم نے چچا کی نصیحت پر پوری طرح عمل کیا۔ چنانچہ اس نے دنوں میں ڈچس ڈابیری پر اتنا اثر پیدا کر لیا۔ کہ اس کی اجازت کے بغیر شہزادی کوئی جلسہ دعوت بھی منعقد نہ کر سکتی تھی۔

ڈیوک ہرچند ایک لاپروا آدمی تھا۔ تاہم ریوم کے ساتھ اُسے کچھ فطری عداوت تھی۔ ڈچس پر عنایات کے بہانہ سے اس نے پہلے ریوم کو ایک رجمنٹ دی۔ پھر کاگناک کی حکومت عطا کی اور آخر کار اپنی اس حکومت میں چلے جانے کا حکم صادر کر دیا جس سے اسکی عنایات نے عتاب و ذلت کی صورت اختیار کر لی۔

مگر ڈچس نادان نہ تھی۔ اس نے باپ کی خدمت میں حاضر ہو کر منت کی اور وہ اس سے لڑی بھی۔ مگر نتیجہ کچھ نہ نکلا۔ آخر جب ڈیوک سے جدا ہوئی۔ تو دھمکی کے لہجہ میں اس سے کہنے لگی "کچھ ہو۔ ریوم میری جان کے ساتھ رہیگا۔"

اس دھمکی کے باوجود ڈیوک نے اپنے حکم کو برقرار رکھا۔ جو یہ تھا۔ کہ ریوم اگلے دن رخصت ہو جائے۔ اور اُس نے بھی اس حکم کی تعمیل منظور کر لی۔

یوم معینہ کو جو اس داستان کے آغاز سے ایک دن پہلے تھا۔ ریوم رخصت ہو گیا اور ڈوباسے نے خود ڈیوک کو اطلاع دی۔ کہ وہ نو بجے کاگناک کو چلا گیا ہے۔

اس اثنا میں ڈیوک کی پھر اپنی بیٹی سے ملاقات نہیں ہوئی تھی۔ اور جس وقت اُس نے اس کا جھگڑا مٹانے کا ذکر کیا۔ تو دراصل اس کا منشا اس کے ساتھ کسی طرح کی تکرار کرنا نہیں بلکہ اس سے معافی مانگ کر معاملہ کو حسن و خوبی سے طے کر دینے کا تھا۔

ڈیوک کے اس فیصلہ سے ڈوباسے کو کسی طرح کی غلط فہمی نہیں ہوئی۔ مگر چونکہ ریوم رخصت ہو چکا تھا۔ اور ڈوباسے کی خواہش اتنی ہی تھی۔ اس لئے وہ مطمئن ہو گیا۔ آئندہ کے لئے اس کی تجویز یہ تھی کہ کسی اور سربرآوردہ شخص کو ریوم کی جگہ پیش کر کے آخرالذکر کی یاد شہزادی کے دل سے مٹا دونگا۔ اور اس اثنا میں ریوم کو سپین میں مارشل ڈابروک کے پاس بھیجنے کا انتظام کر دوں گا۔

ڈیوک اور ڈوباسے کی یہ پوزیشن تھی۔ کہ وہ گاڑی جس میں یہ دونو سوار تھے لکسم برگ کے

سامنے ٹھیری۔ اس میں حسب معمول بہت تیز روشنی تھی۔

ڈیوک جیسا اسکی عادت تھی تیز چلتا باہر کی سیڑھیوں پر چڑھا۔ مگر ڈوبائے گاڑی کے اندر ہی دبک کر بیٹھا رہا۔ تھوڑی دیر میں ڈیوک بھی واپس آگیا۔ اس کے چہرہ سے یاس ہویدا رکھتی۔

"کیا حضور کو داخل نہیں ہونے دیا گیا؟" ڈوبائے نے پوچھا۔

"نہیں معلوم ہوا کہ وہ یہاں نہیں ہے۔"

"پھر کہاں ہے؟ . . . کیا کارمیلا ئٹس میں؟"

"نہیں میوڈن میں۔"

"میوڈن میں! فروری کے مہینہ اور ایسے موسم میں! . . . وہاں کیا کام تھا؟"

"یہ معلوم کرنا کچھ مشکل نہیں۔"

"کس طرح؟"

"میوڈن جاکر۔"

"اچھا تو میوڈن کو چلو۔" ریجنٹ نے گاڑی میں سوار ہوتے ہوئے کہا۔ "ہمیں پچیس منٹ میں وہاں پہنچ جانا چاہیئے۔"

اس پر کوچبان بولا۔ "حضور گھوڑے پہلے ہی دس فرسنگ طے کر چکے ہیں . . ."

"مجھے پروا نہیں۔ تم چاہے ان کو جان سے مار دو۔ مگر پچیس منٹ کے عرصہ میں میوڈن پہنچنا ضروری ہے۔"

ایسے حکم کا کیا جواب ہو سکتا ہے۔ پس کوچبان نے گھوڑوں کو چابک لگایا۔ اور وہ خوشنما جانور اس طرح چلنے لگے۔ گویا ابھی اصطبل سے آئے ہوں۔

رستہ میں ڈوبائے بالکل خاموش رہا۔ اور ریجنٹ خود کسی گہری فکر میں تھا۔ درمیان میں کوئی خاص قابل ذکر واقعہ بھی ظہور میں نہیں آیا۔ آخر جب یہ لوگ میوڈن　پہنچے۔ تو ان کے دلوں میں کئی طرح کے خیالات تھے۔

اس مرتبہ دونو گاڑی سے اترے۔ ڈوبائے چونکہ سمجھتا تھا یہ ملاقات طویل ہوگی۔ اس لئے وہ گاڑی میں بیٹھنے کی بجائے کوئی زیادہ پرآسائش مقام تلاش کرنا چاہتا تھا۔

دروازہ پر ایک وردی پوش سوئس نوکر کھڑا تھا۔ اس نے روکا۔ اس پر ڈیوک نے اپنی شخصیت ظاہر کی۔

میں حضور سے معافی کا خواستگار ہوں"۔ خادم نے کہا "مجھے معلوم نہ تھا کہ آپ تشریف لائے ہیں۔"

"معلوم تھا یا نہیں۔ بہرحال میں آگیا ہوں۔ اس لئے تم شہزادی کو میری اطلاع بھیج دو۔"

"کیا حضور رسم میں شامل ہونا چاہتے ہیں؟" خادم نے جو کسی قدر مضطرب معلوم ہوتا تھا پوچھا

"ہاں ہاں" ڈوبائے نے جواب کا فرض اپنے اوپر لیتے ہوئے کہا جس سے ڈیوک جو رسم کی نوعیت دریافت کرنے کو تھا، رک گیا۔ اور "میں بھی"۔ ڈوبائے نے اپنی طرف سے کہا۔

"تو کیا میں حضور کو براہ راست گرجا میں لے چلوں؟"

"گرجا میں!" ڈیوک نے کہا۔

"ہاں۔ اس لئے کہ رسم شروع ہوگئی ہے۔"

"آہ! ڈوبائے" ڈیوک نے آہستگی سے کہا۔ "کیا ڈچس بھی راہبانہ زندگی اختیار کرنے لگی ہے!"

"نہیں حضور" ڈوبائے نے جواب دیا "میری رائے میں وہ شادی کرنے لگی ہے۔"

"کیا کہا؟ شادی!" ریجنٹ نے اظہار تعجب کرتے ہوئے پوچھا۔ "یہ تو ایک بالکل ہی عجیب کارروائی ہوگی۔" اور اتنا کہہ کر وہ تیز چلتا ہوا زینہ کی طرف بڑھا۔ ڈوبائے بھی اس کے پیچھے ہو لیا۔

"کیا حضور نہیں چاہتے میں آپ کے ساتھ چلوں؟" سوئیس خادم نے پوچھا۔

"کچھ ضرورت نہیں۔" ریجنٹ نے جواب دیا "میں خود رستہ جانتا ہوں۔"

اور فی الحقیقت ایسی پھرتی سے جو اس قسم کے فربہ اندام شخص کے لیے حیرت انگیز تھی وہ مختلف کمروں اور تالاروں سے گذرتا ہوا گرجا کے دروازہ تک پہنچ گیا۔ دروازہ بند تھا۔ مگر ہاتھ لگانے سے کھل گیا۔

بے شک ڈوبائے کا خیال صحیح تھا۔

ریوم جس کی جلاوطنی کا حکم صادر ہوچکا تھا۔ اور جو اس حکم کی تعمیل میں رخصت بھی ہوگیا تھا، خفیہ طور پر واپس آکر اب لکسم برگ کے پرائیویٹ گرجا میں شہزادی کے ساتھ دوزانو تھا۔ اور ریوم کا قریبی رشتہ دار ایم ڈاپونس اور شہزادی کی گارڈ کا کپتان مارکوئیس ڈیلا کفو کالڈ ان کے سروں پر کپڑا پھیلائے کھڑے تھے۔ ڈاموشی اور ڈالازن بھی موجود تھے۔ ایک

شہزادی کے ، اور دوسرا ریوم کے پاس کھڑا تھا۔

یہ حال دیکھ کر ڈوبائے کہنے لگا "حضور قسمت نامہربان نظر آتی ہے۔ ہم صرف پانچ منٹ بعد از وقت آئے ہیں۔"

"اوہ!" ڈیوک نے جھلا کر کہا "دیکھا جائے گا۔"

"بس!" ڈوبائے کہنے لگا "اس کا خیال بھی دل میں نہ لائیے۔ ایک مقدس مقام کی بے حرمتی میں ہرگز نہیں ہونے دونگا۔ یہ کہنا مشکل ہے۔ کہ اس وقت کچھ کرنا مفید بھی ہوگا یا نہیں۔ بہر حال داخل حماقت ضرور ہوگا۔"

"تو کیا شادی کی رسم ادا ہو چکی؟" ڈیوک نے پیچھے ہٹ کر کہا۔

"حضور اس حد تک ہو چکی۔ کہ اب پاپائے روم کی مدد کے بغیر شیطان بھی اس کو باطل نہیں کر سکتا۔"

"خیر کیا ہوا۔ میں اب پوپ روم کو خط لکھ دوں گا۔"

"مگر اس طرح اثر ضائع کرنے سے حاصل؟ اس کی اور بہت سے کاموں میں ضرورت ہے پہلے حضور اپنے رسوخ سے مجھے کارڈینل کا رتبہ تو دلا دیں۔"

"مگر اس طرح کی شادی ناقابل برداشت ہے۔" ریجنٹ نے کہا۔

"بالکل معمولی بات ہے" ڈوبائے نے جواب دیا "بے جوڑ شادیاں تو آج کل فیشن میں داخل ہیں۔ اور اس قدر چرچا اور کسی بات کا نہیں ہوتا۔ جتنا ایسی شادیوں کا ہوتا ہے۔ غور کیجیے تو میں چہاردہم نے میڈم ڈامینٹینن سے بے جوڑ شادی کی جس کا ایک بیوہ کی حیثیت میں آپ بہت کچھ وظیفہ دیتے ہیں۔ پھر گرینڈ میڈموازل نے ڈیوک ڈی لازن سے بے جوڑ شادی کی۔ اسی طرح آپ نے میڈموازل ڈی ابلائے سے بے جوڑ شادی کی مثال قائم کی۔ اور یہ جوڑ بھی اتنی کہ جب آپ نے اس کی اطلاع اپنی ماں کو دی تو شہزادی پلاٹین نے آپ کو زور کا تھپڑ لگایا۔ خود مجھے دیکھیے کہ اس خرابی سے بالاتر نہیں ہوں۔ کیونکہ میری شادی بھی تو ایک دیہاتی مدرسں کی بیٹی کے ساتھ ہوئی تھی۔ ایسی عمدہ نظیر کے بعد کوئی وجہ نہیں کہ شہزادی تقلید نہ کرے۔"

"چپ شیطان!" ریجنٹ نے جھلا کر کہا۔

"اس کے علاوہ" ڈوبائے سلسلہ کلام جاری رکھ کر کہنے لگا۔ "ڈچس ڈابیری کے عشق کا چرچا اب بہت ہونے لگا تھا۔ اس واقعہ سے لوگ یقیناً چپ ہو جائینگے۔ کیونکہ کل تک یہ خبر سارے پیرس میں مشہور ہو جائے گی۔ سچ تو یہ ہے کہ حضور کا کنبہ اب اپنی اپنی جگہ پر آرہا ہے۔"

ڈیوک ڈارینز نے ایک گالی دی جس پر ڈوبائے ہنسنے لگا۔ مگر وہ ایسی ہنسی تھی جس پر شیطان کو بھی رشک ہو۔

"خاموش!" ایک اور سوئیس خادم نے جو نہیں جانتا تھا۔ کہ یہ لوگ کون ہیں۔ زور سے کہا۔ وہ نہیں چاہتا تھا۔ کہ پادری کا وعظ ہونے پر اس طرح کا شوروغل ہو۔

"چپ حضور" ڈوبائے نے ریجنٹ سے کہا "آپ ادائے رسم میں خرابی پیدا کر رہے ہیں۔"

"اور اگر ہم چپ نہ ہوئے تو کیا ہمیں یہاں سے نکل جانے کا حکم دیا جائے گا؟"

"خاموش!" سوئیس خادم نے اپنی چوب کو بڑے زور سے فرش زمین پر مار کر پھر ایک بار کہا اور ادھر ڈچس ڈابیری نے ایم ڈاموشی کو اس ہنگامہ کی وجہ معلوم کرنے کے لیے بھیجا۔

ایم ڈاموشی ڈچس کا حکم پاکر باہر آیا تو دیکھا۔ کہ دو آدمی ایک طرف چھپے کھڑے ہیں۔ وہ اُن کے پاس آکر کہنے لگا "یہ شوروغل کون کرتا تھا۔ اور کس نے تم لوگوں کو گرجا کے اندر آنے کی اجازت دی؟"

"وہ جو چاہتا ہے کہ تم سب کو کھڑکی کی راہ سے باہر پھینک دے۔" ریجنٹ نے جواب دیا "مگر سردست وہ تم سے فقط اتنی درخواست کرتا ہے کہ ایم ڈاریوم سے کہہ دینا۔ سیدھا کا گنک کو روانہ ہوجائے اور ڈچس ڈابیری سے کہ وہ قصرشاہی سے دور رہے۔"

اتنا کہہ کر ریجنٹ ڈوبائے کو اپنے پیچھے آنے کا اشارہ کرکے باہر کی طرف چلا۔ اور یہ دونوں ایم ڈاموشی کو سخت حیرت زدہ چھوڑ کر محل کی طرف واپس ہوئے۔

اسی رات ریجنٹ نے ایک خط لکھا۔ اور گھنٹی بجائی۔ نوکر حاضر ہوا تو وہ خط اس کے حوالہ کرکے اس نے کہا "اسے کل صبح ایک خاص قاصد کی معرفت بھیجنا اور ہدایت کرنا کہ مکتوب الیہ کے سوا کسی کو نہ دیا جائے۔"

اس خط پر میڈم ارسولا کا پتہ درج تھا۔ جو کلیبن میں ارسولین خانقاہ کی منتظمہ تھی۔

باب ۔ ۳

تین شب بعد

جس رات ہم نے ریجنٹ کو پہلے شیلس اور پھر میوڈن میں دیکھا تھا۔ اس کے بعد تیسری شب کو

نینٹس کے قریب ایک واقعہ پیش آیا جسے اس داستان کے سلسلہ میں نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ پس ایک افسانہ نگار کے حق خاص سے کام لے کر ہم اپنے ناظرین کو اس مقام کی طرف لے چلتے ہیں۔

نینٹس سے دو یا تین میل کے فاصلہ پر کلیسن کی سڑک پر اس خانقاہ کے قریب جس کی نسبت مشہور ہے کہ ابی لارڈ اس میں رہا کرتا تھا۔ ایک فراخ مگر تاریک مکان واقع تھا۔ جس کے چاروں طرف بھاری ٹنڈ منڈ درخت اُگے ہوئے تھے۔ مکان کی چار دیواری کے ساتھ ساتھ بے شمار بلند جھاڑیاں تھیں اور ان درختوں اور جھاڑیوں کی وجہ سے اندر کا نظارہ اس مقام کے سوا جہاں اس مکان کا پھاٹک تھا بالکل دکھائی نہیں دیتا تھا۔

پھاٹک کے آگے باغ تھا۔ اور باغ کے سرے پر دیوار جس میں ایک چھوٹا مضبوط اور بند دروازہ تھا۔ فاصلہ سے یہ بھیانک مقام بالکل جیلخانہ کی طرح نظر آتا تھا۔ مگر حقیقت میں یہ اُگسٹائین خانقاہ تھی۔ جس کے قواعد صوبجات کے قواعد کے مقابلہ میں بہت نرم اگرچہ پیرس کے قواعد کے سامنے بہت سخت تھے۔

تین طرف سے اس مکان میں داخل ہونے کی کوئی جگہ نہ تھی۔ اور چوتھی طرف ایک فراخ قطعہ آب تھا جس کی سطح سے دس فٹ کی بلندی پر کھڑکیاں بنی ہوئی تھیں۔

اس مختصر جھیل کی پوری طرح حفاظت کی جاتی تھی۔ چاروں طرف بلند چوبی پشتے لگے ہوئے تھے۔ اور اندر داخل ہونے کا صرف ایک آہنی دروازہ تھا۔ جو ایک چھوٹی سی ندی کے اوپر سے ہو کر گذرتا تھا۔ اس ندی کا پانی جھیل میں مل کر سمت مقابل میں پھر اس سے بہ جاتا تھا۔

گرمیوں میں اس جھیل پر ایک چھوٹی سی کشتی موجود رہتی تھی جس سے ماہی گیری کا کام لیا جاتا تھا۔

بعض اوقات موسم گرما کی تاریک راتوں میں یہ دروازہ پر اسرار طریق پر کھلتا۔ اور ایک مرد بھورے رنگ کا لبادہ پہنے اس چھوٹی کشتی پر سوار ہو جاتا۔ وہ ان رسیوں سے جدا ہو کر جن کے ذریعہ اُسے کسا ہوا ہوتا تھا۔ آہستگی سے سطح آب پر چلنے لگی۔ اور خانقاہ کی ایک سلاخ دار کھڑکی کے نیچے جا کر کھڑی ہو جاتی۔

معًا اس طرح کی آواز سنائی دیتی جس طرح کوئی مینڈک ٹراتا یا اُلّو بولتا ہے۔ ایسی آوازیں جو اس اُجاڑ مقام کے لئے غیر معمولی نہ تھیں۔ اس کے بعد ایک جوان لڑکی کھڑکی میں نمودار ہو کر اپنا

خوشنما سر سلاخوں کے اندر سے گذارتی۔ اگرچہ وہ کھڑکی اتنی اونچی تھی۔ کہ کشتی میں کھڑا ہوا مرد اس خوب صورت چہرہ تک بمشکل پہنچ سکتا تھا۔ کچھ دیر تک آہستگی سے محبت اور پیار کی باتیں ہوتیں۔ اور آخر جب دونوں جدا ہوتے۔ تو اگلی ملاقات کے لئے کوئی اور وقت اور اشارہ طے کر لیا جاتا کشتی پھر پیچھے کی طرف چل دیتی۔ مرد پھاٹک کے قریب پہنچ کر اسے بڑی آہستگی سے بند کرتا۔ اور اس کے رخصت ہونے پر وہ نازنین بھی ایک آہ سرد کھینچ کر کھڑکی بند کر لیتی۔

مگر اب فروری کا مہینہ اور ۱۸۱۹ء کا خوفناک موسم تھا۔ درختوں کی ٹہنیاں برف باری سے سپید تھیں اور چونکہ جھیل کی سطح بھی یخ بستہ تھی۔ اس لئے اس چھوٹی کشتی کی مدد سے اس کو عبور کرنا غیر ممکن تھا۔ مگر ہم دیکھتے ہیں کہ اس شدت کی سردی اور تیرہ و تار رات میں کہ آسمان پر ایک بھی ستارہ نظر نہیں آتا۔ ایک سوار تن تنہا اس سڑک پر چل رہا ہے۔ جو کلیمن کی طرف جاتی ہے۔ اس نے لگام گھوڑے کی گردن پر چھوڑ رکھی ہے اور وہ خوشنما جانور بڑی آہستگی اور احتیاط کے ساتھ چل رہا ہے۔

پھر بھی ظلمت شب کی وجہ سے گھوڑے نے پتھر سے ٹھوکر کھائی۔ اور قریب تھا کہ سوار سمیت گر جاتا۔ مگر سنبھل گیا۔ تاہم نوجوان نے دیکھا۔ کہ گھوڑے کا پاؤں زخمی ہو گیا ہے چنانچہ جب اس نے پیچھے مڑ کر دیکھا۔ تو برف پر خون کی سرخ لکیر نظر آتی۔

سوار اس حادثہ پر بہت رنجیدہ نظر آیا۔ مگر ابھی سوچ رہا تھا۔ کہ اس وقت کیا کرنا چاہیئے کہ سڑک پر کئی اور گھوڑوں کی ٹاپ سنائی دی۔ یہ سمجھ کر کہ اگر واقعی کوئی تعاقب کر رہا ہے۔ تو میرے لئے زخم خوردہ گھوڑے کی مدد سے بچ نکلنا غیر ممکن ہو گا وہ نیچے اتر آیا۔ اور گھوڑے کی باگ پکڑ کر ایک جانب درختوں کے جھنڈ میں چھپ گیا۔ یہاں اس نے "تلوار بغل میں لے لی۔ اور پستول نکال کر انتظار کرنے لگا۔

تھوڑی دیر میں چار آدمی گھوڑوں پر سوار نمودار ہوئے اور چپ چاپ چلتے ہوئے درختوں کے اس جھنڈ کے پاس سے گذر رہے تھے جس کے پیچھے پہلا سوار چھپا ہوا تھا۔ کہ یکایک رک گئے۔ ان میں سے ایک جو ان کا افسر معلوم ہوتا تھا۔ گھوڑے سے اترا۔ اور ایک اندھی لالٹین جیب سے نکال کر سڑک کو غور سے دیکھنے لگا۔

چونکہ لالٹین کی مدد سے صرف قریب کی چیزیں دیکھی جا سکتی تھیں اس لئے چند قدم پیچھے ہٹا۔ اور اب اس مدھم روشنی میں ان چاروں نے پہلے سوار کو چھپا ہوا دیکھ لیا۔

اس کے ساتھ ہی درختوں کے پیچھے پستول کی کھڑکھڑاہٹ سنائی دی۔

"ہولڈ!" اس سوار نے جس کا گھوڑا زخمی ہو گیا تھا اب اکڑتے ہوئے کہا "تم لوگ کون ہو۔ اور کیا چاہتے ہو؟"

"وہی ہے۔" دو تین شخصوں نے مل کر کہا۔

اس پر وہ شخص جس کے ہاتھ میں لالٹین تھی آگے بڑھا۔

مگر پہلا سوار جو چھپا ہوا تھا کہنے لگا "اگر تم نے ایک قدم بھی آگے رکھا۔ تو یاد رکھو۔ میں جان سے مار دونگا۔ تم اپنا نام بتاؤ کہ میں جانوں میرا کس سے مقابلہ ہے۔"

"گیسٹن ڈاچانلے مقابلہ کی ضرورت نہیں" اس شخص نے جس کے ہاتھ میں لالٹین تھی پرسکون لہجہ میں کہا۔"اس لئے اپنا پستول ایک طرف رکھ دو۔"

"آہ یہ مارکوئیس ڈاپونٹ کالک کی آواز ہے۔"

"ہاں میں وہی ہوں۔"

"مگر کیا میں پوچھ سکتا ہوں کہ آپ یہاں کیوں آئے ہے؟"

"تم سے جواب طلب کرنے کے لئے۔ اس لئے مہربانی سے آگے آؤ۔ اور میرے سوالوں کا جواب دو۔"

"مارکوئیس آپ کی دعوت عجیب طرح کی ہے۔ اگر آپ کو سوالات ہی پوچھنے تھے۔ تو اس کی کوئی اور صورت ہو سکتی تھی۔"

"آؤ گیسٹن آؤ" ایک اور آواز سنائی دی "ہمیں واقعی تم سے کچھ کہنا ہے۔"

"بہت خوب۔" چانلے بولا۔ "یہ آواز مونٹ لوئیس کی ہے "لیکن ایم۔ ڈاپونٹ کالک نے جو انداز گفتگو اختیار کیا ہے۔ میں اس کا عادی نہیں ہوں۔"

"موسیو میرا انداز ایک صاف باطن باشندہ برٹین کا ہے۔" مارکوئیس نے جواب دیا "یعنی اس شخص کا جو کوئی بات اپنے دوستوں سے چھپانا نہ چاہتا ہو۔ اور خود بھی ویسی ہی صفائی سے ہر ایک سوال کا جواب دینے کے لئے تیار رہے۔ جس کی وہ اوروں سے توقع رکھتا ہے"

"میں بھی اس بارہ میں مونٹ لوئیس کا ہم خیال ہوں کہ گیسٹن کو سب حالات صاف صاف ظاہر کر دینے چاہئیں۔" ایک اور آواز سنائی دی۔ "یقیناً ہم لوگوں کو آپس میں جھگڑنا زیب نہیں دیتا۔"

"میں ڈوکوڈک کا اس مشورہ کے لیے شکریہ ادا کرتا ہوں" ڈاچانلے نے کہا "یہی میری اپنی رائے ہے۔ اس لئے مجھے سامنے آنے میں عذر نہیں" اور یہ کہتے ہوئے اس نے تلوار نیام میں رکھ کر اس مقام سے جہاں وہ اب تک چھپا ہوا تھا قدم نکالا۔ اور ان چاروں کے پاس آگیا۔

"ایم ڈاٹا ہوٹ" پونٹ کالک نے اس شخص کے لہجہ میں جو حکم دینے کا عادی ہو۔ اپنے ساتھیوں میں سے ایک سے کہا۔ "اس کا خیال رکھنا کوئی غیر اس طرف کو نہ آئے"

یہ حکم پاکر ایم ڈاٹا ہوٹ گھوڑے پر سوار ایک گول چکر لگانے لگا۔ اور اس نے بڑے غور سے نگرانی شروع کر دی۔

"اور اب" مارکوئیس بولا "ہمیں چونکہ وہ شخص جس کی تلاش تھی مل گیا۔ اس لیے لالٹین بجھا دینی چاہیئے۔"

"صاحبان" ڈاچانلے نے کہا "آپ جو کچھ کر رہے ہیں وہ میرے لئے عجیب ہے معلوم ہوتا ہے۔ آپ میرے تعاقب اور تلاش میں تھے اور اب کہ میں نظر آگیا۔ اس لالٹین کو بجھانا چاہتے ہیں۔ آخر اس کا مطلب کیا ہے؟ اگر یہ سب کچھ جو آپ کر رہے ہیں محض تمسخر ہے۔ تو میں کہہ دینا چاہتا ہوں کہ آپ نے موقعہ اور محل نہیں دیکھا۔"

"نہیں موسیو" پونٹ کالک نے خشک لہجہ میں جواب دیا "یہ تمسخر نہیں جواب طلبی ہے۔"

"جواب طلبی!" ڈاچانلے نے جس کی پیشانی پر بل پڑ گئے تھے کہا۔

"ہاں۔ آپ سے ہمیں ایک اہم معاملہ میں کیفیت طلب کرنی ہے" مونٹ لوئیس نے کہا۔

"تم اسے جواب طلبی کہو یا کچھ اور" پونٹ کالک نے کہا "بہرحال معاملہ اتنا اہم ہے کہ الفاظ پر بحث کی گنجائش نہیں۔ اس لئے ایم ڈاچانلے میں جو سوالات پوچھوں اُن کا جواب دو"

"مارکوئیس ڈاپونٹ کالک آپ بڑے درشت لہجہ میں گفتگو کر رہے ہیں" نوجوان نے کہا۔

"اگر میرا لہجہ درشت ہے تو وجہ یہ کہ مجھے ایسا کرنے کا حق حاصل ہے۔ کیا میں تم لوگوں کا سرگروہ نہیں ہوں؟"

"بے شک آپ ہیں، مگر اس سے یہ تو لازم نہیں آتا کہ آپ اس شریفانہ برتاؤ کو نظر انداز کر دیں جو ایک شخص کو دوسرے سے کرنا چاہیئے۔"

"موسیو ڈاچانلے تم جتنی باتیں کرتے ہو وہ سب ٹالنے والی معلوم ہوتی ہیں۔ تم نے میرا

حکم ماننے کا حلف لیا تھا۔ اب اس حلف پر عمل کرو۔"
"بے شک میں نے آپ کے احکام کی تعمیل کا حلف لیا تھا" سوار نے جواب دیا۔ "مگر اس کا مطلب یہ تو نہیں کہ میں کسی کا غلام بن کے رہوں گا۔"
"یہ غلط ہے تم نے غلام بن کر ہی احکام کی تعمیل کا حلف لیا تھا۔ اس لئے یا تو ایسا کرو۔ ورنہ اس سزا کے لئے تیار رہو جو نافرمانی کے لئے مقرر ہے۔"
"موسیو لاماروکوئیس . . ."
"میرے عزیز گیسٹن" مونٹ لوئیں نے نرمی سے کام لیتے ہوئے کہا۔ "میں التجا کرتا ہوں جس قدر جلد ممکن ہو۔ معاملہ کی توضیح کر دو۔ صرف ایک لفظ سے تم ہر قسم کے شبہات کو رفع کر سکتے ہو۔"
"شبہات!" گیسٹن نے غصہ سے زرد رُو ہو کر کہا۔ "تو کیا میرے خلاف کسی طرح کے شبہات ہیں؟"
"ہاں ہیں۔" پونٹ کالک نے اپنے معمولی خشک لہجہ میں جواب دیا۔ "کیا تم سمجھتے ہو۔ ایسی خوفناک رات کو ہم نے محض تفریح کے لئے تمہارا تعاقب کیا تھا۔"
"یہ بات ہے۔" گیسٹن نے نسبتاً پرسکون لہجہ میں کہا۔ "اچھا تو اپنے شبہات ظاہر کیجئے میں سنتا ہوں۔"
"سب سے پہلی بات جو میں تمہیں یاد دلانا چاہتا ہوں یہ ہے کہ ہم چار آدمی ایک سازش کر رہے تھے ہم نے تمہاری مدد طلب نہیں کی۔ تم نے از خود یہ کہہ کر اسے پیش کیا کہ عوام کی بہتری میں حصہ لینے کے علاوہ میں اس ذریعہ سے ایک انتقام لینا چاہتا ہوں . . . کیا میں ٹھیک کہہ رہا ہوں؟"
"بالکل"
"اچھا تو اس کے بعد ہم نے تمہیں بحیثیت ایک دوست . . . ایک بھائی کے اپنے ساتھ شریک کیا۔ ہم نے تم پر اپنے تمام ارادے اور ساری تجاویز ظاہر کر دیں۔ یہی نہیں حسن اتفاق سے اس شاندار وار کا کام جو ہمیں لگانا تھا۔ بذریعہ انتخاب تمہارے حصہ میں آیا۔ ہم میں سے ہر شخص نے تمہارے بدلے اپنی خدمات پیش کیں۔ مگر تم نے ہمارا کہنا نہیں مانا . . . کیا یہ بھی ٹھیک ہے؟"
"ہاں آپ بالکل ٹھیک کہہ رہے ہیں۔"

جب صبح قرعہ اندازی میں تمہارا نام نکلا تو آج رات تمہیں پیرس کی سڑک پر ہونا چاہیئے تھا، مگر اس کی بجائے ہم کیا دیکھتے ہیں - یہ کہ تم کلیس کی سڑک پر چل رہے ہو - جہاں نپولین کی آزادی کے مہلک ترین دشمن رہتے ہیں - جہاں تمہارا اسلحہ دشمن مارشل ڈاموٹ کیمو مقیم ہے . . ."

"آہ! موسیو" گیسٹن نے حقارت کے لہجہ میں کہا ۔

"ایم ڈاچانلے تمہیں جو کہنا ہے الفاظ میں کہو تحقیر کے اشاروں سے کام نہیں چلیگا - بولو ایم ڈاچانلے - جو کچھ تمہیں کہنا ہو جلدی کہو ۔"

"جواب دو گیسٹن" ڈوکوڈوک اور مونٹ لوئیس نے ایک ساتھ التجا کے لہجہ میں کہا ۔

"مگر میں کیا جواب دوں ؟ . . کس بات کا جواب دوں ؟"

"اس بات کا کہ گزشتہ دو ماہ میں کس لئے تم عرصہ دراز تک بیچ میں غیر حاضر ہوتے رہے ؟ . . . کس لئے تم نے پُراسرار طرز عمل اختیار کیا - اور کس لئے ہر ہفتہ ایک دو بار تم ہمارے شبانہ جلسوں میں شریک نہیں ہوئے گیسٹن تمہاری یہ سب حرکات ہمیں بے چین کرنے والی ہیں ۔ تم ایک لفظ سے ہمارا اطمینان کرا سکتے ہو ۔"

"دیکھئے موسیو آپ اس طرح بھی خطاوار ثابت ہوئے کہ ہمیں دیکھ کر سیدھی راہ پر چلنے کی بجائے یہاں چھپ گئے ۔" حاضرین میں سے ایک نے کہا ۔

"میں اس لئے رُک گیا تھا ۔ کہ میرا گھوڑا زخمی ہو گیا - آپ لوگ دیکھ سکتے ہیں اس کے خون کے داغ سڑک پر اب تک موجود ہیں ۔"

"یہ ٹھیک بھی ہو تو چھپنے کی وجہ کیا تھی ؟"

"یہ کہ میں معلوم کرنا چاہتا تھا - کون میرا تعاقب کر رہا ہے - کیا مجھے آپ لوگوں کی طرح زیر حراست آنے کا خوف نہیں ؟"

"اچھا اور تم اس وقت کہاں جا رہے ہو ؟"

"اگر آپ لوگ میرے پیچھے پیچھے چلے آتے تو دیکھتے کہ میں کلیس کو نہیں جا رہا ہوں ۔"

"اور نہ پیرس کو"

"میں التجا کرتا ہوں" ڈاچانلے نے کہا "کہ آپ لوگ مجھ پر اعتماد اور میرے راز کا احترام کریں ۔ وہ ایک ایسا راز ہے جس کا اخفا نہ صرف میری اپنی بلکہ ایک اور شخص کی عزت کے لئے بھی ضروری ہے ۔ شاید آپ لوگ اس بات کو نہ سمجھیں - یا اسے مبالغہ آرائی جانیں کہ میں اس معاملہ

کو اتنی اہمیت دیتا ہوں . . ."

"تو کیا اس راز کا تعلق کسی عشقیہ معاملہ سے ہے ؟" مونٹ لوئیس نے پوچھا۔

"ہاں - یہ عشق اولین کا راز ہے ۔" گیسٹن نے جواب دیا۔

"سب جھوٹ ! . . . سب حیلہ سازی" - پونٹ کالک نے کہا -

" مارکوئیس . . ." گیسٹن نے نخوت آمیز لہجہ میں کہنا شروع کیا۔

مگر ڈوکوڈک نے اسے روک دیا اور کہنے لگا "میرے دوست جوش میں آنے کی بات نہیں جو کچھ تم نے بیان کیا وہ کافی نہیں ہے - بھلا ہم کیونکر مان لیں - کہ تم اتنے خراب موسم میں کسی سے ملنے جا رہے ہو - یا جس سے ملنے جا رہے ہو وہ کلیسن میں مقیم نہیں ہے کلیسن میں جہاں اگسٹائین خانقاہ کے سوا دو میل تک کوئی مکان بھی موجود نہیں ۔"

" ایم ڈاچانلے" مارکوئیس ڈاپونٹ کالک نے مضطرب لہجہ میں کہا "تم نے حلف لیا تھا کہ مجھے اپنا افسر اعلیٰ سمجھ کر میرا حکم مانو گے - اور ہم جس نیک کام میں مصروف ہیں اس میں تن من سے مدد دو گے - مو سیو تمہیں اچھی طرح معلوم ہے کہ کام جو ہم نے اختیار کیا - وہ نہایت خطرناک ہے - اس کی وجہ سے ہماری جائداد - ہماری آزادی - ہماری عزت یہاں تک کہ ہماری جان بھی خطرہ میں ہے - پس تم مہربانی سے میرے سوالات کا صاف صاف جواب دو - تاکہ ہمارے دلوں میں جسقدر شبہات ہیں وہ سب رفع ہو جائیں - اگر نہیں تو گیسٹن ڈاچانلے یاد رکھو - میں اس اختیار کی رو سے جو تم نے اپنی مرضی سے مجھے اپنی زندگی پر دیا تھا - قسم کھا کر کہتا ہوں کہ اپنے ہاتھ سے تمہارا بھیجا اڑا دونگا ۔"

ان الفاظ پر ایک عظیم خاموشی طاری ہو گئی - گیسٹن کی حمایت میں کسی کے منہ سے ایک لفظ بھی نہیں نکلا - اس نے باری باری ہر شخص کی طرف دیکھا - اور ہر ایک نے دوسری طرف کو منہ پھیر لیا -

آخر کچھ دیر بعد اس نے کہا " مارکوئیس آپ نہ صرف اپنے شبہات سے میری توہین کرتے ہیں - بلکہ یہ کہہ کر مجھے سخت رنج بھی پہنچا رہے ہیں کہ ان شبہات کو دور کرنے کے لئے میں اپنے راز کو ظاہر کر دوں - مگر ٹھیریئے ۔" اس نے کوٹ کی جیب سے پاکٹ بک نکال کر اس کا ایک ورق چاک کر کے جلد جلد پنسل سے اس پر چند حروف لکھتے ہوئے کہا " ٹھیریے اگر آپ میرا راز جاننا ہی چاہتے ہیں - تو میں اس طرح ظاہر کرتا ہوں - کہ میرے ایک ہاتھ میں

وہ راز ہے اور دوسرے میں یہ بھرا ہوا پستول۔ اب یا تو آپ اپنے گستاخانہ الفاظ کو واپس لیں ورنہ یقین جانیں کہ میں اپنے ہاتھ سے اپنا بھیجا اُڑا کے مر جاؤنگا۔ پھر میری موت پر آپ نے اس مرے ہاتھ کو کھول کر اس تحریر کو پڑھنا۔ اور دیکھنا کہ آپ کے شبہات کتنے بے جا تھے۔"

اور یہ کہتے ہوئے گیسٹن نے پستول کی نالی اس طرح اپنے سر کے ساتھ لگالی۔ کہ معلوم ہوتا تھا وہ فائر کرنے سے دریغ نہیں کرے گا۔

ڈوکوڈک نے اس کا ہاتھ روک لیا۔ اور مونٹ لوئیس کہنے لگا "گیسٹن گیسٹن خدا کے لئے ٹھیر جاؤ۔ مارکوئیس آپ بھی اتنا اصرار نہ کریں۔ ورنہ جو کچھ وہ کہہ رہا ہے کر کے دکھا دے گا آپ نرمی اختیار کریں۔ پھر وہ سب کچھ بتا دے گا۔ کیوں گیسٹن یقیناً تم کوئی بات اپنے بھائیوں سے چھپا کر نہیں رکھوگے۔ جو اپنی بیوی بچوں کے نام پر تم سے التجا کرتے ہیں کہ سارے حالات ظاہر کرکے ان کا اطمینان کرا دو۔"

مارکوئیس بولا "میں نہ صرف اُسے معاف کرنے کو تیار ہوں۔ بلکہ جیسا اُسے معلوم ہے میں اس سے چھوٹے بھائی کی طرح پیار کرتا ہوں۔ اگر وہ اپنے آپ کو بے خطا ثابت کردے۔ تو میں اپنے الفاظ کی ہر ممکن تلافی کے لئے آمادہ ہوں۔ مگر اس کے بغیر نہیں۔ وہ جوان اور تنہا ہے۔ ہم دنیادار اور صاحب اولاد ہیں اپنے طرز عمل سے وہ ہماری اولاد کی راحت اور مستقبل کو خطرہ میں ڈال رہا ہے۔ اسے محض اپنی جان کا خطرہ ہے۔ اور وہ اسے اتنا ہی حقیر جانتا ہے۔ جتنا بیس سال کا کوئی نوجوان جان سکتا ہے۔ مگر اپنی جان کے ساتھ وہ ہماری جانیں کیوں خطرہ میں ڈالتا ہے وہ ایک ہی لفظ زبان سے کہہ دے جس سے یہ ثابت ہو۔ کہ ہمارے شبہات بے بنیاد ہیں پھر سب سے پہلے میں اُسے اپنی چھاتی سے لگانے کو تیار ہوں۔"

"اچھا مارکوئیس" گیسٹن نے چند منٹ کی خاموشی کے بعد کہا۔ "میرے پیچھے آیئے کہ میں آپ کا اطمینان کرا دوں"

"اور ہم بھی؟" مونٹ لوئیس اور ڈوکوڈک نے پوچھا۔

"تم لوگ بھی آؤ۔ کیونکہ سب شریف ہو۔ میرا راز ایک کو معلوم ہوگیا۔ تو باقیوں سے کیا پردہ ہے"

مارکوئیس نے ٹاہوٹ کو آواز دی جو اب تک فاصلہ پر پہرہ دے رہا تھا۔ وہ بھی اس جماعت کے ساتھ آملا اور یہ معلوم کرنے کے بغیر کہ میری عدم موجودگی میں کیا باتیں ہوئیں۔ اُن کے پیچھے چل دیا پانچوں آہستگی سے آگے کی طرف چلے کیونکہ گیسٹن کا گھوڑا لنگڑا ہوگیا تھا اور اس کے لئے

تیز چلنا غیر ممکن تھا وہ آگے آگے چلتا خانقاہ کی طرف ہولیا اور وہاں سے ندی کی طرف مڑا۔
آہنی پھاٹک سے دس قدم کے فاصلہ پر رک کر وہ کہنے لگا "یہ میری منزل مقصود ہے۔"

"یہ؟"

"خانقاہ؟"

"ہاں میرے دوستو اس خانقاہ میں ایک نازنین رہتی ہے جس سے مجھے اس وقت سے محبت ہے۔ کہ جب پچھلے سال میں نے اسے نینٹس کے ایک جلوس میں دیکھا تھا۔ اس نے بھی مجھے دیکھ لیا میں اس کے پیچھے پیچھے یہاں تک آیا اور اس سے پوشیدہ خط و کتابت کی۔"

"مگر تم اسے ملتے کس طرح ہو؟" مارکوئیس نے پوچھا۔

کہنے لگا "میں نے ایک سو لوئی انعام دے کر یہاں کے باغبان کو اپنا طرفدار بنا لیا تھا۔ اس نے پھاٹک کی کنجی دے دی۔ اسی دن سے میں گرمیوں میں ایک کشتی پر سوار ہو کر اس ندی کی راہ سے خانقاہ کی دیوار تک جاتا ہوں۔ جہاں سطح آب سے دس فٹ کی بلندی پر کھڑکی ہے۔ اس کھڑکی میں وہ نازنین میرا انتظار کرتی ہے۔ اگر اتنی تاریکی نہ ہوتی۔ تو آپ لوگ یہاں کھڑے ہو کر اس کھڑکی کو دیکھ سکتے۔ مجھے وہ تاریکی میں بھی برابر نظر آرہی ہے۔"

"مگر یہ تو گرمیوں کا معاملہ ہوا۔ سردیوں میں جب پانی کی سطح منجمد ہے تم کیا کرتے ہو؟"

"سردیوں میں پانی پر یخ کی تہ جم جاتی ہے۔ اور میں اس سے ہو کر گذر جاتا ہوں۔ چنانچہ آج بھی میں اسی طرح جاؤں گا۔ ممکن ہے کسی جگہ یخ ٹوٹ کر مجھے غرق کر دے۔ ایسا ہو تو اور بھی اچھا ہے۔ کیونکہ اس صورت میں نہ میں رہوں گا۔ نہ آپ کے شبہات باقی رہیں گے۔"

"گیسٹن تم نے یہ حالات بیان کر کے میرے دل سے ایک بھاری بوجھ دور کر دیا۔" مونٹ ڈنیس کہنے لگا۔ "میں بیان نہیں کر سکتا۔ تمہاری کیفیت سن کر مجھے کتنی خوشی ہوئی ہے۔ معلوم ہوا میں نے اور ڈوڈوک نے تمہاری بے جا حمایت نہیں کی تھی۔"

"میرے نوجوان دوست"۔ اب مارکوئیس کہنے لگا "میں سخت نادم ہو کر تم سے معافی چاہتا ہوں آؤ میرے گلے لگ جاؤ۔"

"شوق سے۔ لیکن مارکوئیس آپ کے اصرار نے میری راحت کو بقدر نصف خاک میں ملا دیا۔"

"کس طرح؟"

"عشق مخفی ہی سچی راحت کا موجب ہوتا ہے۔ میں چاہتا تھا میری محبت کی داستان کا کسی کو علم نہ ہو اور موجودہ حالت میں تو مجھے انتہا درجے کے صبر و استقلال کی ضرورت تھی۔ کیونکہ آج رات میں اس سے ہمیشہ کو جدا ہو رہا ہوں۔"

"میرے دوست کون کہہ سکتا ہے کیا ہونیوالا ہے مستقبل کو ایسی یاس آمیز نظر سے نہ دیکھو!"

"مونٹ لوئیس میں جانتا ہوں کہ میں کیا کہہ رہا ہوں۔"

"اگر تم کامیاب ہوگئے۔۔۔۔ اور مجھے یقین ہے کہ تمہارے جیسا مستقل مزاج صاحب ہمت جوان ضرور کامیاب ہوگا۔ تو پھر فرانس کی آزادی یقینی ہے۔ اس صورت میں تم فرانس کے بہترین محسن سمجھے جاؤ گے۔ اور تمہارا مستقبل، اتنا روشن اور شاندار ہوگا جس کا صحیح اندازہ کرنا مشکل ہے۔"

"آہ! مارکوئیس اگر میں کامیاب ہوگیا۔ تو فائدہ آپ لوگوں کے لئے ہوگا۔ میری قسمت پر تو مہر لگ چکی ہے۔"

"ہمت! میرے نوجوان دوست ہمت! اس طرح دل چھوڑنے سے کچھ حاصل نہ ہوگا۔ ہاں مگر یہ معلوم نہ ہوا کہ تم عملی طور پر اس ملاقات کا انتظام کس طرح کرتے ہو؟"

"مارکوئیس۔ اب تک بے اعتباری!"

"عزیز گیسٹن مجھے بے اعتباری تم پر نہیں۔ خود اپنی ذات پر ہے۔ اور ایسا ہونا قدرتی ہے کیونکہ تمہارے افسر کی حیثیت میں ہر قسم کی ذمہ داری میرے حصہ میں آتی ہے۔ اور میرا فرض ہے کہ تم سب کی نگرانی کروں۔"

"خیر اس بحث سے کیا حاصل مجھے بہرحال جلد تر اس دیوار تک جانا ہے۔ اس لئے میں نہیں چاہتا آپ کو دیر تک منتظر رکھوں۔"

گیسٹن نے اپنے گھوڑے کو ایک درخت سے باندھ دیا۔ ایک چوبی تختہ ندی کی منجمد سطح پر رکھ کر پھاٹک تک گیا۔ اور اسے کھول کر جھیل کی منجمد سطح پر چلتا ہوا خانقاہ کی دیوار کی طرف ہولیا۔ اس کے پاؤں کے نیچے برف کے تڑخنے کی آواز صاف سنائی دے رہی تھی۔

"خدا کے لئے محتاط رہنا" مونٹ لوئیس نے کہا۔

"مارکوئیس دیکھئے" گیسٹن کہنے لگا۔

"بس اب مجھے یقین ہوگیا۔۔۔ گیسٹن اب مجھے یقین ہوگیا۔"

"اور آپ کی باتوں سے میرا حوصلہ بھی دہ چند ہو گیا۔" گیسٹن نے کہا۔
"گیسٹن اب مجھے تم سے فقط اس قدر دریافت کرنا ہے کہ تم اس کام پر کب جاؤ گے؟"
"خدا نے چاہا۔ توکل اس وقت تک میں پیرس کی سڑک پر بیس فرسنگ طے کر چکو نگا۔"
"بس تو آؤ کہ گلے مل کر الوداع کہیں۔"
"شوق سے۔"
گیسٹن جو تھوڑی دور جا چکا تھا۔ اُلٹے پاؤں واپس پھرا۔ اس کے دوستوں میں سے ہر ایک دلی محبت سے اس سے بغلگیر ہوا۔ اور اس کے بعد یہ لوگ اس وقت وہیں کھڑے رہے۔ حتےٰ کہ وہ پھر ایک بار یخ بستہ جھیل پر چلتا اپنے خطرناک سفر کے خاتمہ پر پہنچ گیا۔

باب۔۴

وداع عشق

گیسٹن کے پاؤں کے نیچے یخ کے چٹخنے کی آواز برابر آتی تھی۔ مگر وہ بڑے استقلال کے ساتھ خانقاہ کی عقبی دیوار کی طرف چلا جا رہا تھا۔ اس نے دھڑکتے ہوئے دل کے ساتھ معلوم کیا۔ کہ پچھلی تھاوٹ سے جھیل کا پانی اتنا اونچا ہو گیا ہے کہ وہ اس کی منجمد سطح پر کھڑا ہو کر دریچے کے قریب پہنچ سکتا تھا۔

دیوار کے پاس جا کر اس نے حسب معمول اشارہ کیا۔ کھڑکی کھلی اور ایک خوشنما سر اس کے سامنے آہنی سلاخوں کے اندر نمودار ہوا۔ اور ایک نازک ہاتھ اس کے ہاتھ سے چھوا۔ یہ پہلا موقعہ تھا کہ عاشق و معشوق کا بدن ایک دوسرے سے مس ہوا۔ گیسٹن نے اس ملائم ہاتھ کو دونو ہاتھوں میں لیا اور فرط شوق سے بہت دیر اُسے بوسے دیتا رہا۔

آخر وہ نازنین کہنے لگی "گیسٹن تم اتنی سخت سردی میں بھی یخ بستہ پانی کے اوپر چل کر آئے حالانکہ میں نے اپنے خط میں تاکید کر دی تھی۔ کہ ایسا نہ کرنا۔"

"پیاری ہیلین تمہارے نامۂ شوق کو دل سے لگا کر مجھے کوئی خطرہ محسوس نہیں ہوا۔ مگر یہ کہو تم نے کس لئے یاد کیا؟ معلوم ہوتا ہے تم روتی رہی ہو۔"

"افسوس! آج صبح سے میں نے اس کے سوا کوئی کام نہیں کیا۔"

"آج صبح سے!" گیسٹن نے سخت افسردگی سے ہنستے ہوئے کہا "عجیب بات ہے۔ لیکن اگر میں مرد نہ ہوتا تو شاید میں بھی آج صبح سے رو کر ہی وقت گذارتا۔"

"گیسٹن کیا کہہ رہے ہو؟"

"کچھ نہیں ہیلین کچھ نہیں۔ مگر پہلے تم اپنے غم زدہ ہونے کی وجہ بیان کرو۔"

"افسوس! تم جانتے ہو۔ میں اپنے افعال کی مختار نہیں ہیں ایک بیکس یتیم لڑکی ہوں۔ جسکی پرورش یہیں پر ہوئی۔ اور جس کے لئے اس خانقاہ کے سوا کوئی دوسرا گھر نہیں۔ میں نے آجتک اپنے ماں باپ کو نہیں دیکھا۔ صرف اتنا سنا ہے کہ میری ماں کا انتقال ہو چکا ہے۔ اور میرا باپ .. معلوم نہیں کہاں رہتا ہے۔ صرف کوئی نامعلوم ہستی جس کا علم اس خانقاہ کی منتظمہ کو ہے۔ مجھ پر اختیار رکھتی ہے۔ مگر آج صبح یہاں کی نیک نہاد مادر نے مجھے بلا کر اشک آلود آنکھوں سے اطلاع دی۔ کہ اب تم یہاں سے رخصت ہو جاؤگی . . ."

"خانقاہ سے! . . . ہیلین کیا تم اس خانقاہ سے جا رہی ہو؟"

"ہاں گیسٹن میرے نامعلوم رشتہ دار مجھے اپنے پاس بلا رہے ہیں۔"

"تمہارے رشتہ دار! افسوس یہ کونسی نئی مصیبت ہم پر نازل ہونے والی ہے۔"

"ہاں گیسٹن یہ مصیبت ہی ہے۔ خانقاہ کی نیک دل مادر نے تو مجھے یہ خبر سنا کر مبارکباد دی۔ گویا اس کے نزدیک یہ کوئی خوشخبری ہو۔ مگر میں یہیں رہ کر خوش تھی۔ اور اس وقت تک رہنا چاہتی تھی کہ تم سے شادی ہو جاتی۔ اب خدا جانے مجھے کہاں جانا ہوگا۔"

"تو تمہارے یہاں سے جانے کا حکم آچکا ہے؟"

"ہاں اور اس ہی تاکید ہے کہ روانگی میں کچھ بھی تاخیر نہ ہو۔ افسوس! یہ میری بدنصیبی ہے۔ کہ میں ایک امیر خاندان کی بیٹی ہوں۔ اور میرا باپ کوئی صاحب اثر رئیس بیان کیا جاتا ہے جب مادر نے میری روانگی کی تیاری کی اطلاع دی۔ تو میں رونے لگی۔ اور اس کے سامنے دوزانو ہو کر التجا کی۔ کہ میں نہیں جاؤنگی۔ اس نے یہ سمجھ کر کہ میرے انکار میں ضرور کچھ بھید ہے۔ مجھ سے کسی طرح کے سوالات پوچھے۔ اور سارے حالات جاننے پر زور دیا گیسٹن معاف کرنا میں چونکہ اپنے خیالات کا بوجھ ہلکا کرنا چاہتی تھی اور مجھے کسی رازدار کی ضرورت تھی۔ علاوہ بریں میں چونکہ رحم و تسکین کی خواستگار تھی۔ اس لئے میں نے اسکو سارے حالات سے خبردار کر دیا یعنی یہ کہ تم سے مجھے کس درجہ محبت ہے۔ اور اس محبت کا آغاز کیونکر ہوا۔ صرف ایک بات جو

میں نے اس سے چھپا کر رکھی یہ تھی۔ کہ ہم کس طرح ایک دوسرے ۔ سے ملتے ہیں۔ یہ میں نے اس لئے ظاہر نہیں کیا۔ کہ ڈرتی تھی۔ کہیں وہ آخری بار تم سے الوداع۔ کہنے کی بھی اجازت نہ دے۔"

"مگر ہیلین یقیناً تم نے اسے میری تجاویز سے آگاہ نہیں کیا ہوگا۔ تم نے اُسے یہ نہیں بتایا ہوگا کِس طرح میرا چھ ماہ یا شاید ایک سال کیلئے ایک انجمن سے تعلق ہے جس کے احکام کی بجا آوری میرا فرض ہے۔ مگر جب یہ وقت گذر جائے گا میں آزاد ہو جاؤنگا۔ پھر میرا نام۔ میری دولت میری زندگی میرا سب کچھ تمہاری نذر ہوگا۔"

گیسٹن میں نے اُسے یہ سب حالات بتا دیے۔ اور اس کے بعد ہی مجھے اس کا علم ہوا کہ میں کسی ذی جاہ امیر کی بیٹی ہوں۔ کیونکہ سارے حالات سُن کر مادر ارسولا نے کہا "بیٹی تمہیں چاہیئے اس جوان کو بھول جاؤ۔ کون کہہ سکتا ہے تمہارے رشتہ دار اس سے شادی کرنے کی اجازت بھی دینگے۔"

"مگر کیا میں پیٹین کے ایک نہایت قدیم خاندان کا آدمی نہیں ہوں؟ اور گو مالدار نہ سہی تاہم مستقبل کیا میرے ہاتھ میں نہیں ہے؟ پھر میں کسی کا دست نگر بھی نہیں ہوں۔ ہیلین کیا تم نے یہ سب باتیں اس سے نہیں کہی تھیں؟"

"کہی تھیں۔ بلکہ میں نے اُسے یہ بھی بتایا۔ کہ گیسٹن نے مجھ سے ایک گمنام یتیم لڑکی کی حیثیت میں محبت کی ہے۔ ایسے حالات میں اگر مجھے زبردستی اس سے جدا بھی کیا گیا۔ تو میں اتنی ناشکرگذار نہیں ہوں۔ کہ اُسے بھول جاؤں... میں اُسے کبھی نہیں بھول سکتی۔"

"ہیلین تم سچ مچ فرشتہ ہو۔ مگر کیا اس کا تمہیں کچھ بھی علم نہیں۔ کہ تمہارے والدین کون ہیں؟ یا تمہاری نسبت ان کا ارادہ کیا ہے؟"

"بالکل نہیں۔ معلوم ہوتا ہے یہ ایک ایسا راز ہے جس پر میری ساری راحت کا دارومدار ہے۔ گیسٹن اندیشہ صرف اس بات کا ہے کہ میرے والدین بہت اچھے درجہ کے آدمی نہ ہوں۔ کیونکہ میں نے دیکھا۔ مادر ارسولا مجھ سے بڑے ادب سے گفتگو کرتی تھی۔"

"ہیلین تم سے؟"

"ہاں۔"

"یہ اور بھی اچھا ہے۔" گیسٹن نے ایک آہ بھر کر کہا۔

"گیسٹن کیا تم اس جدائی پر خوش ہو؟"

"نہیں ہیلین۔ خوشی صرف اس بات کی ہے کہ اس وقت جب تم ایک دوست سے جدا ہو رہی ہو ایک ذی اثر خاندان تمہیں اپنی حفاظت میں لینے کو تیار ہے۔"

"گیسٹن میں دوست سے جدا ہو رہی ہوں!۔۔۔ تمہارے سوا اس دنیا میں میرا کوئی دوست نہیں۔ پھر جدا ہونا کیا معنی؟"

"ہیلین کچھ عرصہ کے لئے مجھے بھی تم سے جدا ہونا پڑے گا۔"

"اس کا مطلب؟"

"اس کا مطلب یہ ہے کہ تقدیر ہم دونو کو ایک حال میں رکھنا چاہتی ہے۔ صرف تمہیں اس بات سے بے خبر نہیں ہو کہ کل کیا ہونے والا ہے۔ میری اپنی حالت بھی یہی ہے۔"

"گیسٹن! گیسٹن! میں تمہارے ان پُراسرار لفظوں کا مطلب کچھ نہیں سمجھی۔"

"میں اس سے زیادہ کیا بیان کروں کہ کوئی زبردست طاقت میرے افعال کی بھی مختار ہے جس کے احکام پہ مجھے عمل کرنا ہے۔"

"تمہیں! الٰہی یہ میں کیا سنتی ہوں!"

"میں جس طاقت کے زیر اثر ہوں۔ وہ ممکن ہے مجھے ایک ہفتہ یا پندرہ دن یا ایک ماہ کے اندر تم سے جدا ہونے پر مجبور کرے۔ اور نہ صرف تم سے بلکہ سرزمین فرانس سے۔"

"آہ گیسٹن!"

"افسوس کہ میں نے اپنی محبت یا خود پسندی سے اس حقیقت کو آج تک تم سے چھپائے رکھا کیونکہ مجھ میں اس کے اظہار کی جرأت نہیں تھی۔ اسی لئے میں نے اب تک اس کی طرف سے آنکھیں بند رکھیں۔ گو میں جانتا تھا۔ کہ ایک وقت آنے والا ہے جب سارا حال ظاہر کرنا ہوگا۔ وہ وقت آج صبح آ گیا۔ اور اب ہیلین میں تم سے جدا ہونے پر مجبور ہوں۔"

"مگر کس لئے؟ آخر وہ کونسا کام ہے جس پر تم جا رہے ہو؟"

"افسوس ہیلین یہ ایسا راز ہے جسے میں ظاہر نہیں کر سکتا۔ ہم دونو کے جدا جدا راز ہیں۔"

نوجوان نے افسردگی کے لہجہ میں کہا۔ "خدا کرے تمہارا راز اتنا خوفناک نہ ہو۔ جتنا میرا ہے۔"

"گیسٹن۔۔۔!"

"ہیلین کیا تمہیں نے پہلے نہیں کہا تھا کہ ہمیں ایک دوسرے سے جدا ہونا چاہیئے؟ کیا تمہیں نے پہلے علیحدگی کی تحریک کے ذریعہ جرأت کا اظہار نہیں کیا؟ خدا تمہیں اس جرأت

کے لئے برکت دے۔ کیونکہ اسے ہیلین پیرے اندر یہ ذکر چھیڑنے کی ہمت نہ تھی۔"
یہ کہہ کر اس نے پھر اس نازنین کے ہاتھ کو لبوں سے لگایا۔ اور ہیلین نے دیکھا۔ کہ اسکی آنکھوں میں قطرات اشک نمودار تھے۔

"الہٰی" وہ آہستگی سے کہنے لگی "ہم نے کیا گناہ کیا۔ کہ یہ تازہ مصیبت پیش آرہی ہے؟"
اس مایوسانہ فقرہ کو سن کر گیسٹن نے مردانہ وار سر اُٹھایا۔ اور بولا "ہمت! پیاری ہیلین ہمت! دنیا میں ایسی صورتیں پیش آیا ہی کرتی ہیں۔ یہ ہمارے عشق کی آزمائش ہے جس کے خلاف جد و جہد کرنا بے سود ہوگا۔ کیا عجب ہماری بیکسی قسمت کے دل میں رحم کا احساس پیدا کر دے۔ مگر یہ کہو۔ میں پھر کب تم سے مل سکتا ہوں؟"

"بس اب یہاں پر ہماری ملاقات غیر ممکن ہے۔ کیونکہ میں کل اس جگہ سے رخصت ہو جاؤنگی"
"کس طرف؟"
"پیرس کو۔"
"اے آسمان!" گیسٹن نے حیرت زدہ ہو کر کہا "میں بھی تو پیرس ہی کو جا رہا ہوں۔"
"تم بھی گیسٹن؟"
"ہاں ہیلین یہ غلطی تھی۔ کہ ہم نے سمجھا ایک دوسرے سے جدا ہو رہے ہیں۔"
"اوہ گیسٹن! کیا یہ سچ ہے؟"
"ہیلین ہم خدا کو نامہربان قرار نہیں دے سکتے۔ ہم نہ صرف رستہ میں ایک دوسرے کو مل سکیں گے بلکہ پیرس پہنچکر بھی جدا نہیں ہونگے۔ تم کس چیز میں سفر کروگی؟"
"خانقاہ کی گاڑی میں۔ چھوٹی چھوٹی نہروں کے ذریعہ۔"
"اور تمہارے ساتھ کون ہوگا؟"
"خانقاہ کی ایک راہبہ جو مجھے آخری منزل پر پہنچا کر واپس آجائے گی۔"
"ہیلین یہ سب کچھ ہماری بہتری کے لئے ہے۔ میں گھوڑے پر سوار ہو کر ایک اجنبی کی حیثیت میں تمہارے ساتھ رہونگا۔ اور شام کو تم جس سرائے میں شب باش ہوگی۔ میں تم سے گفتگو کا موقعہ نکال لیا کرونگا۔ یہ بھی نہ ہوگا تو میں تمہیں دیکھ تو لوں گا۔ اس سے جدائی کی تکلیف آدھی رہ جائے گی۔"

اتنا کہہ کر دونو عشاق عہد شباب کی امیدیں دل میں لئے اس ملاقات کے بعد جب

میں وہ پہلے آنسو بہاتے اور مایوسی کا اظہار کرتے رہے تھے - آخر کار مسکراتے اور مستقبل کی
نسبت اظہار اعتماد کرتے ہوئے جدا ہوئے۔ گیسٹن منجمد جھیل کی سطح پر چلتا واپس گیا۔ تو ساحل
پر پہنچ کر کیا دیکھتا ہے۔ کہ اس کے اپنے زخمی گھوڑے کی بجائے مونٹ وئیس کا گھوڑا کھڑا ہے
اس غیبی عنایت کی وجہ سے وہ پون گھنٹہ سے بھی کم عرصہ میں بحفاظت نینٹس پہنچ گیا۔

باب - ۵

سفر

اس رات گیسٹن نے اپنی وصیت لکھی - اور اسے نینٹس کے ایک وکیل کے ہاں رکھوا دیا۔
اس دستاویز کی رو سے اس نے اپنا تمام اثاثہ ہیلین ڈ چیورنی کے نام منتقل کر دیا - اور
اس سے التجا کی کہ میری موت پر میری وجہ سے دنیا کی راحتوں کو ترک نہ کرنا۔ تم جوان اور خوبصورت
ہو۔ اپنی زندگی آرام سے بسر کرنا۔ لیکن میں چونکہ اپنے خاندان کا آخری فرد ہوں - اس لئے
اپنے پہلے بیٹے کا نام گیسٹن رکھنا۔

اس کام سے فارغ ہو کر وہ اپنے دوستوں سے ملنے گیا - اور انہیں یقین دلایا - کہ وہ کام
جو میں نے ہاتھ میں لیا ہے - ضرور پورا ہو گا۔ پونٹ کالک نے اسے نصف حصہ اور ایک چٹھی
پیرس کے کپتان لاجانکیر کے نام دی جس سے اُسکی خط وکتابت تھی - اس نے کہا کہ اس کے
ذریعہ تم ان لوگوں سے بآسانی مل سکو گے جن سے تمہیں کام ہے - اس کے بعد رستہ کے
خرچ کے لئے کچھ نقدی ایک دستی بیگ میں رکھی اور اپنے پرانے خادم اردن کو ساتھ لے کر
جس پر اسے کامل اعتماد تھا نینٹس سے روانہ ہوا۔

دوپہر کا وقت تھا - ندی کا سرد پانی دھوپ میں چمک رہا تھا - اور بے برگ درختوں کی شاخوں
پر منجمد برف کے ذرات تیز روشنی میں ایک عجیب اثر پیدا کر رہے تھے - ویران سڑک پر چلتا
ہوا وہ بار بار آگے پیچھے دیکھتا تھا - کہ شاید کہیں خانقاہ کی گاڑی نظر آئے - مگر وہ کہیں دکھائی
نہیں دیتی تھی -

اس کا نوکر زیادہ تیزی سے چلنے کے لئے بے قرار ہو رہا تھا - کیونکہ اُسے اس سفر میں
کسی طرح کی تکالیف نظر آتی تھیں - اور وہ جلد تر پیرس پہنچ جانے کا آرزومند تھا - جس کی عظمت

اور روفن کے وہ کئی حیرت خیز حالات سُن چکا تھا۔ اس کے لئے اگر ممکن ہوتا تو شاید گھوڑے کے پاؤں میں پر لگا کر ہوا کی رفتار سے وہاں پہنچنے میں دریغ نہ کرتا۔

مگر گیسٹن اوڈن تک بڑی آہستگی سے چلتا رہا خدا معلوم خانقاہ کی گاڑی اس سے بھی زیادہ آہستگی سے چلتی تھی۔ کہ وہ اُسے کہیں نظر نہ آئی۔ اوڈن میں وہ چار کروُن نامی سرائے میں شب باش ہوا جس کی کھڑکیوں سے سڑک کا نظارہ اچھی طرح دکھائی دیتا تھا۔ اور جو اس گاؤں کی بہترین سرائے تھی۔

جب تک کھانا تیار ہوتا رہا گیسٹن باوجود سخت سردی کے کھڑکیوں کے پاس بیٹھا باہر کی طرف دیکھا کیا۔ مگر وہ گاڑی جس کا اُسے انتظار تھا نظر نہ آنی تھی نہ آئی۔

اُسے خیال آیا۔ شاید ہیلین مجھ سے پہلے اس سرائے میں پہنچ چکی ہو۔ یہ سوچکر وہ اس کھڑکی کی طرف گیا۔ جہاں سے پچھلی طرف کا نظارہ دکھائی دیتا تھا۔ جدھر سرائے کا صحن واقع تھا مگر یہاں بھی اُسے کوئی گاڑی نظر نہ آئی۔ البتہ اس نے دیکھا۔ کہ اس کا اپنا نوکر اوون ایک شخص کے ساتھ بڑی سرگرمی سے باتیں کر رہا ہے جس نے گہرے رنگ کا لباس اور اس کے اوپر ایک فوجی لبادہ پہن رکھا تھا۔ مختصر گفتگو کے بعد یہ شخص اپنے گھوڑے پر سوار ہو گیا اور اس شخص کے انداز سے روانہ ہوا جیسے تیزی رفتار کا بے حد خیال ہو۔ گیسٹن نے دیکھا۔ کہ اس نے وہی سڑک اختیار کی جو پیرس کو جاتی ہے

اس وقت نوکر نے اوپر کی طرف دیکھا اور اپنی گھبراہٹ کو چھپانے کے لئے بوٹ اور کپڑوں سے برف جھاڑنے لگا۔

گیسٹن نے اشارہ سے اُسکو بلایا۔ اور پوچھا "اوون تم کس سے باتیں کر رہے تھے؟"

کہنے لگا۔ "ایک آدمی سے"۔

"ہاں یہ تو میں بھی جانتا ہوں۔ مگر وہ آدمی کون تھا؟"

"کوئی مسافر . . . کوئی سپاہی جو رستہ پوچھ رہا تھا۔"

"رستہ؟ کہاں جانے کے لئے؟"

"نتیس کو"

"مگر تم اس کا رستہ خود بھی نہیں جانتے۔ پھر اُسے کیا بتایا ہوگا؟"

"موسیو میں نے سرائے کے مالک سے پوچھ کر بتا دیا۔"

"توکیا وہ خود اس سے نہیں پوچھ سکتا تھا؟"

"بات یہ ہے۔ اس کا کھانے کی قیمت کے متعلق سرائے والے سے جھگڑا ہوگیا تھا۔ اس لئے وہ اس سے پوچھنا نہیں چاہتا تھا۔"

"ہوں" گیسٹن نے کہا۔

بات معمولی تھی۔ مگر گیسٹن گہری فکر میں پڑگیا۔ پھر جلدی ہی اپنے شبہات کو نظر انداز کرکے اس نے جی کڑا کیا۔ اور دل سے کہنے لگا۔ "یہ وقت ہمت و استقلال کا ہے۔ خوف زدہ ہونے کا نہیں۔"

مگر ہیلین کی گاڑی چونکہ اب تک نظر نہیں آئی تھی۔ اس لئے باوجود ان تسلیوں کے اسکی پیشانی پر فکر کا بادل چھایا رہا۔

کبھی خیال آتا شاید ہیلین نے اس نیت سے دوسری سڑک اختیار کرلی ہو۔ کہ پھر مل کر جدا ہونے میں اور زیادہ رنج و ملال ہوگا۔ اور کبھی یہ سوچتا کہ ضرور کوئی خاص ہی بات ہوئی ہے کہ وہ اب تک نہیں آئی۔ انہی خیالات کی الجھن میں کھانے سے فارغ ہوکر بھی وہ میز کے پاس بیٹھا رہا۔ اور جب اودون برتن خود وہ اٹھا لینے کے لئے آیا۔ تو اُس نے اس سے اور شراب لانے کے لئے کہا۔ حالانکہ ذرا دیر پہلے اودون شراب کی جو بوتل وہاں سے اٹھا کر لے گیا تھا۔ وہ ابھی نصف پڑی تھی۔

گیسٹن چونکہ عادتاً بہت کم پیتا تھا۔ اس لئے نوکر نے حیران ہوکر پوچھا۔ "کیا اور شراب لاؤں؟"

"ہاں۔ اس میں حیرت زدہ ہونے کی کون بات ہے؟"

"جی کوئی نہیں" اودون نے جواب دیا۔

اس نے سرائے کے خادم کو ایک اور بوتل لانے کے لئے کہا۔ گیسٹن نے اس میں سے ایک گلاس پر کیا۔ اور اسے پی کر ایک اور بھر لیا۔

اودون پاس کھڑا آنکھیں پھاڑ پھاڑ کے دیکھ رہا تھا۔

پھر یہ سوچ کر کہ آقا کو بوتل ختم کرنے سے روکنا میرا فرض ہے۔ وہ بولا۔ "موسیو میں نے سنا ہے جب شدت کی سردی اور گھوڑے کا سفر پیش ہو۔ تو شراب بہت نہ پینی چاہیئے ہمیں ابھی لمبا فاصلہ طے کرنا ہے۔ اور سردی دم بدم چمک رہی ہے۔ اگر ہم بہت دیر یہاں ٹھیرے

تو رستہ میں بدلنے کے لئے کوئی گھوڑا بھی نہیں ملیگا۔ اس وقت تین کا عمل ہے اور ساڑھے چار بجے اندھیرا ہوجاتا ہے۔"

گیسٹن نوکر کی باتیں سن کر متعجب ہوا۔ اور کہنے لگا۔ "اودن معلوم ہوتا ہے۔ تمہیں مجھ سے بھی جلدی ہے۔ کیا تمہیں اس شخص سے ملنا ہے جو رستہ دریافت کر رہا تھا۔"

"موسیو آپ مذاق کرتے ہیں"۔ اودن نے کہا۔ "خیال فرمایئے کہ وہ رینس کو جارہا تھا اور ہمیں پیرس جانا ہے۔"

اس کے باوجود جب گیسٹن نے نوکر کے چہرہ کی طرف نظر غور سے دیکھا۔ تو اودن کا چہرہ سرخ ہوگیا۔ اتفاق سے عین اس وقت کسی گاڑی کے چلنے کی آواز گیسٹن کے کانوں میں پہنچی اور وہ دوڑتا ہوا کھڑکی کی طرف گیا۔ دیکھا تو خانقاہ کی سیاہ گاڑی تھی۔

اسے دیکھ کر وہ دوڑتا ہوا کمرہ سے باہر گیا۔

اودن بھی اپنے آقا کو مضطرب دیکھ کر یہ معلوم کرنے کے لئے کہ کونسی غیر معمولی بات ظہور میں آئی ہے۔ کھڑکی کی طرف گیا۔ اور اس نے سرائے کے پاس ایک سبز و سیاہ رنگ کی گاڑی کو ٹھہرتے دیکھی۔ چلانے والے نے نیچے اتر کر کھڑکی کھولی اور ایک جوان عورت جس نے سردی سے بچنے کو لبادہ پہن رکھا تھا۔ اتر کر سرائے کی طرف آئی۔ اس کے پیچھے ایک اگسٹائین راہبہ اندر داخل ہوئی۔ دونو نے سرائے کے مالک سے کہا کہ "ہمیں یہاں صرف کھانا کھانے کے لئے ٹھیرنا ہے۔ تھوڑی دیر کے لئے کوئی کمرہ دیا جائے۔"

کمرہ جو ان کے لئے مخصوص کیا گیا۔ اس تک پہنچنے کے لئے انہیں ایک ہال میں سے گذرنا پڑتا تھا جس کے آتشدان کے پاس گیسٹن کھڑا تھا۔ اس کے اور ہیلین کے درمیان آنکھوں آنکھوں میں کچھ اشارے ہوئے۔ اور گیسٹن کو یہ دیکھ کر بہت اطمینان ہوا کہ گاڑی چلانے والا خانقاہ کا وہی مالی ہے جسے اس نے انعام دے کر اپنا طرفدار بنا رکھا تھا۔ اس وقت اس نے اسے کچھ کہے بغیر گذر جانے دیا۔ البتہ جب وہ سرائے کے صحن سے گذر کر اصطبل کی طرف جانے لگا۔ تو وہ اس کے پیچھے پیچھے ہولیا۔

مالی کے پاس جاکر اس نے گفتگو شروع کی۔ معلوم ہوا کہ وہ ان دونو خواتین کو ریمیو بلیٹ لئے جارہا ہے۔ ہیلین وہاں ٹھیر جائے گی۔ اور سسٹر تھیریسی مالی کے ساتھ واپس کلیین کو چلی جائے گی۔"

اس موقعہ پر گیسٹن نے یکایک نظر اٹھا کر دیکھا۔ تو معلوم ہوا کہ اودون اس کی طرف غور سے دیکھ رہا ہے۔ اس کے استعجاب سے گیسٹن کو بہت رنج ہوا۔
کہنے لگا "تم یہاں کھڑے کیا کر رہے ہو؟"
"میں صرف آپ کے احکام کا منتظر ہوں۔" اودون نے جواب دیا۔
"کیا تم اس شخص کو جانتے ہو؟" گیسٹن نے مالی سے دریافت کیا۔
"ایم۔ اودون کو جو آپ کا نوکر ہے؟ ہاں کیوں نہیں جانتا۔ ہم ایک ہی جگہ کے رہنے والے ہیں۔"
"جو نہایت بُرا ہے" گیسٹن نے آہستگی سے کہا۔
"اوہ! اودون بڑا دیانت دار آدمی ہے۔"
"خیر مضائقہ نہیں" گیسٹن کہنے لگا "تم نے اس کے سامنے ہیلین کا ذکر بالکل نہ کرنا"
مالی نے اس کا اقرار کیا۔ اور حقیقت میں اس راز کو پوشیدہ رکھنے میں خود اسی کا فائدہ تھا۔ کیونکہ اگر یہ معلوم ہو جاتا۔ کہ اس نے گیسٹن کو کنجی مہیا کی تھی۔ تو اسے ضرور موقوف کر دیا جاتا۔

کھانے سے فارغ ہو کر گاڑی پھر تیار کرائی گئی۔ گیسٹن سرائے کے دروازہ پر دو نوعوراتوں سے ملا۔ اور اخلاق کی راہ سے انہیں سہارا دے کر سوار کیا۔ چونکہ سسٹر بھتر لیسی بھی گیسٹن سے صورت آشنا تھی۔ اس لئے اس نے اس توجہ کے لئے خاص طور پر شکریہ ادا کیا۔
اتنے میں اودون نے آقا کے پاس آ کر آہستگی سے کہا "موسیو گھوڑے تیار ہیں۔"
"اچھا ایک گلاس اور پینے دو پھر چلتے ہیں۔" گیسٹن نے کہا۔
اودون کو یہ دیکھ کر سخت حیرت ہوئی۔ کہ گیسٹن نے شراب کی تیسری بوتل طلب کی۔ کیونکہ دوسری بھی اس وقت تک اٹھائی جا چکی تھی۔ اس میں سے اس نے دو گلاس بھر کر پیئے قریباً پاؤ گھنٹہ اور سرائے میں ٹھیرنے کے بعد گیسٹن اس خیال سے کہ اب وقت ضائع کرنا بے سود ہے۔ سفر پر روانہ ہوا۔
اودون کو ساتھ لئے وہ سڑک پر تھوڑی دور ہی چلا ہو گا کہ دیکھا خانقاہ کی گاڑی دلدل میں پھنسی ہوئی ہے جس سے وہ گھوڑوں اور مالی کی عظیم کوشش کے باوجود نہیں نکلتی۔ ایسی حالت میں گیسٹن کے لئے مدد کو آنا قدرتی تھا۔ ادھر مالی نے بھی اودون کو پہچان کر اسے

مدد کے لیئے بلایا۔ دونوں نے گھوڑوں سے اُتر کر گاڑی کی کھڑکی کھولی۔ عورتوں کو نیچے اُتارا۔ گاڑی کا پہیہ دلدل سے نکالا۔ اور انہیں دوبارہ سوار کر کے آگے چلنے کا انتظام کیا۔

اس طرح پر گیسٹن اور اس جماعت میں مزید شناسائی پیدا ہو گئی۔ مادام تھیریسی چونکہ کمزور دل عورت تھی۔ اس لیئے اس نے گیسٹن سے پوچھا۔ "اس راہ میں کسی طرح کا خطرہ تو نہیں ہے؟" گیسٹن نے اُسے اطمینان دلایا۔ اور کہا کہ "میں اور میرا نوکر آپ کے ساتھ ہیں۔ آپ لوگ کسی طرح کا اندیشہ نہ کریں۔" یہ امداد شکریہ کے ساتھ منظور کر لی گئی۔

اس اثنا میں ہیلین نے اپنی ظاہرداری کو نہایت عمدگی سے برقرار رکھا۔ جس سے ظاہر ہوتا تھا۔ کہ جوان لڑکی کتنی بھی سیدھی اور دنیاوی معاملات سے کتنی بھی بے خبر ہو جذبۂ عشق کے اثر میں سب کچھ کر سکتی ہے۔

چونکہ سڑک تنگ تھی۔ اس لیئے گیسٹن گاڑی کی کھڑکی کے ساتھ ساتھ گھوڑا چلاتا رہا۔ رستہ میں مسٹر تھیریسی نے اس سے کئی طرح کے سوالات پوچھے جن کے جواب میں گیسٹن نے کہا۔ کہ "میرا نام شوولیر ڈالوری ہے۔ میری ایک بہن پہلے آپ کی خانقاہ میں تعلیم پاتی تھی۔ مگر اب اس کی شادی مونٹ لوئیس سے ہو گئی ہے۔"

اپنے تیار کردہ پروگرام کے متعلق یہ لوگ اینسنس میں ٹھیرے مالی نے گیسٹن کے بیان کی تصدیق کرتے ہوئے کہا۔ "جی ہاں میڈموازل ڈالوری آپ ہی کی بہن ہے۔" ایسے حالات میں غریب تھیریسی کے دل میں کیا شبہ پیدا ہو سکتا تھا تھوڑی دیر میں گیسٹن سے اس کی بے تکلفی ہو گئی۔

وہ رات اینسنس کی سرائے میں بسر کرنے کے بعد جب وہ ہیلین کو ساتھ لے کر گاڑی پر سوار ہونے کے لیئے نکلی۔ تو اُسے یہ دیکھ کر خوشی ہوئی۔ کہ گیسٹن پہلے ہی گھوڑے پر سوار موجود ہے۔ اس نے سابق کی طرح انہیں ادب سے سوار کیا۔ اور ایسا کرتے ہوئے ایک رقعہ راہ سے چھپا کر ہیلین کے ہاتھ میں دے دیا جس نے اشارہ سے اُسے یقین دلایا۔ کہ میں اس کا جواب دونگی۔

چونکہ شاہراہ کا یہ حصہ بھی پہلے سے اچھا نہیں تھا۔ اس لیئے گیسٹن گاڑی کے ساتھ ساتھ ہی چلتا رہا۔ رستہ میں کئی بار گاڑی کا پہیہ نکالنے یا کسی بلندی پر چڑھنے کے وقت وہ دونو خواتین کو اترنے میں مدد دیتا تھا۔ مسٹر تھیریسی گیسٹن کے جسے وہ اس کے بیان

کے مطابق شب پولیس ڈا اوری ہی سمجھتی تھی۔ حسن سلوک سے اتنی خوشی ہوئی۔ کہ اس نے کئی بار کہا "پیاری ہیلین اگر آپ ہمارے ساتھ نہ ہوتے تو ہمیں کتنی دشواریوں کا سامنا ہوتا۔"

اینجرز میں پہنچنے سے پہلے گیسٹن نے پوچھا "آپ لوگ کس ہوٹل میں ٹھیرینگے ؟" اور یہ معلوم کر کے کہ انہیں بھی اسی ہوٹل میں قیام کرنا ہے جس میں خود اس کو ٹھیرنا تھا۔ اس نے خادم اودن کو چند کمرے کرایہ پر حاصل کرنے کے لئے آگے روانہ کر دیا۔"

وہاں پہنچ کر وہ کھانے سے فارغ ہوا تھا کہ ہیلین کی طرف سے ایک رقعہ ملا۔ جو اس نے کھانا کھاتے وقت تھوڑی فرصت نکال کر لکھا تھا۔ اس خط میں اسکی دائمی اور استوار محبت کا اقرار درج تھا۔

مگر ان سب باتوں کے باوجود گیسٹن مستقبل کی طرف سے آنکھیں بند نہیں کرسکتا تھا وہ ایک نہائت خطرناک کام کی سرانجام دہی کے لئے حلف لے چکا تھا۔ اور سمجھتا تھا کہ اس عارضی راحت کے بعد نہ معلوم کیسی کیسی مصیبتیں پیش آنے والی ہیں۔ بارہا وہ یہ سوچکر مضطرب ہوتا کہ خوشی کا پیمانہ عین اس وقت میرے ہاتھ سے چھین رہا ہے۔ جب میں اس سے ایک ہی بار جرعہ کش ہوا ہوں کبھی قسمت کے اشارات کے خلاف چلنے کے لئے بیتاب ہوتا۔ اور اس بات کو بھول جاتا کہ جو پابندیاں اس وقت میری حرکات کو محدود کرتی ہیں۔ وہ میں نے اپنی ہی مرضی سے اپنے اوپر عائد کیں۔ کسی وقت وہ اس گھڑی کو یاد کر کے سر دھنتا۔ جب اس سے ایسی حماقت کا ارتکاب ہوا۔ اسے اپنے سامنے دو رستے بالکل صاف نظر آتے تھے۔ ایک وہ جس کے سرے پر جلا وطنی یا موت کی تصویر تھی۔ دوسرا وہ جو راحت ابدی کی طرف لے جانے والا تھا۔ واحسرتا وہ اپنی نادانی سے پہلی راہ پر چلنے کے لئے مجبور تھا۔

گیسٹن نے جب اس سازش میں حصہ لیا۔ تو وہ ہیلین سے ناآشنا تھا۔ اس وقت وہ سمجھتا تھا میں اس دنیا میں بالکل تنہا ہوں۔ بیس سال کی عمر میں اس نے یہ سمجھ لیا کہ دنیا میں میرے لئے کوئی راحت نہیں۔ مگر سازش میں شریک ہونے کے بعد جب ہیلین سے ملاقات ہوئی۔ تو دنیا کا نقشہ ہی بدل گیا۔ اب وہ اُسے راحت و امید سے پر نظر آنے لگی۔ دیکھئے فطرت انسانی کا تلون کتنا عظیم ہے!

بہرحال اب اس کے لئے واقعات گذشتہ پر افسوس کرنا بے سود تھا۔ کیونکہ جس راہ پر وہ ایک بار قدم اٹھا چکا اس سے پیچھے ہٹنا غیر ممکن تھا۔

ان خیالات کی الجھن میں گیسٹن ان شبہات کو بھی بھول گیا۔ جو اس کے دل میں تھوڑی دیر پہلے اودون کی طرف سے پیدا ہوئے تھے۔ اور اس نے نہیں دیکھا۔ کہ یہاں بھی اس کے نوکر نے دو آدمیوں سے کچھ گفتگو کی۔ جو کل شام کے سوار سے ملتے جلتے تھے۔

دوسری طرف اودون گیسٹن اور ہیلین کی خط وکتابت اور ان کے اشاروں اور کنایوں سے بے خبر نہ تھا۔

آخر جب سفر خاتمہ کے قریب ہوا۔ تو گیسٹن کی اداسی بڑھنے لگی۔ اور جب چارٹر نہ کے سرائے دار کو اس نے مسٹر تھیریسی کے سوال پر یہ کہتے سنا۔ کہ آپ لوگ۔ ہاں آپ تو کل ریپبلیٹ پہنچ جائینگے۔" تو اسے بالکل ایسا معلوم ہوا۔ گویا وہ کہہ رہا تھا۔ کل تم لوگ ہمیشہ کے لئے ایک دوسرے سے جدا ہو جاؤ گے۔"

ہیلین جس کے دل میں گیسٹن کے لئے باقی عورتوں کی طرح وہ زبردست اور ہمہ گیر محبت تھی جو ہر چیز کو اس راہ میں قربان کرنے پر اکساتی ہے۔ یہ سمجھنے سے قاصر تھی۔ کہ گیسٹن قدرت کے مخالفانہ احکام کی مطابعت اس خاموشی سے کیوں کرتا ہے۔ اسکی خواہش تھی کہ وہ ان کے خلاف زوردار جدوجہد کرے۔

مگر سچ پوچھیئے تو وہ گیسٹن سے ناانصافی کرتی تھی۔ کیونکہ ایسے ہی خیالات خود اس کے دل میں بے چینی پیدا کر رہے تھے۔ وہ جانتا تھا کہ میری زبان سے ایک بھی لفظ نکلے۔ تو ہیلین میرے ساتھ دنیا کے انتہائی سرے پر جانے کو تیار ہے۔ اس کے پاس کافی زر نقد موجود تھا۔ اور وہ چاہتا تو سفر میں ایک رات ہیلین کو سونے سے پہلے ساتھ لے کر خاص سفری گاڑی میں بیٹھ کے کسی طرف کو چل دیتا۔ اس طرح دو دن کے عرصہ میں وہ سرحد کو عبور کرکے ایک دن یا ایک ماہ کے لئے نہیں ہمیشہ کے لئے آزاد اور خوش و خرم ہوسکتا تھا۔ مگر ان خیالات کے دل میں آتے ہی ایک لفظ . . . ایک چھوٹا سا لفظ اس کی ساری آرزوؤں کو خاک میں ملا دیتا تھا۔ اور وہ لفظ "پاس عزت" تھا۔ خیال آتا۔ کیا میں اس حلف کو توڑ دوں۔ جو میں نے ایک عزت دار شخص کی حیثیت میں لیا تھا؟ نہیں وہ اس بے عزتی پر موت کو ترجیح دیتا تھا۔

سفر کی آخری رات ہیلین کو پختہ امید تھی کہ گیسٹن ضرور کچھ کہیگا۔ مگر وہ بالکل چپ رہا۔ اور آخر جب وہ سونے لگی۔ تو اس کے دل میں خیال آیا شائد گیسٹن کو مجھ سے اتنی محبت نہیں جتنی مجھے اس سے ہے۔

ادھر گیسٹن نے وہ تمام رات جاگ کر گذاری۔ اُسکی آنکھ پل بھر کے لئے بند نہیں ہوئی۔ اور صبح کو چارپائی سے اُٹھا۔ تو زرد رو اور سخت مایوس تھا۔ انہوں نے صبح کا کھانا ایک چھوٹے سے گاؤں میں کھایا تو تینوں کے دل میں جدا جدا خیالات پیدا ہو رہے تھے۔ راہبہ سوچتی تھی میں شام تک خانقاہ کی طرف واپسی کا سفر شروع کر دونگی۔ ہیلین سوچتی تھی کہ اب گیسٹن کچھ کہے بھی تو کیا ہو سکتا ہے۔ اور گیسٹن یہ سوچتا تھا کہ وہ عورت جس سے مجھے سچی محبت ہے ہمیشہ کے لئے مجھ سے جدا ہونے والی ہے۔

سہ پہر کے تین بجے یہ لوگ ایک ڈھلوان پہاڑی پر چڑھنے کے لئے زمین پر اُترے جس کی چوٹی پر ایک گرجا اور کئی مکانات نظر آتے تھے۔ یہی ریپوبلیٹ تھا۔ جہاں ان میں جدائی ہونے والی تھی۔ ان میں سے کوئی بھی اس جگہ کو نہیں جانتا تھا۔ مگر اس کی اہمیت سب محسوس کرتے تھے۔

سب سے پہلے مہرِ خموشی کو گیسٹن نے یہ کہکر توڑا۔ "یہاں پر ہمارے رستے جدا ہوتے ہیں ہیلین میں التجا کرتا ہوں مجھے یاد رکھنا۔ اور خواہ کچھ ہو۔ مجھے نہ بُرا کہنا نہ برا سمجھنا۔"

"گیسٹن تم کس طرح کی مایوسانہ باتیں کرتے ہو مجھے ہمت و استقلال کی ضرورت ہے اور تم اسے مجھ سے چھین رہے ہو۔ کیا تمہارے پاس جرات و حوصلہ افزائی کا ایک بھی لفظ نہیں؟ میں مانتی ہوں زمانہ حال تاریک ہے۔ مگر کیا مستقبل بھی اتنا ہی خطرناک ہے؟ کیا ہماری عمر کا بڑا حصہ باقی، اور اس کے ساتھ بہت سی امیدیں وابستہ نہیں ہیں؟ ہم جوان ہیں۔ ہمیں ایک دوسرے سے محبت ہے۔ پھر کیا ہمارے پاس اس تقدیر کے خلاف جد وجہد کرنے کا کوئی وسیلہ نہیں جو اس وقت خوف زدہ کر رہی ہے؟ گیسٹن میں اپنے اندر عظیم طاقت محسوس کرتی ہوں۔ اگر تم اتنا بھی کہہ دو . . . مگر نہیں۔ میں کیسی دیوانی ہوں کہ خود ہی تکلیف اٹھاتی اور خود ہی تسکین دیتی ہوں"

"ہیلین میں تمہارا مطلب سمجھ گیا۔ تم مجھ سے وعدہ چاہتی ہو . . . کیا یہ ٹھیک ہے؟ مگر انصاف کرو۔ میں کتنا بدنصیب ہوں۔ کہ اس کی بھی جرات نہیں کرسکتا۔ تم امید دلاتی ہو۔ اور میں یاس میں گھرا جاتا ہوں۔ اے ہیلین اگر میرے پاس اپنی مرضی سے بسر کرنے کو دس سال۔ پانچ سال ایک سال کا عرصہ بھی ہوتا۔ تو میں اسے تمہاری نذر کرتا۔ اور یہ سمجھتا۔ کہ آیندہ نہیں تو حال کی خوشی ہی میرے لئے کافی ہے۔ مگر افسوس! موجودہ حالات میں نہ معلوم میں کب تک تم سے جدا ہو رہا ہوں کیل صبح سے میری ذات میرے اختیار میں نہیں ہوگی۔"

"اوہ!" ہیلین نے یاس کے لہجہ میں کہا۔ "تو کیا مجھ برگشتہ بخت سے محبت کا اظہار کرتے ہوئے تم نے مجھے دھوکا دیا تھا؟ کیا تمہیں کسی اور سے عشق ہے؟"

"پیاری ہیلین،" گیسٹن نے جواب دیا۔ "کم از کم اس بارہ میں میں تمہارا اطمینان کرا سکتا ہوں۔ خدا شاہد ہے کہ تمہارے سوا اس دل میں اور کسی کے لئے محبت نہیں۔"

"اس صورت میں گیسٹن کیا عجب میرے رشتہ دار تم سے شادی کی اجازت دے دیں اور ہم پھر خوشی کے دن دیکھیں۔"

"ہیلین تم نہیں جانتی ہو۔ کہ تمہارا ہر لفظ کس طرح میرے سینہ میں چبھتا ہے۔"

"آخر وہ کونسی رکاوٹ ہے جو تمہیں حائل نظر آتی ہے؟"

"قسمت جو نامہربان ہے ... تعلقات جنہیں توڑا نہیں جا سکتا۔"

"مگر میں ان باتوں کو رکاوٹ نہیں سمجھتی۔" اس نازنین نے پرجوش لہجہ میں کہا۔ "مجھے بتایا گیا ہے کہ اپنے رشتہ داروں کے پاس جا رہی ہوں۔ جہاں دولت۔ عزت۔ ثروت سب کچھ حاصل ہوگا۔ مگر گیسٹن تم ایک لفظ زبان سے کہہ دو۔ تو میں ان میں سے ہر ایک کو چھوڑنے کے لئے تیار ہوں۔ کیا تم میرے لئے ایسا نہیں کر سکتے؟"

گیسٹن اس کا جواب دینا چاہتا تھا۔ کہ مسٹر تھیر لیبی جو ذرا فاصلہ پر تھی ان کے پاس آگئی دونو عورتیں گاڑی میں سوار ہوئیں۔ اور آخر جب شہر قریب آیا۔ تو مسٹر نے گیسٹن کو پاس بلا کر کہا۔ "شاید کوئی آدمی ہیلین کو لینے آیا ہو۔ ایسی صورت میں کسی اجنبی کا پاس ہونا غیر موزوں ہوگا۔"

گیسٹن نے مایوسانہ انداز سے سر جھکایا۔ اور جدا ہونے کے لئے ایک طرف کو مڑا۔

مگر ہیلین معمولی عورت نہ تھی۔ اس نے گیسٹن کی پریشانی کو محسوس کیا۔ اور بڑی جرأت سے کہنے لگی "یہ عارضی رخصت ہے یا دائمی؟"

"نہیں عارضی" گیسٹن نے جواب دیا۔ اور اپنے دلی اضطراب کو چھپانے کے لئے وہ گھوڑے کو ایڑ لگا کر ایک طرف کو ہو لیا۔

باب - ۶
ملاقات کی تیاری

جدا ہوتے وقت کیپٹن نے اس بارہ میں ایک لفظ بھی نہیں کہا تھا کہ ہماری آئندہ ملاقات کب اور کس طرح ہوگی۔ مگر ہیلین نے جو بڑی ہمت ور اور مستقل مزاج عورت تھی دل میں جانا کہ وہ جلد یا بدیر ضرور اس کی کوئی سبیل پیدا کرے گا۔ جب تک وہ اسکی نظروں کے سامنے رہا یہ اسکی غائب ہوتی ہوئی صورت کو دیکھتی رہی۔ پھر ایک دبی آہ کھینچکر پیچھے ہٹ گئی۔ اس کے دس منٹ بعد گاڑی قصبہ ریپبلیٹ کے ٹائیگر ہوٹل کے سامنے ٹھیری۔ ایک عورت جو پہلے سے انتظار کر رہی تھی آگے آئی اور ان دونو کو گاڑی سے اُترنے میں مدد دے کر بڑے ادب کے ساتھ ہوٹل کے اندر لے چلی۔ آگے آگے ایک نوکر شمع لیکر چل رہا تھا۔

مختلف کمروں سے گذر کر یہ سب ایک مقام پر پہنچے۔ جہاں ایک بغلی دروازہ کھلا اور میڈم ڈسرڈکس نے ہیلین اور بہن تھیریسی کو داخل کیا کمرہ کے اندر وہ تیز آگ کے قریب ایک نرم اور فراخ صوفہ پر بیٹھ گئیں۔

یہ کمرہ عریض اور اچھی طرح سجا ہوا تھا۔ گو سامان آرایش بہت نازک نہ تھا۔ کیونکہ وہ طرز آرائش جسے رکاکو کہتے ہیں۔ ابھی رائج نہ ہوئی تھی۔ اس میں چار دروازے تھے۔ ایک جسکی راہ کو وہ اندر داخل ہوئیں۔ دوسرا جو کھانا کھانے کے کمرہ کی طرف کھلتا تھا جس میں روشنی اور آگ کا انتظام پہلے سے موجود تھا۔ تیسرا ایک آرام دہ خواب گاہ کی طرف جانے کو۔ اور چوتھا بند تھا

ہیلین چاروں طرف سامان عشرت اور نوکروں کا پُرسکون و مؤدبانہ انداز دیکھکر خوش ہوئی اور سسٹر تھریسی کو پاس کے کمرہ میں رکھے ہوئے گرم کھانے کی خوشبو سے اطمینان ہوا کہ آج روزہ نہیں ہے۔

اتنے میں میڈم ڈسرڈکس جو انہیں کمرہ میں بٹھا کر باہر چلی گئی تھی واپس آئی۔ اور سسٹر کے پاس جا کر ایک خط اس کے ہاتھ میں دیا جسے اُس نے کھول کر پڑھا۔ مضمون یہ تھا:-

"سسٹر تھریسی کو اختیار ہے کہ رات یہاں بسر کریں یا فوراً واپس چلی جائیں۔ ہیلین کی طرف سے انہیں خانقاہ کے لئے ۲۰۰ لوئی سکے ادا کئے جائیں گے۔ ہیلین کے والدین کو میڈم ڈسرڈکس پر کامل اعتماد ہے۔ اس لئے آپ اسے ان کی حفاظت میں چھوڑ کر جا سکتی ہیں۔"

خط کے نیچے دستخط کی جگہ ایک نشان تھا جس کا مقابلہ مسٹر نے اس نشان سے کیا جو اس خط پہ تھا جسے وہ ہمیشہ ساتھ رکھتی تھی۔ جب دونو کو ملانے سے اس کا اطمینان ہو گیا تو ہیلین سے کہنے لگی۔ "میری عزیز۔ میں کھانا کھا کر تم سے رخصت ہو جاؤں گی۔"

"اتنی جلدی!" ہیلین نے جس کے لئے تھیریسی کی ذات ہی عہد گذشتہ سے ملانے والی کڑی تھی۔ گھبرا کر کہا۔

"ہاں اس خط میں بے شک لکھا ہے کہ میں چاہوں تو رات یہیں بسر کر سکتی ہوں۔ لیکن میں فوراً ہی خانقاہ کو واپس جانا بہتر سمجھتی ہوں۔ جہاں کوئی چیز جو میری راحت کی تکمیل میں حائل ہو سکتی ہے تمہاری عدم موجودگی ہوگی۔"

ہیلین تھیریسی کے گلے لگ کر رونے لگی۔ عہد ماضی کی یاد جو اس نے خانقاہ کی تنہائی میں بامحبت سیلیوں کے پاس رہ کر بسر کیا تھا تازہ ہو گئی اور اس نے تصور میں پھر ایک بار اس جگہ کا نقشہ دیکھا۔

مسٹر تھیریسی نے اُسے تسکین دی اور کھانے بیٹھ گئی۔ وہ جلد جلد تھوڑا سا کھا کر اُٹھ کھڑی ہوئی۔ اور ہیلین سے بغلگیر ہوئی۔ یہ اُسے گاڑی تک پہنچانا چاہتی تھی۔ لیکن میڈم ڈسروکس نے التجا کی کہ آپ نہ جائیں کیونکہ ہوٹل میں بہت سے اجنبی فروکش ہیں۔

ہیلین نے خانقاہ کے مالی سے جو گاڑی کے ساتھ آیا تھا ملنے کی خواہش کی۔ دیرینہ تعلقات کی وجہ سے اس شخص سے بھی اُسے محبت ہو گئی تھی۔ اس سے اور تھیریسی سے جدا ہونے پہ ہیلین کی طبیعت بے حد اداس تھی۔

میڈم ڈسروکس نے یہ دیکھ کر کہ وہ اپنی جیبوں میں ہاتھ ڈال رہی ہے پوچھا۔ "کیا میڈموازل کو کسی چیز کی ضرورت ہے؟"

"ہاں میں اس نیک آدمی کو کچھ انعام دینا چاہتی ہوں۔" ہیلین نے جواب دیا۔

میڈم ڈسروکس نے اپنے پاس سے ۲۵ لوئی ہیلین کو دیئے اور اس نے ان کو گنے بغیر مالی کے ہاتھ میں رکھ دیا۔ وہ اشک آلود آنکھوں سے بہت دیر اس کا شکریہ ادا کرتا رہا۔

آخر جدا ہونے کا وقت آگیا۔ اور جب ہیلین نے گاڑی کے واپس ہونے کی گڑگڑاہٹ سنی تو صوفہ پہ اوندھے منہ لیٹ کر زار زار رونے لگی۔

میڈم ڈسروکس نے عرض کیا "آپ نے کچھ کھایا نہیں۔" آخر بڑے اصرار پہ ہیلین نے اسپر

رضامندی ظاہر کی کہ آپ بھی میرے ساتھ ملکہ کہا ئیں اس سے فارغ ہو کر ہیلین کو اسکی خوابگاہ دکھائی گئی اور میڈم ڈسرکس نے کہا "جب خادمہ کی ضرورت ہو گھنٹی بجا دیجئے ۔ آج رات آپ سے ملاقات ہونی ہے ۔"

"ملاقات !" ہیلین نے متعجب ہو کر کہا۔

"ہاں میڈموازل آپ کے ایک رشتہ دار کی ۔"

"وہ جو اب تک میری خبرگیری کرتا رہا ہے ؟"

"وہ جو میڈموازل کا یوم ولادت سے نگراں ہے ۔"

"الہٰی ! اور اب وہ مجھ سے ملنے کو آرہا ہے ؟"

"وہ آپ سے ملنے کو سخت بے قرار ہے ۔"

"ہائے ! مجھے تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ غش آرہا ہے ۔"

میڈم ڈسرکس نے آگے بڑھ کر اسے سہارا دیا۔ پھر کہا۔ "آپ کو اس شخص سے جسے آپکے ساتھ بے حد محبت ہے ۔ اتنا خوف کیوں ہے ؟"

"خوف نہیں ۔ اضطراب ہے ۔" ہیلین نے جواب دیا۔ "مجھے اسکی امید نہ تھی ۔ کہ اس سے آج ہی رات ملنا ہو گا۔ آپ کی اس اطلاع نے مجھے بہت پریشان کر دیا ہے ۔"

"لیکن میں نے ابھی تک آپ کو سارے حالات سے خبردار نہیں کیا ۔ یہ شخص جس سے آپ کی ملاقات ہو گی پردہ راز میں ہو گا ۔"

"کس لئے ؟"

"میڈموازل مجھے اس کا جواب دینے کا اختیار نہیں ۔"

"آخر مجھ ایسی یتیم لڑکی کے متعلق ایسی احتیاطیں عمل میں لانے کی ضرورت ؟"

"یقین جانئے لازمی ہے !"

"کیا کیا ؟"

"ایک یہ کہ آپ اس شخص کی صورت نہ دیکھیں کہ پھر کبھی اس سے ملیں تو پہچان نہ سکیں ۔"

"تو کیا وہ نقاب لے کر آئے گا ؟"

"نہیں میڈموازل ملاقات کے وقت شمع گل کر دی جائے گی ۔"

"اور ہم ایک دوسرے سے تاریکی میں ملیں گے ؟"

"ہاں تاریکی میں ۔"

"لیکن میڈم ڈسروکس آپ تو بہرحال میرے پاس ہونگی؟"
"نہیں میڈموازل۔ اسکی سختی سے ممانعت کردی گئی ہے۔"
"کس کی طرف سے؟"
"جو آپ سے ملنے آرہا ہے۔"
"مگر کیا آپ اس شخص کی ہر بات ماننے پر مجبور ہیں؟"
"میڈموازل میں اُن کی ادنیٰ کنیز ہوں۔ اُن کا ادب کرنا میرا فرض ہے۔"
"کیا وہ کوئی ذی رتبہ آدمی ہے؟"
"فرانس میں ان سے اعلےٰ تر رتبہ کا کوئی آدمی بمشکل ہوگا۔"
"اور وہ میرا رشتہ دار ہے؟"
"نہائت قریبی۔"
"میڈم ڈسروکس خدا کے لئے مجھے اس معاملہ پر غیر یقینی حالت پر نہ رکھیئے۔"
"میں قبل ازیں میڈموازل سے عرض کرچکی ہوں کہ بعض سوالات ایسے ہیں جن کا جواب میں نہیں دے سکتی۔" اور اتنا کہہ کر وہ کمرہ سے جانے کو تیار ہوئی۔
"مگر آپ ابھی کیوں جارہی ہیں؟" ہیلین نے پوچھا۔
"اس لئے کہ آپ ملاقات کو تیار ہوجائیں۔"
"لیکن میڈم . . ."
مگر ڈسروکس نے ادب سے جھک کر سلام کیا۔ اور اس سے پہلے کہ ہیلین فقرہ مکمل کرتی دروازہ احتیاط سے بند کرکے چلی گئی۔

باب۔ ۷

گھر کا بھیدی

جس وقت یہ باتیں جن کا ذکر سطور بالا میں کیا گیا ہے ٹانگر رائل ہوٹل کے ایک کمرہ میں ہورہی تھیں۔ اسی کے ایک اور کمرہ میں ایک شخص آتشدان کے قریب بیٹھا اپنے بوٹ سے برف جھاڑتا اور ایک بڑے دستی بیگ کو کھول رہا تھا۔ اس نے خاندان آرلینز کے نشان کا شکاری

سوٹ پہنا ہوا تھا۔ سرخ کوٹ پر روپہلی گوٹ لگی ہوئی۔ پاؤں میں بھاری بوٹ اور سر پر روپہلی حاشیہ کی تنگوشیہ ٹوپی تھی۔ آنکھیں تیز۔ ناک لمبی اور سیدھی۔ پیشانی فراخ اور گول عمر ہونٹ پتلے اور بھینچے ہوئے تھے۔

یہ شخص اپنے منہ میں کچھ بڑبڑا رہا تھا اور رہ رہ کر بعض خیالات کے زیر اثر کوئی تلخ جملہ یا کلمہ حیرت بھی زبان سے نکالتا تھا۔

"یقیناً ایم ڈاموسارن نے مجھے دھوکا نہیں دیا" وہ اس وقت اپنے دل سے کہہ رہا تھا "برٹین کے آدمی ضرور سرگرم کار ہیں۔ مگر اس کی کیا وجہ کہ اس نے اتنی چھوٹی ٹمٹموں میں سفر کیا؟ ۱۱ تاریخ کی دوپہر کو روانہ ہو کر وہ ۲۱ کی شام کو پہنچا۔ ضرور اس میں کچھ راز ہے جسے وہ شخص جسکی مونٹارن نے سفارش کی ہے۔ اور جس سے میرے آدمی اثنائے سفر میں ملتے رہے تشریح کر دے گا۔ ہولہ!"

اور یہ کہہ کر اس نے ایک چاندی کی گھنٹی بجائی۔ اس پر ایک شخص جس نے گہرے رنگ کا لباس پہنا ہوا تھا۔ اور صورت میں ان آدمیوں سے ملتا تھا جنہیں ہم نے رستہ میں اودن سے باتیں کرتے دیکھا تھا حاضر ہوا۔

"کون ٹیپنؔ ؟"

"حضور معاملہ چونکہ اہم تھا۔ اس لئے میں نے خود حاضر ہونا ضروری سمجھا۔"

"تم نے ان آدمیوں سے سب حال پوچھا جنہیں رستہ میں متعین کیا گیا تھا؟"

"جی ہاں۔ مگر انہیں اس کے سوا کچھ معلوم نہیں کہ سازشی کن کن مقامات پر ٹھیرے فی الحقیقت انہیں اسی قدر معلوم کرنے کو کہا گیا تھا۔"

"باقی حالات میں نوکر سے معلوم کرنے کی کوشش کروں گا۔ کیسا آدمی ہے؟"

"سادہ لوح آدھا نارمن اور آدھا برٹین۔ زیادہ ہوشیار آدمی نہیں۔"

"اس وقت کیا کر رہا ہے؟"

"اپنے آقا کے لئے دسترخوان بچھاتا ہے۔"

"جس کی سکونت کا انتظام میرے حسب منشا کر دیا گیا ہوگا؟"

"جی ہاں"۔

"ایسے کمرہ میں جہاں پردے نہیں ہیں؟"

"جی ہاں"
"اور تم نے کھڑکی میں سوراخ کر دیا ہے ؟"
"جی ہاں"
"اچھا تو اس نوکر کو میرے پاس بھیجو۔ خود بھی قریب ہی رہنا۔"
سرخ کوٹ پہنے ہوئے آدمی نے گھڑی نکال کر دیکھی۔
"ساڑھے آٹھ بج گئے" وہ خود سے کہنے لگا "ریجنٹ سلامت اس وقت سینٹ جیمز میں واپس آکر ڈوبائے کے لئے پوچھیں گے۔ اور وہ چونکہ وہاں نہیں ہے۔ اس لئے ناکہ فکر کسی نئی حماقت کی تیاری کرینگے۔ خوب ہاتھ ملو۔ فلپ ڈار لینز جوجی میں آئے کرو۔ کیونکہ خطرہ پیرس میں نہیں یہاں ہے۔ دیکھوں اب کی مرتبہ تم کس طرح میری خفیہ پولیس کی ہنسی اڑاتے ہو۔ ایلو آگیا۔"
اس وقت ٹیپن نے اودن کو کمرہ میں داخل کیا اور کہنے لگا "یہی وہ شخص ہے جس سے آپ ملنا چاہتے تھے۔"
اودن دروازہ کے پاس کھڑا کانپ رہا تھا۔ ڈوبائے نے اپنے اوپر ایک بڑا سا لبادہ لپیٹ لیا جس کی وجہ سے اس کے چہرہ کا صرف بالائی حصہ ننگا رہ گیا۔ اپنی بلی جیسی تیز آنکھیں اس نے اودن کے چہرہ پر گاڑ دیں۔
"دوست میرے پاس آؤ" اس نے خادم سے کہا۔
فقرہ بالکل مصالحانہ تھا۔ مگر لہجہ کرخت ہونے کی وجہ سے اودن نے اس سے فاصلہ پر کھڑا رہنا ہی پسند کیا۔ علاوہ بریں وہ اسکی طرف ایک عجیب انداز سے دیکھ رہا تھا۔
ڈوبائے یہ دیکھ کر کہ خادم نے حرکت نہیں کی بولا "کیوں تم نے میری بات نہیں سنی کیا؟"
"جی ہاں" اودن نے بے وقوفانہ طریق پر جواب دیا۔
"تو پھر اس پر عمل کیوں نہ کیا؟"
"مجھے معلوم نہ تھا آپ مجھ سے کہہ رہے ہیں۔"
اور یہ کہکر وہ آگے بڑھا۔
"تم نے سب حالات راست طور پر بیان کرنے کے لئے ۵۰ لوئی وصول کئے ہیں۔" ڈوبائے اس سے کہنے لگا۔

میں حضور سے معافی چاہتا ہوں۔" اوون نے جس کا سکون کسی حد تک بحال ہونے لگا تھا کہا
یہ رقم ابھی تک مجھے وصول نہیں ہوئی۔ البتہ اس کا وعدہ کیا گیا تھا۔"

ڈوبائے نے طلائی سکوں کی ایک مٹھی بھر کر جیب سے نکالی۔ اور ۵۰ لوئی گن کر میز پر ڈھیری لگا دی۔

اوون نے ان سکوں کی طرف اس انداز حسرت سے دیکھا جس کی اس کے بے رونق چہرہ سے بہت کم امید ہو سکتی تھی۔

"خوب" ڈوبائے نے بھی دل میں سوچا۔ آدمی حریص نظر آتا ہے۔"

۵۰ لوئی کی رقم اوون کو ہمیشہ دشوار الحصول نظر آتی تھی۔ اس نے آقا کے خلاف مخبری کی تو انعام کی زیادہ امید نہ تھی۔ اس لئے جب ۵۰ طلائی سکے اسکی نظروں میں لائے گئے تو آنکھوں میں چمک پیدا ہونا قدرتی تھا۔

"میں انہیں لے لوں؟" اوون نے حریصانہ انداز سے روپیہ کی طرف ہاتھ بڑھاتے ہوئے پوچھا۔

"ابھی نہیں۔" ڈوبائے نے جو اس شخص کی بڑھتی ہوئی حرص سے دل میں خوش ہو رہا تھا۔ جواب دیا۔ "پہلے ایک سودا کرو۔"

"فرمائیے!"

"تمہارے سامنے ۵۰ لوئی موجود ہیں۔"

"جی ہاں میں انہیں دیکھ رہا ہوں۔" اوون نے پیاسے کتے کی طرح ہونٹوں پر زبان پھیرتے ہوئے کہا۔

"ہر سوال پر جو میں پوچھتا ہوں۔ اگر تمہارا جواب تسلی بخش اور نئی معلومات رکھنے والا ہوگا میں ان میں دس لوئی اور بڑھا دوں گا۔ اور اگر فضول یا احمقانہ ہوگا تو دس اٹھا لوں گا۔"

اوون چونک گیا۔ وہ ان شرطوں کو پسند نہیں کرتا تھا۔

"اچھا تو میرے سوالوں کو غور سے سنو۔" ڈوبائے نے اس کے جواب کی پروا نہ کرتے ہوئے کہا۔ "پہلے تم کہاں سے آرہے ہو؟"

"براہ راست نینٹس سے"

"کس کے ساتھ؟"

"شویلیر گیسٹن ڈاچا نلے کے۔"

یہ چونکہ تمہیدی سوالات تھے۔ اس لئے طلائی سکوں کی ڈھیری بدستور رہی۔

"اچھا اب دیکھو" ڈوبائے نے کہا۔

"فرمائیے میں پوری توجہ سے سن رہا ہوں۔"

"کیا تمہارے آقا نے یہ سفر اپنے ہی نام سے کیا ہے؟"

"جی شروع تو اپنے نام سے کیا تھا۔ مگر رستہ میں بدل لیا۔"

"کیا نام بدلا؟"

"ایم ڈالوری۔"

ڈوبائے نے طلائی سکوں کی ڈھیری پروس اور رکھ دیے۔ مگر وہ چونکہ اس پر ٹھہر نہ سکتے تھے۔ اس لئے ان کی الگ ڈھیری لگا دی۔

اودون کے منہ سے خوشی کا کلمہ نکلا۔

"اوہ۔ ابھی خوش ہونے کا وقت نہیں" ڈوبائے نے کہا۔ "میں نے کئی سوال پوچھنے ہیں۔ کیا نینٹس میں ایم ڈالوری نام کا کوئی آدمی حقیقت میں رہتا ہے؟"

"جی نہیں۔ البتہ ڈیموازل ڈالوری ایک عورت ہے۔"

"کون؟"

"میرے آقا کے گھر سے دور ایم۔ ڈاموئنٹ لوئیس کی بیوی۔"

"خوب" ڈوبائے نے ۱۰ لوئی اور رکھتے ہوئے کہا "مگر یہ بتاؤ نینٹس میں تمہارا آقا کیا کام کرتا تھا؟"

"یہی جو اکثر نوجوان کیا کرتے ہیں۔ شکار کھیلنا۔ ناچنا وغیرہ۔"

ڈوبائے نے ۱۰ لوئی اٹھا لئے جس سے اودون نمایاں طور پر کانپ گیا۔

"ٹھہریئے" وہ گھبرا کر کہنے لگا "وہ کچھ اور بھی کیا کرتا تھا۔"

"آہ! وہ کیا؟"

"اس کا حال مجھے معلوم نہیں" اودون نے جواب دیا۔

ڈوبائے نے ۱۰ لوئی ہاتھ میں لے لئے اور پوچھا۔

"رستہ میں وہ کیا کرتا رہا؟"

"آوڈن - اینسنس - لاانس - نوگنٹ اور چارٹرس کی سراؤں میں قیام -"
ڈوبارے نے ہاتھ بڑھا کر - لوئی اٹھا لئے -
اوون بے اختیار کراہنے لگا -
"رستہ میں اس نے کسی سے دوستی پیدا کی؟"
"جی ہاں کلیین کی آگسٹائین خانقاہ کی ایک جوان لڑکی سے جو اسی خانقاہ کی ایک راہبہ
تھیریسی کے ساتھ سفر کر رہی تھی -"
"اور اس لڑکی کا نام؟"
"میڈموازل ہیلین ڈاچورنی۔"
"ہیلین! نام خوب ہے - کیا وہ تمہارے آقا کی داشتہ ہے؟"
"مجھے معلوم نہیں۔" اوون نے جواب دیا - "ہو بھی تو مجھے اس کا علم نہیں ہو سکتا۔"
"بڑا ہوشیار آدمی ہے۔" ڈوبارے نے پہلی ڈھیری سے بھی لوئی نکالتے ہوئے کہا -
اوون اور بھی زور سے کانپا - ایسے چار جواب اور دینے پر میز صاف تھی - اسکی غداری
کا انعام خاک میں ملا جاتا تھا -
"اچھا تو وہ لڑکی اور راہبہ - کیا وہ اس کے ساتھ پیرس کو جا رہی ہیں؟"
"نہیں حضور ریمبولیٹ ہی میں ٹھیر گئی تھیں -"
"آہ!" ڈوبارے نے کہا -
اس سے اوون کے دل میں کچھ امید پیدا ہونے لگی -
"تمہارا جواب کچھ اہمیت تو نہیں رکھتا۔" ڈوبارے نے کہا "لیکن مبتدی کی حوصلہ افزائی
بہر حال ضروری ہے -"
اور اس نے دس لوئی اس پہلی ڈھیری پر رکھ دیئے -
"سسٹر تھیریسی" اوون نے سلسلہ کلام جاری رکھ کر کہا "اب واپس چلی گئی ہے -"
"اس لئے وہ لڑکی جس کا تم ذکر کرتے ہو تنہا ہے؟"
"جی نہیں" اوون نے جواب دیا -
"تو؟"
"پیرس سے ایک عورت پہلے سے اس کے استقبال کو آئی ہوئی تھی۔"

پیرس سے؟"

"ہاں جی۔"

"تم اس کا نام جانتے ہو؟"

"میں نے مسٹر تھیریسی کو اسے میڈم ڈسروکس کے نام سے مخاطب کرتے سنا تھا۔"

"میڈم ڈسروکس!" ڈوبارے نے کہا۔ اور میز پر دس لوئی رکھ کر ایک اور ڈھیری بنانی شروع کر دی۔

"جی ہاں۔" اوڈن نے خوش ہو کر جواب دیا۔

"تمہیں یقین ہے؟"

"جی ہاں۔ لمبی۔ پتلی۔ زرد رو۔"

ڈوبارے نے دس لوئی اور رکھ دیے۔ اوڈن نے دل میں سوچا اگر میں ہر لفظ وقفہ دے کے کہتا تو شاید بیس لوئی حاصل ہو جاتے۔

"لمبی پتلی زرد رو" ڈوبارے نے اس کے لفظوں کو دہراتے ہوئے کہا۔ "یہ بالکل ٹھیک"

"عمر ۳۰ اور ۳۵ سال کے درمیان" اوڈن نے بیان کیا۔

"یہ بھی ٹھیک" ڈوبارے نے دس لوئی اور بڑھاتے ہوئے کہا۔

"پھولدار ریشم کا لباس پہنتی ہے۔"

"بہت ٹھیک" ڈوبارے نے تسلیم کیا۔

اوڈن نے جانا کہ اس عورت کی نسبت کافی حالات بیان ہو چکے۔ پس وہ تھوڑی دیر کو چپ ہو گیا۔

"اچھا تم کہتے ہو تمہارے آقا کی واقفیت اس عورت سے رستہ میں ہوئی تھی؟"

"ہاں موسیو۔ لیکن میرا خیال ہے یہ سب محض ایک نقل تھی۔"

"کیا مطلب؟"

"میرا مطلب یہ ہے کہ دونو ایک دوسرے کو پہلے سے جانتے تھے اور ایک بات تو مجھے یقینی طور پر معلوم ہے کہ اوڈن میں میرے آقا نے تین گھنٹے اس کا انتظار کیا۔"

"شاباش!" ڈوبارے نے ۱۰ لوئی اور بڑھاتے ہوئے کہا۔ "یقیناً تم کچھ نفع حاصل کر سکو گے۔"

"بس اب آپ کچھ اور پوچھنا نہیں چاہتے؟" اوڈن نے ... ڈھیر ... کیطرف

ہاتھ بڑھاتے ہوئے پوچھا۔

"ٹھیر جاؤ۔" ڈوباسے نے کہا۔ "وہ لڑکی خوبصورت ہے؟"

"فرشتوں کے برابر۔" اوون نے جوش سے کہا۔

"یقیناً انہوں نے پیرس میں ایک دوسرے سے ملنے کا وعدہ کیا ہوگا؟"

"نہیں موسیو میرا خیال ہے۔ انہوں نے ہمیشہ کے لئے ایک دوسرے کو الوداع کہہ دی تھی۔"

"یہ بھی نقل ہوگی۔"

"جی نہیں جدا ہوتے وقت میرے آقا کی صورت سے حسرت برستی تھی۔"

"تو کیا اب ان دونوں کی ملاقات نہیں ہوگی؟"

"میرا خیال ہے وہ ایک بار پھر ملیں گے اور بس۔"

"اچھا روپیہ لے لو۔ مگر یاد رکھو۔ تم نے اس گفتگو کا ایک لفظ بھی کسی سے کہا تو۔ امنٹ کے اندر ہلاک کر دیئے جاؤ گے۔"

اوون نے روپیہ اٹھا کر جھٹ سے جیب میں رکھ لیا۔

"بس اب اجازت ہے؟" اس نے پوچھا۔

"بے وقوف اجازت کیسی؟ اس وقت سے تم میرے زرخرید ہو۔ اور مجھے پیرس میں تم سے کئی طرح کے کام لینے ہیں۔"

"موسیو میں وعدہ کرتا ہوں کہ ہر کام آپ کی مرضی کے مطابق ہوگا۔"

"تمہارے وعدوں کی ضرورت نہیں۔"

اس وقت کمرہ کا دروازہ کھلا اور ٹیپن سخت اضطراب کی حالت میں داخل ہوا۔

"کیوں۔ کیا ہوا؟" ڈوباسے نے پوچھا۔

"حضور۔ ایک نہایت ضروری واقعہ۔ مگر پہلے اس آدمی کو بھیج دیجئے۔"

"تم اپنے آقا کے پاس جاؤ۔" ڈوباسے نے اوون سے کہا۔ "اگر وہ کسی کے نام خط لکھے تو یاد رکھنا میں اس کی تحریر دیکھنا چاہتا ہوں۔"

اوون خوش خوش وہاں سے رخصت ہوا۔

"ہاں ٹیپن۔ کیا بات ہے؟" ڈوباسے نے پوچھا۔

"حضور سینٹ جرمینز میں شکار کے بعد ہز رائل ہائینس نے پیرس جانے کی بجائے ہر شخص کو رخصت کر کے ریمبولیٹ کی طرف چلنے کا حکم دیا ہے۔"

"ریمبولیٹ کو؟ کیا ریجنٹ ریمبولیٹ میں آرہے ہیں؟"

"وہ نصف گھنٹہ میں یہاں پہنچ جائینگے، ورنہ شاید اب تک پہنچ گئے ہوتے۔ اگر حسن اتفاق سے شاتو میں طعام فرمانے کے لیے نہ رک جاتے۔"

"مگر وہ ریمبولیٹ میں کس لیے آرہے ہیں؟"

"حضور خادم کو اس کا علم نہیں۔ کیا عجب وہ اس لڑکی سے ملنے آرہے ہوں۔ جو ایک راہبہ کے ساتھ آئی تھی۔ اور اب اس ہوٹل میں مقیم ہے۔"

"ٹیپن تم ٹھیک کہتے ہو۔ وہ ضرور اسی کے لئے آرہے ہیں۔ اور میڈم ڈسروکس سے ملنے کو بھی۔ تمہیں معلوم تھا کہ میڈم ڈسروکس یہاں ہے؟"

"جی نہیں۔"

"اچھا ٹیپن یہ اطلاع جو تم لائے ہو۔ بالکل صحیح ہے؟"

"حضور یہ مجھے لاویلی سے ملی ہے جسے میں نے رائل ہائی نس کے قرب میں متعین کر رکھا ہے جو کچھ وہ بیان کرے بالکل صحیح ہوتا ہے۔"

"ٹھیک ہے۔" ڈوبائے نے جو بظاہر اس شخص لاویلی کی صفات سے اچھی طرح خبردار تھا تسلیم کیا۔ "اگر یہ حالات اسی سے معلوم ہوئے تو بالکل صحیح ہیں۔"

"غریب کا گھوڑا ابھی ریمبولیٹ کے قریب گر کر زخمی ہو گیا۔"

"یہ لو میں اس حادثہ کا معاوضہ دیتا ہوں۔"

ٹیپن نے رقم لے کر جیب میں رکھ لی۔

"تمہیں وہ کمرہ معلوم ہے جس میں وہ لڑکی ٹھیری ہوئی ہے؟"

"جی ہاں۔"

"کہاں؟"

"اس کے ایک طرف ہوٹل کا دوسرا صحن اور دوسری جانب ویران گلی ہے۔"

"اپنے آدمی اس صحن اور گلی میں متعین کر دو۔ انہیں اصطبل والوں کا بھیس بدلوا دو۔ یا جیسے تمہارا جی چاہے کرو۔ بہرحال میرے اور ریجنٹ کے سوا کوئی اس کمرہ میں داخل نہ ہونے پائے

ہز رائل ہائی نس کی زندگی خطرہ میں ہے۔"

"حضور اطمینان رکھیں،"

"تم نے اس بریٹن نوجوان کو بھی دیکھا؟"

"جی ہاں میں نے اسے گھوڑے سے اترتے دیکھا تھا"

"تمہارے آدمیوں نے بھی اسے دیکھ لیا؟"

"جی ہاں سب نے اسے سڑک پر دیکھ لیا تھا۔"

"میں اسے تمہارے حوالہ کرتا ہوں۔"

"کیا اسے گرفتار کر لیا جائے؟"

"بالکل نہیں۔ وہ جہاں چاہتا ہے جائے۔ جو چاہتا ہے کرے۔ کوئی اسکی راہ میں مزاحم نہ ہو۔ اگر ہم اس وقت اسے زیر حراست کرلیں تو ساری تجاویز خاک میں مل جائیں گی۔ کیونکہ پھر اسکی زبانی کچھ بھی معلوم نہ ہو سکیگا۔ نہیں ہماری تجاویز کا کچھ نتیجہ ضرور نکلنا چاہیئے۔"

"نتیجہ! کس صورت میں؟" لیکاک نے جو بظاہر ڈوبائے کے مزاج سے اچھی طرح واقف تھا پوچھا۔

"ایم لیکاک۔ بہت نہیں تو میں اس واقعہ کی بدولت لاٹ پادری کا تاج ضرور حاصل کرنا چاہتا ہوں۔" ڈوبائے نے کہا "بس اب جاؤ تم اپنا کام کرو۔ میں اپنا کرتا ہوں۔"

دونو کمرہ سے نکلکر زینہ کی راہ سے نیچے اترے۔ مگر دروازہ پر جدا ہو گئے۔ لیکاک روڈا پیرس کی طرف روانہ ہوا اور ڈوبائے دیوار کے ساتھ چلتا اس سوراخ کے قریب پہنچا جو ہوٹل کے اس کمرہ کی کھڑکی میں بنایا گیا تھا جس میں گیسٹن مقیم ہوا۔

باب - ۸

جاسوسوں کی گہری چالیں

گیسٹن ابھی کھانا کھا کر فارغ ہوا تھا۔ عہد شباب میں انسان عشق یا فکر میں مبتلا ہو تو اس کا اثر بھوک پر ضرور پڑتا ہے۔ وہ گہری سوچ میں میز کے اوپر جھکا ہوا تھا۔ اور لمپ کی روشنی چہرہ پر پڑتی تھی۔ اس لئے ڈوبائے نے اسکی صورت اچھی طرح دیکھ لی۔

وہ اس کی طرف خوفناک توجہ اور یکسوئی سے دیکھتا رہا۔ آنکھیں شعلہ بار تھیں مگر بالائی

ہونٹ پر اس قسم کی مسکراہٹ نمودار تھی جو شیطان کی اس وقت کی حالت سے منسوب کی جاتی ہے جب وہ اپنی مرضی سے دوزخ کی راہ اختیار کرنے والے آدمی کی طرف دیکھ رہا ہو۔

گیسٹن کو دیکھ کر وہ کہنے لگا "جوان، شکیل، مغرور۔ آنکھیں سیاہ اور ہونٹ پر مکین بے شک سچا برمیٹن ہے اور ابھی تک سیلابیر کے سازشیوں کی طرح درباری عورتوں کی خوبصورت نگاہوں سے بگڑا نہیں۔ لیکن وہ تو صرف غوا و عزل کی تجویزیں سوچتے تھے اور یہ ... بخدا یہ ... اگرچہ اس کے ساتھ ہی" وہ ذرا رک کر خود سے کہنے لگا "مجھے اسکی فراخ پیشانی پر مکر و فریب کا کوئی نشان نظر نہیں آتا۔ دہن کے پاس شرارت کی کوئی جھلک موجود نہیں۔ وفاداری اور عزت اس کے بشرہ سے اچھی طرح نمودار ہیں۔ گو اس کے باوجود سب تیاری ریجنٹ کے کلیسن کی اس لڑکی کے پاس آنے کے موقعہ کے لئے کرلی گئی ہے۔ اس کے بعد کون کہہ سکتا ہے۔ کہ بریٹین والے کند ذہن ہیں۔"

"نہیں"۔ ڈوبائے نے تھوڑی دیر رک کر سلسلہ کلام جاری رکھتے ہوئے کہا "ایسا نہیں ہوسکتا غیر ممکن ہے کہ پرسکون اداس چہرہ کا یہ جوان پاؤ گھنٹہ میں ایک آدمی کو ہلاک کرنے کے لئے تیار ہو اور وہ آدمی کون؟ خاندان شاہی کا فرد خاص۔ نہیں یہ بات قرین قیاس معلوم نہیں ہوتی۔ مگر لطف دیکھئے۔ کہ ریجنٹ نے اس ملاقات کو مجھ سے کس طرح چھپایا۔ حضرت سینٹ جرمینز میں شکار کھیلنے گئے۔ اور فرمایا میں قصر شاہی میں آرام کرونگا۔ مگر یکایک یہ پروگرام پلٹ کر رکھ دیا۔ جہاں ایک جوان لڑکی میڈم ڈسرولس کی نگرانی میں موجود ہے۔ یہ نگرانی کا فرض ریجنٹ کے سوا اور کس نے اس کے ذمہ ڈالا ہوگا؟ اور وہ لڑکی۔ اس نوجوان کی داشتہ ... مگر کیا سچ مچ ہے؟ خیر یہ ہمیں معلوم کرنا ہوگا۔ یہ دریافت کرنا ہمارا کام ہے کہ اودون کی بات کس درجہ قابل اعتبار ہے۔" اور اتنا کہہ کر ڈوبائے کھڑکی سے ہٹ کر زینہ کی طرف چلا گیا۔ جہاں وہ سایہ میں چھپ کر گیسٹن کے کمرہ کے دروازہ کو اچھی طرح دیکھ سکتا تھا۔

یکایک دروازہ کھلا اور اودون نمودار ہوا۔

اس کے ہاتھ میں خط تھا۔ دروازہ میں ایک لمحہ رک کر اس نے کچھ سوچا پھر پختہ ارادہ کر کے سیڑھیوں پر چڑھنے لگا۔

"ٹھیک" ڈوبائے نے اپنے دل سے کہا "یہ زر کی طاقت کا پہلا کرشمہ ہے۔"

پھر اودون کو روک کر وہ کہنے لگا "یہ خط جو تم میرے لئے لائے ہو۔ دیدو اور یہاں انتظار کرو"

"آپ کو کس طرح معلوم ہوا میں خط لایا ہوں؟" اوون نے حیرت زدہ ہو کر پوچھا۔

ڈوباٹے نے اپنے شانوں کو حرکت دی۔ اور خط لیکر کمرہ میں چلا گیا۔

وہاں پہنچکر اس نے لفافہ کی مہر کو دیکھا گیسٹن کے پاس چونکہ مہر کی لاکھ نہ تھی۔ اس لئے اس نے شراب کی بوتل سے اتارکر انگوٹھی کے نگینہ سے مہر لگا دی۔

ڈوباٹے نے خط کو شمع کے قریب لے جاکر لاکھ کو پگھلایا اور لفافہ کھول کر خط پڑھنے لگا۔ مضمون یہ تھا:۔

"پیاری ہیلین تمہاری ہمت نے میرے استقلال کو دوبالا کر دیا۔ ایسا انتظام کرو کہ میں اندر آسکوں۔ پھر ساری تجویزیں تم پر ظاہر کر دوں گا"

"اوہ! اس سے معلوم ہوا۔ کہ وہ اب تک ان سے لاعلم ہے" ڈوباٹے کہنے لگا "شکر ہے کہ معاملہ نے کچھ وسعت اختیار نہیں کی"

اس نے خط کو دوبارہ لفافہ میں رکھ کر اپنی کئی انگوٹھیوں میں سے ایک کے نگینہ سے جو گیسٹن کے نشان سے مشابہ تھا۔ پھر مہر لگا دی اور اوون کو بلایا۔

"یہ تمہارے آقا کا خط ہے۔ اسے جس کو دینا تھا۔ احتیاط سے دے آؤ۔ اور جو کچھ جواب ملے میرے پاس لاؤ۔ میں دس لوئی انعام دونگا"

"آہ!" اوون نے دل میں سوچا۔ "اس شخص کے پاس کیا سونے کی کان ہے؟" اور وہ خط ہاتھ میں لیکر رخصت ہوا۔

دس منٹ میں وہ جواب لیکر واپس آیا۔

یہ خوشبودار نفیس کاغذ پر لکھا ہوا تھا اور پر ایک حرف کی مہر لگی ہوئی تھی۔

ڈوباٹے نے ایک بکس کھولا اور کچھ سامان نکال کر اس مہر کا نشان لینا چاہتا تھا کہ معلوم ہوا خط ایسے طریق پر بند ہے کہ مہر اکھاڑنے کے بغیر ہی اُسے پڑھا جا سکتا ہے۔ پس اس نے مہر کو بدستور رہنے دیا۔ اس رقعہ کا مضمون حسب ذیل تھا:۔

"جس شخص نے مجھے بلایا تھا۔ وہ پیرس میں میرا انتظار کرنے کی بجائے یہیں ملنے کو آرہا ہے مجھے بتایا گیا ہے کہ وہ ملاقات کو سخت بے قرار ہے۔ میرا خیال ہے وہ آج ہی رات واپس چلا جائیگا اس لئے تم نے کل دن کو ۹ بجے آنا۔ جو باتیں ہوں گی سب تم پر ظاہر کر دونگی۔ اس کے بعد فیصلہ کرینگے۔ کہ ہمیں کیا کرنا چاہیئے"

ڈوبائے جواب تک ہیلین کو گلیسٹن کی سازش میں شریک سمجھتا تھا۔ اس خط کے مضمون سے غلط فہمی میں مبتلا ہو کر کہنے لگا "اس سے معاملہ اور بھی واضح ہو گیا۔ اگر کلیسن کی خانقاہ میں لڑکیوں کو ایسی ہی تعلیم دی جاتی ہے۔ تو میں ریجنٹ کے اندازہ کی تعریف نہیں کر سکتا جو اسکی عمر کو دیکھ کر اسے محض بے خبر اور سادہ لوح سمجھتے ہیں۔ یہ لو" اس نے اودن کو بلا کر کہا "یہ وہ خط ہے اور یہ تمہارے دس لوئی۔"

اودن نے دونو چیزیں لے لیں۔

اس وقت اس پیچھے کی آواز آئی۔ اور ایک گاڑی کی گڑگڑاہٹ سنائی دی۔ ڈوبائے نے کھڑکی کے پاس جا کر دیکھا۔ تو معلوم ہوا کہ وہ ہوٹل کے دروازہ پر ٹھیر گئی ہے۔

گاڑی میں ایک آدمی بیٹھا تھا۔ ڈوبائے نے غور سے دیکھا تو معلوم ہوا کہ ہز رائل ہائی نس کی گارد کا کپتان لافیر ہے۔ دل سے کہنے لگا" وہ میرے اندازہ سے زیادہ دور اندیش معلوم ہوتے ہیں . . . مگر میں کہاں؟ آہ!"

یہ آخری کلمہ اس کے منہ سے اس وقت نکلا جب اسکی نگاہ ایک سوار پر پڑی جو ویسی ہی سرخ وردی پہنے جیسی خود ڈوبائے نے اپنے لبادے کے نیچے پہنی ہوئی تھی۔ بڑی خوبصورت سپاہی گھوڑی پر سوار گاڑی کے پیچھے آرہا تھا۔ مگر یہ ظاہر تھا کہ وہ تھوڑی دور سے ہی اس پر سوار ہوا ہے کیونکہ گاڑی کے گھوڑوں کے منہ سے جھاگ نکل رہے تھے۔ اور یہ بالکل تازہ دم تھی۔

لافیر نے آتے ہی ایک کمرہ تیار کرنے اور کھانا لانے کا حکم دیا۔ اتنے میں وہ سوار بھی گھوڑی سے اترا۔ لگام ایک نوکر کے ہاتھ میں دی اور اس کمرہ کی طرف چلا۔ جہاں ہیلین ٹھیری ہوئی تھی۔

"یہ سب حال تو میں نے اچھی طرح سمجھ لیا" ڈوبائے کہنے لگا" مگر کیا بات ہے۔ شوبلیر گلیسٹن کی صورت نظر نہیں آتی۔ کیا وہ اس نازنین کے خیال میں اتنا محو ہے کہ گاڑی کے آنے کی آواز تک نہیں سنی؟ لاؤ دیکھوں . . . رہ گئے حضور" ڈوبائے نے باطن میں نووارد سوار کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا" آپ کی گفتگو میں میں مداخلت نہیں کروں گا۔ آپ مزے میں اس شغل کو جاری رکھئے۔ جس کے تاریخ سے کئی طرح کی امیدیں ہیں لیکن یہ ثابت ہو گیا کہ آپ دور اندیش نہیں"

سیڑھیوں سے اتر کر ڈوبائے پھر گلیسٹن کی کھڑکی کے پاس کھڑا ہو گیا۔ اس کے سامنے وہ نوجوان ہیلین کا رقعہ اپنی پاکٹ بک میں رکھ کر اپنی جگہ سے اٹھا۔

"آہ کسی طرح یہ پاکٹ بک حاصل کرنی چاہیئے" ڈوبائے خود سے کہنے لگا "اس کے لئے میں

بڑی سے بڑی رقم دینے کو تیار ہوں ... مگر یہ کیا؟ وہ تو باہر جانے کی تیاری کر رہا ہے۔ اس نے تلوار نکالی اور اب لبادہ کو تلاش کر رہا ہے۔ آخر کہاں جانے کی فکر ہے؟ ہز رائل ہائنس کے باہر نکلنے کا انتظار تو نہیں؟ مگر نہیں اس کا چہرہ اس شخص جیسا نہیں جو کسی کو ہلاک کرنے جا رہا ہو۔ بالکل ایسا معلوم ہوتا ہے کہ رات اپنے معشوق کی کھڑکی کے نیچے بسر کرنے کا ارادہ رکھتا ہے ... اگر یہی اس کا ارادہ ہو تو ... "

اس وقت ڈوبائے کے چہرہ پر جو اثر نمودار ہوا اُسے الفاظ کی صورت دینے کی کوشش یقیناً محال ہوگی۔

"ہاں مگر اس کوشش میں مجھے کوئی زخم آ گیا تو ریجینٹ کتنا ہنسیں گے ... اوہ! خطرہ کس بات کا ہے۔ میرے آدمی جگہ جگہ گھرے ہیں اور یہ تو نادانی ہوئی بات ہے کہ جب تک خطرہ کا مقابلہ نہ کیا جائے کچھ حاصل نہیں ہوتا۔"

ان خیالات سے جرأت پاکر وہ ہوٹل کے گرد گھومتا ہوا اس تنگ گلی کے سرے پر پہنچ گیا جس کے خاتمہ پر کیپٹن کا کمرہ تھا۔

جیسا اسے امید تھی گلی کے پاس اُسے ٹیپن ملا جس نے لاویلی کو صحن میں متعین کر دیا تھا۔

ڈوبائے نے مختصر لفظوں میں اس کے سامنے اپنی تجویز ظاہر کی۔ اسپر ٹیپن نے اسکی توجہ چند آدمیوں کی طرف دلائی جن میں سے ایک باہر کے دروازہ کے پاس جھکا کھڑا تھا۔ ایک اور ریڈیو کی طرز کا ساز بجا رہا تھا۔ اور اسکی صورت بالکل کسی گداگر گویے سے ملتی تھی۔ تیسرا ایک اور مقام پر چھپا ہوا تھا۔

ڈوبائے ان کی موجودگی سے اطمینان پاکر واپس گلی کی طرف آیا۔

تھوڑی دیر میں اس نے شویلیر کیپٹن کو گلی کے سرے پر اپنے کمرے سے باہر نکلتے دیکھا۔ وہ اپنے خیالات میں اتنا محو تھا کہ اُسے بالکل معلوم نہ ہو میرے آس پاس کیا ہو رہا ہے۔

ڈوبائے کسی طرح اس سے جھگڑنا چاہتا تھا۔ اور ایسی صورت میں ابتدا خود اسکی طرف سے لازمی تھی گلی میں سمت مقابل سے چلتے ہوئے وہ شویلیر کے سامنے رک گیا جو یہ معلوم کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔ کہ ہیلین کے کمرہ کی کھڑکیاں کونسی ہیں۔

پھر اس سے مخاطب ہو کر وہ کسیقدر جوش سے کہنے لگا "کیوں جی۔ یہ اس وقت میرے مکان کے پاس پھرنا کیا معنی رکھتا ہے؟"

گیسٹن جو اپنے خیالات میں محو تھا چونکا۔ اس نے غور سے دیکھا تو ایک اجنبی کو اپنے سامنے کھڑا پایا۔

نرمی سے کہنے لگا "موسیو کیا آپ مجھ سے کچھ کہہ رہے ہیں؟"

"ہاں"۔ ڈوبائے نے جواب دیا "میں یہ پوچھتا ہوں تم یہاں میرے مکان کے پاس کیا کر رہے ہو؟"

"جانے دیجئے حضرت جانے دیجئے"۔ شوالیر نے پھر بھی نرمی کے لہجہ میں کہا۔ "مجھے معلوم نہیں آپ کون ہیں اور جب آپ کی نقل و حرکت میں مزاحم نہیں ہوتا۔ تو آپ میرے کاموں سے کیوں سروکار رکھتے ہیں؟"

"واہ! یہ معقول جواب ہے"۔ ڈوبائے کہنے لگا۔ "میں تمہارے کاموں سے سروکار کیوں نہ رکھوں۔ جب ان سے مجھے تکلیف ہوتی ہو؟"

"موسیو۔ گلی بے شک تنگ ہے۔ مگر ہم دونو اس میں بآسانی گذر سکتے ہیں۔ آپ اپنی راہ پر جائیے۔ میں اپنی راہ پر جاتا ہوں۔"

"لیکن میں کسی غیر کو اس گلی میں پھرنے کی اجازت ہرگز نہیں دے سکتا"۔ ڈوبائے بولا "پیرس میں اور مکان بہت ہیں۔ تم نظر بازی کرنا چاہتے ہو تو جاؤ کسی اور مکان کی کھڑکیوں کو دیکھو یہاں اسکی اجازت نہیں ہے۔"

"اور کیوں صاحب... یہاں اسکی اجازت کیوں نہیں؟" گیسٹن ڈاجانلے نے پوچھا۔

"اس لئے کہ اندر میری بیوی ہے" ڈوبائے نے جواب دیا۔

"آپ کی بیوی؟"

"ہاں وہ ابھی پیرس سے آئی ہے۔ اور میں کسی کو اس کی صورت دیکھنے کی اجازت نہیں دے سکتا۔"

گیسٹن نے سوچا یہ غالباً اس عورت کا شوہر ہے جس کی نگرانی میں ہیلین کو رکھا گیا ہے۔ ایسے آدمی کو جس سے کئی طرح کے فائدے حاصل کئے جا سکتے ہیں۔ بہرحال ناراض نہیں کرنا چاہیئے

پس وہ اور زیادہ نرمی سے بولا "موسیو۔ اگر یہ بات ہے تو میں ابھی رخصت ہو جاتا ہوں۔ کیونکہ میں سچ کہتا ہوں یہاں بغیر کسی مقصد کے پھر رہا تھا۔"

"اوہ!" ڈوبائے نے دل میں سوچا۔ "یہ تو اور بھی نرم ہو چلا۔ لیکن مجھے جس طرح بھی ممکن ہو اس سے جھگڑا ضرور رہے۔"

گیسٹن ایک طرف کو جا رہا تھا۔ کہ اس نے کہا: "تم مجھے دھوکا دینا چاہتے ہو۔"

شویلیر اس طرح پیچھے کو مڑا گویا اُسے سانپ نے ڈسا ہو۔ طبیعت میں سخت جوش پیدا ہوا مگر کچھ سوچ کر، ہیلین کی خاطر اور اس کام کی تکمیل کے لیے جو اس نے اپنے ذمہ لیا تھا۔ ضبط کر گیا کہنے لگا "آپ میرے اخلاق کے غلط معنی لے رہے ہیں۔"

"خلیق آدمی ہمیشہ بزدل ہوتا ہے۔" ڈوبارے نے اسے اور زیادہ جوش میں لانے کی نیت سے کہا۔ "اور یہ بالکل صحیح ہے کہ تم میرے مکان کی کھڑکیوں کی طرف دیکھ رہے تھے۔"

"بزدل!... کیا کہا بزدل؟" چلسٹن نے اسکی طرف مڑ کر کہا "یہ بزدل کا لفظ تم نے کس کے لئے استعمال کیا؟"

"تمہارے لیے۔"

"کیا تم مجھ سے لڑنا چاہتے ہو؟"

"کچھ بھی سمجھو بہر حال میں اصلیت کو ظاہر کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ شاید تم کو میر کورنٹن کے سہنے والے ہو۔"

گیسٹن نے تلوار نکال لی اور غضبناک ہو کر بولا "خبردار!"

"تم پہلے اپنا یہ کوٹ اتار دو۔" ڈوبارے نے اپنا لبادہ اتار کر فرش پر پھینکتے اور کوٹ کے بٹن کھولتے ہوئے کہا۔

"کیوں؟" شویلیر نے پوچھا۔

"اس لئے کہ مجھے معلوم ہے تمہارے جیسے کئی بہادر احتیاطاً اپنے کوٹ کے اندر آہنی چادر لگوا رکھتے ہیں۔"

شویلیر کی رہی سہی تاب ضبط جاتی رہی۔ اس نے جھٹ اپنا لبادہ اور کوٹ اتار کر ایک طرف پھینک دیا۔ مگر جس وقت وہ تلوار لے کر دشمن پر حملہ کرنے لگا۔ چار آدمیوں نے آ کر اُسے پکڑ لیا۔

کہنے لگے "کیا بات ہے کہ بادشاہ سلامت کے حکم امتناعی کے باوجود ڈوئیل ہو رہا ہے۔"

اس بہانہ سے اس کو پکڑ کر وہ دروازہ کی طرف لے چلے۔

"ڈوئیل نہیں۔ قتل... کمینے۔ بزدل!" گیسٹن نے جوش سے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ وہ زور سے اس لئے نہیں بولتا تھا کہ اسکی خبر ہیلین کو نہ ہو جائے۔ جسے وہ ایسے معاملات سے بالکل

الگ رکھنا چاہتا تھا۔

ڈوبائے نے جو اسی موقعہ کا منتظر تھا گیسٹن کا کوٹ اور لبادہ لپیٹ کر بغل میں رکھا اور کہنے لگا "موسیو کیسی نے غداری کی۔ اب کل مقابلہ ہوگا۔"

اتنا کہہ کر وہ ہوٹل کی طرف دوڑا گیا اور انہوں نے گیسٹن کو ایک نچلے کمرہ میں بند کر دیا۔

ڈوبائے زینہ پر تیز چلتا ہوا اپنے کمرہ میں پہنچا۔ اور گیسٹن کی پاکٹ بک نکالی۔ اس کے ایک حصہ میں شکستہ سکہ اور ایک شخص کا نام درج تھا۔ سکہ غالباً بہ علامت شناخت اور نام غالباً اس شخص کا تھا جس کے پاس گیسٹن نے اپنے کام کی سر انجام دہی کے سلسلہ میں پہنچنا تھا۔ پڑھا تو لیفٹیننٹ لاجانکیر کا نام نکلا۔ اور کاغذ جس پر یہ درج تھا عجیب طرح تہ کیا ہوا تھا۔

"لاجانکیر" ڈوبائے نے کہا۔ "اس پر پہلے ہماری نظر ہے۔"

پاکٹ بک کے اور حصوں کی بھی جانچ کی گئی۔ مگر کوئی چیز نہیں نکلی۔

"مضمون مختصر مگر کافی ہے۔" ڈوبائے نے کہا۔

اس نے ایک اور کاغذ اسی کاغذ کی طرح تہ کر کے اس پر نام لکھ لیا۔ پھر گھنٹی بجائی۔ باہر سے دستک کی آواز سنائی دی۔ مگر دروازہ نہیں کھلا۔ کیونکہ اندر سے بند تھا۔ ڈوبائے نے اٹھ کر کھولا تو ٹیپن داخل ہوا۔ اس سے کہنے لگا "میں بھول گیا کہ دروازہ بند تھا۔ کہو اس کا کیا کیا؟"

"وہ نیچے کمرہ میں زیر نگرانی ہے۔"

"تم اس کا کوٹ اور لبادہ لیجا کر وہیں رکھدو جہاں اس نے اتار کے رکھا تھا۔ کچھ عذر پیش کر کے اُسے رہا کر دینا۔ مگر احتیاط رکھنا۔ ہر چیز اسکی جیبوں میں رکھ دی جائے۔ اسے کسی طرح کا شبہ نہ ہونا چاہیئے۔ اب جا کے میرا کوٹ اور لبادہ لے آؤ۔"

موسیو ٹیپن نے جھک کر سلام کیا۔ اور حکم کی تعمیل کرنے کے لئے چلا۔

باب - ۹

ملاقات

جیسا ہم نے بیان کیا یہ سب واقعات اس گلی میں ہوئے جدھر سیلبن کے کمرہ کی کھڑکیاں کھلتی تھیں

اس نے شور و غل سنا اور عشق کے تیز احساس کی مدد سے اس شور و غل میں شویلیر کی آواز کو پہچانا تو فکرمند ہو کر کھڑکی کی طرف دوڑی یعنی اس وقت میڈم ڈسروکس کمرہ میں داخل ہوئی۔

وہ ہیلین سے کمرہ نشست میں چلنے کے لئے کہنے آئی تھی۔ کیونکہ پراسرار ملاقاتی کو اس کا انتظار تھا

ہیلین چونک گئی۔ اور گرتے گرتے سنبھلی۔ اس نے کچھ کہنا چاہا۔ مگر آواز نہ نکلی۔ چپ چاپ کانپتی ہوئی میڈم کے پیچھے ہولی۔

جس کمرہ میں اسے پہنچایا گیا۔ اس میں آتشدان کی بجھتی ہوئی آگ کی مدھم چمک کے سوا اور کسی طرح کی روشنی نہ تھی۔ میڈم ڈسروکس نے آگ پر بھی پانی ڈال دیا اور کمرہ میں بالکل تاریکی ہوگئی۔

ہیلین سے یہ کہہ کر کہ کسی طرح کا خوف دل میں نہ لانا۔ وہ کمرہ سے چلی گئی۔ اس کے ساتھ ہی ہیلین کو اس چوڑے دروازہ کے پیچھے جس کی نسبت بیان کیا گیا کہ بند تھا۔ آوازیں سنائی دیں۔

وہ انہیں سن کر چونکی اور بے اختیار بند دروازہ کی طرف بڑھی۔

"تیار ہے؟" آواز سنائی دی۔

"جی حضور"

"حضور؟" ہیلین نے اپنے دل سے کہا "آخر کون آرہا ہے؟"

"تنہا ہے؟"

"ہاں حضور"

"اور اسے میری آمد کا علم ہے؟"

"ہاں حضور"

"کوئی ہماری گفتگو میں مزاحم نہیں ہوگا؟"

"حضور اطمینان رکھیں"

"روشنی...؟"

"جی بالکل نہیں"

قدموں کی چاپ قریب تر سنائی دی۔ پھر رک گئی۔

"میڈم ڈسروکس سچ کہتا" وہی پہلی آواز سنائی دی "کیا وہ اتنی ہی خوبصورت ہے جیسی

سنتے تھے؟

"اتنی کہ یور ہائی نس دیکھے بغیر صحیح اندازہ نہیں کر سکتے۔"

یور ہائی نس! آہ یہ شخص کون ہوگا؟" ہیلین نے سخت مضطرب ہو کر سوچا

دروازہ کھلنے اور کسی کا بھاری قدم اٹھنے کی آواز سنائی دی۔

"میڈموازل" اس کے ساتھ ہی کسی نے کہا۔ "آؤ میری بات سنو۔"

"میں حاضر ہوں" ہیلین نے مدھم آواز سے جواب دیا۔

"کیا ڈر گئی ہو؟"

"کیا بیان کروں حضور... مگر فرمائیے میں آپ کو موسیو کے لفظ سے مخاطب کروں یا حضور کے لفظ سے؟"

"تم مجھے اپنا دوست جانو زیادہ تکلف کی ضرورت نہیں۔"

ہیلین کا ہاتھ نامعلوم شخص کے ہاتھ سے چھوا۔

"میڈم ڈسروکس آپ یہیں ہیں؟" ہیلین نے پیچھے ہٹتے ہوئے پوچھا۔

"میڈم ڈسروکس" نامعلوم شخص کہنے لگا۔ "میڈموازل سے کہدو وہ یہاں اتنی ہی محفوظ ہے جیسے کسی گرجا کی مقدس چاردیواری میں۔"

"آہ! میں حضور کے پاؤں پڑتی ہوں۔ معاف کیجئے!"

"عزیزمن دوزانو ہونے کی ضرورت نہیں۔ اٹھ کر یہاں بیٹھ جاؤ۔ میڈم ڈسروکس سب دروازے بند کردو اور تم" اس نے ہیلین سے مخاطب ہو کر کہا۔ "اپنا ہاتھ میرے ہاتھ دو۔"

ہیلین کا نازک ہاتھ پھر اجنبی کے ہاتھ سے ملا۔ اور اب کی بار اس نے اسے پرے نہیں کھینچا۔

دل سے کہنے لگی "معلوم ہوتا ہے وہ خود بھی کانپ رہا ہے۔"

"عزیز لڑکی کیا تم خوفزدہ ہو؟"

"نہیں" ہیلین نے جواب دیا۔ "مگر جس وقت آپ کا ہاتھ میرے ہاتھ سے چھو جاتا ہے۔ تو بدن میں ایک عجیب لہر پیدا ہوتی ہے۔"

"کہو ہیلین کہو۔" نامعلوم شخص نے بڑی ملایمت سے کہنا شروع کیا۔ "یہ میں جانتا ہوں۔ تم خوبصورت ہو مگر یہ پہلا موقعہ ہے کہ میں نے تمہاری آواز سنی ہے۔ کہو میں سن رہا ہوں۔"

"تو کیا آپ میری صورت دیکھ چکے ہیں؟" ہیلین نے پوچھا۔

"تمہیں یاد ہے دو سال ہوئے خانقاہ کی منتظمہ نے تمہاری تصویر اتروائی تھی؟"

"ہاں مجھے اچھی طرح یاد ہے۔ اس مطلب کے لئے خاص طور پر پیرس سے ایک مصور آیا تھا۔"

"اسے میں نے ہی اس کام کے لئے بھیجا تھا۔"

"اور وہ تصویر آپ ہی کے لئے تیار کی گئی تھی؟"

"وہ اس وقت بھی میرے پاس ہے۔" نامعلوم شخص نے جیب سے ایک تعویذی تصویر نکالتے ہوئے کہا جسے ہیلین گو دیکھ نہیں سکتی تھی۔ تاہم اس نے اسے چھو کر معلوم کیا۔

"مگر صاحب ایک بیکس یتیم لڑکی کی تصویر آپ کے لئے کیا دلچسپی رکھتی تھی؟"

"ہیلین میں تمہارے باپ کا دوست ہوں۔"

"میرے باپ کے! تو کیا وہ زندہ ہیں؟"

"ہاں۔"

"اور میں کبھی انہیں دیکھ سکوں گی؟"

"شاید"

"اوہ!" ہیلین نے اجنبی کا ہاتھ اظہار شکر گذاری سے دباتے ہوئے کہا "خدا آپ کو برکت دے کہ آپ نے مجھے ایسی مبارک خبر دی۔"

"عزیز لڑکی"

"لیکن اگر میرے والد زندہ ہیں" ہیلین نے کہا "تو کیا وجہ انہوں نے کبھی اپنی بیٹی سے ملنے کی پروا نہیں کی؟"

"تمہاری خبر ہر ماہ اسے پہنچتی تھی۔ وہ فاصلہ پر رہ کر بھی تمہاری نگرانی کیا کرتا تھا۔"

"تاہم" ہیلین نے ملامت آمیز لہجہ میں کہا "کتنی بڑی بات ہے کہ انہوں نے ۱۶ سال تک مجھے نہیں دیکھا۔"

"عزیز من یقین جانو بعض نہایت اہم وجوہ کے باعث ہی اسے اس راحت سے محروم رہنا پڑا۔"

"میں حضور کی بات تسلیم کرتی ہوں۔ بیٹی کا کام اپنے باپ کی مذمت کرنا نہیں ہے۔"

"بے شک بلکہ اگر وہ اپنے آپ کو قصور وار تسلیم کرے تو تمہارا کام اسے معاف کرنا ہے۔"

"معاف کرنا!" ہیلین نے حیرت زدہ ہو کر کہا۔

"ہاں۔ اور چونکہ وہ خود تم سے معافی کا طلبگار نہیں ہو سکتا اس لئے یہ کام اسکی طرف سے میں کرتا ہوں۔"

"موسیو! میں آپ کا مطلب نہیں سمجھی۔"

"اچھا تو سنو مگر پہلے اپنا ہاتھ میرے ہاتھ میں دو۔"

"لیجئے۔"

"ہیلین تمہارا باپ بادشاہ سلامت کی فوج میں افسر تھا۔ معرکہ زونڈن میں جب اس نے خاص شاہی فوج کی مدد سے ہلا کیا تو اس کا ایک سپاہی ایم ڈاچرنی گولی کھا کر اس کے پاس گر پڑا تمہارے والد نے مرہم پٹی کی کوشش شروع کی۔ مگر زخم ہلاک تھا اور چونکہ زخم خوردہ شخص کو اس کا علم تھا۔ اس لئے وہ کہنے لگا "میرا نہیں۔ میری بیٹی کا خیال رکھیئے گا" تمہارے والد نے مرنے والے کا ہاتھ دبایا جو ایک طرح کا وعدہ تھا۔ اور اس کے ساتھ ہی زخمی سپاہی نے آنکھیں بند کر لیں۔ اسکی زندگی صرف اس قدر اطمینان حاصل کرنے کے لیئے اٹکی ہوئی تھی۔ ہیلین تم میرے بیان کو غور سے سن رہی ہو؟"

"اوہ! کیا یہ سوال پوچھنے کی ضرورت ہے؟" ہیلین نے کہا۔

"اچھا تو اس مہم کے خاتمہ پر سب سے پہلا کام جو تمہارے والد نے کیا وہ اس یتیم لڑکی کی خورد پرداخت تھا۔ وہ دس بارہ سال عمر کی نہایت خوبصورت لڑکی تھی۔ اور ظاہر ہوتا تھا جوانی میں تمہارے برابر حسین ہوگی۔ اپنے والد ایم ڈاچرنی کے انتقال پر وہ بے زر اور بے مددگار رہ گئی تھی۔ تمہارے والد نے اسے فابرگ سینٹ اینٹائن کی خانقاہ میں داخل کرایا۔ اور کہا جب وہ سن بلوغ حاصل کرے تو میں اسے معقول جہیز دوں گا۔"

"خدا کا شکر ہے جس نے مجھے ایسے باپ کی بیٹی بنایا۔ کہ اس نے اپنے وعدہ کو ایسی شرافت سے پورا کیا" ہیلین نے کہا۔

"ہیلین ٹھیرو۔" نامعلوم شخص نے سلسلہ بیان جاری رکھتے ہوئے کہا "کیونکہ اب اس داستان کا وہ حصہ آتا ہے جسے سن کر شاید تم اپنے باپ کی تعریف نہ کرو۔"

ہیلین چپ ہو گئی۔

نامعلوم شخص نے داستان کو جاری رکھتے ہوئے کہا "۱۸ سال کی عمر تک وہ لڑکی تمہارے

والد کی نگرانی میں رہی۔ وہ بڑی ہی نیک اور خوبصورت لڑکی تھی۔ اور اس موقعہ پر تمہارے والد نے کئی بار خانقاہ میں جانا اور وہاں معمول سے زیادہ عرصہ تک ٹھیرنا شروع کر دیا کیونکہ . . . کیوں نہ اس راز کو ظاہر کر دیا جائے . . . کیونکہ اسے اس لڑکی سے عشق ہو گیا تھا پہلے وہ اس عشق پر اپنے دل میں خوفزدہ تھا۔ کیونکہ وہ وعدہ جو اس نے اس کے باپ سے دم آخر میں کیا اسے رہ رہ کر یاد آتا تھا۔ پس اس نے خانقاہ کی منتظمہ سے میڈموازل ڈاچورنی کے لئے موزوں شوہر کی تلاش کی درخواست کی۔ اور اس نے بتایا کہ میرا بھتیجا برٹینی کا رہنے والا ایک نوجوان اسے دیکھ کر اس سے محبت کرنے لگا ہے۔ اور اس سے شادی کا خواہشمند ہے۔"

"پھر کیا ہوا؟" ہیلین نے نامعلوم شخص کو چپ ہوتے دیکھ کر پوچھا۔

"پھر؟ . . . پھر ہیلین تمہارے باپ کو خانقاہ کی منتظمہ کی زبانی یہ معلوم کر کے سخت حیرت ہوئی کہ میڈموازل ڈاچورنی نے اس سے کہہ دیا ہے کہ میں شادی کرنا نہیں چاہتی۔ اسکی سب سے بڑی خواہش اسی خانقاہ میں رہنے کی تھی۔ جہاں اسکی پرورش ہوئی کہتی تھی کہ میری زندگی میں سب سے زیادہ خوشی کا دن وہ ہوگا۔ جب میں تارک الدنیا ہو جاؤنگی۔"

"شاید اسے کسی سے محبت تھی؟" ہیلین نے کہا۔

"ہاں عزیزمن تمہارا خیال صحیح ہے۔ انسان تقدیر کا بندہ ہے کہنے پر مجبور ہے جو اسکی پیشانی میں تحریر ہو۔ بہت عرصہ تک اس نے اپنے راز کو چھپایا۔ مگر ایک دن جب تمہارے والد نے اس سے بمنت رہبانیت کا خیال ترک کرنے کو کہا تو غریب نے ساری حقیقت تسلیم کی اسے اس وقت ہی اس سے بے حد محبت تھی۔ جب اسے معلوم نہ تھا کہ وہ بھی مجھے چاہتی ہے اب جو اسے معلوم ہوا کہ میری درخواست کے قبول میں صرف اس کا اظہار مانع ہے تو وہ بھی احکام تقدیر کے سامنے جھکنے پر مجبور ہو گیا۔ دونو جوان تھے . . . تمہارے والد کی عمر بمشکل ۲۵ اور اسکی صرف ۱۸ سال تھی . . . وہ دنیاوی پابندیوں کو بھول گئے اور فقط اتنا یاد رہا کہ ہم ایک دوسرے کی صحبت ہی میں خوش ہیں۔"

"مگر جب دونو کو ایک دوسرے سے محبت تھی" ہیلن کہنے لگی۔ "تو پھر انہوں نے شادی کیوں نہ کر لی؟"

"ان کا ملاپ دونو کی حیثیت کے فاصلہ کی وجہ سے غیر ممکن تھا۔ کیا تم نے نہیں سنا کہ تمہارا باپ بہت اونچے درجہ کا آدمی ہے؟"

"افسوس کہ میں اس حقیقت سے خبردار ہو چکی ہوں۔"

"اس ایک سال کے عرصہ میں" اس نے سلسلہ بیان جاری رکھتے ہوئے کہا "انہیں امید سے بڑھ کر راحت حاصل ہوئی۔ اس کے بعد تمہارا وجود دنیا میں آیا اور . . . اور . . ."

"ہاں۔ اور . . . ؟" لڑکی نے ڈرتے ڈرتے پوچھا۔

"تمہاری آمد تمہاری ماں کی قبل از وقت موت کا باعث ثابت ہوئی۔"

ہیلین سسکیاں لے لے کر رونے لگی۔

"رو ہیلین" اجنبی نے بھرائی ہوئی آواز میں کہا۔ "اپنی ماں کے لئے جی کھول کر رو کہ وہ بڑی نیک عورت تھی۔ اپنی راحت و غم اور دانش و حماقت سے پر زندگی میں تمہارے باپ نے کبھی اسکی یاد کو دل سے محو نہیں کیا۔ جب سے وہ مری ہے اس نے اپنی ساری محبت تم پر منتقل کر دی۔"

"گو اس کے باوجود" ہیلین نے کہا۔ "وہ ہمیشہ مجھ سے دور رہا۔ اس نے کبھی مجھ سے ملنا گوارا نہ کیا۔"

"ہیلین تم اپنے باپ کو معذور سمجھو۔ یہ اس کا قصور نہیں۔ بلکہ حالات کا تقاضا تھا۔ تم ۱۷۰۳ء میں پیدا ہوئیں جب لوئیں چہاردہم کی سخت گیر حکومت کا دور تھا۔ تمہارا باپ بادشاہ یا یوں کہنا چاہیئے بادشاہ پر اثر رکھنے والی میڈم ڈامینٹینن کا معتوب تھا۔ تمہاری بہتری کی خاطر۔ اور خود اپنی بہتری کے لئے بھی۔ اس نے تمہیں بریٹن بھیج دیا۔ جہاں مادر ارسولا کی نگرانی میں تمہاری پرورش اس خانقاہ میں ہوتی رہی۔ آخر جب لوئیں چہاردہم کا انتقال ہوا۔ اور فرانس کے سیاسی حالات تبدیل ہوئے۔ پھر تمہیں بھی قریب تر لانے کا انتظام کیا گیا۔ رستہ میں تم نے دیکھا ہوگا۔ اس نے کس توجہ سے تمہاری حفاظت و آسایش کا انتظام کیا۔ اور آخر جب اسے معلوم ہوا کہ تم ریسو بلیٹ میں آ گئی ہو۔ تو وہ کل تک انتظار نہ کر سکا۔ ہیلین وہ تم سے ملنے کو یہیں چلا آیا۔"

"الہٰی۔ یہ سچ ہے؟" ہیلین نے مضطرب ہو کر کہا۔

"تمہیں دیکھ کر . . نہیں تمہاری دل فریب آواز سن کر مجھے بالکل ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ تمہاری ماں کی آواز ہی سن رہا ہے۔ وہی آواز۔ وہی لہجہ۔ وہی ترنم۔ ہیلین۔ ہیلین۔ خدا تمہیں تمہاری ماں سے زیادہ خوش رکھے یہی تہ دل سے اسکی دعا ہے۔"

"اے آسمان!" ہیلین نے کہا۔"جذبات لطیف کا یہ اظہار اور آپ کے ہاتھ کا اس طرح کانپنا ... موسیو کیا آپ نے کہا میرے والد مجھ سے ملنے کو یہاں آئے ہیں؟"

"ہاں"

"یہاں ریمبولیٹ میں؟"

"ہاں"

"اور وہ مجھے دیکھ کر بہت خوش ہوئے؟"

"بہت ہی خوش"

"مگر شاید صرف دیکھنے کی خوشی ان کے لئے کافی نہ تھی۔ وہ مجھ سے باتیں کرنا اور میری زندگی کی داستان اپنی زبانی بیان کرنا چاہتے تھے۔ کہ میں اس محبت کے لئے ان کا شکریہ ادا کر سکوں ... میں ان کے قدموں میں گر کر دعائے خیر حاصل کروں۔ اوہ!" ہیلین نے اجنبی کے قدموں میں دوزانو ہوتے ہوئے کہا۔"اوہ پیارے باپ میں آپ کے قدموں میں گر دعائے نیک کی التجا کرتی ہوں۔"

"ہیلین۔ میری عزیز۔ میری بیٹی تمہاری جگہ میرے قدموں میں نہیں۔ دل میں ہے۔ آؤ۔ میری گود میں آؤ۔"

"میرے والد... پیارے والد" ہیلین کی زبان سے نکلا۔

"اس کے باوجود" وہ سلسلہ بیان جاری رکھ کر کہنے لگا۔"یہ امر واقعہ ہے کہ میں یہاں کسی اور نیت سے آیا تھا۔ میرا آنا اس خیال سے تھا کہ حقیقت حال سے انکار کر کے تم سے اجنبی ہی بنا رہونگا۔ مگر جب تم میرے پاس آئیں۔ جب تمہارا ہاتھ میرے ہاتھ سے مس ہوا۔ جب میں نے تمہاری آواز میں تمہاری جنت آشیاں ماں کی آواز کو پہچانا۔ تو میرے لئے اس ریا کو برقرار رکھنا دشوار ہو گیا.. مگر تم سے میری التجا ہے مجھے اس کمزوری کے اظہار پر متاسف نہ ہونے دینا۔ اور اس واقعہ کو پوشیدہ ہی رکھنا.."

"مجھے اپنی ماں کی مقدس قبر کی سوگند۔ ایسا ہی ہوگا" ہیلین نے جوش سے کہا۔

"بس بس۔ اسی کی ضرورت تھی۔" اجنبی نے کہا۔"اور اب سنو۔ کیونکہ میں عنقریب تم سے رخصت ہونے والا ہوں۔"

"کیا۔ اتنی جلد؟"

"افسوس کہ یہ ضروری ہے۔"

"پیارے باپ کہئے۔ جو آپ کہیں گے میں اسکی دل و جان سے تعمیل کرونگی۔"

"کل تم پیرس کو روانہ ہو جاؤ گی۔ جہاں تمہارے لیے مکان کا انتظام کر دیا گیا ہے۔ میڈم ڈسروکس تمہیں اپنے ساتھ وہاں لے جائے گی۔ اور جب مجھے ذراسی فرصت بھی ملی میں وہیں تم سے ملنے آؤنگا"

"خدارا جلد آئیے اور اس بات کو بھول نہ جائیے کہ میں دنیا میں تنہا ہوں۔"

"میں جسقدر جلد ممکن ہوا آؤنگا" اور یہ کہتے ہوئے اجنبی نے ہیلین کی خوشنما پیشانی پر شوق سے بوسہ دیا۔ وہ بوسہ جو کسی باپ کے لیے اتنا ہی راحت بخش ہوتا ہے۔ جیسے کسی اور حالت میں عاشق جانثار کے لیے۔

اس کے دس منٹ بعد میڈم ڈسروکس شمع ہاتھ میں لیے کمرہ میں داخل ہوا تو ہیلین دوزانو ہو کر دعا کر رہی تھی۔ اسی حالت میں اس نے میڈم ڈسروکس سے شمع آتشدان پر رکھنے کو کہا اور وہ اسے رکھ کر چلی گئی۔

تھوڑی دیر دعا کرنے کے بعد ہیلین اٹھی۔ اور کمرہ میں چاروں طرف اس طرح دیکھنے لگی گویا معلوم کرنا چاہتی تھی کہ یہ سب ایک دل خوش کن خواب تو نہیں تھا۔ مگر اس کے اپنے جذبات نے یقین دلایا کہ اسکی زندگی میں ایک عظیم واقعہ ظہور میں آیا ہے اسے گیسٹن کا بھی خیال آیا۔ اور اس نے سوچا کہ یہ باپ جس کے روبرو آنے سے اسے اتنا ہراس تھا۔ مگر جس نے خود اپنے عہد شباب میں ایسے جوش سے عشق کرکے اتنی تکالیف اٹھائیں۔ اپنی بیٹی کی جائز محبت میں مانع نہیں ہوگا۔ علاوہ بریں گیسٹن ایک قدیم عزت دار خاندان کا رکن تھا۔ اور سب سے بڑھکر اسے اس سے اس درجہ محبت تھی کہ اگر اسکی زندگی اور گیسٹن کی جدائی کا سوال پیش ہوتا تو وہ موت کو ایسی زندگی پر ترجیح دیتی۔ ایسے حالات میں اسے یقین ہو گیا کہ میرا باپ جسے مجھ سے اس درجہ محبت ہے اپنے انکار سے میری دلشکنی منظور نہ کرے گا۔

گیسٹن نے اپنی طرف سے جن مشکلات کا ذکر کیا تھا ان کی نسبت اس نے سوچا کہ بآسانی رفع کر دی جائیں گی۔ پس رات کو سوتے وقت ہیلین کا دل ہر طرح بشاش روشن اور پر امید تھا۔

ادھر جب گیسٹن کو اس کے گرفتار کنندوں نے کئی طرح کی غلط فہمیوں کا عذر پیش کرکے بارہا معافی چاہتے ہوئے رہا کیا اور وہ سیدھا اپنا کوٹ اور لبادہ اٹھانے کے لئے گیا تو اسے یہ

دیکھ کر خوشی ہوئی کہ دونوں چیزیں اسی جگہ پڑی ہیں۔ جہاں اس نے انہیں رکھا تھا۔ اس نے فکرمند ہو کر پاکٹ بک کھولی۔ مگر اس میں ہر چیز بدستور تھی اور اب مزید احتیاط کے لئے اس نے لاجانکیہ کے پتہ کا کاغذ جلا دیا۔ یوم فردا کے متعلق دو دن کو متفرق احکام دیئے پھر وہ بھی سو گیا۔

اس اثنا میں ٹانگر رائل ہوٹل کے دروازہ سے دو گاڑیاں روانہ ہوئیں۔ ایک میں دو آدمی سفری لباس پہنے بیٹھے تھے۔ اور اس کے آگے پیچھے کئی سوار تھے۔

دوسری میں صرف ایک آدمی فراخ لبادہ اوڑھے بیٹھا تھا۔ یہ گاڑی بیبر پڈو الانائل تک پہلی گاڑی کے پیچھے گئی۔ مگر وہاں دونوں جدا ہو گئیں اور ایک پیلیس رائل کے سامنے ٹھیری اور دوسری ردڈا دیبائے میں جا کر رک گئی۔

باب ۔ ۱۰

ایپی ڈڈبائے کا خواب

ڈیوک ڈارلینز کا یہ دستور تھا کہ رات کو کتنا مصروف رہے یا کتنا بھی تھکا ماندہ ہو ضرور علی الصبح اٹھ کر کاروباری معاملات پر توجہ دیتا تھا۔ پہلے شب خوابی کے لباس میں ڈوبائے کے ساتھ مل کر کام کرتا پھر ایک مختصر او منتخب دربار ہوتا اور اس کے بعد ملاقاتوں کا سلسلہ جو شروع ہوتا۔ تو گیارہ بارہ بجے تک جاری رہتا تھا۔ بعد ازاں کونسلوں کے افسران اعلیٰ لاولیر اور لیبلانک اپنی اپنی کارگذاری بیان کرتے۔ اور سب سے آخر میں تورسا ڈاک کے اہم خطوط بغرض معائنہ پیش کرتا۔ ڈھائی بجے چاکولیٹ نوش کرنے کا وقت تھا۔ اور ریجنٹ کی عادت تھی کہ اسے دوستوں میں بیٹھ کر ہنستے اور باتیں کرتے ہوئے پیتا تھا۔ ساڑھے چار بجے خواتین دربار کی ملاقات کا وقت آتا۔ اور اس کے بعد بیگم سے ملنے کا۔ ڈیوک کا آخری کام نوعمر بادشاہ سے ملاقات کرنا ہوتا تھا جسے وہ ہر روز ملتا۔ اور اس سے بڑے ادب و احترام کا سلوک کرتا تھا۔

ہفتہ میں ایک بار وہ غیر ملکی سفیروں سے ملتا اور اتوار کو اپنے پرائیویٹ گرجا میں وعظ سنتا تھا۔

ایام کونسل میں ۶ بجے اور باقی دنوں کو ۵ بجے کاروبار کا سلسلہ ختم ہوجاتا اور ریجنٹ یا تو ناٹک دیکھنے یا اپنی دختر میڈم ڈا بیری سے ملنے چلا جاتا - اگرچہ اب وہ ریوم سے اس کی شادی کے باعث کشیدہ خاطر تھا -

نصف شب کے قریب دعوتی جلسے منعقد ہوتے جو ایک تاریخی شہرت رکھتے ہیں - ان میں صرف دس پندرہ منتخب احباب شریک ہوتے تھے اور ریجنٹ کی موجودگی آزادی کلام کو روکنے کی بجائے اسکی ترقی کا موجب ثابت ہوتی -

ان جلسوں میں بادشاہوں - وزیروں - مشیروں - اور اراکین و خواتین دربار پر خوب ہی تبصرہ ہوتا تھا - ہر بات جو ان کے متعلق کہی جاسکتی ہو - کہی جاتی تھی - متکلم کا فرض صرف اتنا تھا کہ جو کچھ اسے کہنا ہو ظرافت اور فراست کے ساتھ کہے - آخر جب مہمان رخصت ہوتے تو محل کے سب دروازے بند اور مقفل کردیے جاتے تھے - پھر کتنا بھی ضروری کام ہو - کوئی شخص صبح تک ریجنٹ کے پاس نہیں جا سکتا تھا -

ڈوبائے کی ہرچند اس سے بہت بے تکلفی تھی - تاہم ان دعوتی جلسوں میں وہ بہت کم شریک ہوتا تھا - اس لئے کہ اسکی بگڑی ہوئی صحت آزادی اکل و شرب کی اجازت نہ دیتی تھی - لیکن بدنی طور پر غیر حاضر ہونے کے باوجود وہ تذکرتاً ہمیشہ ان جلسوں میں موجود رہتا تھا - حاضرین اس پر کئی طرح نکتہ چینیاں کرتے اور ان کے پرلطف اعتراضات پر خود ریجنٹ بڑے زور سے ہنسا کرتا تھا ڈوبائے جانتا تھا کہ ان جلسوں میں میرا ذکر خیر اکثر رہتا ہے مگر اسے اسکی چنداں پروا نہ تھی کیونکہ اسے معلوم تھا کہ ریجنٹ عادتاً ان سب باتوں کو جنہیں وہ ایسے موقعوں پر سنتا ہے - صبح کو اکثر بھول جاتا ہے -

مگر ان جلسوں سے دور رہتے ہوئے بھی ڈوبائے ان کے نزدیک ہوتا تھا - ریجنٹ کی نگرانی کو وہ اپنا فرض خاص سمجھتا تھا - ڈیوک ڈارلینز سوتا ہو یا جاگتا جلسہ دعوت میں ہو یا بزم طرب میں ڈوبائے بے تکان اسکی حفاظت جاری رکھتا تھا -

ریمبولیٹ سے واپس آکر اس نے ہیبٹ ٹیلین کو جو زین سواری میں پیرس تک آیا تھا بلایا اور قریباً ایک گھنٹہ اس سے باتیں کیں - پھر چار پانچ گھنٹے سویا - اور سویرے ہی اٹھ کر ریجنٹ کے بیدار ہونے سے بھی پہلے اسکی خوابگاہ میں پہنچا -

ریجنٹ ابھی محو خواب تھا - ڈوبائے تھوڑی دیر اس کے سرہانے کھڑا کچھ ایسی مسکراہٹ

سے اسکی طرف دیکھتا رہا۔ جس میں لنگور اور شیطان کے تبسم کا مشترکہ اثر تھا۔

آخر اسے بیدار کرنے کی نیت سے آگے بڑھا اور قریب جا کر کہنے لگا "حضور والا اٹھئے بہت دن نکل آیا۔"

ڈیوک نے آنکھیں کھولیں۔ مگر ڈوبلٹے کی منحوس صورت دیکھ کر دیوار کی طرف منہ پھیر لیا۔ اور بولا "کون۔ ایبی! جاؤ شیطان کے حوالے۔"

"لیکن حضور کا خادم اس دربار میں پہلے ہو آیا۔ افسوس وہاں ملاقات کی فرصت نہ ملی۔"

"اچھا تو دفع ہو جاؤ۔ میں بہت تھکا ہوا ہوں۔"

"اس لئے کہ رات بے حد مصروفیت رہی ہے"

"کس طرح؟" ڈیوک نے کروٹ لے کر پوچھا۔

"بندگان عالی کسی شخص سے صبح کے سات بجے ملنے کا وعدہ کریں تو پھر رات کی مصروفیتوں میں تخفیف ہونی چاہیئے۔"

"تو کیا میں نے تم سے سات بجے ملنے کا وعدہ کیا تھا؟"

"جی ہاں کل صبح سینٹ جرمینز کو جانے سے پہلے"

"ٹھیک۔ مجھے یاد آ گیا" ریجنٹ نے تسلیم کیا۔

"شاید حضور کو اس وقت خیال نہیں تھا۔ کہ رات اتنی تھکا نے والی ثابت ہوگی؟"

"تھکانے والی! میں تو سات ہی بجے دسترخوان سے اٹھ آیا تھا۔"

"ہاں مگر اس کے بعد؟"

"اس کے بعد!"

"اوہ! یہ تو فرمایئے حضور کا اطمینان ہو گیا؟ وہ لڑکی واقعی اس قابل تھی کہ اتنی زحمت گوارا کی جاتی؟"

"کیسی زحمت؟"

"وہ جو آپ نے ۷ بجے دسترخوان سے اٹھنے کے بعد سفر کے متعلق اٹھائی۔"

"تمہارے حساب یہاں سے سینٹ جرمینز کا فاصلہ کچھ بہت زیادہ ہے؟"

"جی نہیں وہ تو صرف چند قدم ہے۔ مگر اس چھوٹے فاصلہ کو بھی طول دیا جا سکتا ہے۔"

"کس طرح؟"

"ریپبولیٹ کی راہ سے جا کر۔"
"ایبی کچھ خواب دیکھے ہے ہو گیا؟"
"جی ہاں ممکن ہے۔ بہرحال میں اپنا خواب عرض کرتا ہوں حضور دیکھیں گے کہ میں سوتے میں بھی آپ کو فراموش نہیں کرتا۔"
"معلوم ہو گیا کوئی تازہ شرارت سوچ کر آئے ہو۔"
"بالکل نہیں۔ صرف اپنا خواب عرض کرتا ہوں مجھے ایسا معلوم ہوا کہ حضور نے لاٹریلیج میں بارہ سنگھے کا تعاقب کیا اور وہ شاندار جانور کسی عالی نسب حیوان کی طرح تھوڑی دیر تکلیف دینے کے بعد آخر جمپورسی کے قریب مارا گیا۔"
"اس حد تک تمہارا خواب حقیقت سے ملتا ہے۔ آگے چلو"
"بعدازاں حضور ریسنٹ جرمینز میں واپس آئے۔ ساڑھے پانچ بجے کھانا تناول فرمایا اور ساڑھے سات بجے ایک گاڑی جس پر امتیازی نشان نہ ہو۔ چار گھوڑوں سے تیار کرنے کا حکم دیا۔"
"یہ بھی صحیح ہے۔ آگے؟"
"ساڑھے سات بجے گاڑی کی تیاری پر حضور نے لافیر کے سوا باقی سارے ارکین کو رخصت کر دیا اور خود بدولت لافیر کے ساتھ گاڑی میں سوار ہوئے۔ کیا یہ ٹھیک ہے؟"
"چلو، آگے چلو۔"
"گاڑی ریپبولیٹ کی جانب روانہ ہوئی اور پونے دس بجے شہر کے دروازہ پر رکی وہاں سے لافیر گاڑی کے اندر ٹانگہ رائل ہوٹل تک گیا۔ اور حضور ایک گھوڑی پر سوار ہو کر پیچھے ہو لئے۔"
"ایبی یہاں پہنچ کر تمہارا خواب کسی قدر الجھنے لگا ہے۔"
"جی نہیں۔ بالکل نہیں۔"
"اچھا تو کہو۔"
"ہوٹل میں پہنچ کر لافیر کھانا کھانے لگا تو خدام اسے اکسلنسی کے لقب سے مخاطب کرتے تھے اس وقت حضور نے موقعہ پا کر گھوڑی نوکر کے سپرد کی اور خود ایک خوشنما چھوٹے کمرہ کی طرف چلے۔"

"شیطان تم کہاں چھپے ہوئے تھے؟"

"میں؟ حضور میں تو یہاں سے ہل کر نہیں گیا۔ یہیں بے خبر سوتا تھا ۔ اور اس کا ثبوت یہ ہے کہ جو کچھ عرض کر رہا ہوں خواب ہے۔"

"اچھا تو اس کمرہ میں کیا تھا؟"

"دروازہ پر ایک بدصورت ادھیڑ عمر کی عورت لمبی پتلی زرد رو مُشتِ استخوان۔"

"ڈوباٹے میں یہ الفاظ ڈسرکس کے کانوں تک پہنچا دونگا ۔ اور یقین جانو جب تم اسے نظر آگئے وہ تمہاری آنکھیں نکال لے گی۔"

"اور کمرہ کے اندر ۔ ۔ ۔ اوہ! میرے خدا۔"

"شاید تم اپنے خواب میں کمرہ کا اندرونی حصہ نہیں دیکھ سکے۔"

"حضور تین لاکھ فرانک کے خرچ سے میں نے جو خفیہ پولیس قائم کی ہے وہ اگر کسی کمرہ کے اندر نہ دیکھ سکے تو پھر اس کے رکھنے سے فائدہ؟"

"اچھا تو تم نے کیا دیکھا؟"

"ایک نہایت خوبصورت نازک بدن برنٹین لڑکی ۱۶ ۔ ۱۷ سال عمر کی۔ جسے کلیسن آف اگسٹائن خانقاہ سے ایک راہبہ کی معیت میں ڈیمو پلیٹ لایا گیا تھا۔ مگر اس راہبہ کی تکلیف دہ موجودگی کو فوراً ہی رفع کر دیا گیا۔ کیا یہ ٹھیک ہے؟"

"ڈوباٹے بارہا مجھے خیال آتا ہے کہ شیطان نے مجھے برباد کرنے کے لئے تمہاری صورت اختیار کر لی ہے۔"

"نہیں حضور۔ بچانے کے لئے۔"

"بچانے کے لئے! میں نہیں مانتا۔"

"نہ سہی مگر یہ فرمائیے آپ اسے دیکھ کر خوش ہوئے؟" ڈوباٹے نے پوچھا۔

"خوش! میں اسے دیکھ کر مسحور ہو گیا۔ بہت پیاری لڑکی ہے۔"

"آپ نے اسے دور سے منگایا تھا۔ اگر وہ ایسی نہ ہوتی تو اس کو مفت کی زحمت سمجھا جاتا" ریجنٹ کی پیشانی پر بل پڑ گئے۔ مگر یہ سوچ کر کہ ڈوباٹے کو باقی حالات کا علم نہیں مسکرانے لگا۔

"ڈوباٹے تم یقیناً کوئی بڑے آدمی ہو۔"

"حضور آپ کے سوا میری عظمت میں کسے شک ہے آپ ہی مجھے بے عزت کرتے ہیں . . ."

"بے عزت!"

"ہاں۔ آپ اپنے رازِ محبت کو مجھ سے چھپاتے ہیں۔"

"ڈوبلیرے۔ اس میں خفا ہونے کی بات نہیں۔"

"مگر حضور میری خفگی کی وجہ ہے۔"

"کیا؟"

"اگر آپ کو برطین نازنین ہی درکار تھی۔ تو مجھے حکم دیا ہوتا۔ کیا میں اس کا انتظام نہ کرسکتا؟"

"کیوں نہیں۔"

"بے شک کرسکتا۔"

"ایسی ہی خوبصورت؟"

"اس سے بہتر۔ آپ شاید یہ سمجھتے ہیں کوئی نادر خزانہ مل گیا ہے۔"

"اوہ! اوہ!"

"مگر جب آپ کو اسکی حقیقت معلوم ہوئی اور آپ نے جانا وہ کون ہے . . ."

"ایبی خدا کے لیے تمسخر چھوڑ دو۔"

"حضور تنگ کرتے ہیں۔"

"کس طرح؟"

"صرف ایک نگاہ سے مسحور ہوجاتے ہیں۔ اور ایک رات کا عرصہ آپ کو مفتون بنانے کے لئے کافی ہے۔ آپ یہ سمجھتے ہیں دنیا میں اس کے برابر کوئی خوبصورت عورت نہیں۔ کیا وہ ایسی حسین ہے؟"

"بے نظیر"

"اور پارسا؟"

"ٹھیک"

"مجسم نیکی؟"

"بالکل صحیح"

"تو میں اس سے زیادہ کیا کہوں کہ یہ حضور کی بربادی کی علامات ہیں۔"

"میری؟"

"ہاں۔ اس لئے کہ وہ لڑکی فاحشہ ہے۔"

"چپ۔ ابھی!"

"چپ کیوں؟"

"خبردار جو ایک لفظ منہ سے نکالا۔"

"حضور نے ایک خواب دیکھا تھا۔ مجھے اسکی کیفیت بھی بیان کر لینے دیجئے۔"

"موسیو جوزف میں تمہیں قید خانہ بیسٹیل میں بھجوا دوں گا۔"

"آپ کو اختیار ہے۔ مگر خادم یہ ظاہر کئے بغیر نہیں رہ سکتا کہ وہ لڑکی . . ."

"میری بیٹی ہے۔"

ڈوبائے سکتہ کی حالت میں پیچھے ہٹ گیا۔

"آپ کی بیٹی! . . . اور اسکی ماں کون ہے؟"

"ایک ایماندار عورت جو خدا کا شکر ہے تمہاری منحوس صورت دیکھے بغیر مر گئی۔"

"اور یہ لڑکی؟"

"اس وقت تک اس لئے پوشیدہ رکھی گئی کہ تم ایسوں کی ناپاک نظر سے محفوظ رہے۔"

ڈوبائے نے جھک کر سلام کیا اور چپ چاپ رخصت ہو گیا۔

ریجنٹ اسکی طرف فاتحانہ انداز سے دیکھ رہا تھا۔

جاتے وقت دروازہ بند کرتے ہوئے ڈوبائے آہستگی سے کہنے لگا "میں نے تو سمجھا تھا۔ یہ سازش مجھے لاٹ پادری کا درجہ دلائے گی۔ مگر اب کارڈینل بننا کچھ دشوار معلوم نہیں ہوتا"

باب - ۱۱

گل و بلبل

وقت معینہ پر گیسٹن سیلین کے آستانہ پر حاضر ہو گیا۔ میڈم ڈسروکس نے اسے اندر آنے سے روکا۔ مگر سیلین نے بڑے استقلال سے اصرار کیا کہ اپنے متعلق میں ہر قسم کے نیک و بد کو اچھی طرح سمجھتی ہوں اور ایم۔ ڈالوری سے جو الوداعی ملاقات کرنے آئے ہیں ضرور ملوں گی ناظرین

بھولے نہ ہوں گے کہ گیسٹن نے سفر کے دوران میں اپنا نام ایم۔ڈا لوری رکھ لیا تھا۔ اور اسکی خواہش یہ تھی کہ ان خاص آدمیوں کے سوا جن کا اس کے پیرس والے کام سے قریبی تعلق تھا۔ باقی سب اسی کو اس کا اصلی نام سمجھیں۔

میڈم وشر وکس کو ناچار ہیلین کے اصرار کے آگے جھکنا پڑا۔ پھر اس نے کوشش کی کہ کسی طرح دونو کی گفتگو سُن لی جائے۔ مگر ہیلین نے اُسے کمرہ سے نکالکر دروازہ بند کر دیا۔

"آہ! گیسٹن"۔ وہ اپنے دلدار سے مخاطب ہو کر کہنے لگی "مجھے بہت دیر سے تمہارا انتظار تھا۔ دلی اضطراب کی وجہ سے میں رات بھر نہیں سوئی ہُوں"

"ہیلین یہی میرا حال ہے۔" اس نے جواب دیا "مگر تم کس شان و شوکت میں رہتی ہو... کیسی دلفریب آرائش ہے..."

ہیلین مسکرائی:

"اور تمہاری یہ خوشنما پوشاک... تمہارا یہ مکلل معجر... بخدا ہیلین اس طرح تم کیسی پیاری نظر آتی ہو!"

"مگر تم کچھ زیادہ خوش معلوم نہیں ہوتے۔"

گیسٹن نے اس کا جواب دیئے بغیر اپنے سوالات کا سلسلہ جاری رکھا۔

"یہ خوشنما پردے... یہ بیش بہا تصویریں ہیلین یہاں کا سارا سامان ظاہر کرتا ہے کہ تمہارے اعزا بہت مالدار ہیں۔"

"میرا یہی خیال ہے"۔ ہیلین نے مسکراتے ہوئے جواب دیا "مگر یہ پردے اور سامان جسکی تم اتنی تعریف کرتے ہو۔ مجھے بتایا گیا ہے کہ پرانے اور فیشن سے باہر ہیں۔ عنقریب ان کے بدلے نئی آرائش ہوگی۔"

"آہ ہیلین تم اب بیگم بن جاؤگی۔" گیسٹن نے آہ سرد بھر کر کہا "ابھی سے یہ حال ہے کہ مجھے باریاب ہونے کے لئے بہت دیر انتظار کرنا پڑتا ہے۔"

"پیارے گیسٹن۔ تمہیں انتظار کی شکایت! کیا جھیل کی ڈونگی میں تم گھنٹوں میرا انتظار نہیں کرتے تھے؟"

"ہاں مگر ان دنوں تم خانقاہ میں رہتی تھیں۔ اور وہاں کی منتظمہ کی اجازت کا خیال رہتا تھا کسی خانقاہ کی حدود کو بہت مقدس گنا جاتا ہے۔ کیوں ٹھیک ہے؟"

"ہاں"

"ان میں حفاظت۔ اور اطاعت یہ ساری باتیں شامل ہوتی ہیں۔"

"درست ہے۔ اور تم میری خوشی کا اندازہ یہ جان کر بآسانی کر لو گے کہ یہاں بھی مجھے وہی حفاظت اور وہی محبت حاصل ہے۔ بلکہ اس سے بھی زور دار اور دیدیا۔"

"کیا!" گیسٹن نے حیرت زدہ ہو کر کہا۔

"مجھے . . ."

"کہو ہیلین میں سنتا ہوں۔"

"گیسٹن یہاں میں اپنے والد کے پاس آگئی ہوں۔"

"والد! . . . آہ پیاری ہیلین۔ تمہاری اس خوشی میں میں بھی حصہ لیتا ہوں۔ کیا راحت ہے کہ اب میری پیاری ہیلین کی نگرانی کے لئے اس کا باپ موجود ہے۔"

"نگرانی ہاں . . . مگر دور سے۔"

"تو کیا وہ تم سے جدا ہے؟"

"افسوس دنیا جس ایک دوسرے سے جدا رہنے پر مجبور کرتی ہے۔"

"اس میں کوئی راز ہے؟"

"راز جس کا مجھے بھی علم نہیں۔ ورنہ یقیناً میں تمہیں سارے حالات سے خبردار کر دیتی۔ گیسٹن تم سے میں کوئی بات چھپا کے نہیں رکھتی۔"

"کوئی نقص ولادت . . . کوئی خاندانی کمزوری . . . کوئی عارضی مشکل؟"

"مجھے معلوم نہیں۔"

"بے شک کوئی راز ہے مگر" اس نے مسکراتے ہوئے کہا "ہیلین تمہارے والد نے روک دیا تو میں اس کے اظہار پر مجبور نہیں کرتا۔ بہرحال میں چند اور سوالات تو پوچھ سکتا ہوں؟"

"ہاں۔ کیوں نہیں۔"

"کیا تم خوش ہو؟ کیا تمہارے والد کی ذات قابل فخر ہے؟"

"میرا خیال ہے وہ بہت نیک اور شریف ہیں۔ ان کی آواز دل فریب اور راحت بخش تھی"

"آواز! مگر صورت میں کیا وہ تم سے ملتے ہیں؟"

"مجھے معلوم نہیں کیونکہ میں نے انہیں نہیں دیکھا۔"

"نہیں دیکھا؟"

"نہیں۔ اس لئے کہ کمرہ میں تاریکی تھی۔"

"باپ نے اپنی بیٹی کی صورت کو دیکھنا منظور نہ کیا . . . اور تم اتنی خوبصورت ! ہائے یہ کیا سرد مہری ہے!"

"گیسٹن تم اسے سرد مہری نہ کہو وہ مجھے اچھی طرح جانتے ہیں۔ ان کے پاس میری تصویر ہے . . . وہی تصویر جس کی وجہ سے پچھلی بہار میں تمہیں اتنی بدگمانی ہوئی تھی۔"

"مگر یہ معما میری سمجھ میں نہیں آتا۔"

"میں کہہ رہی ہوں کمرہ میں تاریکی تھی۔"

"اس صورت میں بتیوں کے جھاڑ روشن کئے جاسکتے تھے" گیسٹن نے کہا۔

"ہاں مگر اس وقت کہ انسان کو اپنی صورت دکھانا منظور ہو۔ جب صورت چھپانا ہی لازم ہو . . ."

"کیا!" گیسٹن نے قطع کلام کرتے ہوئے کہا "آخر باپ کو اپنی بیٹی سے صورت چھپانے کی کیا ضرورت ہوسکتی ہے؟"

"میری رائے میں اسکی خاص وجوہ ہیں اور میری نسبت تم انہیں اچھی طرح سمجھ سکتے ہو۔"

"اوہ ہیلین" گیسٹن نے کہا "تمہاری باتوں سے میرے دل میں کئی طرح کے اندیشے پیدا ہورہے ہیں۔"

"گیسٹن تم اپنے اندیشوں سے مجھے خوف زدہ کر رہے ہو۔"

"مگر تمہارے باپ نے اس ملاقات میں کن باتوں کا ذکر کیا؟"

"اس گہری محبت کا جو انہیں مجھ سے ہے"

گیسٹن چونکا۔

"انہوں نے قسم کھاکر کہا کہ تم آئندہ ہر طرح خوش رہوگی۔ تمہارا مستقبل غیر یقینی نہیں ہوگا۔ کیونکہ میں ان سب باتوں کو نظر انداز کردوں گا۔ جنکی وجہ سے میں نے اب تک تمہیں اپنی بیٹی تسلیم نہیں کیا تھا۔"

"الفاظ۔ خالی الفاظ۔ میں پوچھتا ہوں اس نے اپنے ارادوں کا ثبوت کیا دیا؟ ہیلین معاف کرنا کہ میں اس بدگمانی کا اظہار کرتا ہوں۔ مگر سچ جانو مجھے کسی آنے والی مصیبت کا خطرہ ہے

اگر کوئی طاقت عارضی طور پر تمہاری فرشتگان جنت کی سی معصومیت کو شیاطین دوزخ کی خباثت وذکاوت میں بدل دے۔ تو شاید تم میرا مطلب اچھی طرح سمجھ جاؤ۔ پھر مجھے تم سے وہ سوالات نہ پوچھنے پڑیں جواب اس قدر ضروری معلوم ہوتے ہیں۔"

"گیسٹن میں تمہاری باتوں کو بالکل نہیں سمجھ سکی اور نہیں جانتی ان کا کیا جواب دوں..."

"معصوم ہستی!"

"پھر بھی؟"

"اس نے غیر معمولی محبت کا اظہار کیا تھا؟"

"ہاں"

"مگر تاریکی میں جب اسے تم سے کچھ کہنا ہوتا تھا...؟"

"تو وہ میرا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے لیتا تھا۔ میں سچ کہتی ہوں۔ اس کا ہاتھ مجھ سے زیادہ کانپتا تھا۔"

گیسٹن نے غصہ میں دونو مٹھیاں کس لیں۔

"وہ تم سے پدرانہ شفقت سے بغلگیر ہوا؟"

"اس نے میری پیشانی پر صرف ایک بوسہ دیا جو میں نے دوزانو ہو کر لیا۔"

"ہیلین"۔ نوجوان نے سخت اضطراب کی حالت میں کہا "میرے اندیشے بے بنیاد نہیں تھے تم سے غداری کی گئی ہے ... تمہیں کسی خوفناک جال میں پھنسایا گیا ہے ہیلین سچ جانو۔ یہ مرد جو اپنے آپ کو تاریکی میں چھپاتا اور روشنی میں آنے سے خوف کھاتا ہے ... جو تمہیں اپنی بیٹی ظاہر کرتا ہے۔ ہرگز ہرگز تمہارا باپ نہیں "

"گیسٹن تم مجھے رنجیدہ کرتے ہو"

"ہیلن جنت کے فرشتے تمہاری معصومیت پر رشک کھاتے ہیں۔ مگر افسوس اس ناپاک دنیا میں اس جنس گراں کا کوئی قدر دان نہیں۔ یہاں مرد فرشتوں کی عزت کھونے اور حرمت لینے میں دریغ نہیں کرتے۔ یہ آدمی جس کا تم ذکر کرتی ہو۔ میں اسے دریافت کروں گا۔ میں اسے مجبور کردوں گا کہ تمہاری محبت اور عزت کی قدر کرے اور اگر وہ کوئی سخت ہی نافرجام نہیں ہے تو اس سے معلوم کردوں گا کہ اسکو تمہارا باپ کہکر عزت کروں۔ یا ذلیل ہستی سمجھ کر پاؤں تلے کچل دوں۔"

"گیسٹن۔ تمہارے دماغ کو وحشت ہو گئی ہے۔ ورنہ کوئی وجہ نہیں کہ تم ایسے خیالات کو دل میں جگہ دو۔ مگر خیر چونکہ تم نے کئی طرح کے شبہات پیدا کر دیے ہیں۔ ورنہ فطرت انسانی کی ان تاریک نفرت انگیز پیچیدگیوں پر روشنی ڈالی ہے۔ جن کے وجود کو میں اب تک تسلیم نہیں کرتی تھی۔ اس لئے ضروری ہے کہ میں بھی اس معاملہ پر تمہاری طرح آزادانہ گفتگو کروں۔ یہ بتاؤ۔ کیا میں اس شخص کے اختیار میں نہ تھی؟ کیا یہ مکان اسی کا نہیں ہے؟ کیا وہ لوگ جو میرے گرد موجود ہیں اسی کے حکم پر کام نہیں کرتے؟ بالفرض اس کے خیالات فاسد ہوتے تو پھر اتنے حزم و احتیاط کی کیا ضرورت تھی؟ گیسٹن اگر تمہیں مجھ سے محبت ہے۔ تو جو کچھ تم نے والد کی نسبت کہا یا دل میں سوچا۔ اس کے لئے سچے دل سے معافی مانگو۔"

گیسٹن مایوس نظر آنے لگا۔

"گیسٹن تم اس پاک اور مقدس ترخوشی کو جو مجھے زندگی میں پہلی بار حاصل ہوئی ہے خون نہ کرو۔ تم اس جان ناتواں کی واحد راحت کو مٹانے کی کوشش نہ کرو جو اب تک بارہا یہ سوچ کر روتی تھی کہ میں اس دنیا میں یکہ و تنہا ہوں۔ اور میرا کوئی مونس و غمگسار نہیں تم بیشک میرے دل و جان کے مالک ہو۔ گیسٹن تم سے مجھے وہ محبت ہے جو کسی بت پرست کو اپنے معبود سے نہیں ہوگی۔ مگر افسوس نامہربانی قدرت ہمیں راحت وصال سے بہرہ اندوز نہیں ہونے دیتی ہے۔ ایسی صورت میں تم اس راحت کے بدل کو جو میں اس نو یافتہ رشتہ میں پاتی ہوں۔ اور جو تمہاری جدائی کے درد کی ایک حد تک تلافی کرتی ہے تلف کر کے میرے بار اندوہ میں اضافہ نہ کرو۔"

"بیلین۔ معاف کرو۔" گیسٹن نے کہا۔ "تم سچ کہتی ہو۔ میرا ناپاک وجود تمہاری سچی راحت کا مزاحم ہے۔ اور ممکن ہے اس کا اثر قبیح تمہارے باپ کی محبت پر بھی ہو۔ مگر خدا کے لئے میرے تجربہ اور میری محبت کے اندیشوں کو نظرانداز نہ کرو۔ سفلی جذبات کے لوگ اکثر معصوم ہستیوں کی سہل اعتباری سے ناجائز فائدہ اٹھاتے ہیں۔ تمہارے دلائل کمزور ہیں اس لئے کہ ماہر اوباش فوراً ہی اپنے مجرمانہ خیالات کا اظہار نہیں کرتے۔ تشدد سے بے شک کامیابی حاصل ہو سکتی ہے مگر تمہاری عمر میں سامان عشرت بہم پہنچانا۔ رفتہ رفتہ نئے اثرات ڈالنا اور انجام کار ترغیب سے قابو میں لانا یہ کامیابی تشدد سے بہت زیادہ خوشگوار ہے۔ بیلین میرے ۲۵ سالہ تجربہ کی دانائی کو سنو۔ ۔ ۔ دانائی کا لفظ میں عمداً استعمال کرتا ہوں۔

اس لئے کہ الفاظ میرے نہیں اس محبت کے ہیں جو مجھے تم سے ہے۔ اور جو اتنی وفادار اور اطاعت گذار ہے کہ جب اسے تمہارے حقیقی والد کا علم ہو گیا۔ تو فوراً اسے تسلیم کرنے کو تیار ہوگی"

ہیلین چپ رہی۔

"پس میری التجا یہ ہے" گیسٹن نے سلسلہ کلام جاری رکھتے ہوئے کہا" کہ تم ابھی کوئی خاص فیصلہ نہ کرو۔ وہاں اپنے نواحی اثرات کو غور سے دیکھو۔ ان کا پوری طرح مشاہدہ کرو۔ اس عطر پر شک کرو جو تمہیں پیش کیا جائے۔ اس شراب سے حذر کرو جو تمہارے سامنے لائی جائے اور اسی طرح اے ہیلین ہر چیز کی طرف سے محتاط رہو۔ اور اپنی نگرانی کرو۔ کیونکہ تم میری راحت۔ میری عزت۔ میری زندگی ہو۔"

"میرے محسن میں تمہارے کہنے پر عمل کروں گی۔ اور یقین کرتی ہوں اس سے والد کے ساتھ میری محبت میں فرق نہیں آئیگا۔"

"اگر میں غلطی پر ہوں تو بے شک تم اسکی پرستش کرو۔"

گیسٹن تم بڑے فیاض ہو۔ بس اب ہم دونوں کی رائے ایک ہے۔"

"لیکن ذرا سا بھی شک ہو تو مجھے فوراً خط لکھنا۔"

"کیا تم جا رہے ہو؟"

"مجھے ضرور پیرس جانا ہے۔ وہاں میں ہوٹل موڈیس ڈیمر روڈس بورڈ ونٹے میں ٹھیروں گا۔ تم پتہ لکھ لو۔ مگر کسی کو دکھانا نہیں۔"

"اتنی احتیاط کس لئے؟"

گیسٹن نے تامل کیا۔

پھر کہنے لگا۔ "اس لئے کہ اگر تمہارے وفادار خادم کی موجودگی کا علم ہو گیا تو پھر نیت بدل کی صورت میں اسکی امداد کے امکانات کو باطل کر دیا جائے گا۔"

"گیسٹن تمہاری باتیں پُراسرار ہیں۔ خدا کی قدرت کہ والد ملے تو صورت چھپانے والے اور دلدار نصیب ہوا۔۔۔ میں یہ لفظ بدقت کہتی ہوں ۔۔۔ تو اس سے زیادہ پُراسرار"

"کم از کم میرے ارادوں سے تم اچھی طرح خبردار رہو۔" گیسٹن نے ہنسنے کی کوشش کرتے ہوئے کہا۔

"آہ۔ میڈم ڈسروکس آرہی ہے۔ شائد وہ سمجھتی ہے ہماری ملاقات کافی طویل ہو چکی

افسوس ہیں یہاں بھی اتنی ہی پابند ہوں جتنی خانقاہ میں تھی۔"

یہ کہتے ہوئے اس نے اپنا نازک ہاتھ پیش کیا جس پر گیسٹن نے محبت سے بوسہ دیا اتنے میں میڈم ڈسرڈکس نمودار ہوگئی۔ اور اس کے سامنے عاشق و معشوق نے ایک دوسرے کو رسمی سلام کیا۔

اس کے بعد گیسٹن پیرس کو روانہ ہوگیا۔ اوون بے صبری سے اس کا منتظر تھا مگر اس مرتبہ اسے اپنے آقا کی آہستہ روی کی شکایت نہیں ہوئی۔ کیونکہ تین گھنٹہ میں وہ پیرس پہنچ گئے۔

باب ۱۲

کپتان لاجانکیر

ناظرین کو معلوم ہے کہ رو ڈی بون انفانس میں ایک ہوٹل تھا۔ جہاں کھانے پینے کے علاوہ سکونت کا انتظام بھی ہو سکتا تھا۔

ڈوباسٹ سے بہ تفصیل ملاقات میں ٹیپن کو لاجانکیر کا نام معلوم ہوچکا تھا اس لئے اسے اوون کو بتایا اور اس سے یہ پولیس کے سارے افسروں تک پہنچ گیا۔ اس طرح یہ لوگ افسر مذکور کو پیرس کے تمام مشتبہ مقامات میں تلاش کرنے لگے۔ سیلامیر کی سازش کی وجہ سے جس کا ذکر ہم نے شوالیئر ڈہارمنٹل کی داستان میں کیا ہے۔ ان کو معلوم ہوچکا تھا کہ سازشی لوگ ہمیشہ یا کہاں جاتے ہیں۔

مگر اسے مسٹر ٹیپن کی خوش قسمتی سمجھئے یا اس کی ہوشیاری کا نتیجہ کہ خود اسی نے لاجانکیر کا جس کا ڈوباسٹ کو اب ہر وقت خیال لگا رہتا تھا۔ رو ڈی بون انفانس کے ہوٹل موئیڈیس ڈیمر میں سراغ لگا لیا۔

ہوٹل کے مالک نے ٹیپن کو کسی ڈیل کا تاجر سمجھ کر اس کے سوالات کا اخلاق سے جواب دیا اور کہا "کپتان لاجانکیر یہیں رہتے ہیں۔ مگر اس وقت سو رہے ہیں۔"

ٹیپن نے اس سے زیادہ پوچھنا ضروری نہیں سمجھا صبح کے ۲ بجے لاجانکیر کا ہوٹل مذکور میں سونا صاف ظاہر کرتا تھا کہ وہ یہیں سکونت رکھتا ہے۔

پین ہیلر

ہر قسم کے اندرونی اور بیرونی درد۔ موچ۔ چوٹ۔ گنٹھیا کے سبب جوڑوں یا گانٹھوں
میں ریاح یا سردی کے سبب سے کمر کو ٹھا۔ پنجہ۔ گردن یا اینٹھن وغیرہ سے جیسا بھی درد
ہو پین ہیلر کی مالش سے فوراً جاتا رہتا ہے۔ قیمت فی شیشی ایک روپیہ چار آنے
(عہ/) محصول ڈاک چھ آنے (۶/)

دیکھیے جناب یعقوب علی صاحب ایڈیٹر الحکم اپنے اخبار الحکم مورخہ ۷۔ اگست
۱۹۱۵ء میں کیا لکھتے ہیں۔

ڈاکٹر ایس کے برمن کا کامیاب علاج

مجھے ڈاکٹر ایس کے برمن کے متعلق ایک سے زیادہ مرتبہ الحکم میں لکھنا پڑا ہے۔
لیکن آج میں دلی شکر گذاری کے ساتھ ان کے کامیاب علاج کا ذکر کرتا ہوں۔
ناظرین الحکم کو یاد ہوگا کہ میری اہلیہ ایک سال سے زیادہ عرصہ سے بیمار رہے
سلسلہ کے معزز اور مخلص ڈاکٹروں اور طبیبوں نے ہماری ہمدردی اور توجہ سے اس کے
علاج میں کوشش کی۔ مگر ان کی حالت صحت کی طرف نہیں آئی۔ یہاں تک کہ وہ چلنے
پھرنے سے بالکل عاری ہوگئیں اور ٹانگوں کے درد نے لاچار کردیا۔ میرے بچوں
نے بطور خود ڈاکٹر برمن سے ان کی دوا دافع درد منگوائی اور اس کا استعمال شروع
کیا۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے ڈاکٹر صاحب کی دوا میری اہلیہ کے لئے نہایت
مفید ثابت ہوئی۔ وہ مریضہ جو چارپائی سے اٹھ نہیں سکتی تھی۔ میں دیکھتا ہوں
کہ دن بدن اس بیماری سے نجات پا رہی ہے۔ ایسی مفید دوا کے لئے میں اپنے
ناظرین کو سفارش کرتا ہوں کہ وہ ڈاکٹر ایس کے برمن کی ادویات جو نہایت
قیمتی اور مفید ہیں ضرور تاً استعمال کریں۔ (یعقوب علی ایڈیٹر الحکم قادیان)

ڈاکٹر ایس کے برمن نمبر ۵ تاراچند دت سٹریٹ کلکتہ

اشاعت اول

قیمت ۱۲ر

اگر آپ اب تک ہمارے ناولوں کے مستقل خریدار نہیں بنے تو بیرنگ کا منی آرڈر بھیجکر اب بن جائیے
اس سلسلہ میں کئی نہائت لاجواب ناول اول مرتبہ اردو میں شایع ہو رہے ہیں

جلد ۲

وطن پرست

الگزینڈر ڈوماس کے ناول ریجنٹس ڈاٹر کا اردو ترجمہ

منشی تیرتھ رام صاحب فیروزپوری

مترجم فسانہ لنڈن۔ خونی ہیرا۔ منزل مقصود وغیرہ

سنہ ۱۹۲۲ء

لال برادرس

۷۔ پارسنز روڈ نولکھا۔ لاہور

جارج سٹیم پریس لاہور میں باہتمام لالہ ایشرداس پرنٹر چھپا

اشاعت اول

اس دریافت کے بعد وہ سیدھا قصر شاہی میں جا کر ڈوبائے سے ملا جو ابھی ریجنٹ کی ملاقات سے فارغ ہوا تھا۔ اس اثنا میں کارکنان پولیس لاجانگیر نام کے بعض اور آدمیوں کا پتہ لگا چکے تھے۔ ایک شخص جس کا سراغ لادیلی نے لگایا اور اسے گرفتار بھی کر لیا۔ قابل اعتراض چیزوں کو بلا محصول شہر میں لانے کا کام کیا کرتا تھا۔ ایک اور جس کا نام لاجانگویل نکلا فرنچ گارد میں سارجنٹ تھا۔ اسی طرح کئی آدمی جن کے نام لاجانگیر سے ملتے جلتے تھے شبہ میں زیر حراست لائے گئے

"بہت خوب" ڈوبائے نے ٹیپن کی بیان کردہ کیفیت سن کر کہا "تم نے اصلی لاجانگیر کو دریافت کر لیا؟"

"جی ہاں۔"

"اس کا نام لاجانگیر ہے؟"

"جی ہاں لاجانگیر۔"

"ایل۔ اے۔ لا۔ جے۔ او۔ ان۔ جان۔ کیو۔ یو۔ آئی۔ ای۔ آر۔ ای۔ کیر؟" ڈوبائے نے پورے نام کے ہجے کرتے ہوئے پوچھا۔

"ہاں یہی۔"

"اور وہ کپتان ہے؟"

"جی ہاں کپتان۔"

"اس ہوٹل میں کیا کرتا ہے؟"

"رہتا ہے اور شراب پیتا ہے۔"

"بس تو وہی ہے۔" ڈوبائے نے کہا۔ "مگر کیا وہ سارے اخراجات بروقت ادا کر رہا ہے؟" بظاہر اس کے نزدیک یہ سوال خاص اہمیت رکھتا تھا۔

"جی ہاں اچھی طرح۔"

"شاباش ٹیپن۔ تم بہت سمجھدار آدمی ہو۔"

"یہ آپ کی عنایت ہے کہ ایسا سمجھتے ہیں۔" ٹیپن نے شرماتے ہوئے کہا۔ "ورنہ ظاہر ہے کہ اگر وہ اپنے اخراجات ادا نہ کر سکتا۔ تو خطرناک آدمی نہ سمجھا جاتا۔"

ڈوبائے نے دس لوئی انعام دیئے اور چند مزید ہدایات جاری کر کے روڈس بورڈ فنانسے کی طرف روانہ ہوا۔

اس جگہ ضروری معلوم ہوتا ہے کہ اس ہوٹل کے اندرونی حصہ کی کیفیت تفصیل کے ساتھ بیان کر دی جائے۔ یہ ایک دو منزلہ عمارت تھی جسکے نچلے حصہ میں شراب خانہ اور بالائی میں سکونتی کمرے تھے۔

کمرہ خاص میں چار بلوطی میزیں رکھی ہوئی تھیں۔ کھڑکیوں پر سرخ و سپید پردے لٹک رہے تھے۔ دیواروں کے برابر بنچیں اور دیوار الماری پر کئی گلاس رکھے ہوئے تھے۔ آرائش کی غرض سے چند خوشنما فریم کی تصاویر بھی آویزاں تھیں۔ مگر سب کی سب دھوئیں سے کالی اور بدبو دار ہو چکی تھیں۔ کمرہ میں ایک فربہ اندام شخص جس کا چہرہ سرخ اور عمر ۳۵ یا ۴۰ سال کی تھی۔ بارہ چودہ سال کی ایک زرد رو لڑکی کے پاس بیٹھا ہوا تھا۔

یہ اس ہوٹل کا مالک اور لڑکی اس کی واحد اولاد تھی۔

باورچی خانہ میں نوکر کھانا تیار کر رہا تھا۔

گھڑی نے ایک بجایا تھا کہ فرانسیسی گارد کا ایک جوان کمرہ میں داخل ہوا۔ اور دروازہ میں کھڑا ہو کر اس انداز سے گویا کسی ہدایت کو جو اسے دی گئی تھی یاد کرنے کی کوشش کر رہا ہو۔ آہستگی سے کہنے لگا "روڈس بورڈ ونانے ہوٹل موٹیدس ڈبیر۔ کمرہ خاص میں بائیں طرف والی میز پر بیٹھ کر انتظار کرنا۔"

اس کے بعد اپنے ملک کا یہ قابل قدر محافظ سیٹی میں کچھ گاتا۔ موچھوں کو بل دیتا کمرہ میں داخل ہو کر میز کے پاس بیٹھ گیا۔

یہاں بیٹھ کر اس نے میز پر زور کا مکا لگایا جس کا مطلب شراب خانوں کی اصطلاح میں شراب لانے کے حکم کے برابر ہوتا ہے۔ اتنے میں ایک اور سپاہی بالکل ویسا ہی لباس پہنے دروازہ میں نمودار ہوا۔ وہاں کھڑے ہو کر اس نے بھی آہستگی سے چند الفاظ منہ میں کہے پھر کسی قدر تامل کے بعد کمرہ میں داخل ہو کر دوسری میز کے پاس بیٹھ گیا۔

دونوں سپاہی ایک دوسرے کی طرف دیکھنے لگے۔ پھر دونو کے منہ سے ایک ساتھ نعرہ "آہ!" نکلا جس سے تعجب کا اظہار مقصود تھا۔

"کون گریٹ!" ایک نے کہا۔

"کون لیوی ونٹ!" دوسرا بولا۔

"تمہارا یہاں پر کس طرح آنا ہوا؟"

"اور تمہارا یہاں پر کس طرح آنا ہوا؟"

"مجھے معلوم نہیں۔"

"مجھے بھی معلوم نہیں۔"

"گویا تم یہاں ۔۔۔؟"

"میں یہاں زیر حکم آیا ہوں۔"

"اور یہی میرا حال ہے۔"

"مگر تم کس کا انتظار کرتے ہو؟"

"ایک شخص کا جو آئے گا۔"

"خفیہ لفظ لیکر؟"

"ہاں۔ اور اس خفیہ لفظ پر ۔۔۔؟"

"مجھے اس طرح اسکی تعمیل کرنی چاہیے گویا وہ خود شیمپین ہو۔"

"بہت مناسب۔ اور مجھے ایک سکہ پسٹول دیا گیا تھا۔ کہ اس عرصہ میں اس سے کچھ پیوں۔"

"پسٹول تو مجھے بھی دیا گیا تھا۔ مگر پینے کے متعلق کچھ نہیں بتایا گیا۔"

"تو شبہ کی حالت میں ۔۔۔"

"ضرور پینی چاہیے۔"

"پہلے شیمپین پی جائے۔"

اور یہ کہہ کر اس نے ہوٹل کے مالک کو بلانے کے لیے ہاتھ اٹھایا۔ مگر اسکی ضرورت پیدا نہیں ہوئی۔ کیونکہ وہ ان کے احکام کے انتظار میں پاس ہی کھڑا تھا۔

"تھوڑی شراب" دونو سپاہیوں نے ملکر کہا۔

"آرلینز کی لاؤ" ایک بولا "مجھے وہی پسند ہے۔"

شراب خانہ کا مالک ایک لپٹی ہوئی بوتل لے آیا۔

دونو سپاہیوں نے گلاس پر کیے۔ پھر انھیں خالی کرکے میز پر رکھ دیا۔ دونو نے ایسا کرتے ہوئے مختلف طریق پر منہ بنایا۔ اگرچہ اس سے ایک ہی طرح کی رائے کا اظہار مقصود تھا۔

جب ہوٹل کا مالک چلا گیا۔ تو ایک نے دوسرے سے کہا۔ "غالباً تمہیں اس معاملہ کی نسبت اس سے زیادہ حالات معلوم ہیں۔ جتنے تم نے ظاہر کئے؟"

"میرے خیال میں یہ کام کسی کپتان کے متعلق ہے۔" دوسرے نے جواب دیا۔
"ٹھیک ہے شائد ہمیں اسکی گرفتاری میں مدد دینی ہوگی؟"
"ہاں مگر ایک کے مقابلہ میں دو آدمی ناکافی ہیں۔"
"ایک وہ بھی تو ہوگا جو خفیہ نقط لیکر آئے گا۔"
"آہ۔ مجھے کچھ آواز سنائی دے رہی ہے۔"
"کوئی زینہ کی راہ سے نیچے اتر رہا ہے۔"
"چپ!"
"خاموش!"
دونوں نے بدستور شراب پیتے ہوئے زینہ کی طرف دیکھنا شروع کیا۔
ان کا خیال غلط نہیں تھا۔ زینہ سے اترنے والے کی چاپ قریب تر ہوتی گئی۔ اور انہیں پہلے کسی کی ٹانگیں۔ پھر دھڑ اور اس کے بعد سر دکھائی دیا۔ آنے والے نے عمدہ قسم کی ریشمی جرابیں اور سفید کشمیر کی برجس پہنی ہوئی تھی۔ بدن پر چست نیلا کوٹ۔ اور سر پر تکونشیہ ٹوپی تھی جسے بانکپن سے کان کی طرف جھکا کر رکھا ہوا تھا۔ اسکی وردی کا نشان صاف طور پر اس کے کپتان ہونے کی دلیل تھا۔
یہ شخص جو حقیقتاً کپتان لاجانگیر تھا ۵ فٹ ۵ انچ لمبا گدراز بدن اور چہرہ پر ذکاوت کے آثار لیے ہوئے تھا۔ ایسا معلوم ہوتا ہے اس نے ان دو سپاہیوں کو دیکھتے ہی جاسوس سمجھا۔ کیونکہ ان کی طرف پیٹھ کر کے اس نے شراب خانہ کے مالک سے مصنوعی لہجہ اور انداز سے گفتگو شروع کر دی۔
کہنے لگا "یوں تو مجھے یہیں کا کھانا سب سے زیادہ پسند ہے۔ اور بھنے ہوئے گوشت کی مہک نہایت خوشگوار معلوم ہوتی ہے۔ مگر کیا کیا جائے۔ چند دوست گلوبٹ ڈاپافوس میں میرا انتظار کر رہے ہیں۔ شائد تھوڑی دیر تک ایک نوجوان میری ملاقات کو آئے گا۔ مگر میں اس کا انتظار نہیں کر سکتا۔ بہرحال اگر وہ ایک سو سکہ پسٹول کا تقاضا کرے تو کہنا۔ ایک گھنٹہ انتظار کرو۔ میں ابھی آتا ہوں۔"
"بہت اچھا" ہوٹل والے نے کہا۔
"تھوڑی شراب اور لاؤ۔" سپاہیوں میں سے ایک بولا۔

"آہ!" کپتان نے دونو سپاہیوں کی طرف لاپروائی کی نظر سے دیکھتے ہوئے کہا۔ "بعض سپاہی کتنے لاپرواہ ہوتے ہیں کہ انہیں افسر کی وردی کا بھی خیال نہیں ہوتا۔" پھر ہوٹل والے کی طرف مڑ کر اس نے کہا۔ "انہیں شراب مہیا کرو۔ دیکھتے نہیں یہ بہت جلدی میں ہیں۔"

سپاہیوں میں سے ایک اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ اور کہنے لگا۔ "اتنی جلدی نہیں کی موسیو اجازت دیں"

"ہاں ہاں میری طرف سے اجازت ہے۔" لاجانکیر نے کہا۔ اور وہ دروازہ کی طرف مڑا۔

"مگر کپتان صاحب۔" ہوٹل والے نے اسے روکتے ہوئے کہا۔ "آپ نے اس نوجوان کا نام نہیں بتایا جسے آنا ہے۔"

لاجانکیر نے ایک لمحہ تامل کیا۔ پھر بولا۔ "موسیو گیسٹن ڈاچانلے۔"

"گیسٹن ڈاچانلے۔" ہوٹل والے نے کہا۔ "نام یاد رہ جائے۔ گیسٹن... گیسکن۔ اچھا میں گیسکن یاد رکھوں گا۔ چانلے... چانڈلے۔ بس اب یاد رہے گا۔"

"ٹھیک ہے۔" لاجانکیر نے سنجیدگی سے کہا۔ "گیسکن ڈاچانڈلے کا نام یاد رکھنا۔"

اور یہ کہکر وہ رخصت ہوا۔ مگر بازار میں چلتے ہوئے بڑی احتیاط سے آس پاس دیکھتا جاتا تھا وہ روسینٹ ہنوز میں بمشکل سو قدم چلا ہوگا۔ کہ ڈوبائے ہوٹل کے دروازہ پر پہنچ گیا۔ لاجانکیر اس کے پاس سے گذرا۔ مگر اس نے چونکہ اسے کبھی نہیں دیکھا تھا۔ اس لئے پہچان نہ سکا۔

ایک دوکاندار کا لباس پہنے وہ بڑی جرأت سے ہوٹل کے اندر داخل ہو گیا۔

باب ۔۱۳

فرضی بزاز

ہوٹل کے مالک کے پاس جاکر ڈوبائے نے ڈرتے ڈرتے کہا۔ "موسیو کپتان لاجانکیر اسی جگہ رہتے ہیں؟ مجھے ان سے کام ہے۔"

"کام ہے؟" ہوٹل کے مالک نے اسے سر سے پاؤں تک دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"جی ہاں۔" ڈوبائے نے جواب دیا۔

"تم یقینی طور پر اسی سے ملنا چاہتے ہو؟" ہوٹل والے نے پوچھا۔ کیونکہ لاجانکیر نے اپنے دوست کا جو حلیہ بیان کیا وہ اس شخص سے بالکل مختلف تھا۔

"ہاں میرا خیال ہے۔" ڈوبائے نے آہستگی سے کہا۔
"چھوٹے قد کا فربہ آدمی؟"
"ہاں ہاں۔"
"عمدہ برانڈی پیتا ہے؟"
"ٹھیک وہی۔"
"اور اگر اسکے حکم کی فوراً تعمیل نہ ہو تو لکڑی لیکر دوڑتا ہے؟"
"بس بس۔ کپتان لاجانکیر بالکل ایسا ہی ہے۔"
"تم اسے پہچانتے ہو؟"
"بالکل نہیں۔" ڈوبائے نے کہا۔
"ٹھیک ہے۔ ورنہ تم نے اسے دروازہ پر دیکھ لیا ہوتا۔"
"اوہ! تو کیا وہ چلا گیا؟" ڈوبائے باوجود بڑی کوشش کے ضبط کو برقرار نہ رکھ کر کہنے لگا۔ مگر جلدی ہی سابقہ مصنوعی اخلاق سے کام لیکر بولا "میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔"
"اسے گئے ۵ منٹ بھی تو نہیں ہوئے ہیں۔"
"اور اب اس وقت آپ واپس آ رہا ہے؟"
"ایک گھنٹہ میں۔"
"کیا میں اس کا انتظار کر سکتا ہوں؟"
"ہاں ہاں اگر کچھ کھانے کے لئے طلب کرو تو۔"
"اچھا تو میرے لئے کچھ برانڈی چیری پیدا دیجئے" ڈوبائے نے کہا "شراب میں صرف کھانے کے ساتھ پیتا ہوں۔"
دونوں سپاہیوں نے حقارت آمیز تبسم کا اظہار کیا۔
اتنے میں ہوٹل کا مالک چیری لیکر آگیا۔
"آہ صرف پانچ!" ڈوبائے دوکانداروں کے معروف بخل سے کام لیکر بولا "سینٹ جرمین انلائی میں تو ۶ ملتے ہیں۔"
"شائد ملتے ہوں۔ اس لئے کہ انہیں محصول ادا نہیں کرنا پڑتا۔"
"ٹھیک ہے۔ یہ بات میرے ذہن سے اتر گئی تھی۔" اور یہ کہکر اس نے ایک چیری کھانا

شروع کیا اگرچہ اس عمل میں اسے کئی بار منہ بنانا پڑا۔
"ہاں تو کپتان کونسے کمرہ میں رہتا ہے؟" ڈوبائے نے تھوڑی دیر بعد پوچھا۔
"یہ سامنے اسی کے کمرہ کا دروازہ ہے۔ اسے نچلی منزل کا رہنا ہی پسند ہے۔"
"وہ کمرہ جس کی کھڑکیاں ٹرک کی طرف کھلتی ہیں؟"
"ہاں۔ اس کا ایک دروازہ روڈس ڈیو بولز کی جانب بھی ہے۔"
"اوہ! کتنی بڑی آسایش۔ مگر کیا ٹرک کے شور و غل سے تکلیف نہیں ہوتی؟"
"اس کے اوپر ایک کمرہ اور ہے وہ کبھی اس میں سو رہتا ہے کبھی اس میں۔"
"ظالم ڈمیس کی طرح" ڈوبائے نے کہا جو گفتگو میں تاریخ یا لاطینی زبان کے حوالے دینے سے عادتاً باز نہیں رہ سکتا تھا۔
"کیا کہا؟"
ڈوبائے نے اپنا ہونٹ کاٹا۔ اتفاق سے اس موقعہ پر ان دو سپاہیوں میں سے ایک نے شراب کی ایک اور بوتل طلب کی۔ اس لیے ہوٹل کا مالک ان کی طرف چلا گیا۔ اور اس نے ڈوبائے کی گھبراہٹ کو نہیں دیکھا۔
ہوٹل والے کے جانے پر ڈوبائے نے سپاہیوں کی طرف دیکھا اور کہنے لگا "شکریہ ادا کرتا ہوں"
وہ بولے "فرمائیے کیا معاملہ ہے؟"
"فرانس اور ریجنٹ" ڈوبائے نے جواب دیا۔
"اوہ۔ خفیہ لفظ!" دونوں نے اپنی جگہ سے اٹھتے ہوئے کہا۔
"تم اس کوٹھری میں جاؤ" ڈوبائے نے لاجانکیر کے کمرہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا "اور وہ دروازہ کھول لو۔ جو روڈس ڈیو بولز کی طرف جاتا ہے۔ کمرہ کے اندر تم کسی پردہ کے پیچھے، میز کے نیچے یا الماری کے اندر غرض جہاں بھی جگہ ہو چھپ جاؤ۔ مگر اس طرح کہ نظر نہ آؤ۔ اگر میں نے اندر آکر دیکھا کہ تمہارا کان تک نظر آتا ہے۔ تو ۲ مہینہ کی تنخواہ ضبط کرا دوں گا۔"
دونوں نے اپنے گلاس خالی کرکے میز پر رکھ دیئے اور کمرہ میں چلے گئے۔ ڈوبائے نے یہ دیکھ کر کہ وہ شراب کی قیمت ادا کرنا بھول گئے ہیں۔ میز پر بارہ ساؤ کا سکہ رکھ دیا۔ پھر کھڑکی کھول کر اس نے ایک کرایہ کی گاڑی چلانے والے کو جو دروازہ کے برابر کھڑا تھا آواز دی۔
"لاویلی" اس نے اس سے مخاطب ہو کر کہا "تم یہ گاڑی لیکر روڈس ڈیو بولز والے دروازہ پر

پہنچ جاؤ۔ اور ٹیمپن سے کہہ دو کہ جب میں کھڑکی پر انگلیوں سے اشارہ کروں فوراً آجائے۔ مفصل ہدایات میں نے اسے پہلے دے رکھی ہیں۔ بس جاؤ۔"

ہوٹل کا مالک واپس آگیا۔

"ایں! وہ آدمی چلے گئے کیا؟"

"ایک سارجنٹ آیا تھا۔ وہ انہیں بلا کر لے گیا۔"

"مگر انہوں نے قیمت ادا نہیں کی۔"

"میرے خیال میں وہ بارہ ساؤ کا سکہ میز پر رکھ گئے ہیں۔"

"صرف بارہ ساؤ! حالانکہ میری شراب آٹھ ساؤ فی بوتل کی ہے۔"

"تو معلوم ہوتا ہے۔ انہوں نے سپاہی ہونے کی وجہ سے اپنے کو خاص رعائت کا مستحق سمجھا" ڈوبائے نے کہا۔

"خیر" ہوٹل والے نے دل کو تسلی دیتے ہوئے کہا۔ "نہ ملنے سے کچھ ملنا بہرحال بہتر ہے۔ کاروبار میں ایسے واقعات ہوتے ہی رہتے ہیں"۔

"مگر ایسے واقعات کپتان لاجانکیر کے متعلق تو کبھی پیش نہیں آتے؟"

"بالکل نہیں۔ وہ میرا بہترین گاہک ہے۔ اور اپنا حساب ذرا سی حجت کے بغیر چکا دیتا ہے صرف ایک عیب ہے کہ کسی چیز کو پسند نہیں کرتا۔"

"عادت ہوتی ہے۔"

"بس ہاں۔"

"خیر مجھے یہ سن کر بہت خوشی ہوئی کہ حساب کا پکا آدمی ہے۔"

"کیا آپ کو اس سے کچھ لینا ہے؟ کہتا تھا۔ ایک آدمی آئے گا جسے میں نے ایک سو پسٹول دینے ہیں۔"

"نہیں۔ الٹا مجھے اس کے ۵۰ لوئی ادا کرنے ہیں۔"

"پچاس لوئی! باپ رے کتنی بڑی رقم!" ہوٹل والے نے کہا۔ "شاید میں ہی بھول گیا۔ کپتان نے دینے کی جگہ لینے ہی کہا ہوگا۔ کیا آپ کا نام شویلیر گسیٹن ڈاچا نلے ہے؟"

"کیا اسے شویلیر گسیٹن ڈاچا نلے کا انتظار تھا؟" ڈوبائے نے بمشکل اپنی خوشی کو چھپاتے ہوئے پوچھا۔

"ہاں۔ یہی آپ کا نام ہے؟"

"نہیں، میں امیرزادہ نہیں ہوں۔ میرا نام صرف موٹونٹ ہے۔"

"امیری کیا چیز ہے۔" ہوٹل والے نے فلسفیانہ انداز سے کہا۔ "ایک آدمی موٹونٹ نام رکھ کر بھی دیانتدار ہو سکتا ہے۔"

"موٹونٹ برادرز سکنہ سینٹ جرمین املائی۔"

"اور آپ کو کپتان کے ۵۰ لوئی دینے ہیں؟"

"ہاں میں اپنے باپ کا پرانا بہی کھاتہ دیکھ رہا تھا۔ اس میں پچاس لوئی کپتان لاجانکیر کے باپ کے جمع نکلے۔ اور مجھے اس وقت تک چین نہیں آیا جتنے کہ میں نے باپ کی بجائے بیٹے کو تلاش کر لیا۔"

"کیا آپ کے وہاں ایسے ایماندار لوگ بہت ہیں؟"

"اس کا مجھے علم نہیں۔ لیکن موٹونٹ کے نام میں یہ وصف ہے کہ کسی سے لینا ہو تو چھوڑنا نہیں، اور دینا ہو تو روکنا نہیں۔ میں آپ کو ایک واقعہ سناتا ہوں۔ ایک شخص کو موٹونٹ کے ۱۶۰ فرانک دینے تھے۔ میرے دادا نے اسے عدم ادائی میں زیر حراست کرا دیا۔ تین نسلوں تک وہ برابر جیل میں رہا۔ اور اب کچھ عرصہ گذرا وہیں اس کا انتقال ہو گیا۔ میں نے حساب کیا تو معلوم ہوا اسے جیل میں رکھوانے سے ہمارا ۱۲ ہزار فرانک خرچ اٹھا۔ مگر اصول کی خاطر ہم نے اسے خوشی سے برداشت کیا۔۔ معاف کرنا۔ میں اس فضول گفتگو میں آپ کا وقت ضائع کر رہا ہوں۔ دیکھو کوئی نیا گاہک آگیا۔"

"آہ یہ تو خود کپتان لاجانکیر ہے۔" ہوٹل والے نے کہا۔ پھر اس سے مخاطب ہو کر کہنے لگا۔ "کپتان صاحب آپ ہی کا انتظار رہے ہے۔"

کپتان احتیاط سے چلتا اندر داخل ہوا۔ اس کا خیال تھا میں نے ہوٹل کے پاس چند مشتبہ اور خطرناک شکلیں دیکھی ہیں۔

ڈوبائے نے ادب سے سلام کیا۔

لاجانکیر نے ہوٹل کے مالک سے پوچھا "وہ دوست جس کا مجھے انتظار تھا۔ آگیا؟"

"آپ سے بعد صرف موسیو آئے ہیں، مگر ان کا آنا بھی کچھ برا نہیں۔ اس لئے کہ اس نے روپیہ لینے کے لئے آنا تھا۔ اور یہ دینے آئے ہیں۔"

لاجا نگیر متعجب ہو کر ڈوبارے کی طرف مڑا اس نے اسکے سامنے بھی وہی قصہ بیان کیا جو ہوٹل کے مالک سے بیان کیا تھا۔ اور اس کامیابی سے کہ لاجا نگیر نے شراب کی بوتل لانے کا حکم دیتے ہوئے ڈوبارے کو اپنے کمرہ میں آنے کے لئے کہا۔

آخر الذکر نے کھڑکی کے پاس بارز انگلیوں سے کچھ آواز پیدا کی۔ یہ وہی اشارہ تھا جو اس نے ٹیپن کے لئے پہلے مقرر کر لیا تھا۔

پھر لاجا نگیر سے مخاطب ہو کر کہنے لگا۔ "آپ کے کمرہ میں میری موجودگی بار خاطر تو نہ ہوگی؟"

"بالکل نہیں۔ علاوہ بریں وہاں سے خوب نظارہ ہوتا ہے۔ ہم شراب پیتے ہوئے لوگوں کو بازار میں چلتے دیکھ سکیں گے۔ اور میں آپ کو یقین دلاتا ہوں۔ روڈس بورڈونارے میں بعض نہایت حسین عورتیں رہتی ہیں۔"

دونو کمرہ میں داخل ہوئے۔ ڈوبارے نے ٹیپن کو اشارہ کیا۔ وہ دو آدمیوں سمیت پہلے کمرہ میں آ گیا۔ اور دروازہ بند کر لیا۔

فوراً ہی ان آدمیوں نے کمرہ کی کھڑکیوں کے پاس جا کر پردے پھیلا دیے۔ اور ٹیپن جانگیر کے کمرہ کے دروازہ کے ساتھ اس طرح کھڑا ہو گیا۔ کہ اس کے کھلنے پر وہ اس کے پیچھے چھپ سکتا تھا۔ اتنے میں ہوٹل کا مالک ایک رسید لکھنے کو لاجا نگیر کے کمرہ سے باہر نکلا۔ ٹیپن نے جھٹ پیچھے سے اس کے منہ میں کپڑا ٹھونس دیا۔ اور اسے پرکاہ کی طرح اٹھا کر دوسری گاڑی میں جو دروازہ کے پاس کھڑی تھی لے گیا۔ اس کے آدمیوں میں سے ایک نے اسکی لڑکی کو جو انڈے پکا رہی تھی اٹھا لیا۔ اور دوسرا خادم کو پکڑ کر لے گیا۔ گویا آناً فاناً سارے عملہ کو ایک گاڑی میں لاد کر سینٹ لزیر کی طرف بھیج دیا گیا۔ گاڑی میں دو ایسے تیز رفتار گھوڑے جتے ہوئے تھے۔ جو کرایہ کی گاڑیوں میں کبھی نہیں دیکھے جاتے۔

اس کام سے فارغ ہو کر ٹیپن نے الماری سے ہوٹل والوں کی طرز کا تہ بند اور واسکٹ نکالی۔ اور اپنے ایک آدمی کو جو کھڑکی کے پاس احکام کا منتظر تھا اشارہ سے بلایا۔ یہ کپڑے اسے پہنا کر اس نے اسے بالکل شراب فروش کی طرح بنا دیا۔

عین اس وقت کپتان کے کمرہ میں گڑبڑ سنائی دی۔ میز کے گرنے اور بوتلوں اور گلاسوں کے ٹوٹنے کی آوازیں آئیں۔ پھر گالیاں اور آخر کار تلوار کی جھنکار سنائی دی۔ اس کے بعد خاموشی ہو گئی۔

ذرا دیر بعد روڈ ا ڈیو بولو سے ایک گاڑی کے روانہ ہونے کی گڑ گڑاہٹ سنائی دی ۔ اس سے ٹیپن کے منہ پر رونق آگئی ۔

" شاباش "۔ اس نے خوش ہو کر کہا " سارا کام ہو گیا۔"

" بہت اچھا ہوا " اس کے نائب مصنوعی شراب فروش نے کہا " کیونکہ ایک گاہک بھی آگیا ہے "

باب ۔ ۱۴

دام تزویر

ٹیپن نے سوچا تھا شو بلیرڈا جانے آگیا ہے ۔ لیکن معلوم ہوا کوئی عورت شراب لینے آئی ہے ۔ کہنے لگی " غریب بورگینن کو کیا ہوا ؟ میں نے دیکھا اسے گاڑی میں لئے جاتے تھے ۔"

" افسوس میڈم " ٹیپن نے کہا ۔ " اسکی کسے خبر تھی ۔ یہاں کھڑا بھلا چنگا باتیں کر رہا تھا کہ دفعتاً سرسام کا دورہ ہو گیا ۔"

" خدا کی پناہ ! "

" میڈم ہر شخص فانی ہے ۔ کسے معلوم ایک پل میں کیا ہونے والا ہے " ٹیپن نے عابدانہ انداز سے آسمان کی طرف دیکھتے ہوئے کہا ۔

" مگر اسکی لڑکی کو بھی ساتھ لے گئے ۔ . . . کیوں ؟ "

" باپ کی تیمارداری کرنے کو ۔ میڈم یہ اس کا فرض تھا ۔"

" اور نوکر ؟ "

" ان کا کھانا پکانے کے لئے ۔"

" آہ ۔ اب معلوم ہوا ۔ میں انہیں گاڑی میں دیکھ کر بہت متعجب ہوئی تھی ۔ اور سارے حالات معلوم کرنے کو شراب لینے کے بہانہ چلی آئی ۔ حالانکہ مجھے شراب کی چنداں ضرورت نہ تھی ۔"

" خیر تو اب سارا حال معلوم ہو گیا ۔"

" ہاں مگر آپ کون ہیں ؟ "

" میرا نام شاہپین ہے ۔ اور میں بورگینن کا چچازاد بھائی ہوں ۔ آج ہی اتفاقاً یہاں آیا تھا ۔ میں نے اس کے گھر سے کچھ خبر لا کر دی تھی ۔ شائد اسی کی خوشی نے یہ حال کر دیا ۔ گر بیگین سے پوچھ لیجیے ۔"

اور یہ کہتے ہوئے ٹیپن نے اپنے نائب کی طرف اشارہ کیا۔ جوان انڈوں کو ٹھیک کر رہا تھا جنہیں ہوٹل والے کی لڑکی اس وقت پکار رہی تھی۔ جب اسے پکڑا گیا۔

"ہاں میڈم سب کچھ اسی طرح ہوا جیسے ایم شاپین نے کہا ہے۔" اس نے بیان کیا اور یہ کہتے ہوئے چمچہ کی ڈنڈی سے آنسو کا ایک قطرہ پونچھ ڈالا۔

"بیچارہ ایم بورگینن! تو کیا ہمیں اس کے لئے دعائے خیر کرنی چاہیئے؟"

"میڈم دعا کرنے میں کیا ہرج ہے؟" ٹیپن نے گول لفظوں میں کہا۔

"ٹھیرو۔ مجھے یہ پیمانہ بھر کر تو دو۔"

ٹیپن نے اسے دو ساؤ کے عوض اتنی شراب دی کہ ایم بورگینن دیکھ لیتا تو نہ جانے کس زور سے کراہتا۔

"اچھا اب میں جاتی ہوں۔ اور یہ سارا حال ہمسائیوں کو سناتی ہوں۔ جو میری بے چینی سے انتظار کر رہی ہوں گی۔ ایم شاپین اطمینان رکھئے۔ ہم لوگ آپ ہی کے شراب خانہ سے خریدیں گے ایم بورگینن آپ کا بھائی نہ ہوتا۔ تو میں بتاتی اس کی نسبت ہماری کیا رائے تھی۔"

"خیر کہہ دیجئے۔ اس میں کچھ ہرج نہیں۔"

"میرا خیال ہے وہ ہمیں شرمناک طریق پر دھوکا دیا کرتا تھا۔ جتنی شراب آپ نے دو ساؤ میں دی ہے اتنی وہ چار میں بھی نہ دیتا۔ لیکن اگر اس دنیا میں انصاف نہیں تو آسمان پر تو ہے یہ بھی خدا کا احسان ہے کہ ایم بورگینن کے بعد یہ کاروبار آپ کے سپرد ہوا۔"

"بے شک۔ پرانے خریداروں کے خیال سے تو اچھا ہی ہوا۔" ٹیپن نے آواز دبا کر کہا۔

اس نے عورت کو رخصت کیا ہی تھا۔ کہ دروازہ کھلا۔ اور ایک نوجوان نیلے رنگ کا لبادہ پہنے داخل ہوا۔

"کیا یہی لاموڈس ڈیمر ہوٹل ہے؟" اس نے پوچھا۔

"ہاں موسیو۔"

"اور کپتان لاجانگیر یہیں رہتے ہیں؟"

"ہاں موسیو"

"اس وقت اندر ہیں؟"

"جی ہاں ابھی باہر سے آئے ہیں۔"

"ان سے کہہ دیجئے کہ شویلیر گیسٹن ڈاچانلے ملنے کے لئے آیا ہے ۔"
ٹیپن نے شویلیر کو ایک کرسی پیش کی اور خود جانگیر کے کمرہ میں گیا ۔
کرسی پر بیٹھ کر گیسٹن نے بوٹ اور لبادہ سے برف جھاڑی ۔ پھر اطمینان سے ان تصویروں کو دیکھنے لگا ۔ جو دیواروں پر لگی ہوئی تھیں اسے خواب میں بھی اس کا خیال نہیں تھا کہ تین چار آدمی تلواریں لئے آس پاس موجود ہیں جو ذرا سا اشارہ پا کر سرد فولاد کو اس کے سینہ میں گھونپ دیتے ۔
تھوڑی دیر بعد ٹیپن واپس آیا اور کہنے لگا ۔ "کپتان لاجانگیر ایم ۔ ڈاچانلے کے منتظر ہیں ۔"
گیسٹن اس کمرہ میں گیا ۔ جو ٹیپن نے اشارہ سے اسکو دکھا دیا تھا ۔ اور یہاں اسے ایک عجیب نظارہ دکھائی دیا ۔
وہ سمجھتا تھا کپتان لاجانگیر کوئی مضبوط خوفناک صورت کا آدمی ہوگا ۔ مگر اس کی بجائے کیا دیکھتا ہے کہ ایک پستہ قامت ۔ مرجھائی صورت کا سپید چشم آدمی جس کے بدن پر فوجی وردی سراسر ناموزوں بھی موجود ہے ۔ یہ ڈوبائے تھا ۔
دل میں سوچا کہتا کہ وہ اور بدوضع آدمی ہے ۔ کپتان کی بجائے گورکن معلوم ہوتا ہے ۔" پھر اسے اپنی طرف آتے دیکھ کر اس نے کہا ۔ "آپ ہی کا اسم گرامی کپتان لاجانگیر ہے ؟"
"ہاں مجھ ناچیز ہی کو ایسا کہتے ہیں ۔" ڈوبائے نے جواب دیا ۔ "اور آپ کیا ایم لا شویلیر گیسٹن ڈاچانلے ہیں ؟"
"ہاں موسیو ۔ یہی میرا نام ہے ۔"
"اور آپ کیا علامت شناخت بھی ساتھ لائے ہیں ؟" مصنوعی لاجانگیر نے پوچھا ۔
"دیکھیے میرے پاس یہ نصف مہر موجود ہے ۔"
"اور باقی نصف یہ ہے ۔" ڈوبائے نے کہا ۔
دونوں ٹکڑے ملائے تو بالکل ٹھیک مل گئے ۔
"اچھا تو اب کاغذات کا مقابلہ کرنا چاہیئے ۔" گیسٹن نے کہا ۔ اور اس نے جیب سے ایک عجیب طرح پر تہ کیا ہوا کاغذ نکالا جس میں لاجانگیر کا نام لکھا تھا ۔
ڈوبائے نے اپنی جیب سے ایک ویسا ہی کاغذ نکالا جس پر گیسٹن کا نام درج تھا ۔ یہ دونوں کاغذات بھی ایک دوسرے سے مل گئے ۔
اسی طرح دونوں نے اپنی پاکٹ بکوں کا مقابلہ کیا ۔ یہ دونو بھی یکساں پائی گئیں ۔ دونو ہر چند کہ نئی

تھیں۔ مگر ان میں ۱۹ سال پہلے یعنی سنہ ۱۷ء کی جنتری درج تھی۔

"اب موسیو ... " اگیسٹن کہنے لگا۔

" ہمیں اصل معاملہ کی طرف متوجہ ہونا چاہیئے یہی آپ کا مطلب ہے ؟"

" ہاں۔ مگر کیا ہم اس جگہ محفوظ ہیں ؟"

" اتنے کہ گویا کسی ویرانہ میں بیٹھے ہوں۔"

دونو ایک میز کے قریب بیٹھ گئے جس پر شیری کی بوتل اور دو گلاس رکھے ہوئے تھے۔ ڈوبائے نے ایک گلاس پر کیا اور دوسرے میں بھی شراب ڈالنا چاہتا تھا کہ گیسٹن نے اشارہ سے روک دیا۔

" اس پر لعنت ہو۔" ڈوبائے دل سے کہنے لگا۔" دبلا ہے مگر شراب نہیں پیتا۔ قیصر ان لوگوں پر کبھی اعتبار نہیں کرتا تھا۔ جو اکہرا بدن رکھتے اور شراب نہ پیتے ہوں۔ بروٹس اور کیسیس دونو ایسے ہی تھے۔"

" کپتان" گیسٹن نے تھوڑی دیر چپ رہنے کے بعد کہا " ایک ایسے کام کو شروع کرتے ہوئے جس میں جان کا خطرہ ہے اس بات کی سخت ضرورت ہے کہ ہم ایک دوسرے کے حالات وخیالات سے اچھی طرح واقف ہوں۔ تاکہ ہر ایک کا عہد ماضی اس کے مستقبل کا ضامن رہے۔ موسٹ لوئس ٹیلھوٹ ڈو کوڈک اہد پونٹ کا اک نے آپ کو میرے نام اور حالات سے پوری طرح خبردار کردیا۔ میری پرورش میرے بھائی نے کی تھی جسے یجنٹ کے خلاف ذاتی بغض تھا۔ یہی بغض اس سے میرے ورثہ میں آیا۔ اور تین سال پہلے جب برٹینی کے امرا نے ایک انجمن قائم کی۔ تو میں بھی ان کی سازش میں شریک ہوگیا۔ اب مجھے منتخب کرکے اس مطلب کے لئے پیرس بھیجا گیا ہے کہ بیرن ڈاویلف سے جو سپین سے آئے ہیں ضروری ہدایات پاکر انہیں ڈیوک ڈالبوز تک جو شاہ ہسپانیہ کے مقامی کارکن ہیں پہنچا دوں۔ اور ان کی منظوری حاصل کروں۔"

" یہ ٹھیک ہے۔ مگر اس معاملہ میں کپتان لاجانگیر کو کیا کرنا ہوگا؟ اسکی بھی تشریح کیجئے۔" ڈوبائے نے اس انداز سے کہا گویا اسے اب تک شویلیر کی طرف سے بدگمانی تھی۔ اور وہ اس سوال کے ذریعہ اسے رفع کرنا چاہتا تھا۔

" آپ کا کام مجھے ڈیوک ڈالبوز کے پاس لے جانا ہے۔ مجھے یہاں آئے دو گھنٹے ہوئے اور میں اس اثنا میں ایم ڈاویلف سے مل لیا ہوں۔ اب میں آپ کے پاس آیا ہوں کہ آپ اپنے فرض

کا حصہ ادا کریں۔ بس یہی سارے حالات ہیں جو مجھے بیان کرنے تھے۔"

ڈوبائے چپ چاپ سنتا رہا۔ پھر جب گیسٹن اپنا بیان ختم کر چکا۔ تو وہ اطمینان سے کرسی پر پیچھے جھک کر کہنے لگا "شویلیر اب آپ میرے حالات سننے کے خواہشمند ہوں گے۔ ان حالات کی تفصیل زیادہ پیچیدہ اور طویل ہے۔ بہرحال آپ سننا چاہتے ہیں تو مجھے بیان کرنے میں عذر نہیں"

"گیسٹن بولا ہم دونوں کی اس وقت جو حیثیت ہے۔ اس میں لازم ہے کہ ایک کو دوسرے کے حالات کی پوری طرح خبر ہو۔"

"اچھا تو سنئے۔" ڈوبائے کہنے لگا "میرا نام کپتان لاجانکیر ہے۔ میرے والد بھی میری طرح ایک آزاد سپاہی تھے۔ اور جیسا کہ آپ سمجھ سکتے ہیں یہ ایک ایسا پیشہ ہے جس میں انسان شہرت زیادہ مگر پیسہ کم پیدا کر سکتا ہے۔ چنانچہ جب والد نے انتقال کیا۔ تو ان سے مجھے صرف دو چیزیں ورثہ میں ملیں۔ ایک ان کا تیغہ۔ دوسرے وردی۔ میں نے تیغہ کو جو ضرورت سے زیادہ لمبا تھا نیام میں رکھا۔ اور وردی کو جو ضرورت سے زیادہ فراخ تھی زیب بدن کیا۔ اس وقت سے" اس نے شویلیر کی توجہ اپنی ڈھیلی وردی کی طرف دلاتے ہوئے کہا "اس وقت سے آزادہ روی میرا پیشہ اور بے فکری میرا ذریعہ معاش رہی ہے۔"

گیسٹن نے اس طرح سر ہلایا۔ گویا وہ ان باتوں کو نہ دل سے پسند کرتا ہو۔

"اپنی قبول صورتی کی وجہ سے میرا داخلہ رائل اطالین فوج میں ہو گیا جس کی بھرتی ان دنوں فرانس میں ہو رہی تھی۔ میں ایک ممتاز عہدہ پر سرفراز ہوا۔ اور میری زندگی بڑے اطمینان سے بسر ہوتی رہی حتٰے کہ معرکہ بالاکلٹ سے ایک دن پہلے میرا اپنے افسر سارجنٹ سے اس بنا پر جھگڑا ہو گیا۔ کہ اس نے مجھے اپنی چھڑی کو جھکا کر حکم دینے کی بجائے اسے اونچا اٹھا کر حکم دیا تھا۔ . ."

"معاف کیجئے گا۔" گیسٹن قطع کلام کر کے کہنے لگا "مگر اتنی سی بات سے حکم کی نوعیت میں کیا فرق آ سکتا تھا؟"

"فرق یہ آیا کہ چھڑی میری ٹوپی میں لگی۔ اور وہ زمین پر گر گئی۔ دونوں میں ڈوئل ہوا اور میں نے اپنا تیغہ اس کے بدن میں گھونپ دیا۔ اب اگر میں گرفتاری کا منتظر رہتا تو یقیناً مجھے گولی مار کر مار دیا جاتا۔ اس لئے میں چپ چاپ وہاں سے رخصت ہوا اور اگلی صبح کو جو میری آنکھ کھلی تو کیا دیکھتا ہوں . . . گو شیطان ہی جانے یہ سب کیونکر ہوا . . . میں کیا دیکھتا ہوں کہ مالبرو کی فوج میں شامل ہوں۔"

"گویا آپ پہلی فوج سے فرار ہو گئے؟" گیسٹن نے مسکرا کر پوچھا۔

"آپ اسے کچھ بھی سمجھیں۔ بہرحال میرے سامنے کوریولانس اور کانڈی اعظم کی مثالیں موجود تھیں۔" ڈوبارے نے کہا۔ "اور میں سمجھتا ہوں کہ یہ بہ طرز عمل کی صفائی کے لئے کافی ہیں۔ آپ سے چونکہ پردہ نہیں اس لئے میں کہہ دینا چاہتا ہوں کہ میں نے معرکہ مالپلاکٹ میں حصہ تو لیا۔ مگر فرق اتنا تھا کہ میں ندی کے ایک طرف والی فوج کے ساتھ ہونے کی بجائے دوسری طرف والی فوج کے ساتھ تھا۔ یعنی جدھر میرا رخ ہونا چاہیئے تھا۔ ادھر میری پیٹھ تھی۔ میری رائے میں یہ تبدیلی ہر لحاظ سے اچھی رہی۔ کیونکہ رائل اطالین فوج کے ۸۰۰ جوان میدان جنگ میں کام آئے جس کمپنی میں میں بھرتی ہوا تھا وہ ٹکڑے ٹکڑے ہو گئی۔ اور میرے دو ساتھی ایک توپ کے گولے سے ہلاک ہوئے۔ بہرحال میری سابقہ رجمنٹ نے میدان میں جو داد شجاعت دی۔ اس سے مارلبرو کو اتنی خوشی ہوئی کہ اسنے وہیں میدان جنگ میں مجھے انسائین مقرر کر دیا۔ ایک ایسے مربی کے زیر اثر میں یقیناً بہت جلد ترقی کر جاتا۔ مگر بدقسمتی سے لیڈی مارلبرو نے۔ خدا اس کا ستیاناس کرے لاپروائی سے ملکہ این کی پوشاک پر تھوڑا پانی گرا دیا۔ بس اتنی سی بات سے یورپ کے معاملات کا نقشہ ہی بدل گیا۔ اور اس انقلاب میں جو اس کے بعد ظہور میں آیا میرے پاس ذاتی خوبیوں یا دشمنوں کے جوش انتقام کے سوا کوئی سرمایہ باقی نہ رہا۔"

"اچھا تو پھر آپنے کیا کیا؟" گیسٹن نے فرضی کپتان کے واقعات زندگی میں دلچسپی لیتے ہوئے پوچھا۔

"میں کیا کر سکتا تھا؟ مجبوراً مجھے شاہ ہسپانیہ کی ملازمت میں آنا پڑا۔ اور میں دل سے ممنون احسان ہوں کہ انہوں نے ازراہ فیاضی مجھے ایک اعلیٰ فوجی عہدہ دینا منظور کیا۔ تین سال کے عرصہ میں میں کپتان بن گیا۔ مجھے ۱۰۰ ریال یومیہ تنخواہ ملتی تھی۔ مگر ان میں سے ۲۰ ریال وضع کر لئے جاتے تھے اور کہا جاتا تھا کہ شاہ سپین کو قرض دینا بہت بڑی عزت ہے۔ چونکہ یہ دستور مجھے پسند نہیں ہوا۔ اس لئے میں نے اپنے کرنیل سے رخصت چاہی اور کہا میں اپنے ملک کو واپس جانا چاہتا ہوں۔ اس خیال سے کہ مالپلاکٹ کا واقعہ میرے لئے باعث تکلیف نہ ہو۔ میں نے اس سے سفارشی رقعہ لکھنے کو کہا۔ کرنیل نے مجھے پرنس آف سیلامیر کے پاس بھیجدیا۔ اور اس نے یہ معلوم کر کے کہ اگر اس شخص کو مناسب طریق پر احکام دے کر معقول معاوضہ کے ساتھ ان کی تاکید کر دی جائے۔ تو اسے ان کی تعمیل میں تامل نہیں ہوتا مجھے اس سازش میں حصہ دار بنا لیا جو اس کے نام سے مشہور ہے۔ مگر جیسا آپ کو معلوم ہوگا اس سازش کا راز لافیلون اور ایک حقیر

مصنف بوٹ کی بدولت قبل از وقت ناش ہوگیا۔ تاہم برین نے از راہ دور اندیشی یہ سمجھ کر کہ جو کام ملتوی ہو جائے اسے بگڑا ہوا نہ سمجھنا چاہیئے۔ اپنے جانشین سے میری سفارش کی اور میں امید کرتا ہوں کہ اس کے لئے میری خدمات غیر مفید ثابت نہ ہوں گی۔ میں اسے اپنی خوش قسمتی سمجھتا ہوں کہ اس سلسلہ میں آپ جیسے بہادر شخص سے ملاقات نصیب ہوئی۔ شوبلیر آپ مجھے اپنا سچا اور وفادار خادم تصور کریں۔"

گیسٹن کہنے لگا "کپتان صاحب مجھے سردست آپ کو اس سے زیادہ تکلیف دینا منظور نہیں کہ مجھے ڈیوک کے پاس پہنچا دیجئے۔ کیونکہ جو ہدایات مجھے دی گئی ہیں ان کے مطابق میں اسی سے سارے حالات مفصل بیان کرسکوں گا۔ اور اسی کو برین ڈاویلف کے مراسلات دونگا۔ آپ اس فرض کو اپنی پہلی فرصت میں ادا کریں تو داخل عنایت ہوگا"

"میں آج ہی یہ کام کر دوں گا" ڈوبائے نے کہا جس نے معلوم ہوتا تھا اس بارہ میں کوئی خاص طریق کار سوچ لیا ہے "یہ کام جس وقت آپ چاہیں کیا جاسکتا ہے۔ ایک گھنٹہ میں کہیں تو ایک گھنٹہ میں اور دس منٹ میں چاہیں تو دس منٹ میں۔"

"بس جلد تر ہونا چاہیئے۔"

"اچھا تو سنیئے" ڈوبائے کہنے لگا۔ "میری رائے میں اس کام کے لئے ایک گھنٹہ بہت کم ہے اس لئے کہ پیرس جیسے بڑے شہر میں اتنا وقت تو مبادیات میں صرف ہوجاتا ہے۔ کیا عجب ڈیوک کو آپ کی آمد کا علم نہ ہو۔ یا اگر علم ہو تو وہ فوراً ہی گھر سے نہ نکل سکیں"

"ٹھیک ہے۔"

"اور پھر کیا عجب کہ میں آپ کو بلانے کے لئے آنا چاہوں تو مجھے روک لیا جائے"

"یہ کیسے؟"

"شوبلیر معلوم ہوتا ہے آپ اس سے پہلے کبھی پیرس میں نہیں آئے۔"

"کیا مطلب؟"

"مطلب یہ کہ یہاں پیرس میں تین طرح کی پولیس ہے جس کے آدمی ان دیانت دار لوگوں کو جو موجودہ حالات میں اصلاح کرنا چاہیں تنگ کرتے رہتے ہیں۔ ایک ریجنٹ کی پولیس۔ اس کا چنداں اندیشہ نہیں۔ اس کے بعد مسر ڈاہر ڈار جنسن کی پولیس۔ وہ انہی دنوں میں خطرناک ہوتی ہے جب اس کا منتظم خفا ہو یا میڈلین ڈوٹرسنل کی خانقاہ میں اسکی اچھی طرح آؤ بھگت نہ کی

جائے ۔تیسرے درجہ پر ڈوبائے کی پولیس ہے ۔اور یہ . . . آہ! یہ ایک بالکل مختلف چیز ہے۔ ڈوبائے پیچ پیچ . . . "

"شیطان ہے" گیسٹن نے فقرہ پورا کرتے ہوئے کہا "یہ میں اچھی طرح جانتا ہوں ۔"

ڈوبائے کے لبوں پر خوفناک مسکراہٹ نمودار ہوئی ۔

" اچھا تو اس تین طرح کی پولیس سے بچنے کے لئے . . . ؟" گیسٹن نے سوال کیا۔

" دوراندیشی کی ضرورت ہے ۔"

"کپتان صاحب آپ اس بارہ میں مجھے ضروری ہدایات دیں ۔کیونکہ میں دیکھتا ہوں مجھ دیہاتی کی نسبت آپ کو ایسے معاملات کی بہت زیادہ واقفیت ہے ۔"

" میری پہلی ہدایت یہ ہے کہ ہمیں ایک ہی ہوٹل میں نہیں ٹھیرنا چاہیئے ۔"

"ستیاناس" گیسٹن نے مضطرب ہوکر باآہستگی کہا ۔کیونکہ وہ میلین کو اسی جگہ کا پتہ دے آیا تھا۔"میں یہیں رہنا چاہتا تھا ۔"

" تو خیر کیا مضائقہ ہے ۔میں یہاں سے چلا جاؤں گا ۔میرے دو کمرے ہیں ایک یہ ۔ایک اس کے اوپر ۔ جو پسند ہو لے لیجئے ۔"

"مجھے یہی پسند ہے ۔"

" بس ٹھیک ہے ۔نچلی منزل ۔ایک بازار میں کھڑکی ۔دوسری طرف خفیہ دروازہ مشو بلیر آپ بہت ہوشیار آدمی ہیں ۔آپ سے ہمیں بہت مدد ملے گی ۔"

"مگر ہمیں معاملہ کی طرف آنا چاہیئے ۔"

"بے شک ۔بھلا میں کیا کہہ رہا تھا ؟"

" آپ نے یہ کہا تھا کہ میں بلانے کے لئے آرہا ہوں ۔ تو شاید مجھے روک لیا جائے ۔"

" ہاں ۔اس صورت میں کسی اور آدمی کے ساتھ ہرگز یہاں سے نہ جائیے ۔ اور اگر جانا ہی پڑے تو کافی علامات شناخت حاصل کر کے جائیے ۔"

" وہ کونسی علامات ہوں گی جن سے اس شخص کو آپ کا قاصد سمجھا جائے ؟"

" پہلی یہ کہ اس کے پاس میرا خط ہوگا ۔"

"مجھے آپ کی تحریر کا علم نہیں ۔"

"ٹھیک ہے ۔میں آپ کو اس کا نمونہ دیتا ہوں ۔"

اور یہ کہکر ڈوبائے حسب ذیل سطور لکھیں :۔

"موسیو لاشویلیر۔ جو شخص یہ رقعہ آپ کے پاس لائے اس کے ساتھ بلا تامل چلے آیئے اسے میں نے ہی ڈیوک ڈالیورز کے مکان سے بھیجا ہے ۔ اور وہیں کپتان لاجانکیر آپ کا منتظر ہے ۔"

"یہ لیجئے!" اس نے رقعہ گیسٹن کے حوالہ کرتے ہوئے کہا۔ "جس آدمی کو میں بھیجوں گا۔ اس کے پاس اسی طرح کا رقعہ ہوگا۔"

"بس کافی ہے ؟"

"نہیں ایسے کاموں میں بڑی احتیاط کی ضرورت ہوتی ہے ۔ خط کے علاوہ وہ ٹوٹا ہوا سکہ بھی دکھائیگا اور جب وہ آپ کو ساتھ لیکر منزل مقصود پر پہنچا دے تو وہاں مکان میں داخل ہونے سے پہلے اس سے تیسری علامت طلب کیجئے!"

"وہ کیا ؟"

"کاغذ"

"بہت خوب" گیسٹن نے کہا۔ "ان احتیاطوں کے باوجود غلطی ہو تو سمجھنا چاہیئے ۔ کہ اس میں شیطان کا ہاتھ ہے ۔ ہاں اب مجھے کیا کرنا چاہیئے ؟"

"کچھ نہیں ۔ اس ہوٹل میں ٹھیریے اور مزے اڑائیے ۔ میں اسکے منتظم سے آپ کی سفارش کر دوں گا۔"

"میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں ۔"

"ایم شامپین" ڈوبائے نے دروازہ کھول کر ٹیمپن سے کہا۔ "شویلیر ڈوچانلے میرے کمرہ میں سکونت پذیر ہوئے ہیں ۔ ان کی بہیرے بہ احسن خاطر مدارات کیجئے ۔"

پھر دروازہ بند کرتے ہوئے اس نے گردن باہر نکال کر آہستگی سے ٹیمپن کے کان میں کہا۔ "یہ آدمی سونے کے تول ملتا ہے ۔ خبردار ایک منٹ کو اسے نظروں سے غائب نہ ہونے دینا ورنہ تمہارے اپنے سر کی خیر نہ ہوگی۔"

باب ۔ ۱۵
ریجینٹ کی شرکت

شویلیر سے رخصت ہو کر ڈوبائے بہت دیر فکر کی حالت میں رہا ۔ بار بار اس سوال پر غور کرتا تھا کہ

اتفاقات نے ریجنٹ اور ملک فرانس کا مستقبل کس طرح میرے ہاتھ میں دے دیا ہے۔ وہاں سے گذرتے ہوئے اسے لاویلی نظر آیا۔ اور اس نے اسکے پیچھے آنے کا اشارہ کیا حقیقی لاجانکیر کو رستہ سے ہٹانے کا کام لاویلی نے ہی سر انجام دیا تھا۔ ڈوبائے اس وقت یہ سوچ رہا تھا کہ کام کا سہل تر حصہ تو ہو گیا۔ اب ریجنٹ کو کس طرح ایک ایسے معاملہ میں شریک کیا جائے جس سے اسے فطری نفرت ہے۔ یعنی ایک سازش کی تیاری ہیں۔

اس نے دریافت کیا کہ ریجنٹ کہاں ہیں اور کیا کر رہے ہیں تو معلوم ہوا کہ اپنے خاص کمرہ میں کیمیا دان ہیو برٹ کے شروع کئے ہوئے خاکہ کی تکمیل میں مصروف ہیں۔ خود ہیو برٹ ان کے پاس ہی دوسری میز پہ مصری پرندہ آئی بس کی لاش میں خوشبو بھر رہا تھا۔ اس کا دعوٰے تھا کہ قدیم باشندگان مصر اسی طرح مردوں کی لاشیں حنوط کیا کرتے تھے۔

ایک سکرٹری پاس کھڑا چند خطوں کا مضمون ریجنٹ کو سنا رہا تھا۔

دفعتاً کمرہ کا دروازہ کھلا۔ اور چپراسی نے کہا "کپتان لاجانکیر آئے ہیں"۔ ریجنٹ یہ سن کر سخت حیرت زدہ ہوا اس لئے کہ اس کمرہ خاص میں کوئی اجنبی نہیں آسکتا تھا اور کپتان لاجانکیر کا نام اس کے لئے بالکل نیا تھا۔

وہ پیچھے مڑ کر کہنے لگا "لاجانکیر!... کون لاجانکیر؟"

ہیو برٹ کو بھی سخت تعجب ہوا کہ ایک غیر آدمی کو اس طرح پرائیویٹ کمرہ میں آنے کی اجازت دی گئی۔

اس وقت کسی کا سر کھلے دروازہ میں نمودار ہوا۔

یہ ڈوبائے تھا جس نے اس وقت تک کپتان لاجانکیر ہی کا بھیس بدلا ہوا تھا۔ ریجنٹ نے پہلے تو اسے نہیں پہچانا۔ مگر جب اسکی لمبی ناک جس کی نظیر سارے فرانس میں نہیں تھی دیکھی۔ تو اس کے چہرہ کی حیرت مسکراہٹ میں بدل گئی۔

"کون۔ ایبی!" ریجنٹ نے ہنسکر کہا "کیوں حضرت یہ نیا سوانگ کیا معنی رکھتا ہے؟"

"حضور اب میں لومڑی سے شیر بن گیا ہوں... ہاں لیکن موسیو ہیو برٹ اور موسیو سکرٹری آپ ذرا اس پرندہ اور خطوں کو دوسرے کمرہ میں لے جائیے۔"

"کیوں بھلا؟" ریجنٹ نے پوچھا۔

"اس لئے کہ مجھے آپ سے ایک نہایت ضروری معاملہ پر گفتگو کرنی ہے۔"

"تم اس ضروری معاملہ کو شیطان کے پاس لے جاؤ۔ اب اس کا وقت نہیں ہے۔ کل آنا۔"

"حضور مجھے اس قابل نفرت بھیس کو کل تک قائم رکھنے پر مجبور نہ کریں۔" ڈوبائے نے عرض کیا

"جس طرح جی چاہے کرو۔ بہرحال میرا فیصلہ یہ ہے کہ دن کا باقی حصہ تفریح میں گذاروں گا۔"

"مگر میں تو حضور سے بھی بھیس بدلنے کی درخواست کرنے آیا تھا۔"

"بھیس بدلنے کی! ڈوبائے کیا کہتے ہو؟" ریجنٹ نے یہ سمجھ کر کہ کوئی تفریحی معاملہ درپیش ہے۔ پوچھا۔

"ہاں اب حضور کے منہ میں پانی بھر آیا۔"

"بولو کیا مطلب ہے؟"

"پہلے ان ہردو اصحاب کو رخصت کر دیجئے۔"

"ضروری ہے؟"

"نہایت ضروری۔"

"اچھی بات ہے۔"

یہ کہکر ریجنٹ نے کیمیا دان اور سکرٹری دونو کو رخصت ہونے کے لئے اشارہ کیا۔ اور وہ دونو فوراً ہی وہاں سے چلے گئے۔

"اچھا اب کہو۔"

"میں حضور کے سامنے ایک قابل قدر نوجوان کو پیش کرنا چاہتا ہوں جو ابھی برٹین سے آیا ہے اور جس کی مجھ سے بہت کچھ سفارش کی گئی ہے۔"

"اس کا نام؟"

"شوالیر گیسٹن ڈاچانلے؟"

"ڈاچانلے!" ریجنٹ نے کچھ سوچ کر کہا "شاید یہ نام میرے لئے نیا نہیں۔"

"اچھا؟"

"میرا خیال ہے کہ میں نے اسے کہیں سنا تھا۔ گو کچھ یاد نہیں آتا کہاں۔ مگر یہ شخص پیرس میں کس لئے آیا ہے؟"

"یہ وہ خود آپ کے روبرو عرض کرے گا۔"

"میرے روبرو؟"

"ہاں ۔ یا یوں سمجھیے کہ ڈیوک ڈوالیورز کے روبرو جس کا بھیس بدلنے کی درخواست لیکر میں اس وقت آپ کی خدمت میں حاضر ہوا ہوں ۔ یہ نوجوان ایک بڑا ہوشیار سازشی ہے اور مجھے حقیقت حال معلوم کرنے کے لئے کچھ کم کوشش نہیں کرنی پڑی ۔ یہ شخص پیرس کے کسی لاجانکیر کے نام سفارشی رقعہ لیکر آیا تھا اور اس لاجانکیر کا کام اسے ڈیوک ڈوالیورز تک لے جانا تھا ۔ اب آپ سمجھ گئے کیا؟"

"بالکل نہیں ۔"

"اچھا تو یوں سمجھیے کہ کپتان لاجانکیر کا بھیس میں نے بدل رکھا ہے ۔ مگر کپتان اور ڈیوک دونو کا بھیس ایک ہی آدمی نہیں بدل سکتا ۔"

"پھر یہ کام . . . ؟"

"یہ کام میں آپ پر چھوڑتا ہوں ۔"

"میں شکریہ ادا کرتا ہوں ۔ کیا تمہارا یہ مطلب ہے کہ میں اپنا نام بدلکر راز کی باتیں معلوم کروں . . . ؟"

"جی ہاں دشمنوں کے راز کی باتیں ۔" ڈوبائے نے قطع کلام کرکے کہا ۔ "یہ میں سمجھتا ہوں کہ آپ کو اپنا نام اور پتہ بدلنے میں تکلیف ہوگی ۔ کیونکہ پیشتر کبھی آپ نے اس ذریعہ سے رازدانی کی کوشش نہیں کی ۔ گو بھیس بدلنے میں حضور کو پہلے سے کافی مہارت ہے ۔ بہرحال جب پیشتر آپ ایم ایلین اور میٹر جین کہلا چکے ہیں تو اب ڈیوک ڈوالیورز بن جانے میں کیا عیب ہے ؟"

"تفریح کی خاطر مجھے اس میں اعتراض نہیں ۔ لیکن . . ."

"لیکن حضور" ڈوبائے نے سلسلہ کلام جاری رکھ کر کہا ۔ "فرانس کا امن قائم رکھنے ۔ غداروں کو فساد پھیلانے اور قاتلوں کو آپ کی جان پر وار کرنے سے روکنے کے لئے اگر یہ کام بھی کیا جائے تو کیا ہرج ہے ؟"

"لیکن اگر میں تمہارے کہنے پر عمل کروں" ریجنٹ نے کہا ۔ "تو پھر اس کا نتیجہ کیا ہوگا؟"

"غالباً یہ کہ آپ کو تسلیم کرنا پڑے گا ۔ میں کوئی خواب دیکھنے والا آدمی نہیں ہوں ۔ اور چونکہ آپ اپنی نگرانی خود اچھی طرح نہیں کر سکتے ۔ اس لئے ضروری ہے کہ یہ کام آپ دوسروں کو کرنے دیں"

"لیکن اگر یہ کام اس قابل نہ ہوا ۔ کہ اس پر اتنی محنت کی جائے ۔ تو پھر آیندہ کے لئے تو تم مجھے دق کرنا چھوڑ دوگے ؟"

"ہاں اس کا میں سچے دل سے وعدہ کرتا ہوں ۔"

"یہی اگر تمہیں اعتراض نہ ہو۔ تو میں چاہتا ہوں تم کوئی اور قسم کھاؤ۔"
"حضور کتنی سختی کر رہے ہیں۔۔۔ بہر حال میں آپ کو رضامند سمجھوں ؟"
"پھر وہی حماقت۔"
"یہ آپ کو معلوم ہو جائے گا۔ کہ اس میں حماقت کا عنصر کتنا کم ہے۔"
"میں سمجھتا ہوں۔ تم مجھے خوف زدہ کرنے کے لئے بات کا بتنگڑ بنا رہے ہو۔"
"اگر ایسا ہے تو آپ دیکھیں گے۔ کہ اُسے خوب اچھی طرح بنایا گیا ہے۔"
"یقینی طور پر کہتے ہو؟"
"بالکل"
"اگر میں خوف زدہ نہ ہوا تو پھر؟"
"حضور بہت لمبے وعدے چاہتے ہیں۔"
"ڈوہائے معلوم ہوتا ہے تمہیں خود اپنی بات پر بھروسہ نہیں۔"
"میں قسم کھاتا ہوں۔ کہ آپ کو اس کام میں حصہ لیکر بہت سی نئی باتیں معلوم ہونگی۔ آپ یقیناً خوش ہوں گے۔ کہ بہرے کہنے پر جیسیں بدلا۔"
اتنا کہہ کر ڈوہائے قبل اس کے کہ ریجنٹ اپنی منظوری واپس لیتا۔ کمرہ سے چلا گیا۔
اس کے پانچ منٹ بعد ایک قاصد ڈیوڑھی میں داخل ہوا جس نے ایک سر بمہر لفافہ نوکر کے حوالہ کیا۔ اور وہ نوکر اسے لے کر ریجنٹ کے پاس گیا۔
وہ تحریر کو دیکھ کر کہنے لگا۔ "میڈم ڈسروکس"۔ پھر مہر توڑ کر خط نکالا۔ تو اس میں لکھا تھا:۔
"حضور والا جس نوجوان عورت کو میری حوالگی میں چھوڑ گئے تھے۔ وہ یہاں محفوظ نظر نہیں آتی۔۔۔"
"اوہ!" ریجنٹ نے خط پڑھتے ہوئے اظہار رائے کے طور پر کہا۔ اور اس کے بعد پھر مضمون پڑھنا شروع کیا۔
"۔۔۔ شہر والا مکان جو حضور نے اس کے لئے تجویز کیا تھا اس علیحدگی سے سوگنا بہتر ہوگا۔ میں اپنے دل میں اچھی طرح محسوس کرتی ہوں کہ جس طرح مجھے اس کی حفاظت کرنی چاہیئے۔ یا جس طرح میں اس کی حفاظت کرنا چاہتی ہوں وہ ان حالات میں غیر ممکن ہے۔۔۔"
"آہ!" ریجنٹ نے پھر قطع مضمون کرتے ہوئے کہا۔ "معلوم ہوتا ہے کوئی خاص ہی بات پیش

آئی ہے۔" اور اس نے پھر خط کا مضمون پڑھنا شروع کیا :۔

"... ایک نوجوان جس نے کل آپ کی تشریف آوری سے تھوڑی دیر پہلے میڈموازل ہیلین کو خط لکھا تھا۔ آج خود یہاں آیا۔ میں نے اس کو اندر جانے سے روکنے کی کوشش کی۔ لیکن میڈموازل نے حکم دیا۔ کہ اُسے آنے دو۔ اور تم باہر چلی جاؤ۔ اس کی نگاہ اور لہجہ میں مجھے اس خون کا اثر نظر آیا۔ جو والیان حکومت میں پایا جاتا ہے ..."

"ٹھیک ٹھیک" ریجنٹ نے پھر ایک بار رائے ظاہر کرتے ہوئے کہا۔" وہ فی الواقعہ میری بیٹی ہے مگر یہ نوجوان کون ہے؟ کوئی آوارہ گرد بانکا ہوگا جسے اس نے کسی موقعہ پر خانقاہ میں دیکھا" اور اتنا کہہ کر وہ پھر خط پڑھنے لگا۔

"... حضور والا مجھے پختہ یقین ہے۔ کہ یہ نوجوان اور میڈموازل قبل ازیں ایک دوسرے سے ملتے رہے ہیں۔ میں نے آپ کی خدمت گذاری کے لئے باوجود ممانعت کے ان کی گفتگو سننے کی کوشش کی۔ اور گو دروازہ بند تھا۔ تاہم اتنی آواز مجھے سنائی دی۔ کہ میں سابق کی طرح پھر تم سے ملونگا۔ اب میں حضور سے درخواست کرتی ہوں کہ میری ذمہ واریوں کو ہلکا کرنے اور مجھے خطرات سے بچانے کے لئے آپ ایک تحریری رقعہ بھیجدیں جس کی بدولت میں میڈموازل کے جوش غضب سے محفوظ رہ سکوں۔"

یہاں تک پڑھ کر ریجنٹ کہنے لگا۔" تو کیا ان دونوں میں پہلے سے عشق ہے ؟ حالانکہ اس کی پرورش فرانس کی ایک ایسی خانقاہ میں ہوئی ہے۔ جہاں مردوں کا کسی حال میں گذر ممکن نہیں میڈیم ڈسروکس کا یہ اندیشہ بالکل بے جا ہے۔ ہاں مگر وہ اس کے آگے کیا لکھتی ہے۔"

"... مکرر یہ کہ میں ٹائیگر رائل ہوٹل میں معلومات حاصل کرنے کو گئی تھی۔ وہ نوجوان کل شام کے سات بجے میڈموازل سے پون گھنٹہ پہلے یہاں پہنچا۔ معلوم ہوا کہ وہ بھی میڈموازل کی طرح برٹین کی سڑک پر ہو کر آیا ہے۔ یہ شخص ایم ڈالوری کے نام سے سفر کرتا ہے۔"

"اوہ !" ریجنٹ کہنے لگا۔" اس میں دونوں کی صلاح معلوم ہوتی ہے۔ اگر ڈوبائے کو یہ حال معلوم ہوجائے تو وہ کیا کچھ نہ کہے۔ خدا کرے اپنی باخبر پولیس کے باوجود وہ ان حالات سے واقف نہ ہو ... نوکر !"

وہی نوکر جو خط لیکر آیا تھا حاضر ہوا۔

"وہ قاصد جو یہ خط ریمبولیٹ سے لایا۔ کہاں ہے ؟"

"حضور وہ آپ کے جواب کا انتظار کر رہا ہے ۔"

" اچھا تم یہ رقعہ اس کو دے دو۔ اور کہ دو فوراً روانہ ہو جائے ۔"

اس اثنا میں ڈورباڈے جو گیسٹن اور مصنوعی ڈیوک کے درمیان ملاقات کی تیاری کر رہا تھا اپنے دل میں یہ سوچتا تھا " مجھے ریجنٹ اور اس کی دختر دونو پر قابو ہے ۔ یہ سازش یا تو عمیق ہے یا نہیں ۔ اگر عمیق نہیں تو مبالغہ آرائی بے ضرر ہے ۔ اور اگر ہے تو اس کی دریافت کا سہرا میرے سر ہے ۔ لیکن مجھے دونو وار ایک ہی وقت میں نہیں کرنے چاہئیں ۔ پہلے میرا فرض ڈیوک کو بچانا ہے ۔ پھر اس کی دختر کو محفوظ کرنا ۔ اس طرح پر مجھے دوسرا انعام حاصل ہوگا . . . ہاں بس یہی طریقہ بہتر ہے ۔ ڈیوک کی حفاظت بہرحال مقدم ہے ۔ کیونکہ اگر وہ لڑکی خطرہ میں ہو بھی تو نقصان اس کے سوا کسی اور کا نہیں ۔ اور ڈیوک کو خطرہ پیش آنے کی صورت میں ساری سلطنت تباہ ہوئی جاتی ہے ۔ پس سب سے پہلے اس کی طرف توجہ کرنی چاہیئے ۔"

یہ سوچکر اس نے ایک قاصد برٹینی کے قدیم گورنر ایم ۔ ڈامونٹارن کے پاس نینٹیس میں بھیج دیا ۔

اور گیسٹن ؟ . . . وہ اپنے دل میں اس بات پر شرمسار تھا ۔ کہ اب تک میرا تعلق صرف جانکر جیسے چھوٹے درجہ کے آدمی سے رہا ۔ مگر شکر ہے کہ میں عنقریب ایک اعلیٰ افسر سے ملنے والا ہوں ۔ اگر وہ بھی کمزور اور بزدل نظر آیا ۔ تو میں نینٹس میں واپس جا کر اپنا دوستوں سے مشورہ کرونگا ۔ ہیلین کے متعلق اُسے ذرا سا شک و شبہ نہیں تھا ۔ وہ اس کے عشق کے استقلال کو اچھی طرح سمجھتا اور جانتا تھا ۔ کہ وہ بے وفائی پر موت کو ترجیح دینے والی عورت ہے ۔ اسے اس بات سے خوشی ہوئی ۔ کہ اپنے باپ سے مل کر بھی اس نے زمانہ ماضی کے وعدوں کو فراموش نہیں کیا ۔ مگر اس کے باوجود اس پر اسرار رشتہ دار کی نسبت اسے کئی طرح کے اندیشے پیدا ہو رہے تھے ۔ بہرحال اُسے فخر تھا ۔ کہ ایک بادشاہ کو بھی ایسی بیٹی پر ناز ہو سکتا ہے اور اگر کوئی خاص رکاوٹ حائل نہ ہو تو اس کے باپ کو علانیہ طور پر اسے اپنی بیٹی تسلیم کرنے میں عذر نہ ہونا چاہیئے ۔

راحت کی طرح خطرہ میں بھی انسان کے اندر نمود کی خواہش پیدا ہو جاتی ہے ۔ گیسٹن نے بڑی احتیاط سے اپنا بہترین لباس پہنا ۔ اور چونکہ شباب کی رونق چہرہ پر تھی ۔ اس لئے عمدہ پوشش سے اسکی وجاہت دہ چند ہو گئی

ڈوبائے کے مشورہ سے ریجنٹ نے سیاہ مخمل کا لباس پہنا۔ اور اپنے چہرہ کو کسی حد تک ایک فراخ جالیدار رومال میں چھپا لیا۔

ملاقات کا انتظام فابرگ سینٹ جرمینز کے ایک مکان میں کیا گیا تھا۔ اور ریجنٹ پانچ بجے کے قریب جب شام کی تاریکی پھیل رہی تھی۔ وہاں پہنچ گیا۔

باب - ۱۶
گیسٹن میدان عمل میں

جیسا کہ پیشتر بیان کیا گیا گیسٹن ہوٹل کی نچلی منزل کے کمرہ میں مقیم تھا۔ جہاں اس نے بڑے اہتمام سے کپڑے بدلے اس اثنا میں ٹیبن شراب فروخت کرتا رہا۔ شام ہونے تک وہ اس قابل ہوگیا کہ شراب کو پورے ناپ سے فروخت کر سکتا تھا۔ اس کام میں اس خیال سے بھی مدد ملی کہ شراب خانہ کے مالک بورگیین کو معاوضہ دیتے وقت سارا حساب سمجھانے کی ضرورت ہوگی پس اگر زیادہ شراب ضائع ہوئی تو معاوضہ کی رقم بھی بڑھ جائے گی۔ نتیجہ یہ ہوا کہ وہ عورت جو صبح کو شراب خرید کر لے گئی تھی شام کو پھر لینے آئی۔ تو اسے سخت ہی مایوسی ہوئی۔ کیونکہ اس مرتبہ صبح کی طرح زیادہ شراب نہیں ملی۔

گیسٹن نے لباس بدل کر لاجانگیر کے کمرہ کی دیکھ بھال کی۔ معلوم ہوا الماریوں میں زیادہ تر تین طرح کی کتابیں ہیں۔ ناٹک۔ فحش کتابیں اور ریاضی کے رسالے۔

وہ انہیں الٹ پلٹ کر دیکھ رہا تھا۔ کہ ٹیبن ایک آدمی کو ساتھ لیکر کمرہ میں داخل ہوا۔ اور اسے گیسٹن کے پاس چھوڑ کر چلا گیا۔ اس شخص نے بیان کیا کہ کپتان لاجانگیر چونکہ خود نہیں آسکے اس لئے انہوں نے مجھے آپ کو لانے کے لئے بھیجا ہے۔ گیسٹن نے ثبوت مانگا تو شخص مذکور نے نمونہ کے مطابق اور اسی تحریر کا خط پیش کیا۔ اور مزید تصدیق کے لئے آدھا سکہ بھی دکھایا اب گیسٹن کو اس کے ساتھ چلنے میں کیا عذر ہوسکتا تھا۔ دونو ایک بند گاڑی میں بیٹھ گئے۔ پونٹ نوف سے گذر کر گاڑی رو ڈوباک میں ایک مکان کے سامنے ٹھیری۔ یہاں پر شخص مذکور نے تیسری علامت شناخت پیش کی یعنی وہ کاغذ جس پر شویلیر کا نام لکھا ہوا تھا۔

دونو گاڑی سے اترے اور دروازہ کے باہر بنی ہوئی چار سیڑھیوں پر چڑھ کر ایک فراخ

گول برآمدہ میں داخل ہوئے۔ گیسٹن نے مڑ کر دیکھا تو اس کا رہبر کہیں نظر نہ آیا۔ اب وہ اس عالیشان مکان کے دروازہ میں تنہا کھڑا تھا۔

اس کا دل بڑے زور سے دھڑکنے لگا۔ کیونکہ وہ ایک ذی رتبہ آدمی سے ملنے جا رہا تھا... اس سے جو اس کام کا ذریعہ نہیں بلکہ محرک اور سارے انتظامات کا بانی تھا۔ وہ بادشاہ کے قائمقام کے روبرو آنے کو تھا۔ ایک سلطنت کو دوسری کے خلاف کھڑا کرنے کا کام اب عملی صورت اختیار کر رہا تھا۔

محل کے اندر گھنٹی بجنے کی آواز سنائی دی۔

گیسٹن کانپ گیا۔ آئینہ میں صورت دیکھی تو بالکل زرد نظر آئی۔ اس کے دل میں ہزاروں قسم کے خیالات تشویش پیدا کر رہے تھے۔

عین اس وقت دروازہ کھلا اور مصنوعی لاجانکیر نمودار ہوا۔

"آیئے شوبلیر" اس نے کہا "ہمارا انتظار ہو رہا ہے۔"

گیسٹن نے استقلال سے قدم اٹھایا۔

مکان کے اندر داخل ہوا تو دیکھا ایک آدمی دروازہ کی طرف پیٹھ کئے آرام کرسی پر بیٹھا ہے میز پر صرف ایک شمع جل رہی تھی۔ اور چونکہ اس کے اوپر بھی شیڈ تھا اس لئے اس شخص کے بدن کا صرف زیریں حصہ صاف نظر آتا تھا۔ چہرہ اور شانے تاریکی میں تھے۔

مگر اس نیم تاریکی میں اور منہ کا بڑا حصہ جالیدار رومال میں چھپا ہوا ہونے کے باوجود گیسٹن نے دیکھا کہ اس شخص کے چہرہ پر شرافت اور عظمت کے آثار نمودار ہیں۔ جس سے اس نے سمجھ لیا کہ یہ لاجانکیر سے بہت اونچے پایہ کا آدمی ہے۔ دہن کشادہ۔ آنکھیں موٹی۔ تیز اور مشتعل تھیں جیسے کسی بادشاہ یا شکاری پرندہ کی ہوتی ہیں۔ پیشانی پر تدبر اور جبڑے سے استقلال کی علامات نمودار تھیں۔

گیسٹن نے سوچا لاجانکیر دماغ ہے اور یہ عقاب۔

اس نے ادب سے سلام کیا اور شخص مذکور اٹھ کر آتشدان کے قریب کھڑا ہو گیا۔

"آپ ہی وہ صاحب ہیں جن کا میں نے یور اکسلنسی سے ذکر کیا تھا" فرضی لاجانکیر نے گیسٹن کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا "شوبلیر گیسٹن ڈاچانلے"۔

اس نے اپنے سر کو حرکت دی۔ مگر زبان سے کچھ نہیں کہا۔

"حضرت یوں چپ رہنے سے کام نہ چلیگا" ڈوبارے نے آہستگی سے اس کے کان میں کہا۔ جب تک آپ نہیں بولیں گے۔ یہ بھی نہیں بولے گا۔

"غالباً تم برٹین سے آرہے ہو؟" ڈیوک نے سرد مہری سے کہا۔

"ہاں موسیو وہیں سے" گیسٹن نے جواب دیا۔ "لیکن مجھے یہ عرض کرنے کی اجازت دی جائے کہ گو کپتان لاجانکیر نے حضور کو میرے نام سے آگاہ کر دیا۔ تاہم مجھے اب تک آپ کے اسمِ گرامی سے نا آشنا رکھا گیا ہے۔ معاف فرمایئے کہ میں اس بے ادبی کا مرتکب ہوتا ہوں۔ مگر حضور کو معلوم ہے میں یہ الفاظ اپنی طرف سے نہیں بلکہ اپنے صوبہ کی طرف سے کر رہا ہوں۔"

"آپ ٹھیک کہتے ہیں۔" فرضی لاجانکیر نے جواب کا ذمہ اپنے اوپر لیتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے میز پر رکھے ہوئے جزدان سے ایک پرزہ کاغذ نکالا جس کے نیچے کسی کے دستخط اور شاہ ہسپانیہ کی مہر لگی ہوئی تھی۔ پھر کہا۔ "یہ آپ کا لقب ہے۔"

"ڈیوک ڈالیورز۔" گیسٹن نے پڑھا اور ڈیوک کی طرف مڑ کر بصد ادب سے سلام کیا۔

"اور اب موسیو" ڈیوک نے کہا۔ "تمہیں اپنے خیالات کے اظہار میں تامل نہ ہونا چاہیئے۔"

"میں یہ سمجھتا تھا کہ حضور کا ارشاد سننا ہوگا" گیسٹن نے اپنا پہلو محفوظ رکھتے ہوئے کہا۔

"یہ ٹھیک ہے۔ لیکن مکالمہ میں ہر شخص کو اپنی اپنی جگہ بولنا ہوتا ہے۔"

"میں حضور کی ذرہ نوازی کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اگر مجھی کو ابتدا کرنا ہے۔ تو اعتماد کی مثال پیش کرنے میں مجھے سرمو عذر نہیں۔"

"کہو میں سنتا ہوں۔"

"حضور کو معلوم ہے کہ برٹین کی ریاستیں ..."

"برٹین کی بے چین رعایا ..." ریجنٹ نے اصلاح کرتے ہوئے مسکرا کر کہا گو ڈوبارے نے فوراً اسکو ہنسی سے باز رہنے کے لئے اشارہ کیا۔

"رعایا کا لفظ اتنا وسیع ہے کہ ہمیں اس کے قائمقاموں کا ہی ذکر کرنا چاہیئے" گیسٹن نے جواب دیا۔ "لیکن خیر آپ کو اصرار ہے تو میں آپ ہی کا لفظ استعمال کرنے کو تیار ہوں ... ہاں تو برٹین کی بے چین رعایا نے مجھے اس لئے آپ کی خدمت میں بھیجا ہے۔ کہ اس معاملہ میں ہسپانیہ کا عندیہ معلوم کروں۔"

"ہاں مگر پہلے برٹین کا ارادہ معلوم ہونا چاہیئے۔"

"میں حضور کو برٹینی والوں کی وفاداری کا یقین دلاتا ہوں۔ آپ ان کے وعدہ پر بھروسہ کریں۔ ان کی وفاداری ضرب المثل ہے۔"

"آخر ان کا وعدہ کیا ہے؟"

"امرائے فرانس کی کوششوں کی تائید کرنا۔"

"لیکن تم فرانسیسی نہیں ہو۔"

"حضور والا ہم برٹینی ہیں۔ ہمارے صوبہ کو ایک عہدنامہ کی رو سے فرانس کے ساتھ متحد کیا گیا تھا۔ جب فرانس اس معاہدہ کی شرطوں کی خلاف ورزی کرنے لگا۔ تو ہم اپنے آپ کو اس سے جدا سمجھ سکتے ہیں۔"

"مجھے اس معاہدہ کا حال معلوم ہے۔ بہت مدت ہوئی اسپر دستخط ہوئے تھے۔"

مصنوعی لاجانکیر نے ریجنٹ کی زور سے چٹکی لی۔

"کیا مضایقہ ہے" پیگیسٹن نے کہا۔ "وہ معاہدہ کتنا ہی پرانا ہو۔ ہم سب کو اس کا مضمون یاد ہے۔"

باب ۔ ۱۷

آزادی کی عزت یا شہادت کا فخر

"تم کہتے ہو برٹینی کے امرا فرانسیسی امرا کی تائید کرنے کو تیار ہیں۔ ہاں تو امرائے فرانس کیا چاہتے ہیں؟"

"حضور ان کی خواہش یہ ہے کہ موجودہ شاہ فرانس کے انتقال پر شاہ ہسپانیہ کو لوئیس چہارم کے وارث کی حیثیت میں فرانس کے تخت پر بٹھایا جائے۔"

"یہ ٹھیک۔ بالکل ٹھیک" لاجانکیر نے اطمینان سے ہانس لیتے ہوئے کہا۔

"لیکن شاہ فرانس تو ابھی زندہ ہے۔" ریجنٹ نے کہا۔ "گو تم اس کا ذکر اس انداز سے کرتے ہو گویا اسکی ہستی کچھ بھی وقعت نہیں رکھتی۔"

"حضور کو معلوم ہے کہ گرینڈ ڈافن۔ ڈیوک اور ڈچس آف بورگون اور ان کی اولاد کا انجام کیا ہوا۔"

ریجنٹ کا چہرہ غصہ سے زرد ہو گیا۔ ڈوبائے کھانسا۔

"تو کیا وہ سمجھتے ہیں بادشاہ کا انتقال بھی ایک طے شدہ امر ہے؟"

"جی ہاں۔ یہی عام خیال ہے۔"

"اس کا مطلب یہ ہے کہ شاہ ہسپانیہ تخت فرانس کے حقوق سے دست بردار ہو کر بھی اس پر قدم رکھنے کی امید رکھتا ہے۔ لیکن کیا عجب وہ لوگ جو ریجنٹ سے تعلق رکھتے ہیں اس کی مزاحمت کریں۔"

معصومی ہسپانوی ڈیوک نے ان الفاظ کو بے اختیار بڑے تامل سے کہا۔ مگر شولیر کہنے لگا "حضور اطمینان رکھیں اس ضرورت کو بھی پیش نظر رکھ لیا گیا ہے۔"

"ٹھیک اس ضرورت کو بھی پیش نظر رکھ لیا گیا ہے۔" ڈوبا نے کہا "کیا میں نے حضور سے عرض نہیں کیا تھا کہ برٹین والے بہت دور اندیش ہیں۔ کہیئے موسیو آگئے کہیئے!"

مگر اس کے باوجود گیسٹن چپ رہا۔

"ہاں موسیو" معصومی ڈیوک نے کہا "بیان کرو۔ میں سنتا ہوں۔"

"حضور والا معاملہ کے اس پہلو سے میں خبردار نہیں ہوں۔"

"اوہ تو کیا تمہارے رہبروں کو مجھ پر کامل اعتماد نہیں؟"

"بخلاف ازیں انہیں آپ ہی پر کامل اعتماد ہے۔"

"میں سمجھ گیا۔ مگر کپتان میرا دوست ہے۔ تم اسکی موجودگی کا خیال نہ کرو۔ میں اسکی طرف سے جواب دہ ہوں۔"

"حضور کا فرمانا صحیح ہے۔ لیکن مجھے اس معاملہ پر آپ سے خلوت ہی میں عرض کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔"

"مگر میں کہہ رہا ہوں کپتان اپنا آدمی ہے۔"

"اس صورت میں" گیسٹن نے ادب سے سلام کرتے ہوئے کہا "مجھے جو کچھ عرض کرنا تھا کر دیا۔"

"کپتان سنتے ہو؟ ریجنٹ نے ڈوبا سے کہا "تم مہربانی سے تھوڑی دیر کے لئے دوسرے کمرہ میں چلے جاؤ۔"

"میں جانے سے پہلے حضور سے صرف دو لفظ عرض کرنا چاہتا ہوں۔"

گیسٹن پیچھے ہٹ گیا۔ اور ڈوبا نے آزردہ ہو کر ریجنٹ سے کہنے لگا "جس طرح ابھی نکلی ہو

پورا زور دے کر سارے حالات معلوم کیجئے۔ ایسا موقعہ پھر نہیں ملیگا۔ بھلا اس نوجوان کی نسبت آپ کی کیا رائے ہے؟"

"بہت شریف آدمی ہے۔ آنکھیں ذہانت سے معمور ہیں۔ سر بھی کتنا خوشنما ہے . . ."

"ہاں مگر کٹ کر اور بھی خوشنما ہو جائے گا۔"

"کیا کہا؟"

"جی کچھ نہیں۔ بس میری بھی وہی رائے ہے جو آپ کی۔ ایم ڈ اچانلے۔ ممکن ہے میری بجائے کوئی اور ہوتا۔ تو آپ سے اس لئے خفا ہو جاتا۔ کہ آپ نے اتنی بے اعتمادی ظاہر کی۔ لیکن میں خود پسند نہیں ہوں۔ اور اگر نتیجہ حسب منشا ثابت ہو تو مجھے اسکی پروا نہیں کہ اس کا ذریعہ کیا تھا۔"

چانلے نے اپنے سر کو انداز تسلیم سے حرکت دی۔

"موسیو" ریجنٹ نے ڈوبائے سے رخصت ہونے پر کہا "اب اس کمرہ میں چار سے سوا کوئی نہیں اور میں غور سے سن رہا ہوں۔ بتاؤ تم کیا کہنا چاہتے ہو۔ موجودہ حالات میں تم میری بے چینی کا اچھی طرح اندازہ کر سکتے ہو۔"

"سنیئے میں عرض کرتا ہوں شاید آپ کو تعجب ہوگا کہ ہسپانیہ کی وہ مراسلت اب تک کیوں آپکے پاس نہیں آئی جسے آپ نے کارڈینل الکردنی کے پاس بھیجا تھا۔"

"یہ سچ ہے۔" ریجنٹ نے جو اس فقرہ کا کچھ مطلب نہیں سمجھا تھا۔ بمشکل ظاہرداری برقرار رکھتے ہوئے کہا۔

"اس تاخیر کی وجہ میں عرض کرتا ہوں جس قاصد کے ہاتھ یہ مراسلت آپ تک پہنچانا مطلوب تھا وہ بیمار ہو گیا اس لئے میڈرڈ ہی میں رہا۔ پھر یہ فرض میرے دوست بیرن ڈاولیف نے اپنے ذمہ لیا۔ انہوں نے تین چار دن تال کیا۔ مگر پھر اس خیال سے کہ سیلامیر کی سازش میں اسکی بیشتر آزمائش ہو چکی تھی انہوں نے یہ کام اس کے حوالہ کر دیا۔"

"فی الحقیقت۔" ریجنٹ نے کہا "بیرن ڈاولیف ڈوبائے کے جاسوسوں سے بال بال بچا۔ اس کام میں ہاتھ ڈالنا واقعی جرأت کا کام تھا۔ مجھے معلوم ہے کہ ریجنٹ نے میڈم ڈومین اور سیلامیر کی گرفتاری۔ رشیلیو پولگناک۔ ملیزیو اور میڈموازل ڈالا نے کے جیل خانہ بیسٹل میں آنے اور بدنصیب لاگرینج چانسل کے سینٹ مارگرٹ میں پہنچائے جانے کے بعد سمجھا تھا۔ اس ساری

کارروائی کا خاتمہ ہو گیا۔"

"حضور دیکھ سکتے ہیں کہ اس بارہ میں ریجنٹ کا اندازہ کتنا غلط تھا۔"

"مگر کیا برٹین کے ان سازشیوں کو اس کا بھی خوف نہیں کہ ان کی بغاوت سے کہیں پیرس کے سازشیوں کا دور زندگی ختم نہ کر دیا جائے جو ریجنٹ کے اختیار میں ہیں؟"

"وہ ہماری جان کے ساتھ ہیں۔ یا ہم ان کو بھی بچائیں گے۔ یا خود ان کے ساتھ مر جائینگے۔"

"خوب۔۔ مگر بچانے کی ترکیب کیا ہوگی؟"

"حضور اجازت دیں تو پہلے اس مراسلت پر بحث کر لی جائے۔ دیکھئے یہ ہے۔"

ریجنٹ نے کاغذ ہاتھ میں لیا۔ مگر اس پر ہز اکسلنسی ڈیوک ڈالیوز کا پتہ لکھا ہوا دیکھ کر اسے بغیر کھولے میز پر رکھ دیا۔

طبع انسانی کا تضاد دیکھئے کہ یہ شخص جو ہر روز دوسو خط اپنے جاسوسوں سے کھلواتا تھا۔ اس وقت ایک خط کو کھولنے کی جرأت نہیں کر سکا۔ مگر یہ بات بھی تو ہے کہ اس وقت اس کا واسطہ ٹورسے یا ڈوبائے جیسے آدمی سے نہیں بلکہ شوبالیر گیسٹن ڈ اچ نائے سے تھا۔

"فرمایئے" گیسٹن نے کہا

"تمہیں معلوم ہوگا اس مراسلت میں کیا لکھا ہے؟"

"مجھے اسکی عبارت تو یاد نہیں مگر جو انتظامات کئے گئے تھے ان کا کچھ علم ہے۔"

"وہ کیا انتظامات ہیں مجھے بتاؤ۔ میں یہ جاننا چاہتا ہوں۔ انہیں وزرائے ہسپانیہ کی راز کی باتوں کا کس حد تک علم ہے۔"

"ریجنٹ کی صفائی کرنے کے بعد گیسٹن نے کہنا شروع کیا اور اپنے انہماک میں اس نے نہیں دیکھا کہ ان الفاظ پر وہ دوسرا شخص جس سے اسکی باتیں ہو رہی تھیں کس طرح چونکا۔ "ڈیوک ڈو مین کو اس کا عارضی قائمقام بنا دیا جائے گا۔ اور وہ فوراً اس اتحاد اربعہ کے معاہدہ کو توڑ دے گا جس پر بدبخت ڈوبائے نے دستخط کئے تھے۔"

"کاش لاجانکیر ان باتوں کو سننے کو موجود ہوتا۔ میں یقین کرتا ہوں اسے یہ سن کر بہت خوشی ہوتی۔ اچھا آگے کہو۔"

"یہ سب کچھ ہو چکے گا۔ تو پھر تخت کا نیا دعویدار جہازوں کا بیڑا لیکر ساحل انگلستان کی طرف روانہ ہوگا۔ پرشیا۔ سویڈن اور روس ہالینڈ سے الجھ جائینگے۔ اور اس جنگ سے فایدہ اٹھا کر

سلطنت فرانس نیپلز اور سسلی پر قابض ہو جائے گی۔ جن پر خاندان سویبا کی وساطت سے اس کا دعویٰ ہے۔ صوبہ ٹسکنی شاہ ہسپانیہ کے دوسرے بیٹے کو دے دیا جائے گا۔ کیتھولک مذہب کے نشیبی ملک پھر فرانس سے ملا دیے جائیں گے۔ اور سارڈینا ڈیوک آف سیوائے کو اور کماچیو پوپ روم کے حوالے کیا جائے گا۔ گویا شمالی ملکوں کے خلاف جنوبی ملکوں کی ایک شاندار لیگ قائم ہو جائے گی جس کی روح رواں فرانس ہوگا۔ اور لوئیس پانزدھم کی موت پر فلپ پنجم کو آدھی دنیا کی حکومت مل جائے گی۔"

"یہ سب باتیں مجھے معلوم ہیں" ریجنٹ نے کہا۔ "اور سچ پوچھو تو یہ سیلامیر کی سازش ہی کی ایک نئی صورت ہے۔ مگر تم نے ایک جملہ ایسا کہا جو میری سمجھ میں نہیں آیا۔"

"کیا ؟"

"وہ جو تم نے ریجنٹ کی صفائی کے متعلق کہا ہے۔ اسکی صفائی سے تمہاری کیا مراد ہے ؟"

"اس کو رستہ سے ہٹا دینا۔"

"کس طرح ؟"

"آپ کو یاد ہوگا پرانی ترکیب یہ تھی کہ اسے سارا گوسہ کے قیدخانہ یا ٹولیڈو کے قلعہ میں بند کر دیا جائے۔"

"ہاں مگر یہ تجویز اسکی احتیاط کے باعث کامیاب نہ ہو سکی۔"

"حضور یہ تجویز سرے سے ناقابل عمل تھی۔ اسکی راہ میں ہزاروں دقتیں حائل تھیں۔ بھلا ایک ایسی وجیہہ ہستی کو فرانس کے دوسرے پار لے جانا کوئی سہل کام ہے ؟"

"بے شک نہیں" ریجنٹ نے کہا "مجھے حیرت تھی کہ اس میں کیا بہتری دیکھی گئی۔ اچھا ہوا کہ اب کی مرتبہ اس میں ترمیم کر دی گئی۔"

"حضور سمجھ سکتے ہیں کہ ریجنٹ کے لئے محافظوں کو ورغلا کر جیل یا قلعہ سے فرار ہونا اور فرانس میں واپس آکر ان لوگوں کو عبرت ناک سزا دینا جنہوں نے اس کی حراست میں حصہ لیا تھا ذرا بھی مشکل نہ تھا۔ اس صورت میں فلپ پنجم اور البیرونی خطرہ سے بالاتر ہوتے۔ حضور بھی پوری حفاظت سے سرحد پر پہنچ جاتے۔ مگر ان لوگوں کی جنہوں نے فرانس میں رہ کر اس کام میں حصہ لیا خیر نہ ہوتی۔"

"پھر ؟"

"پہلی سازش کا نتیجہ ہماری نظر میں ہے اور آپ بھی ان لوگوں کے نام جانتے ہیں جو اسکی وجہ سے قید خانہ بیسٹیل میں بند ہیں۔"

"یہ ٹھیک ہے۔" ڈیوک نے تسلیم کیا۔

"بس تو آپ سمجھ سکتے ہیں کہ اس مرتبہ ریجنٹ کی صفائی سے میرا کیا مطلب ہے۔" شوبلییر نے کہا۔

"اب میں سمجھ گیا۔" ریجنٹ نے کپکپاتی ہوئی آواز میں جواب دیا "تم یہ چاہتے ہو کہ وہ کسی حال میں فرانس کو واپس نہ آئے اور اسکی ایک ہی صورت ہے۔ قید خانہ سے آدمی کبھی نہ کبھی واپس آسکتا ہے مگر قبر سے کبھی نہیں۔"

"حضور نے میرا مطلب اچھی طرح سمجھ لیا۔" گمیسٹن نے کسی قدر گھبرائی ہوئی آواز میں کہا۔

"اور اب یہ بھی معلوم ہو گیا کہ تم پیرس میں کس لئے آئے ہو۔ ریجنٹ کو قتل کرنے کے لئے؟"

"ہاں۔"

"کس طرح؟"

"برٹین کے رہنے والے ہم پانچ آدمیوں نے ایک مختصر جماعت عملی کاموں کی سرانجام دہی کے لئے قائم کی تھی جس میں قرار پایا کہ ہر کام کثرت رائے کے مطابق ہو۔"

"اور کثرت رائے یہ تھی کہ ریجنٹ کو قتل کر دیا جائے؟"

"جی ہاں یہی۔ چار آدمی قتل کے حق میں تھے اور ایک اس کے خلاف۔"

"اور وہ ایک کون تھا؟"

"حضور چاہے مجھے بُرا ہی جانیں مگر میں تسلیم کرتا ہوں کہ وہ ایک رائے میری تھی۔"

"اس صورت میں تم وہ کام کرنے کے لئے کیوں آئے جسے تم ناپسند کرتے تھے؟"

"اس میں قضا و قدر کا ہاتھ تھا۔"

"یعنی؟"

"قرعہ اندازی کی گئی کہ یہ کام کس کے سپرد ہو . . ."

"اور؟"

"یہ کام میرے حصہ میں آگیا۔"

"تم انکار کر سکتے تھے۔"

"بزدل کہلانے کو ؟"

"ہاں یہ ٹھیک ہے۔ اچھا تو اب تم پیرس میں اس لئے آئے ہو۔ ۔ ۔ ؟"

"کہ اپنے فرض کو پورا کر دوں۔"

"اور مجھ سے ۔ ۔ ۔ ؟"

"ریجنٹ کا دشمن سمجھ کر اس کام کی سرانجام میں امداد طلب کروں جس میں نہ صرف ہسپانیہ کی بہتری ہے بلکہ جس سے ہم اپنے دوستوں کو قید خانہ بیسٹیل سے بچا سکتے ہیں۔"

"تمہاری رائے میں انہیں ایسا ہی خطرہ درپیش ہے ؟"

"موت ان کے سروں پر منڈلا رہی ہے۔ ریجنٹ کے پاس ان کے خلاف زبردست ثبوت ہیں۔ اور وہ کہہ چکا ہے کہ اگر ایم۔ ڈی ارشیلیو کے چار سر ہوتے تو میں ان چاروں کو کٹوانے کے لئے جدا جدا الزامات عائد کر سکتا تھا۔"

"یہ بات اس نے غصہ کی حالت میں کہی ہوگی۔"

"تو کیا آپ اسکی پاسداری کرتے ہیں؟ ۔ ۔ ۔ ایک آدمی اپنے ساتھیوں کو مدد دینے اور دو سلطنتوں کو بچانے کے لئے ہر قسم کے خطرات کا مقابلہ کرنے پر آمادہ ہے۔ اور آپ ڈرتے ہیں ۔ ۔ ۔ آپ کو اسکی حمایت و امداد میں تامل ہے ۔ ۔ ۔"

"اس لئے کہ اگر کامیابی نہ ہوئی ۔ ۔ ۔ ؟"

"تو پھر کیا؟ ۔ ۔ ۔ ہر چیز کا اچھا اور برا دو پہلو ہوتے ہیں۔ اگر ملک کو آزاد کرانے کی عزت حاصل نہ ہو تو اسکی خاطر شہید ہونے کا فخر کیا کم قابل قدر ہے ؟"

"مگر تمہیں ریجنٹ کے پاس پہنچانے میں مدد دینا میرے لئے شریک کار بننے کے برابر ہوگا"

"کیا آپ اس سے ڈرتے ہیں ؟"

"ہاں اس لئے کہ اگر تم گرفتار ہو گئے ۔ ۔ ۔"

"اچھا اگر میں گرفتار ہو گیا ؟ ۔ ۔ ۔"

"تو وہ تمہیں اذیت دے کر ان لوگوں کا نام معلوم کریں گے جو تمہارے معاون تھے۔"

گیسٹن کے لبوں پر عظیم حقارت کا تبسم نمودار ہوا۔

پھر کہنے لگا "آپ ہسپانوی اور غیر ملک کے رہنے والے ہیں اور آپ کو شرفائے فرانس کی سرشت کا علم نہیں۔ اس لئے میں آپ کو معاف کرتا ہوں۔"

"تو میں سمجھوں تم بالکل خاموش رہو گے؟"

"پونٹ کالک۔ ڈو کوڈک۔ ٹلھویٹ اور مونٹ لومیں نے ایک لمحہ کے لئے مجھ پر شک کیا تھا۔ مگر فوراً معافی کے طلبگار ہوئے . . ."

"خیر جو کچھ تم نے کہا ہے میں اس پر غور کرونگا۔ لیکن تمہاری بجائے میں ہوتا . . ."

"ہاں میری بجائے آپ ہوتے؟ . . ."

"تو ضرور اس کام سے دست بردار ہو جاتا۔"

"یہ تو غیر ممکن ہے۔ لیکن اگر میں اب تک اس سے الگ رہتا تو اب ہرگز شریک نہ ہوتا کیونکہ اس اثنا میں ایک خاص واقعہ نے میرے حالات میں عظیم تبدیلی پیدا کر دی ہے۔ مگر اب اس کام میں ہاتھ ڈالا تو اسے کرنا ہی ہوگا۔"

"اس صورت میں بھی کہ میں تمہاری مدد نہ کروں؟"

"کمیٹی نے اس کے لئے تجویز سوچ لی تھی۔"

"کیا؟"

"یہ کہ پھر یہ کام آپ کی مدد کے بغیر کیا جائے۔"

"گویا تمہارا ارادہ . . . ؟"

"مصمم ہے۔"

"اس صورت میں مجھے تم سے کچھ اور نہیں کہنا ہے۔"

"شاید آپ اس کام سے پیچھے ہٹنا چاہتے ہیں۔" گیسٹن نے کہا۔

"جو کچھ بھی ہو . . . کیا تم کچھ اور کہنا چاہتے ہو؟"

"آج نہیں مگر شاید کل یا پرسوں . . . کہنا ہو۔"

"اس صورت میں کپتان ہمارے درمیان ہے۔ جب چاہو اسکی معرفت اطلاع بھیج دینا میں شوق سے ملونگا۔"

"اے صاحب"، گیسٹن نے استقلال اور نخوت کے ساتھ کہا "میں اس معاملہ میں پوری صاف بیانی سے کام لینا چاہتا ہوں۔ ہمارے درمیان کسی تیسرے آدمی کی ضرورت نہیں۔ اس میں شک نہیں آپ بلند مرتبہ نواب ہیں۔ اور میں ایک غریب و گمنام آدمی مگر پھانسی کے تختہ پر ہم دونو مساوی ہیں۔ فی الحقیقت مجھے آپ پر یہ فوقیت ہے کہ آپ سے زیادہ خطرہ

کا سامنا میرے لئے ہے۔ بہرحال ایک سائنٹی کی حیثیت میں کسی ڈیوک ڈاملیونز اور گیسٹن ڈاچانٹے میں اس سے زیادہ فرق نہیں۔ کہ اول الذکر اپنی افسری کی وجہ سے آخرالذکر کا سر پہلے کٹتا دیکھ لے ایسے حالات میں آپ کو مجھ سے ایک مساوی حیثیت کے آدمی کی طرح سلوک کرنا چاہیئے۔"

ریجنٹ نے تھوڑی دیر غور کیا پھر کہنے لگا۔"یہ گھر میرا نہیں ہے۔ تمہیں معلوم ہوگا میں بہت کم لوگوں سے ملتا ہوں۔ جنگ کے بعد فرانس میں میری حالت موجب تشویش ہے۔ سیلامیر بلائے کے جیل میں ہے اور میں فضل ہو کر بھی یہ عمال سے زیادہ حیثیت نہیں رکھتا۔ اس لئے مجھے بڑی احتیاط کرنی پڑتی ہے۔"

ریجنٹ نے بدوقت یہ غلط بیانی کی اور پھر بولا "جب ضرورت ہو ڈاکخانہ کی معرفت ایم اینڈری کے نام خط لکھنا اور ملاقات کا وقت مقرر کر دینا۔ میں ضرور ملونگا۔"

"میں آپکے نام ڈاک میں خط بھیجوں؟" گیسٹن نے پوچھا۔

"ہاں صرف تین گھنٹہ کی دیر ہوگی۔ میرا ایک ڈاک میں میرا آدمی تمہارے خط کا خاص خیال رکھیگا اور فوراً مجھے پہنچا دیا کریگا۔ اس کے تین گھنٹہ بعد تم نے ملنے کے لئے آجانا۔"

"یور اکسلنسی نے اس بات کو نظر انداز کر دیا ہے کہ مجھے معلوم نہیں میں کہاں ہوں کس محلہ میں کس نمبر کے مکان میں۔ کیونکہ میں رات کے وقت یہاں آیا ہوں۔" گیسٹن نے ہنسکر کہا۔"بہتر یہ ہوگا کہ آپ کل صبح تک اس سارے سوال پر غور کر کے ۱۱ بجے مجھے بلوالیں۔ تجویز ایسی ہونی چاہیئے کہ کسی عارضی رکاوٹ مثلاً گاڑی کی نقل و حرکت یا پانی برسنے سے اس میں برہمی نہ ہو۔"

"بہت اچھا خیال ہے۔" ریجنٹ نے کہا۔"کل ۱۱ بجے میں تمہیں بلوالوں گا۔ اور اس وقت ہم سارا معاملہ اچھی طرح سے طے کرلیں گے۔"

گیسٹن نے جھک کر سلام کیا اور رخصت ہوا۔ برآمدہ میں وہی آدمی موجود تھا جو اسے ہوٹل سے لیکر آیا تھا۔ مگر اب اس کے ساتھ واپس جاتے ہوئے اس نے دیکھا کہ وہ دونو ایک باغ میں سے گذرے جسے اس نے پہلے نہیں دیکھا تھا۔ جس دروازہ سے وہ باہر نکلے وہ بھی مختلف تھا۔ بہرحال دروازہ پر ایک گاڑی کھڑی تھی۔ اس میں سوار ہو کر وہ ہوٹس لوبرڈونائے میں واپس چلا گیا۔

باب-۱۸
ڈیوک اور ڈوبائے

اس ملاقات کے بعد شویلیر نے سمجھ لیا کہ تعلیم و تفہیم کا زمانہ ختم ہوا اور عمل کا وقت آگیا۔ ایک دو دن میں مجھے اپنے فرض کے لئے تیار رہنا چاہیئے۔

ہسپانوی نواب ڈیوک ڈالیوز کی شخصیت کا اس پر خاص اثر ہوا تھا۔ اسکی باتوں میں عظمت کی کچھ ایسی جھلک تھی جس نے اسے متحیر کر دیا۔

ایک بات جو بار بار اس کے دل میں بے چینی پیدا کرتی تھی وہ یہ تھی کہ اس کے خیال میں اس ہسپانوی امیر اور ہیلین کی پیشانی اور آنکھوں میں کچھ عجیب مشابہت موجود تھی۔ ایسی مبہم اور بعید مشابہت جو خواب کی باتوں کی طرح ناقابل یقین معلوم ہو کر بھی دل پر اثر انداز ہوتی ہے باوجود بڑی کوشش کے وہ ان دو چہروں کے قرب کو اپنے دل سے دور نہیں کر سکتا تھا جب وہ دن بھر کی مصروفیتوں کے بعد تھک کر سونے کے لئے چارپائی پر لیٹا تو بازار میں اسے کسی گھوڑے کے تیز چلنے کی آواز سنائی دی جو ہوٹل کے دروازہ پر رک گئی۔ پھر دروازہ کھلنے کی آواز سنائی دی اور گیسٹن کو ایسا معلوم ہوا کہ دو شخصوں میں کسی بات پر زور دار بحث ہو رہی ہے۔ مگر جلدی ہی دروازہ بند ہو گیا۔ گفتگو بھی ختم ہو گئی اور گیسٹن اس بے خبری سے سویا جس سے ۲۵ سال کی عمر میں کوئی جوان سو سکتا ہے۔ خواہ وہ سازشی ہی کیوں نہ ہو۔

لیکن گیسٹن نے جو کچھ سُنا وہ اس کا واہمہ نہ تھا حقیقت میں ہوٹل کے سامنے ایک سوار رکا اور اس کی ٹیپن سے بحث ہوئی تھی۔ یہ سوار ریمبو بلٹ کا کوئی کسان تھا۔ جو ہوٹل مونڈیس ڈیر میں شویلیر ڈوچاپلئے کے نام ایک جوان اور خوبصورت عورت کی طرف سے خط لایا تھا۔

ہم سمجھ سکتے ہیں کہ یہ جوان اور خوبصورت عورت کون تھی۔

ٹیپن نے خط لیکر اسے نظر غور سے دیکھا۔ پھر کپڑے بدلکر ہوٹل کی نگرانی اپنے ایک ماتحت کے سپرد کی اور خود ڈوبائے سے ملنے چلا۔

"اوہ!" آخر اللہ کرلے کہا۔ "یہ کوئی ضروری خط ہے۔"

اس نے بڑی احتیاط کے ساتھ بھاپ کی مدد سے لفافہ کھولا اور مضمون پڑھ کر بہت خوش ہوا "خوب! بہت خوب! تم انہیں جس راہ پر چلتے ہیں جانے دو۔ کیونکہ ان کی باگ ہمارے

ہاتھ میں ہے۔ اور ہم جب چاہیں روک سکتے ہیں۔" پھر لفافہ کو دوبارہ بند کرکے اور اسی طرح مہر لگا کر وہ ٹیپن سے کہنے لگا "جاؤ یہ خط اسی کو دیدو۔"

"کب؟" ٹیپن نے پوچھا۔

"ابھی۔ اسی وقت۔"

ٹیپن دروازہ کی طرف چلا۔

"اچھا ٹھیرو۔" ڈوبارے نے کہا "کل صبح دینا۔ کچھ ایسی جلدی نہیں ہے۔"

"بہتر۔" ٹیپن نے جواب دیا "مگر میں کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں۔"

"بولو"

"آپ کی ملازمت میں مجھے ۳ کراؤن یومیہ ملتے ہیں۔"

"پھر کیا یہ کافی نہیں ہیں؟"

"بہ حیثیت ملازم پولیس یہ کافی ہے اور مجھے کبھی شکایت نہیں ہوئی۔ مگر ایک شراب فروش کی حیثیت میں ... ہائے مصیبت!"

"مصیبت کیا۔ ہوا اور بنے کرو۔"

"مگر شراب فروشی میں شراب نوشی کا مزا جاتا رہا۔"

"اس لئے کہ تم اسے بنتا دیکھتے ہو۔ اچھا تو شامپین مسقط ... اعلیٰ چیزیں پیا کرو خرچ بورگینین کا ہے ... اور ہاں مجھے یاد آگیا۔ بورگینین کو اب حقیقت میں سرسام کا دورہ ہو گیا ہے۔ اس لئے تمہارا بیان جھوٹ بھی نہیں رہا۔"

"سچ؟"

"ہاں خوف کی وجہ سے۔ تم اس کی دوکان کی ملکیت چاہتے ہو؟"

"معاف کیجئے۔ مجھے اس سے دلبستگی نہیں رہی۔"

"اچھا جب تک تم یہ کام کرتے ہو میں تمہاری تنخواہ میں ۳ کراؤن یومیہ کا اضافہ کرتا ہوں اور دوکان تمہاری بڑی بیٹی کے نام کر دیتا ہوں۔ ایسے خط بہت سے لایا کرو۔ میں تمہیں مالامال کر دوں گا۔"

ٹیپن ہوٹل کو چلا گیا اور خط کو صبح تک اٹھا رکھا۔

۹ بجے اس نے گیسٹن کو نقل و حرکت کرتے سنا تو اس کے کمرہ میں داخل ہو کر خط اس کے

حوالہ کر دیا۔

اس میں لکھا تھا:۔

"میرے دوست اب جو میں تمہاری نصیحت پر غور کرتی ہوں تو خیال آتا ہے کہ شاید تم سچ کہتے تھے۔ ایک گاڑی ابھی آکر ٹھیری ہے اور میڈم ڈسروکس تیاری کا حکم دے رہی ہے۔ میں نے مزاحمت کی تو انہوں نے مجھے کمرہ کے اندر بند کر دیا۔ خوش قسمتی سے ایک کسان گھوڑے کو پانی پلانے جا رہا تھا۔ میں نے اسے دو لوئی معاوضہ دے کر اسپر رضامند کیا ہے کہ میرا خط تمہارے پاس لے جائے۔ میں دیکھتی ہوں زور دار تیاریاں جاری ہیں۔ دو گھنٹہ کے عرصہ میں ہم پیرس کی طرف چلدیں گے۔

"وہاں پہنچکر میں تمہیں اپنا صحیح پتہ بھیجونگی۔ خواہ مجھے خود کھڑکی سے کود کر اسے تمہارے پاس لانا پڑے۔

"یقین جانو وہ عورت جسے تم سے محبت ہے۔ ہر حال میں تمہاری اور اپنی شان کو برقرار رکھے گی"

"آہ ہیلین" گیسٹن نے خط پڑھکر کہا "میرا خیال غلط نہیں ہو سکتا تھا۔ نگر ۸ بج گئے اور وہ اس وقت تک ضرور یہاں آگئی ہوگی" پھر ٹیپن سے "تم یہ خط فوراً ہی میرے پاس کیوں نہیں لائے؟"

"آپ سو رہے تھے۔ میں نے بیدار کرنا مناسب نہیں جانا"

اس کا کیا جواب ہو سکتا تھا گیسٹن نے سوچا شاید ہیلین اب تک نہ آئی ہو۔ اس لئے اڈہ پر اس کا انتظار کرنا چاہئے۔ پس جلد جلد کپڑے پہنے اور رخصت ہوتے وقت ٹیپن سے کہنے لگا۔ "اگر میری عدم موجودگی میں کپتان لاجانیر آئے تو اسے ٹھیرانا"

جب کہ گیسٹن ہیلین کا بے سود انتظار کر رہا ہے آئیے ہم مختصر لفظوں میں بعض ایسے واقعات بیان کر دیں جن کا ذکر توضیح مطلب کے لئے ضروری ہے۔

یہ ہم بیان کر چکے ہیں کہ میڈم ڈسروکس کا خط ریجنٹ کو وصول ہوا۔ اور اس نے اس کا جواب بھیج دیا۔

ہیلین کو اس شخص ایم۔ ڈابوری کے اثرات سے محفوظ رکھنے کی ضرورت کو وہ بھی تسلیم کرتا تھا۔ مگر سوال یہ تھا کہ یہ کام کس طرح ہو۔

ڈوبائے سے اس نے پوچھا "تمہیں معلوم ہے یہ بنیش کا رہنے والا ایم۔ ڈالبیوری کون ہے؟"
"لیوری… لیوری… ٹھہریئے سوچ لوں۔"
"ہاں سوچ لو۔"
"مجھے تو یہ نام معلوم نہیں۔ ایم ڈاپوزیر سے پوچھ دیکھئے۔"
"بیوقوف!"
"مگر حضور، لوگوں کے نسبی شجرے یاد کرنا یقیناً میرے فرائض میں داخل نہیں ہے۔"
"بس زیادہ حماقت کا اظہار نہ کرو۔"
"لیکن آپ کو اس خاندان سے کیوں دلچسپی ہے؟ کیا اس کے کسی آدمی کو خطاب دینا منظور ہے؟ اگر ایسا ہو تو میں کوشش کرکے انہیں شریف النسب ثابت کر دوں گا۔"
"دفع ہو جاؤ اور نوسی کو میرے پاس بھیجو۔"
ڈوبائے مسکراتا ہوا باہر چلا گیا۔
نوسی کمرہ میں داخل ہوا۔ وہ قریباً ۴۰ سال عمر کا وجیہ، طویل القامت، معزز صورت آدمی تھا طبیعت پرمذاق رکھتا تھا اور ریجنٹ کے نہائت قریبی اور وفادار دوستوں میں سے تھا۔
"حضور نے خادم کو یاد کیا ہے۔"
"آؤ نوسی، مزاج کیسا ہے؟"
"شکر ہے میرے لائق جو خدمت ہو فرمائیے۔"
"لابرگ سینٹ اینٹائن میں تمہارا جو مکان ہے اُسے خالی اور صاف کرا دو۔ وہ مجھے اپنے آدمیوں کی سکونت کے لئے درکار ہے۔"
"کیا آپ اس میں…؟"
"نوسی مجھے اس میں ایک عورت کی سکونت کا انتظام کرنا ہے۔"
"لیکن حضور، اس حصہ شہر کے مکانات بدنام بہت ہیں۔"
"جس عورت کا میں ذکر کرتا ہوں اسے اس کا علم نہیں۔ تم نے کسی سے اس کا ذکر نہ کرنا اور کنجیاں مجھے پہنچا دینا۔"
"پانچ گھنٹہ کے عرصہ میں وہ آپ کی خدمت میں حاضر کر دی جائینگی۔"
"الوداع نوسی۔ میں پھر کہتا ہوں۔ اس معاملہ میں کسی بے جا استعجاب کا اظہار نہ ہو۔"

"حضور میں شکار کھیلنے جا رہا ہوں۔ جب آپ حکم دینگے واپس آؤنگا۔"

"بس تو کل تک الوداع۔"

ریجنٹ نے میڈم ڈسرڈکس کے نام خط لکھا اور حکم دیا کہ اسے ہیلین کو دکھائے بغیر اس کا مضمون پڑھ کر سنا دینا ساتھ ہی ہیلین کو لانے کے لئے ایک گاڑی بھیجنے کی ہدایت کی۔

خط کا مضمون یہ تھا:۔

"عزیز بیٹی۔ مزید غور کرنے پر میں نے یہی فیصلہ کیا ہے کہ تم میرے پاس رہو۔ اس لئے بلا تامل میڈم ڈسرڈکس کے ساتھ چلی آؤ۔ پیرس میں آنے پر میں تمہیں پھر اطلاع دونگا۔

"تمہارا پیارا باپ"

ہیلین نے بہت مزاحمت کی۔ وہ روئی ہاتھ جوڑے مگر آخر حکم ماننا پڑا۔ اس حالت میں بیلیبو سے چلنے سے پیشتر اس نے گیسٹن کے نام وہ خط لکھا جس کا ذکر پہلے ہو چکا ہے۔ اس کے بعد وہ اس مقام سے روانہ ہوئی جو اسے اس لئے عزیز تھا کہ وہاں اسکی اپنے باپ اور چاہنے والے سے ملاقات ہوئی۔

گیسٹن بہت دیر گاڑیوں کے اڈہ پر ہیلین کی آمد کا منتظر رہا۔ مگر آخر مایوس ہو کر ہوٹل کو واپس ہوا۔ تو ٹیلیریز کے باغ سے گذر رہا تھا کہ ۸ بجے۔

عین اس وقت ڈوبائے ایک دستی بیگ بغل میں دابے چہرہ پر فاتحانہ مسکراہٹ لئے ریجنٹ کی خوابگاہ میں داخل ہوا۔

باب - ۱۹

رحم وانصاف

"کون۔ ڈوبائے؟" ریجنٹ نے اسے دیکھ کر کہا۔

"جی ہاں وہی خادم۔" ڈوبائے نے چند کاغذات نکالتے ہوئے کہا۔ "کہئے برٹین والوں کی نسبت اب حضور کی رائے کیا ہے؟"

"یہ کاغذات کیسے ہیں؟" ریجنٹ نے دریافت کیا۔ کل کی گفتگو کے باوجود بلکہ اسکی وجہ سے ڈیوک کے دل میں ڈاچانسلے کے لئے کچھ پُراسرار ہمدردی پیدا ہو گئی تھی۔

"جی کچھ نہیں صرف اس گفتگو کی رپورٹ ہے جو کل ڈیوک ڈالیورزا اور رہم۔ ڈواچانلے کے درمیان ہوئی۔"

"تم سن رہے تھے کیا؟"

"اور آپ کی رائے میں میں کیا کرتا؟"

"تم نے سب کچھ سن لیا؟"

"جی ہاں سب کچھ۔ اب شاہ ہسپانیہ کے وعدوں کی نسبت حضور کا کیا خیال ہے؟"

"میری رائے میں یہ لوگ اس کا نام اسکی اجازت بغیر لے رہے ہیں۔"

"اور کارڈنیل البیرونی؟ حضور غور کریں اس تجویز کو کس اہتمام سے سوچا گیا ہے۔ اصلی دعویدار انگلستان ہیں۔ پرشیا سویڈن اور روس ہالینڈ سے الجھے ہوئے۔ فرانس کی نظر سسلی اور نیپلز پر۔ ٹسکنی کی گرینڈ ڈچی فلپ پنجم کے بیٹے کے حوالہ سارڈینیا شاہ سیوائے اور کماچیو پوپ کے سپرد۔ پھر سارے فرانس کو ہسپانیہ میں ملانے کا خیال۔ کیا ایسی شاندار تجویز کسی خام مغز سے نکل سکتی ہے؟"

"سب واہیات . . . سب خواب کی باتیں۔" ریجنٹ نے کہا۔

"اور برٹینی والوں کی سازش۔ وہ بھی واہیات؟"

"نہیں اس کا وجود میں تسلیم کرتا ہوں۔"

"اور ہمارے سازشی دوست کا خنجر وہ بھی خواب کی بات؟"

"نہیں۔ اس کی حقیقت مجھے سختی سے منوا دی گئی ہے۔"

"خیر اچھا ہوا کہ حضور کا اطمینان ہو گیا۔ ورنہ اس پہلی سازش میں تو آپ فرماتے تھے۔ کہ سازش کرنے والے محض کھیل کر رہے تھے۔ شکر ہے اب آپ کو یہ غلط فہمی نہیں ہوئی۔ یہ لوگ پورے زور سے وار کرنے کو تیار ہیں۔"

"مگر تم نے دیکھا" ریجنٹ نے کچھ سوچتے ہوئے کہا "یہ نوجوان شویلیر ڈواچانلے کتنا ہوشیار اور مستقل مزاج ہے؟"

"آہ! حضور اس کے مداح ہیں شاید وہ وقت دور نہیں جب آپ اسکی ذات کو اوروں کے لئے نمونہ قرار دینے لگیں گے۔ معاف کیجئے مجھے آپ سے اس کی امید نہ تھی۔"

"مگر کیا بات ہے کہ بادشاہوں کو ایسی صفات ہمیشہ اپنے دشمنوں میں ہی نظر آتی ہیں دوستوں

میں نہیں ؟"

"حضور اس لیے کہ نفرت میں سچا جوش ہوتا ہے اور وفاداری محض سرشت انسانی کی کمزوری کا دوسرا نام ہے۔ لیکن اگر آپ اس فلسفیانہ بحث کو ترک کر کے دنیاوی معاملات کی رجوع کر سکیں۔ تو میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ دو کاغذات پر آپ کے دستخط مطلوب ہیں۔"

"کیسے کاغذات ؟"

"ایک اس حکمنامہ پر جس کی رو سے ایک کپتان کو میجر بنانا ہے۔"

"کون۔ کپتان لاجانگیر؟"

"بالکل نہیں اس کے لیے تو میں کسی دن پھانسی کے حکم پر ہی دستخط کراؤں گا۔ مگر سردست ہمیں اس سے کام ہے۔ اس لئے اسکی خاطرداری لازم ہے۔"

"تو پھر یہ کپتان کون ہے ؟"

"ایک بہادر افسر جس سے حضور کی ملاقات آٹھ دن گذرے روسینٹ ہنور کے ایک مکان میں رات کے وقت ہوئی تھی۔"

"مجھے یاد نہیں تم کس کا ذکر کرتے ہو۔"

"حضور کی قوت حافظہ بہت کمزور ہے۔ اس لئے میں اسے ذرا تیز کرتا ہوں۔"

"بولو۔ تم ہر بات کو عجب طرح الٹ پھیر کر کے پیش کرتے ہو۔"

"آٹھ دن گذرے رات کے وقت آپ ایک بند وقچی کا بھیس بدلکر نوسی او رسیمین کے ساتھ رو رشیلیو کے دروازہ کی راہ سے باہر گئے تھے۔"

"ہاں مجھے یاد آگیا۔ پھر روسینٹ ہنور میں کیا ہوا تھا ؟"

"میں عرض کروں ؟"

"ہاں کرو۔"

"بھلا میں کس طرح انکار کر سکتا ہوں۔"

"تو کہہ دو۔"

"آپ نے اس مکان میں کھانا کھایا تھا۔۔۔ اس مکان میں۔ حضور کو یاد ہوگا۔"

"نوسی اور سیمین کے ساتھ ؟"

"جی نہیں تنہا ہو رہ۔ آپ ابھی میز کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ بے خبری میں ایک بہادر

فوجی افسر کا دھوکا لگا جس پر آپ نے جوش میں آکر اس غریب پر سختی کی۔ برداشت اس میں بھی نہیں تھی اس نے اپنی تلوار نکال لی حضور نے تیغہ ہاتھ میں لے لیا اور اسکی دھار اس افسر کے بدن پر آزمائی"

"پھر کیا ہوا؟" ریجنٹ نے پوچھا۔

"اس نے آپ کے شانہ کو خفیف سا مجروح کیا اور آپ نے اپنا تیغہ اس کے سینہ میں گھونپ دیا۔"

"لیکن وار خطرناک نہیں تھا؟" ریجنٹ نے فکر کے لہجہ میں پوچھا۔

"جی ہاں خوش قسمتی سے خطرناک نہیں ثابت ہوا۔ پسلیوں کے پاس سے ہو کر گذر گیا۔"

"چلو اچھا ہوا۔ گذر گیا تو۔"

"مگر سنیئے تو سہی۔ اصل بات تو سنیئے۔"

"کیا؟"

"معلوم ہوا آپ کا اس افسر پر کچھ خاص عتاب تھا۔"

"میں نے تو اسے پہلے دیکھا بھی نہیں تھا۔"

"اس لئے کہ بادشاہ دور ہی سے وار کیا کرتے ہیں۔"

"کس طرح؟"

"یہ افسر ۲ سال تک کپتان کے عہدہ پر رہا۔ مگر آپکے برسر حکومت آنے پر موقوف کر دیا گیا۔"

"شاید وہ اسی سلوک کا مستحق ہوگا۔"

"حضور سمجھتے ہیں ہر شخص پوپ کی طرح غلطی سے مبرا ہے۔"

"اس نے کوئی بزدلانہ حرکت کی ہوگی۔"

"نہیں اس کے برابر بہادر افسر کوئی دوسرا نہیں ہے۔"

"کسی مجرمانہ فعل کا مرتکب ہوا ہوگا؟"

"وہ دیانت مجسم ہے۔"

"تو کیا تم اس ناانصافی کی تلافی چاہتے ہو؟"

"ہاں۔ اب حضور نے میرا مطلب سمجھا۔ اسی لئے میں اس کے میجر بنانے کا پروانہ تیار کر کے لایا ہوں۔"

"لاؤ ڈوبا ایسے لاؤ۔ کبھی کبھی تم سے بھی کوئی بھلائی ہو جاتی ہے۔"

ڈوبائے کے چہرہ پر پشیمانی جھلک نمودار ہوئی اور اس نے اپنے بیگ سے دوسرا کاغذ نکالا۔
ریجنٹ بے چینی سے اسکی طرف دیکھتا رہا۔
" یہ دستاویز کیسی ہے ؟" اس نے پوچھا۔
" حضور، وہ ناانصافی کی تلافی تھی۔ یہ انصاف کا عمل ہے۔"
" کیا! شوبلیر گیسٹن ڈا چانلیے کی گرفتاری اور اسے قید خانہ بیسٹیل میں زیر حراست رکھنے کا حکم!" ریجنٹ نے دستاویز کا مضمون پڑھتے ہوئے کہا۔ "آہ اب میں سمجھا تم نے مجھے اس پہلے نیک کام پر کس لئے اکسایا تھا۔ مگر ٹھیرو یہ سوال غور طلب ہے۔"
" آپ یہ خیال فرماتے ہیں کہ میں آپ کو طاقت کے بے جا استعمال پر اکساتا ہوں ؟" ڈوبائے نے ہنسکر کہا۔
" نہیں۔ تاہم . . . "
" حضور والا جب کسی آدمی کو حکومت کا اختیار حاصل ہو تو اس کا پہلا کام حکومت کرنا ہوتا ہے۔"
" ہاں مگر کیا مجھے ہر قسم کے اختیارات حاصل نہیں ہیں ؟"
" انعام و اکرام کے لئے بے شک ہیں۔ لیکن تعزیر کے معاملہ میں . . . مجھے یہ عرض کرنے کیلئے معاف کیا جائے کہ اگر دائمی اور اندھا دھند رحم سے ہی کام لیا جائے۔ تو پھر میزان انصاف قائم نہیں رہتی۔ جس طرح آپ کرنا چاہتے ہیں اور جس طرح آپ اکثر کیا کرتے ہیں۔ اس سے نیکی نہیں کمزوری کا اظہار ہوتا ہے۔ اگر آپ بروں کو سزا نہیں دینگے۔ تو نیکی کرنے کا حوصلہ کسے ہوگا۔؟"
" اس صورت میں" ریجنٹ نے کسی قدر بے صبری سے کہا کیونکہ وہ سمجھنے لگا تھا کہ اس معاملہ میں ڈوبائے کا استدلال ناقابل رد ہے۔" اس صورت میں کہ تم مجھ سے سختی کرانا چاہتے تھے تمہیں لازم تھا کہ میری اس نوجوان سے ملاقات نہ ہونے دیتے۔ تم مجھے اس کی خوبیوں سے واقف ہونے کا موقعہ نہ دیتے بلکہ مجھے اسی خیال میں رکھتے کہ یہ بھی ایک معمولی سازش ہے۔"
" تو کیا محض اس لئے کہ وہ آپ کے سامنے چند پرجوش کلمات کہ گیا۔ آپ اسے ہر ممکن رعایت کا حقدار سمجھتے ہیں ؟ حضور والا ہر کام کے لئے موقعہ محل اور شخصیت کو پیش نظر رکھنا لازم ہے آپ کیمیا دانی میں ہیوبرٹ نقاشی میں آڈرن موسیقی میں لافیر اور عشق میں دنیا بھر کے حسینوں کے مشورہ پر شوق سے عمل کریں۔ مگر سیاسی معاملات کو اس ناچیز خادم کے لئے رہنے دیا کریں۔"
" ڈوبائے۔" ریجنٹ نے پُرحسرت لہجہ میں کہا۔" کیا میری بدنصیب زندگی جیسے صدہا اذیتوں

بدگمانیوں اور تکلیفوں کا سامنا ہے۔ اس قابل ہے کہ اسکی نگرانی کی جائے؟"

"اوہ۔ تو کیا آپ سمجھتے ہیں ہم آپ کی زندگی کی محض آپ کی ہستی کے لئے حفاظت کر رہے ہیں؟ نہیں۔ اس لئے کہ ہر قسم کی بدگمانیوں میں بھی جناب کسی بدترین دشمن کو آپ پر بزدلی کا الزام عاید کرنے کی بات نہیں ہوئی۔ مگر آپ کے نزدیک اسکی جو قیمت ہے اس کا ثبوت سٹین کرک۔ ٹرونڈسن اور ربڈ کے واقعات دے چکے ہیں۔ نہیں حضور سوال آپ کی زندگی کی حفاظت کا نہیں بلکہ فرانس کی حفاظت کا ہے۔ اگر آپ کوئی معمولی آدمی یا وزیر یا شہزادہ بھی ہوتے اور کوئی آپ کو قتل کر دیتا تو نقصان محض آپ کا ہوتا کسی کا کچھ نہیں جاتا۔ مگر صحیح یا غلط طور پر آپ نے دنیا کے صاحب اثر لوگوں میں قدم رکھا۔ اس مطلب کے لئے آپ نے لوئیس چہاردہم کی وصیت کی خلاف ورزی کی اور باطل دعویداروں کو تخت سے ہٹا کر فرانس کے ریجنٹ بنے۔ کیا مطلب۔ دنیا کی محراب میں چابی کے پتھر کی حیثیت حاصل کی۔ گویا اب اگر آپ کی موت واقع ہو تو محض یہ نہیں ہوگا۔ کہ آپ اپنی جان سے گذر جائینگے۔ بلکہ آپ کے گرنے سے وہ ساری محراب گر جائے گی جو یورپ کی عمارت کو تھامے ہوئے ہے۔ ہماری چار سال کی محنت اور کوشش رائیگاں ہوگی۔ اور ہمارے آس پاس ہر چیز متزلزل ہو جائے گی۔ ایک طرف انگلستان میں شویلیر ڈا سینٹ جارج اب تک حکومت فرانس کا دعویدار ہے۔ دوسری طرف ہالینڈ روس۔ سویڈن اور پرشیا کے رحم پر ہوگا۔ اور یہ تینوں ملکر اسے جھنجھوڑ ڈالیں گے۔ آسٹریا کا دوسر والا عقاب اپنے ہسپانوی نقصان کی تلافی کے لئے دیپیز. اور رھیان پر قبضہ کر لے گا اور فرانس . . . کیا پھر وہ ایک آزاد ملک کی حیثیت کو برقرار رکھ سکیگا؟ کیا وہ فلپ پنجم کا باجگذار نہیں بن جائے گا؟ سب سے آخر میں لوئیس پانزدہم کی طرف دیکھئے جو ایک ذیشان بادشاہ کا آخری وارث ہے اور جسے ہم نے بڑی احتیاط کے ساتھ اس کے والدین اور اعزا کے انجام سے بچا کر تخت پر بٹھایا ہے۔ آپ کے مر جانے پر کیا یہ بچہ پھر انہی خطرناک لوگوں کے ہاتھوں میں نہیں چلا جائے گا جو قانون کے نقص کی وجہ سے اس کے محافظ قرار پاجائیں گے۔ اور اس کا نتیجہ کیا ہوگا؟ کشت وخون۔ تباہی۔ غارت۔ خانہ جنگی۔ لڑائیاں اور یہ سب محض اس لئے کہ موسیو فلپ ڈارلینز کی خوشنودی مزاج اس میں تھی۔ کہ وہ ریجنٹ کی ذمہ داریوں کو ٹھکرا کے آپ کو ایک بے نیاز فوجی افسر تصور کرتے رہیں۔"

"ڈو ڈوبائے لا ڈ" ڈیوک نے کہا "میں جانتا ہوں تم یہ کام کرا کے ہی چھوڑو گے۔"

"نہیں حضور ٹھہر جائیے" ڈوبائے نے جواب دیا "کوئی یہ نہ کہے ایک ایسے اہم معاملہ میں

آپ نے محض میرے اصرار پر عمل کیا۔ مجھے جو کچھ عرض کرنا تھا کر دیا۔ اب آپ کو اختیار ہے جیسے طبع عالی میں ہو کیجئے۔ میں دستاویز آپ کے پاس چھوڑے جاتا ہوں۔ مجھے تھوڑا کام در پیش ہے۔ پانچ گھنٹہ میں اس کاغذ کو لے جانے کے لئے واپس آؤں گا۔"

اور اتنا کہہ کر وہ سلام کر کے رخصت ہوا۔

تنہا رہ جانے پر ریجینٹ غور کرنے لگا۔ معاملہ واقعی تشویشناک اور پریشان کن تھا۔ اگلی سازش کا یہ تازہ بقایا اس کے دل میں کئی طرح کے اندیشے پیدا کرنے لگا۔ وہ بارہا میدان جنگ میں موت سے کھیلا تھا۔ ہسپانیہ کے سازشیوں اور لوئیس چہارم کے حامیوں نے اسے فرانس سے بھگالے جانے کی جو تجویز سوچی تھی۔ اس پہ وہ بارہا ہنس چکا تھا۔ لیکن اس معاملہ میں ایک مبہم۔ ناقابل بیان خوف اس کے دل پر طاری ہو گیا کبھی وہ اس نوجوان کے لئے جو اس کا جانی دشمن تھا دلی تعریف محسوس کرتا کبھی اس سے نفرت کرنے لگتا اور کبھی اسکی باتوں کو قابل معافی سمجھتا۔ خیالات کی اس الجھن میں کئی بار ایسا معلوم ہوتا کہ اپنے دشمن سے اس کو دلی الفت ہے۔ تصور میں اسکو ڈوبائے کسی شیطانی لنگور کی طرح اپنے دم توڑتے ہوئے شکار پر جھکا ہوا خون آلود ہاتھوں سے اس کے دل کو چیرتا نظر آیا۔ اور پھر دفعتاً اسے معلوم ہوا کہ اس شخص ڈوبائے میں عظیم طاقت اور ذہانت ہے۔ اسے افسوس ہوا کہ میں نے جو ہمیشہ دلیری کا اظہار کرتا رہا ہوں اس معاملہ میں ایسی کمزوری کا ثبوت دیا۔ اور یہ سوچتے ہوئے اسکی نگاہ بے اختیار اس دستاویز کی طرف اٹھ گئی جسے ڈوبائے اس کے دستخطوں کے لئے چھوڑ گیا تھا۔

"بے شک" وہ اپنے دل سے کہنے لگا "ڈوبائے کا یہ بیان بالکل صحیح ہے کہ میری زندگی میری اپنی نہیں بلکہ والدہ بھی یہی کہہ رہی تھیں۔ کون کہہ سکتا ہے میرے مرجانے پر کیا سے کیا ہو جائیگا کیا عجب پھر ایک بار ہنری چہارم کی موت کے نظارے دیکھنے میں آئیں۔ اپنی حکومت کے مختلف اجزا کو بتدریج حاصل کر کے وہ دس سال کی خوشحالی اور امن کی بدولت السیس لورین اور شائید فلینڈرس بھی فرانس کے ساتھ ملانے کو تھا۔ ادھر اس کا داماد ڈیوک آف سیوائے کوہستان ایلپس کو عبور کر کے میلانائے میں اپنی جداگانہ حکومت قائم کر لیتا اور اس طرح حکومت وینس اور ڈیوک آف موڈینا خلارنس اور منٹوا کو تقویت دیتا . . . یہ سب باتیں ظہور میں آنے کے قریب تھیں لو ایک سپاہی اور قانون ساز بادشاہ کی سعی دراز بار آور ہونے والی تھی۔ کہ دفعتاً ۱۴ رمئی کو جب شاہی نشان کی گاڑی رڈو بلاٹر نیا گری سے گذر تی او بس ذوسنٹس کا گھڑیال مہ بجا رہا تھا۔ وہ

تاریخی واقعہ ظہور میں آیا جس نے تمام آرزوں کو خاک میں ملادیا اور جس کی بدولت گذشتہ اقبال اور آئندہ امیدوں کی صفائی ہوگئی۔ فرانس کے پہلو میں روابیلک کے چاقو نے وہ زخم پیدا کیا جسے مندمل کرنے کے لئے رشلیو جیسے وزیر اور لوئیس چہاردہم جیسے بادشاہ کی ایک سو سال کی مشترکہ کوششوں کی ضرورت محسوس ہوئی۔ بے شک ڈوبائے کا خیال صحیح ہے۔" ڈیوک نے سارے واقعات پر نظر بازگشت ڈالتے ہوئے کہا۔ "اور میرا فرض ہے کہ اس نوجوان کو حوالہ انصاف کرنے میں تامل نہ کروں۔ علاوہ بریں اسکا سزا دینا میرا کام نہیں۔ اس کا فیصلہ قانون دان جج کرینگے۔ اور اگر سب کچھ ہوگیا۔" اس نے بڑھتے ہوئے حوصلہ کے ساتھ کہا۔ "تو کیا مجھے دم آخر ہیں سے معاف کر دینے کا اختیار نہیں ہے؟"

اپنے ضمیر کی آواز کو اس اختیار شاہی کے خیال سے دبا کر جسے وہ خورد سال لوئیس پانزدہم کی طرف سے رکھتا تھا۔ ریجنٹ نے دستاویز پر دستخط کر دیے اور تبدیل لباس کے لئے دوسرے کمرہ میں چلا گیا۔

اس کے ایک منٹ بعد کمرہ کا دروازہ آہستگی سے کھلا اور ڈوبائے نے گردن ڈال کر نظر غور سے چاروں طرف دیکھا۔ اسے خالی پاکر وہ ریجنٹ کی میز کے پاس گیا۔ دستاویز کو دیکھا دستخط دیکھ کر مسکرایا۔ پھر اسے تہ کرکے جیب میں رکھ لیا اور دلی اطمینان کے ساتھ رخصت ہوا۔

باب - ۲۰

شاہی خون کا اثر

گاڑیوں کے اڈہ میں بہت دیر بے سود انتظار کرنے کے بعد گیسٹن پریشان خاطر ہوٹل میں واپس آیا۔ مگر جب اپنے کمرہ میں داخل ہوا تو کیا دیکھتا ہے کہ لاجانکیر۔ بصنوعی کپتان لاجانکیر آتشدان کے قریب بیٹھا شراب کی بوتل سامنے رکھے بڑے اطمینان سے پی رہا ہے۔

"تشریف لائیے حضرت" اس نے گیسٹن کو داخل ہوتے دیکھ کر کہا۔ "آپ نے بہت دیر انتظار دکھایا کہیئے اس کمرہ میں کسی طرح کی تکلیف تو نہیں؟ بیٹھیے اور اس عمدہ شراب کا ذائقہ دیکھیئے بہترین روشو کے برابر ہے۔ کیا آپ نے کبھی شراب پی ہے؟ نہیں۔ آپ کے برٹین کے رہنے والے شراب نہیں پیتے۔ صرف بیر اور سیب کا عرق استعمال کرتے ہیں۔ خیر تو وہاں بڑی تلاش پر برانڈی

کے سوا کبھی کوئی چیز نہیں ملی۔"

گیسٹن نے اس کا کچھ جواب نہیں دیا۔ کیونکہ اپنی محویت میں اس نے لاجانکیر کی باتوں کو سنا ہی نہیں تھا۔ جیب میں ہیلین کے پہلے خط کو مضبوط پکڑے ہوئے وہ ایک آرام کرسی پر بیٹھ گیا۔ دل میں سوچتا تھا "وہ کہاں ہے؟ پیرس کے بحر ذخار میں وہ قطرہ کی طرح سما جائے گی اور میں باوجود بڑی کوشش کے اس کا پتہ معلوم نہ کرسکوں گا۔ افسوس تجربہ اور رنج کے بغیر انسان کی زندگی سراسر بیکار ہے۔"

"ہاں مجھے یاد آگیا" لاجانکیر نے جو اس کے دلی خیالات کو اچھی طرح سمجھ گیا تھا کہا "آپ کے نام ایک خط آیا رکھا ہے۔"

"پیرس سے؟" شولیر نے جوش سے کانپتے ہوئے پوچھا۔

"نہیں پیرس سے۔ بڑی خوبصورت تحریر ہے کسی عورت کا خط معلوم ہوتا ہے۔"

"کہاں ہے؟" گیسٹن نے دریافت کیا۔

"سرائے دار سے پوچھئے۔ میں آیا تو اس کے ہاتھ میں تھا۔"

"لاؤ میرے حوالہ کرو" گیسٹن نے بے تحاشا شراب خانہ میں گھس کر کہا

"فرمائیے کیا حاضر کروں؟" ٹیلین نے بڑے اخلاق سے پوچھا۔

"میرا خط۔"

"کونسا خط؟"

"جو میرے نام آیا تھا۔"

"معاف کیجئے کہ میں آپ سے پیش کرنا بھول گیا۔"

اور یہ کہتے ہوئے اس نے خط گیسٹن کے ہاتھ میں دے دیا۔

"بیوقوف!" مصنوعی لاجانکیر نے دوسری طرف منہ کر کے دل میں کہا "یہ لوگ ہیں جو بادشاہوں کے خلاف سازش کرتے ہیں بالکل ڈرامیٹک والا حال ہے۔ سمجھتے ہیں ہم ایک ہی وقت میں عشق اور سیاست کے مسائل طے کرلیں گے۔ احمقوں کو اتنی خبر نہیں کہ ان دو چیزوں میں کچھ بھی لگاؤ نہیں ہے۔ اگر وہ ایک کو حاصل کرنے کے لئے لافیلن کے وہاں چلے جائیں تو دوسری انہیں پیس ڈالے گی یوں ہی تو نہ پہنچا دے۔"

گیسٹن ہیلین کا خط بار بار پڑھتا اور خوشی سے مسکراتا کمرہ پر واپس آیا۔ اس میں لکھا تھا۔

"روڈونابرگ سینٹ اینٹائن ۔ سفید رنگ کا مکان درختوں میں چھپا ہوا جو میرے خیال میں چنار کے پیڑ ہیں ۔ مکان کا نمبر تو میں نہیں دیکھ سکی ۔ مگر غالباً بائیں جانب اکتیسواں یا بتیسواں مکان ہے اور ایک برج دار عمارت کے پاس سے گذر کر جس کی صورت جیل خانہ کی طرح ہے آتا ہے ۔"

"اوہ اب میں تلاش کر لوں گا" گیسٹن نے نیم بلند آواز میں کہا ۔ "یہ عمارت غالباً بیسٹیل کا جیل خانہ ہے ۔"

ڈوبائے نے آخری جملہ سن لیا ۔

بولا "گھبراؤ نہیں بیٹا ۔ میں تمہیں وہیں پہنچاؤں گا ۔ خواہ مجھے اپنے ہاتھ سے تم کو وہاں نہ لے جانا پڑے ۔"

گیسٹن نے گھڑی نکال کر دیکھی ۔ روڈوہ باک والی ملاقات میں ابھی دو گھنٹے باقی تھے ۔ پس اس نے ٹوپی اٹھائی اور چل دیا ۔

"ایں ! جا رہے ہو کیا ؟" ڈوبائے نے پوچھا ۔

"ہاں ایک ضروری کام ہے ۔"

"اور وہ گیارہ بجے والی ملاقات ؟"

"مجھے یاد ہے ۔ لیکن ابھی تو 9 بھی نہیں بجے ۔"

"میں بھی ساتھ چلوں ؟"

"نہیں شکریہ ۔"

"میں یہ کہتا ہوں کہ اگر اغوا کی قسم کا کوئی کام درپیش ہو تو میں مدد دے سکوں گا ۔ میں ایسے کاموں میں پوری مہارت رکھتا ہوں ۔"

"نہیں بس مہربانی ۔" گیسٹن نے جس کا چہرہ بے اختیار سرخ ہو گیا تھا کہا ۔ "کام اس قسم کا نہیں ہے ۔"

ڈوبائے نے اس انداز سے سیٹی بجانی شروع کی گویا یہ ظاہر کرنا چاہتا تھا ۔ کہ میں تمہارے عذر کی نامعقولیت کو سمجھتا ہوں ۔

"میری واپسی تک یہیں ٹھہریئے گا ؟" گیسٹن نے پوچھا ۔

"کچھ کہہ نہیں سکتا ۔ کیا عجب ہے مجھے بھی کسی حسینہ کا اطمینان کرانا ہو ۔ بہرحال وقت مقررہ پر کل

کی طرح آپ کو گاڑی اور رہبر مل جائے گا۔"

اس کے بعد گیسٹن رخصت ہوا۔ انوسنٹس کے قبرستان کے پاس اس نے کرایہ کی گاڑی لی اور روسیبنٹ اینٹائین تک گیا۔ ۲۰ نمبر کے مکان پر وہ گاڑی سے اتر گیا۔ اور گاڑیبان کو پیچھے پیچھے آنے کے لئے کہ کر پیدل چلنے لگا۔ بائیں طرف کے مکانوں کو نگاہ غور سے دیکھتا جارہا تھا بہت جلد وہ ایک ایسے مکان کے پاس پہنچ گیا۔ جس کی بلند دیوار کے پیچھے چنار کے درختوں کی چوٹیاں نظر آتی تھیں۔ اس نے سمجھا اسی مکان میں ہیلین ٹھیری ہوئی ہے۔

مگر یہاں ایک اور دقت کا سامنا ہوا۔ دروازہ بند تھا اور اسے کھلوانے کے لئے نہ گھنٹی اور نہ کنڈی موجود تھی۔ بھلا جو لوگ اس شان سے یہاں آئیں کہ نوکر ان کے گھوڑوں کے آگے دوڑتے اور چاندی کی موٹھ والی چھڑی سے دروازہ کھٹکھٹاتے ہوں۔ انہیں کسی گھنٹی کی ضرورت ہی کیا تھی۔ گیسٹن کے جی میں آئی کہ دروازہ پر پتھر مارے۔ مگر اس خیال سے رک گیا کہ کوئی خفا نہ ہو۔ پس گاڑی والے کو روک کر وہ مکان کی بغل میں ایک تنگ گلی کے اندر داخل ہوا۔ اور الو کی طرح آواز دی۔ ہیلین کو متوجہ کرنے کا یہ بہت پرانا اشارہ تھا

اس آواز کو سن کر ہیلین چونکی۔ عشق کی تیز قوت سامعہ سے اس نے اسے فوراً پہچان لیا۔ اور اس ایک لمحہ میں اسے بالکل ایسا معلوم ہوا کہ میں کلیبن کی اسی خانقاہ میں جہاں اس نے تربیت پائی تھی رہتی ہوں اور شیلیر جھیل میں کشتی کے اندر میرا انتظار کر رہا ہے۔ پھر جلدی ہی سنبھل کر۔ وہ دوڑتی ہوئی کھڑکی کی طرف گئی۔ بے شک گیسٹن سامنے کھڑا تھا۔

دونوں کی آنکھیں ملیں۔ اس کے بعد اس حسینہ نے دوبارہ اپنے کمرہ میں جاکر وہ گھنٹی جو میڈم ڈسروکس نے اسے نوکروں کو بلانے کے لئے دے رکھی تھی۔ اس زور سے بجائی کہ دونوں نوکر اور خود میڈم ڈسروکس ایک ہی وقت میں اس کے کمرہ میں داخل ہوئے۔

"جاکے دروازہ کھول دو۔" ہیلین نے شاہانہ انداز سے نوکر کو حکم دیا۔" دروازہ پر ایک آدمی کھڑا ہے۔ جس سے مجھے ضرور ملنا ہے۔"

"ٹھیرو۔" میڈم ڈسروکس نے نوکر کو جو تعمیل حکم کے لئے جارہا تھا روک کر کہا۔" میں خود جاتی ہوں۔"

"میڈم آپ کا جانا نہ جانا برابر ہے۔ میں جانتی ہوں وہ کون ہے اور یہ کہ چکی ہوں کہ اس سے مجھے ضرور ملنا ہے۔"

"لیکن میڈموازل کو اس آدمی سے ہرگز نہیں ملنا چاہیئے" محافظ عورت نے اپنے اختیارات کو کام میں لاتے ہوئے کہا۔

"میڈم میں اب خانقاہ میں نہیں ہوں۔ اور نہ یہ جیل خانہ ہے" ہیلین نے جواب دیا۔ "اس لئے مجھے اختیار ہے جس سے چاہوں ملوں۔"

"لیکن مجھے یہ تو معلوم ہونا چاہیئے آپ کس سے ملنا چاہتی ہیں؟"

"اس میں کچھ ہرج نہیں۔ میں بتا دیتی ہوں۔ یہ وہی شخص ہے جس سے میں ولیبو ملیٹا میں ملی تھی۔"

"ایم ڈالیوری؟"

"ہاں۔"

"اس کی نسبت مجھے تاکیدی حکم دیا گیا ہے کہ آپ کے پاس نہ آنے دوں۔"

"اور میرا حکم یہ ہے کہ اسے فوراً میرے پاس لایا جائے۔"

"میڈموازل اپنے والد کے احکام کی خلاف ورزی کر رہی ہیں" میڈم ڈسروکس نے کسی قدر غصہ اور کسی قدر رعب کے لہجہ میں کہا۔

"معاف کیجئے۔ میرے والد آپ کی نظروں سے نہیں دیکھتے۔"

"تو پھر آپ کے افعال کا مختار کون ہے؟"

"میں خود۔ اور کون" ہیلین نے جو اس معاملہ میں دبنا نہیں چاہتی تھی جواب دیا۔

"میڈموازل میں قسم کھا کر کہتی ہوں کہ اگر آپ کے والد کو اس کا علم ہو گیا۔ ۔ ۔"

"تو اگر واقعی وہ میرے والد ہیں تو اسے پسند کریں گے۔"

ان الفاظ سے جو ہیلین نے شاہانہ سطوت کے ساتھ کہے تھے میڈم ڈسروکس مرعوب ہو گئی اور اسے کوئی جواب بن نہ آیا۔

"میں نے حکم دیا تھا کہ دروازہ کھول دیا جائے" ہیلین نے پاس کھڑے ہوئے آدمیوں کی طرف دیکھ کر کہا "کیا کوئی میرا حکم نہیں مانتا؟"

سب اپنی اپنی جگہ پر کھڑے رہے۔ وہ میڈم ڈسروکس کے احکام کے منتظر تھے۔

ہیلین کے چہرہ پر حقارت آمیز تبسم نمودار ہوا۔ اور اس نے کچھ ایسے شاہانہ انداز سے اشارہ کیا کہ میڈم ڈسروکس جو رستہ روکے کھڑی تھی۔ ایک طرف ہٹ گئی۔ اس کے بعد وہ

بڑے وقار سے زینہ کی راہ سے اترنے لگی۔ میڈم ڈوسروکس، ایک ایسی جوان لڑکی میں جو ابھی خانقاہ سے نکلی تھی۔ اس قسم کی خودسری دیکھ کر سناٹے میں تھی۔ وہ چپ چاپ اس کے پیچھے چلتی رہی۔

"اس کا انداز بالکل کسی ملکہ کا ہے"۔ خادمہ نے میڈم ڈوسروکس سے علیحدگی میں کہا "وہ خود دروازہ کھولنے نہ جاتی تو میں سمجھتی، ہوسکتا ہے یہ کام کرنے پر مجبور ہو جاتی۔"

"افسوس"۔ ہیلین کی نگراں عورت نے کہا "یہ خودسری اس کے سارے خاندان میں موجود ہے"

"تو کیا آپ میڈموازل کے خاندان سے واقف ہیں؟" خادمہ نے متعجب ہوکر پوچھا۔

میڈم ڈوسروکس ٹھٹک گئی۔ اور اس نے سوچا کیا کہوں ضرورت سے زیادہ کہہ گئی۔ بات ٹالنے کے لئے بولی "ہاں میں اس کے والد مارکوئس کو جانتی تھی۔"

اس اثنا میں ہیلین زینہ سے اتر کر صحن سے گذری اور دروازہ کھول دیا۔ باہر گیسٹن کھڑا تھا

"آؤ میرے دوست آؤ" ہیلین نے اس سے کہا۔

گیسٹن نے اس کے ساتھ اندر داخل ہوکر دروازہ احتیاط سے بند کر دیا اور دونوں نچلی منزل کے ایک کمرہ میں گئے۔

"ہیلین میں تمہارے حکم کے بموجب حاضر ہوگیا ہوں" نوجوان نے کہا "بتاؤ تمہیں کس بات کا اندیشہ ہے؟ تم کن خطرات سے ڈرتی ہو"

"تم خود اس کمرہ کو دیکھ کر اندازہ کر سکتے ہو" ہیلین نے جواب دیا۔

کمرہ جس میں وہ داخل ہوئے زنانہ نشست گاہ کی طرز پر نہایت عمدگی سے آراستہ اور کھانا کھانے کے کمرہ سے ملحق تھا۔ مگر دونوں بند ہونے والا نہیں بلکہ ایک کھلا دروازہ حائل تھا جس میں نادر اور خوشنما پھول رکھے ہوئے تھے۔ کمرہ میں نیلی ساٹن کے پردے ٹنگ رہے تھے۔ اور دیواروں پر کلاڈ آڈرن کی تیار کردہ چار بیش قیمت تصاویر آویزاں تھیں جن میں زہرہ کی تاریخ کو چار ٹیبلو میں دکھایا تھا۔ چند اور خوشنما گر جذبات کو اکسانے والی تصویریں بھی لگی ہوئی تھیں۔ جن میں سے ہر ایک فن نقاشی کا بہترین نمونہ کہی جاسکتی تھی۔ یہ مکان تھا جسے ریجنٹ نے ان تفصیلات سے بے خبر نوسی سے ہیلین کی سکونت کے لئے مستعار حاصل کیا تھا

"گیسٹن" ہیلین نے اس نوجوان کو چپ چاپ چاروں طرف دیکھنے میں مصروف پاکر کہا "اب میرے دل میں بھی یہ سوال پیدا ہونے لگا ہے کہ کیا مجھے اس شخص سے بدگمانی کرنی چاہیئے۔ جو اپنے آپ کو میرا باپ کہتا تھا۔ ریمبولیٹ سے زیادہ یہاں میرے اندیشوں کی تصدیق ہو

"ہیلین جب تک میرے تن میں جان ہے میں کبھی تمہیں چھوڑ کر نہیں جاؤنگا۔"

"آہ تمہارے ان لفظوں سے پایا جاتا ہے کہ تمہاری جان کو بھی خطرہ درپیش ہے۔ اور تم اس طرح مجھے چھوڑنے پر مجبور ہو۔ گیسٹن تمہاری باتیں تمہارے راز کو ظاہر کر رہی ہیں۔ اور میں دیکھتی ہوں تمہارے اندر اب وہ پہلا جوش محبت بھی نہیں ہے۔ کل تمہیں مجھ سے جدا ہونے پر رنج نہیں ہوا تھا۔ نہ آج مجھ سے مل کر خوشی ہوئی ہے۔ گیسٹن ضرور تمہارے دل میں میری محبت کے سوا کوئی اور خیال جاگزیں ہے۔ جو اس محبت پر غالب آ رہا ہے۔ میں نہیں کہہ سکتی ہے یہ خیال کیا ہے غرور ہے، سردمہری یا آرزوئے شہرت۔ بہرحال کچھ ہے۔ میری باتیں سن کر تمہاری رنگت زرد ہوئی جاتی ہے۔ تمہاری خاموشی میرا دل توڑے ڈالتی ہے . . ."

"نہیں جان سے پیاری ہیلین۔ نہیں۔ مجھے نہ تم سے سردمہری ہے نہ کوئی آرزو تمہاری محبت پر غالب آ سکتی ہے۔ میرے فکر و پریشانی کا باعث محض یہ ہے کہ تم اس جگہ تنہا اور غیر محفوظ ہو اور میں نہیں جانتا کس طرح تمہاری حفاظت کروں۔ کیونکہ بلاشبہ یہ شخص جس کے پاس تم اس وقت ٹھیری ہوئی ہو۔ صاحب اثر و اقتدار ہے۔ برٹینی میں مجھے اپنے دوستوں اور دامن کاشتکاروں کی امداد حاصل تھی۔ یہاں کوئی میرا معاون نہیں۔"

"بس اسی لئے میں پریشانی ناحق ہے؟"

"میرے خیال میں یہ وجہ ناکافی نہیں ہے۔"

"اگر یہی وجہ ہے تو گیسٹن میں فوراً ہی تمہارے ساتھ اس مکان سے رخصت ہونے کو تیار ہوں۔"

گیسٹن کے چہرہ کی رنگت اور بھی زرد ہو گئی۔ ہیلین نے آنکھیں جھکا لیں اور اپنا ہاتھ اپنے دلدار کے ہاتھ میں رکھ کر کہنے لگی "ان لوگوں کے سامنے جو ہمیں دیکھ رہے ہیں، اس عورت کی موجودگی میں جو میری نگراں ہے۔ میں تمہارے ساتھ چلنے کو آمادہ ہوں۔"

گیسٹن کے چہرہ پر رونق آ گئی۔ مگر دوسرے ہی تاریک خیالات نے پیشانی کو فکر آلود کر دیا۔ ہیلین نے اس کے چہرہ کی ان تبدیلیوں کو بنظر غور سے دیکھا۔ پھر کہنے لگی "گیسٹن کیا میں تمہاری بیوی نہیں ہوں؟ کیا میری عصمت تمہاری حفاظت میں نہیں ہے؟ پھر تامل کس لئے؟"

"صرف اس لئے کہ میں سوچتا ہوں تمہیں کہاں رکھوں؟"

"گیسٹن" ہیلین نے کہا "اس کا میں کیا جواب دوں؟ نہ مجھے کچھ معلوم ہے۔ نہ میں بتا سکتی

سکتی ہوں۔ میں پیرس سے ۔ ۔ ۔ اور پیرس کیا ساری دنیا سے بے خبر ہوں۔ مجھے فقط اپنی یا تمہاری ذات کا علم ہے۔ تم نے میری آنکھیں کھول دی ہیں اور اب میں اپنی وفاداری اور تمہاری محبت کے سوا باقی ہر چیز کو ناقابل اعتماد سمجھتی ہوں۔"

گیسٹن سخت اضطراب کی حالت میں تھا۔ چھ ماہ پہلے ہیلین کی طرف سے اس شجاعانہ اظہار فیاضی کے لئے وہ اپنی جان تک قربان کر دیتا۔ مگر اس وقت ۔ ۔ ۔

"ہیلین اچھی طرح سوچ لو" اس نے کہا "ایسا نہ ہو کہ ہم کسی غلط فہمی میں مبتلا ہوں۔ اور یہ آدمی سچ مچ تمہارا باپ ثابت ہو۔"

"گیسٹن یہ تم کیا کہتے ہو؟ کیا تمہیں نے مجھے اس کے خلاف بے اعتمادی کا سبق نہیں سکھایا تھا۔"

"یہ سچ ہے۔ اچھا تو آؤ چلیں۔"

"ہمیں کہاں جانا ہوگا؟" ہیلین نے پوچھا۔ پھر جلدی ہی کہنے لگی۔ "مگر نہیں۔ میرا سوال غیر ضروری ہے۔ تم جہاں لے جاؤ گے چلونگی۔"

"ہیلین" گیسٹن نے کہا "اگر میں اس بات کی قسم لوں کہ میں تمہاری عصمت کی حفاظت کرونگا تو اس سے تمہاری توہین ہوگی اور میری راست گوئی پر حرف آئے گا۔ اس لئے میں اس کا ذکر نہیں کرتا۔ مگر اتنا کہہ دینا بے جا نہ ہوگا۔ کہ جس بات کے لئے تم نے اس وقت آمادگی ظاہر کی ہے۔ اس کو زیر بحث لانے میں مجھے عرصہ دراز سے تامل رہا ہے۔ میں کافی مالدار ہوں اور تمہاری محبت میں وہ خوشی جو انسان کی انتہائی آرزو ہو سکتی ہے مجھے حاصل ہے۔ ایسے حالات میں لازم تھا کہ خدا پر بھروسہ کر کے اپنا سب کچھ تمہارے قدموں میں رکھ دیتا۔ مگر تامل اس لئے رہا کہ میری زندگی میں ایک عظیم واقعہ حائل ہونے والا ہے۔ ہیلین تم نے جو خیال میری نسبت تھوڑی دیر پہلے ظاہر کیا وہ صحیح تھا۔ اور اب کوئی وجہ نہیں کہ میں حقیقت حال کو تم سے عرصہ دراز تک پوشیدہ رکھوں۔ پس جان لو کہ میرے ساتھ وابستہ ہو کر تمہیں دو ایسی حالتیں آنے کا امکان ہے۔ جن میں سے ایک میں دوسری سے عظیم اختلاف ہے۔ یعنی اگر میں کامیاب ہو گیا تو تمہیں ایک بلند اور قابل رشک مرتبہ دے سکوں گا لیکن اگر ناکام رہا۔ تو پھر تمہیں میرے فرار۔ جلاوطنی اور افلاس کا شریک بننا ہوگا۔ کیا تمہیں مجھ سے اتنی محبت ہے ۔ ۔ ۔ یا کیا تم اپنے ناموس کی اتنی قدر کرتی ہو کہ اس عظیم آزمائش میں ثابت قدم رہ کر میرا ساتھ دو؟"

"گیسٹن میں ہر جگہ اور ہر حال میں تمہارا ساتھ دینے کو تیار ہوں مگر تم مجھے پیچھے آنے کا حکم دو اور مجھے کبھی متامل نہیں دیکھو گے۔"

ہیلین میں تمہارا اس اعتماد کے لئے شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اور یقین دلاتا ہوں کہ مجھ پر اعتماد کر کے تمہیں کبھی افسوس نہ ہوگا۔ میں تمہیں ایک ایسے شخص کے پاس لے چلوں گا جو بوقت ضرورت ہر طرح تمہاری حفاظت کرے گا۔ اور جو میری عدم موجودگی میں تم سے پدرانہ شفقت کے ساتھ پیش آئے گا۔ تم نے اسے اپنے اس باپ کے برابر ہی قابل اعتماد سمجھنا جس سے ملنے کی تمہیں اتنی بڑی آرزو تھی۔ مگر جو افسوس کہ تمہیں نہیں ملا۔"

"گیسٹن یہ شخص جس کا تم ذکر کرتے ہو کون ہے؟" ہیلین نے مسکرا کر پوچھا۔ "میں یہ سوال کسی بے اعتباری کی وجہ سے نہیں۔ بلکہ محض رفع استعجاب کے لئے پوچھتی ہوں۔"

"ہیلین وہ ایک ایسا آدمی ہے جو میری کسی بات سے انکار نہیں کر سکتا جس کی اپنی حفاظت کا دارومدار میری ذات پر ہے اور جس سے میں تمہاری حفاظت کی درخواست کروں گا۔ تو وہ اسے ایک نہایت قلیل معاوضہ سمجھے گا۔"

"گیسٹن پھر وہی پراسرار باتیں۔ سچ سچ تم مجھے خوف زدہ کر رہے ہو۔"

"بس ہیلین یہ میرا آخری راز تھا۔ اس کے بعد میری زندگی تمہارے لئے ایک کھلی کتاب کی طرح ہوگی۔"

"گیسٹن اس وعدہ کے لئے میں تمہارا شکریہ ادا کرتی ہوں۔"

"پھر آپ جس طرح ارادہ ہو کیا جائے۔"

"تو آؤ چلیں۔"

ہیلین نے شولیر کا بازو پکڑ لیا۔ اور دونوں اس نشست گاہ سے گذرے جہاں میڈم ڈبرکس غصہ سے زرد رومیز کے پاس بیٹھی جلد جلد ایک خط لکھ رہی تھی۔ جس کے مکتوب الیہ کا نام ناظرین خود سمجھ سکتے ہیں۔

"میڈموازل آپ کیا کر رہی ہیں؟ ... کہاں جا رہی ہیں؟"

"میں اس مکان سے رخصت ہو رہی ہوں۔ جہاں میری عزت خطرہ میں ہے۔"

"کیا؟" عمر رسیدہ عورت نے کھڑے ہو کر کہا۔ "آپ اپنے عاشق کے ساتھ فرار ہو رہی ہیں؟"

"میڈم آپ غلطی پر ہیں۔" ہیلین نے پر وقار لہجہ میں جواب دیا۔ "میں اپنے شوہر کے ساتھ

جا رہی ہوں ۔"

میڈم ڈسروکس نے کچھ کہنے کے لئے جوش سے ہاتھ اٹھایا ۔ مگر جلدی ہی مرعوب ہو کر اسے پھر پہلو میں لٹک جانے دیا ۔ پھر کہنے لگی "میڈموازل میں آپ کو ہرگز جانے نہیں دونگی ۔ اگر ضرورت ہوئی تو آپ کو روکنے کے لئے جبر سے کام لیا جائے گا ۔"

"آزما دیکھیے ۔" ہیلین نے شاہانہ انداز سے جو اس کے لئے بالکل قدرتی معلوم ہوتا تھا ۔ جواب دیا ۔

میڈم ڈسروکس نے نوکروں کو آوازیں دینا شروع کیں "پکڑو ۔ کوٹو ۔ یہ بلینچٹ ... ادھر آؤ ۔"

نوکر حاضر ہو گئے ۔

"جو شخص ہمیں روکنے کی کوشش کرے گا میں اُسے بے دریغ قتل کر دوں گا ۔" گیسٹن نے بڑے سکون سے تلوار نکالتے ہوئے کہا ۔

"کیا استقلال ہے ۔" میڈم ڈسروکس نے ایک طرف ہو کر کہا "بالکل میڈموازل ڈا چارٹر اور میڈموازل ڈا والائے کا روپ ہے ۔"

گیسٹن اور ہیلین دونو نے اس جملہ کو سنا ۔ مگر وہ اس کا مطلب نہ سمجھ سکے ۔

"میڈم ہم جا رہے ہیں ۔" ہیلین نے کہا "جو کچھ میں نے آپ سے کہا ہے ۔ اسی کو لفظ بلفظ وہاں دہرا دیجیے ۔"

اتنا کہہ کر ہیلین جس کا چہرہ حسن وغرور سے تمتما یا ہوا تھا ۔ قدیم شہسوار عورتوں کی طرح دلیر گیسٹن کے ہاتھ میں ہاتھ دیئے دروازہ کی طرف بڑھی ۔ اور خادم کو دروازہ کھولنے کا حکم دیا وہ بھی انکار کی جرأت نہ کر سکا گیسٹن نے اس گاڑیبان کو جس کی گاڑی میں بیٹھ کر یہاں تک آیا تھا ہاتھ سے اشارہ کر کے بلایا ۔ پھر یہ دیکھ کر کہ چند آدمی پیچھے آرہے ہیں وہ ان کی طرف بڑھا ۔ اور باواز بلند کہنے لگا "تم دو قدم اور آگے آؤ گے تو یاد رکھو حفظ ناموس کے لئے میں سب حال باواز بلند کہہ دونگا ۔"

میڈم ڈسروکس نے غلطی سے سمجھا کہ گیسٹن راز کی حقیقت سے آشنا ہو چکا ہے پس اس نے نوکروں کے ساتھ مکان میں واپس چلے جانا ہی بہتر سمجھا ۔

دونو گاڑی میں سوار ہو گئے اور ہوشیار گاڑیبان نے گھوڑوں کو سرپٹ چھوڑ دیا ۔

باب - ۲۱

امتحان محبت

"اوہ! کیا حضور یہاں تشریف رکھتے ہیں؟" ڈبائے نے رڈوباک والے مکان کے کمرہ میں ریجنٹ کو دوم گذشتہ کی طرح بیٹھے دیکھ کر کہا۔

"اس میں تعجب کی کیا بات ہے۔ کیا میں نے شوبلیر سے دوپہر کے وقت ملاقات کا وعدہ نہیں کیا تھا؟"

"یہ ٹھیک ہے لیکن میرا خیال تھا کل کے حکمنامہ پر دستخط کرنے کے بعد آپ نے ایسی ملاقاتوں کا خاتمہ کر دیا ہوگا۔"

"تو پھر تمہارا یہ خیال غلط تھا۔ میں اس نوجوان سے پھر ایک بار ملنا چاہتا ہوں۔ میرا ارادہ ہے کہ آخری کوشش کر کے اسے اپنے ارادہ سے باز رکھنے کی کوشش کروں۔"

"اور اگر وہ باز آجائے؟"

"پھر سارا معاملہ ختم ہے۔ اس صورت میں سازش کا وجود باقی نہ رہے گا۔ اور جب سازش نہیں تو پھر سازش کرنے والا کون؟ محض ارادہ رکھنے پر میں سزا نہیں دے سکتا۔"

"کسی اور کے معاملہ میں تو میں اسکی ہرگز اجازت نہ دیتا۔ مگر اس شخص کے متعلق مجھے آپ کی یہ تجویز بھی منظور ہے۔"

"اس لئے کہ تمہارے خیال میں وہ ثابت قدم رہے گا؟"

"ہاں مجھے اس کا پورا اطمینان ہے۔ مگر یہ فرمائیے جب وہ آپ کی تجاویز کو ماننے سے فیصلہ کن طریق پر انکار کر دے اور آپ کو بھی اس کا یقین ہو جائے کہ وہ آپ کو قتل کرنے پر تلا ہوا ہے۔ پھر تو آپ کو اسے میرے حوالہ کرنے میں انکار نہ ہوگا؟"

"ہاں۔ مگر اس جگہ نہیں۔"

"کیوں۔ اس جگہ کیوں نہیں؟"

"تم اسے گرفتار ہی کرنا چاہتے ہو تو یہ کام اس کے ہوٹل پر کرنا۔"

"کیا موڈیس ڈیر میں؟ شیلپن اور ڈارجنسن کے آدمیوں کی مدد سے؟ نہیں حضور یہ غیر ممکن ہے۔ ابھی تک بورگینز کا معاملہ ہی لوگوں کے ذہن سے نہیں اترا۔ اور سب دبی زبان سے

کہ رہے ہیں کہ اس کی بیماری فقط ایک بہانہ تھی۔ مناسب یہ ہوگا کہ اسے یہاں سے رخصت ہوتے وقت گرفتار کر لیا جائے۔ ہر طرف خاموشی ہے۔ چار آدمی بآسانی اس کام کو کر سکیں گے اور وہ چاروں یہاں موجود ہیں۔ چونکہ آپ اس سے ضرور ملنا چاہتے ہیں۔ اس لئے میں ان آدمیوں کو سردست یہاں سے ہٹا لیتا ہوں۔ وہ اسے یہاں آتے ہی پکڑنے کی بجائے یہاں سے رخصت ہونے کے وقت گرفتار کریں گے۔ دروازہ پر ایک گاڑی اسے جیل خانہ بیسٹیل میں لے جانے کو تیار ہوگی۔ اور اتنے اخفا سے کام لیا جائے گا۔ کہ جو گاڑیبان اسے یہاں لائے گا۔ اسے بھی علم نہ ہوگا کہ اس کا کیا ہوا۔ صرف موسیو ٹویلا نے کو اسکی خبر ہوگی۔ اور اس کی خاموشی کا ذمہ دار میں ہوں۔"

"خیر جس طرح تمہارے جی میں آئے کرو۔"

"یہی میرا معمول ہے۔"

"تم پورے بدذات ہو۔"

"اگرچہ میری بدذاتی کا فائدہ ہمیشہ آپ اٹھاتے ہیں۔"

"مگر باقیوں کی نسبت تمہارا کیا ارادہ ہے؟"

"باقی کون؟ اس کے ساتھی پونرٹ کالک۔ ڈہ کوڈک۔ ٹلہویٹ اور مونٹ لوئیس؟"

"بے چارے بدنصیب۔ تم نے ان کے نام بھی معلوم کر لئے؟"

"تو کیا آپ کے خیال میں موڈس ڈیر کے ہوٹل میں میں نے اپنا وقت فضول ضائع کیا تھا؟"

"انہیں اپنے ساتھی کی گرفتاری کا علم ہو جائے گا۔"

"کس طرح؟"

"جب انہیں اسکی طرف سے پیرس سے کوئی خط نہ ملا تو وہ سمجھیں گے۔ ضرور کوئی سانحہ ظہور میں آیا ہے۔"

"واہ! کیا کپتان لاجانکیر ان کا اطمینان کرانے کے لئے موجود نہیں؟"

"سچ ہے مگر وہ اسکی تحریر پہچان لیں گے۔"

"بہت خوب اب تو حضور بھی دور کی باتیں سوچنے لگے۔ مگر اطمینان فرمائیے۔ ان اندیشوں کی ضرورت نہیں۔ اس لئے کہ وہ غالباً اس وقت تک گرفتار ہو چکے ہیں۔"

"گرفتار ہو چکے! ... بھلا ان کی گرفتاری کا حکم کس نے جاری کیا تھا؟"

"میں نے . . . کیا میں آپ کا وزیر نہیں ہوں؟ علاوہ بریں اس حکمنامہ پر خود آپ کے دستخط تھے"

"میرے! . . . ایسی گھاس کھا گئے ہو کیا؟"

"حضور والا یہ لوگ یقیناً شویلیر سے کم قصوروار نہیں ہیں۔ جب آپ نے انکی گرفتاری کا حکم دے دیا تو یہ لوگ کیا الگ رہ گئے ؟"

"اور تم نے یہ حکم کس وقت روانہ کیا؟"

ڈوبارے نے گھڑی نکال کر دیکھی۔ پھر کہنے لگا۔ "ٹھیک تین گھنٹے گذرے۔ معاف کیجئے کہ میں نے تھوڑے سے مبالغہ سے کام لیا۔ وہ سب کل صبح تک گرفتار ہو جائیں گے۔"

"ڈوبارے سارا بریٹین اس واقعہ سے مضطرب ہو جائے گا"

"اوہ! اس کا اطمینان فرمائیے۔ میں نے ہر قسم کی احتیاطی تدابیر کا انتظام کر دیا ہے۔"

"بریٹین کی عدالتیں ہرگز ان محبان وطن کو سزا نہیں دیں گی۔"

"اس کا بھی میں نے پیشتر خیال رکھ لیا ہے۔"

"اور اگر عدالت نے ان کو سزائے موت کا حکم سنا دیا تو سزا کو عمل میں لانے کے لئے کوئی جلاد نہیں ملے گا۔ یہ بالکل چیلے جیسا واقعہ ہوگا۔ ڈوبارے تمہیں یاد ہے وہ واقعہ بھی نینٹس میں ظہور میں آیا تھا۔ میں تمہیں بتاتا ہوں بریٹین کے لوگ ایسی باتوں کو آسانی نہیں بھولینگے۔"

"خیر اس کا فیصلہ ان کمشنران عدالت کے ذمہ ہوگا جن کی فہرست میرے پاس ہے۔ رہے جلاد۔ ان کی نسبت آپ فکر نہ کیجئے۔ میں تین چار ایسے آدمی پیرس سے بھیجدونگا۔ جو خاندانی آدمیوں کا سر قلم کرنے میں مہارت رکھتے ہیں۔ اور جنہوں نے کارڈینل ڈارشیلیو کی روایات کو برقرار رکھا ہے۔"

"نہیں۔ نہیں" ریجینٹ نے گھبرا کر کہا "میرے عہد حکومت میں خونریزی! . . . میں اسکی ہرگز اجازت نہیں دے سکتا۔ میرے پیشروؤں میں کونٹ ہارن چور تھا۔ اور ڈوشیو بے رحم۔ مگر ڈوبارے میرا دل بہت نرم ہے۔"

"نہیں حضور جسے آپ نرم دلی سمجھتے ہیں وہ آپ کی قوت فیصلہ کی کمزوری ہے۔ یہی بات میں اس وقت کہا کرتا تھا۔ جب آپ زیر تعلیم تھے۔ اور یہی اب کہتا ہوں کہ آپ میرے آقا ہیں۔ اصل بات یہ ہے کہ جب قسام ازل نے تقسیم صفات شروع کی۔ تو جنت کی پریوں نے ہر ایک صفت آپ کو دی . . . طاقت۔ وجاہت۔ شجاعت اور حوصلہ۔ مگر یہ جانتے ہوئے کہ آپ

کو بوڑھی عورتوں سے نفرت ہے۔ اس تقریب پر ایک بوڑھی پری کو مدعو نہیں کیا گیا تھا۔ وہ دمِ آخر میں وہاں آئی۔ اور آپ کو کمزوری کی صفت دے گئی۔ بس اسی نے سارا کام خراب کر دیا۔"

"اوہ! اوہ! کیوں ڈوبارے یہ دلچسپ قصہ تم نے کس سے سُنا؟ پیرالٹ یا سینٹ سائمن سے؟"

"جی نہیں مادرِ محترم شہزادی پلاٹین سے۔"

ریجنٹ نے زور کا قہقہہ لگایا۔

پھر کہنے لگا "خیر وہ تو ہوا۔ مگر یہ تو بتاؤ ان لوگوں کے مقدمہ کی سماعت کے لئے تم کسے بھیجو گے؟"

"ہمت و استقلال رکھنے والے آدمیوں کو۔ نئے اہلکاروں کو نہیں۔ نہ ان کو جو اشک آلود چہروں کو دیکھنے کی تاب نہ رکھتے ہوں۔ میں ایسے آدمیوں کو اس کام پر متعین کروں گا جن کی ساری عمر عدالتی جھگڑوں میں ہی گذر گئی ہے۔ اور جنہیں نہ برٹین کے مرد اپنی تیز نگاہوں اور نہ برٹین کی عورتیں اپنی متوالی آنکھوں سے متاثر کر سکیں گی۔"

ریجنٹ خاموش رہا۔

"اور ممکن ہے۔" ڈوبارے نے اسے اکسانے کے لئے طنزیہ لہجہ اختیار کرتے ہوئے کہا "ممکن ہے یہ لوگ اتنے قصور وار نہ ہوں جتنا ہم سمجھتے ہیں۔ سچ پوچھئے تو انہوں نے کیا بھی کیا ہے؟ کچھ نہیں یہی نا کہ ہسپانیہ والوں کو فرانس میں لائیں۔ جو ایک بے حقیقت بات ہے۔ یا فلپ پنجم کو یہاں مدعو کریں۔ جس کی کچھ بھی اہمیت نہیں۔ یا اس ملک کے قوانین کی خلاف ورزی کریں۔ جس پر کسی کو اعتراض نہیں ہو سکتا۔ . . نیک دل محبانِ وطن۔"

"ڈوبارے۔ اس بحث کو جانے دو۔ قومی قانون سے تم بھی واقف ہو اور میں بھی۔"

"تو پھر کمشنرانِ عدالت کی اس فہرست میں سے جو میں تیار کر کے لایا ہوں۔ آپ اپنی مرضی کے آدمی نامزد کر دیں۔"

"کل کتنے ہیں؟"

"بارہ۔"

"اُن کے نام؟"

ڈوبائرے نے فہرست پیش کر دی۔

"بے شک تمہارا انتخاب بہت زبردست ہے۔ اور اس جماعت کا صدر کون ہوگا؟"

"اندازہ کیجئے۔"

"دیکھو ان بدمعاشوں کا صدر کوئی دیانت دار آدمی ہونا چاہیئے۔"

"جی ایسا ہی ہوگا۔"

"کون؟"

"ایک سفیر"

"سیلامیر کیا؟"

"بخدا آپ نے خوب کہا۔ اگر آپ اسے جیل سے نکلنے کا موقعہ دیں تو یقیناً اسے اپنے ساتھیوں کی گردنیں کٹوانے میں دریغ نہ ہوگا۔"

"خیر تم اسے جیل ہی میں رہنے دو اور یہ کہو تم نے کسے صدر منتخب کیا ہے؟"

"شیٹونوف کو۔"

"ولندیزی سفیر کو؟ ڈوبائرے میں اکثر تمہارے انتظامات کو پسند نہیں کیا کرتا۔ مگر اس مرتبہ تو تم نے کمال ہی کر دکھایا ہے۔"

"آپ کو معلوم ہوگا کہ یہ شخص جانتا ہے ان سازشیوں کا ارادہ جمہوریت قائم کرنے کا ہے۔ مگر اس کی ساری عمر چونکہ شاہی اثرات میں بسر ہوئی ہے۔ اس لئے وہ جمہوریت سے دلی نفرت کرتا ہے۔ ایسے حالات میں اس نے اس جماعت کے مقدمہ کی سماعت کا فرض خوشی سے اپنے ذمہ لینا منظور کیا ہے۔ ارگام سرکاری وکیل ہوگا۔ اور کیبٹ سکرٹری۔ چونکہ وقت کم ہے اس لئے میں نے سارے انتظامات تھوڑے ہی عرصہ میں مکمل کر دیے ہیں۔"

"مگر اس کے بعد تو امن ہو جائے گا؟"

"مجھے اس کا پورا یقین ہے۔ پھر بے شک آپ دن رات سوتے رہیئے۔"

"افسوس میں نے یہ رسیکنی کے جھگڑے ناحق مول لئے۔" ڈیوک نے کہا۔ "یہ ڈومین کو جرنیٹ فریق اور سیاستوں سے اُلجھے ہوئے دیکھنا کیسا پُرلطف ہوتا۔ ویلرائے اور ولیرز سے میڈم ڈامینٹینن کی سیاسی چالیں کیسی فرحت بخش ثابت ہوتی ہیں۔ ہیوبرٹ کہا کرتا ہے کہ دن میں کم از کم ایک بار انسان کو پورے زور سے ہنسنا چاہیئے۔"

"آپ نے میڈم ڈامینیٹلین کا ذکر کیا تو مجھے یاد آگیا کہ وہ بہت بیمار ہے۔" ڈوبا ئے نے کہا: "وہ بمشکل پندرہ دن زندہ رہ سکے گی۔"

"کیا کہتے ہو!"

"جب سے میڈم ڈومین قید ہوئی اور اس کا شوہر جلا وطن کر دیا گیا۔ اسے یقین ہو گیا ہے۔ کہ لوئیس چہاردہم کا انتقال ہو گیا۔ اب وہ اس کے پاس جانے کے لئے شب و روز روتی ہے۔"

"جس کی تمہیں ذرا بھی پروا نہیں۔"

"جی ہاں۔ اس لئے کہ مجھے اس سے دلی نفرت ہے۔ آپ کی شادی پر میں نے کارڈینل بنائے جانے کی درخواست کی۔ تو اسی کے اثر سے بادشاہ نے میری طرف آنکھیں پھاڑ کر دیکھنا شروع کر دیا تھا۔ وہ تو قسمت میں آپ کی سرپرستی لکھی تھی۔ ورنہ اس نے تو میری زندگی برباد کر دینے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا۔ جی تو چاہتا ہے۔ کسی طرح اس ایم ڈومین کو بھی اس نئی سازش میں ملا لیا جاتا۔ مگر یہ اس لئے غیر ممکن ہے کہ وہ بڈھا پہلے ہی دہشت سے نیم مردہ ہو رہا ہے جیسے ملتا ہے یہی کہتا ہے۔ "سنتے ہیں بادشاہ اور ریجنٹ کے خلاف سازش کی جا رہی ہے یہ کتنی شرمناک حرکت ہے۔ کاش سب لوگ میرے برابر وفادار ہوتے۔"

"پھر کوئی سازش نہ کرتا۔ اس کا مجھے پختہ یقین ہے۔" ریجنٹ نے کہا۔

"ا۔ سنئے۔ اس نے اپنی بیوی سے بے تعلقی کر لی ہے۔" ڈوبائے نے ہنستے ہوئے کہا

"ور اس نے اپنے شوہر سے۔" ریجنٹ نے بھی ہنسی میں حصہ لیتے ہوئے بیان کیا۔

"میری رائے میں ان دونو کو ایک جگہ قید نہ رکھنا چاہیئے۔ ورنہ آپس میں لڑ کر کٹ مرینگے"

"اسی لئے میں نے ایک کو ڈولنز میں رکھوا دیا ہے اور دوسرے کو ڈیجن میں۔"

"جہاں سے اُن کی لڑائی بذریعہ ڈاک جاری رہے گی۔"

"خیر ڈوبائے اس ذکر کو جانے دو۔"

اس نے عدالت خاص کے تقرر کے متعلق حکمنامہ پر دستخط کر دیئے اور ڈوبائے گمیسٹن کی گرفتاری کے متعلق تیاری کرنے کے لئے باہر نکلا۔

ادھر جب گیسٹن موبرس ڈیر کے ہوٹل میں واپس آیا۔ تو اس نے اسی گاڑی اور رہبر کو انتظار کرتے پایا جس کی مدد سے وہ ایک بار پہلے رو ڈو باک میں گیا تھا۔ لیکن اس وقت گمیسٹن کے ساتھ ہیلین تھی۔ اور وہ اسے غیروں کی نظروں میں لانا نہیں چاہتا تھا۔ پس اس نے رہبر سے کہا کہ اگر

میں اسی کرایہ کی گاڑی میں وہاں تک چلوں تو کچھ ہرج تو نہیں ہوگا؟" شخص مذکور نے جواب دیا "کیا مضائقہ ہے۔" اور اس نے کرایہ کی گاڑی کے باہر کوچبان کے پاس بیٹھ کر اسے مقام مذکور کی طرف چلنے کے لئے کہا۔

رستہ میں گیسٹن نے اس طرح کی دلیری ظاہر کرنے کی بجائے جس کی ہیلین کو امید تھی افسردہ صورت بنائے رکھی۔ کیونکہ وہ دلی تفکرات کی وجہ سے سخت پریشان تھا۔ آخر جب گاڑی روڈ پارک میں داخل ہوئی۔ تو ہیلین اس شخص میں جس کی خاطر وہ خویش واقارب کو چھوڑ کر چلی آئی تھی۔ ذرا کم حوصلہ دیکھ کر کہنے لگی "گیسٹن تم چپ کیوں ہو؟ تمہاری خاموشی سے میرا جی گھبراتا ہے۔"

"ہیلین تم بہت جلد دیکھ لوگی۔ کہ جو کچھ میں کر رہا ہوں وہ سب تمہاری بہتری کے لئے ہے۔" گاڑی رک گئی۔

"اس مکان میں ایک آدمی رہتا ہے۔ جو تم سے پدرانہ شفقت کا سلوک کرے گا۔ تم یہیں گاڑی میں ٹھیرو۔ میں تنہا جا کر اس سے تمہاری نسبت مشورہ کر لوں۔"

"آہ!" ہیلین نے کسی نامعلوم سبب سے کانپتے ہوئے کہا "تو کیا تم مجھے اس جگہ تنہا چھوڑنا چاہتے ہو؟"

"نہیں ڈرو نہیں۔ بس چند منٹ میں باہر آ کر تمہیں ساتھ لے جاؤنگا۔"

اس نازنین نے اپنا ملائم ہاتھ پیش کیا جسے گیسٹن نے لبوں سے لگا لیا۔ اس وقت باہر کا پھاٹک کھلا اور گاڑی اس قطعہ زمین میں داخل ہوئی جو پھاٹک اور مکان کے درمیان حائل تھا۔ گیسٹن نے محسوس کیا کہ اس جگہ ہیلین کو کسی طرح کا خطرہ پیش نہیں آسکتا۔ اس آدمی نے جو گاڑی کے باہر بیٹھ کر ساتھ آیا تھا۔ گاڑی کا دروازہ کھولا اور گیسٹن نے ایک بار ہیلین کے ہاتھ کو پیار سے دبا کر نیچے اترا۔ برآمدہ کے باہر زینہ تھا اس پر چڑھتے ہوئے۔ اس نے کئی بار گاڑی کی طرف مڑ کر دیکھا۔ اور آخر جب برآمدہ میں پہنچا تو اس کا رہبر اسے وہاں چھوڑ کر ایک طرف کو چلا گیا۔

ہیلین کے انتظار کو کم کرنے کی خاطر گیسٹن نے بے چینی سے کمرہ کے بند دروازہ پر دستک دی اندر سے مصنوعی سپانوی رئیس یعنی ریجنٹ کی آواز آئی "آجاؤ"

گیسٹن نے آواز پہچانی اور بڑے سکون کے ساتھ اس شخص کے قریب پہنچا جسے وہ ڈیوک وہ ڈیوک وہ ٹورنر

کھچے ہوئے تھا۔

"موسیو تم ٹھیک وقت پر آ گئے۔" مصنوعی رئیس نے کہا "میں نے دوپہر کا وقت مقرر کیا تھا اب ٹھیک بارہ بج رہے ہیں۔"

"صاحب میرے پاس وقت کم ہے اور کام زیادہ۔ اس کے علاوہ میں چاہتا ہوں یہ فرض جو میرے سپرد کیا گیا ہے جس قدر جلد ممکن ہو اسے پورا کر دوں۔ کیونکہ اسکی وجہ سے میرے سینہ پر ایک بوجھ سا پڑا ہوا ہے۔ ابھی سے میرے دل میں پیچھے ہٹ جانے کی خواہش پیدا ہو رہی ہے... آپ یہ سن کر متعجب اور خوفزدہ ہوتے ہیں۔ مگر میں عرض کر دینا چاہتا ہوں کہ میرے اس تامل کا کام کی نوعیت پر کچھ اثر نہیں ہو سکتا۔"

"موسیو میرے خیال میں تم اس کام سے دست بردار ہو جانا چاہتے ہو؟" ریجنٹ نے بدقت اپنی خوشی کو چھپاتے ہوئے کہا۔

"نہیں جناب نہیں۔ اگر تقدیر نے مجھی کو ریجنٹ پر وار کرنے کے لیے منتخب کیا ہے تو یہ مردانگی سے بعید ہوگا۔ کہ میں پیچھے ہٹ جاؤں۔ میں آگے بڑھ کر اس کام کو کر کے ہی رہوں گا۔"

"موسیو میں نے تمہارے الفاظ میں تامل کی جھلک دیکھی تھی۔ اور بعض حالات میں الفاظ کی نوعیت خاص اہمیت رکھا کرتی ہے۔"

"صاحب ہم لوگ برٹین کے رہنے والے کہتے وہ ہیں جو ہمارے دل میں ہو۔ مگر کرتے وہی ہیں جس کا وعدہ کیا گیا ہو۔"

"گویا تمہارا ارادہ متزلزل ہے؟..."

"جی ہاں پہلے سے زیادہ۔"

"یہ میں اس لیے کہتا ہوں کہ ابھی تمہارے لئے پیچھے ہٹنے کو وقت ہے۔" ریجنٹ نے کہا "ابھی تک کوئی خرابی ظہور میں نہیں آئی۔"

"خرابی!... آپ اسے خرابی قرار دیتے ہیں۔ تو پھر مجھے کیا کہنا چاہیئے؟" گیسٹن نے جواب دیا

"میں نے یہ لفظ بالکل صحیح استعمال کیا ہے۔" ریجنٹ نے کہا "جو شخص کسی کام کے کرنے میں پس و پیش کرے وہ اس کے لیئے خرابی سے کم نہیں ہوتا۔"

"صاحب یہ آپ کی فیاضی سے بعید ہے کہ ایک ایسی بات پر اظہار رائے کر رہے ہیں جسے میں نے آپ پر اعتماد کر کے ظاہر کر دیا اور جسے میں کسی کم حیثیت شخص کے روبرو ہرگز ظاہر

نہ کرتا۔"

"موسیو۔ تم میرا صحیح مطلب نہیں سمجھے۔ میں تمہیں ایک قابل قدر نوجوان سمجھتا ہوں۔ اور اسی لئے یہ مشورہ دیتا ہوں کہ اگر تم پیچھے ہٹنا چاہتے ہو تو وقت پر پسپا ہو جاؤ۔ اور یہ محض اس صورت میں کہ تم نے ہمارے معاملہ پر غور کرنے کے بعد یہ سمجھا ہو کہ اس قسم کے ..." ڈیوک نے ایک لمحہ رکتے ہوئے کہا۔" اس قسم کے دلیرانہ کاموں میں حصہ لینا نادرست تھا۔ میری طرف سے تمہیں کسی طرح کا اندیشہ نہ رہے۔ کیونکہ اگر تم ہماری جماعت کا ساتھ چھوڑ بھی دو گے تو میں تمہاری امداد و حفاظت کروں گا۔ میں نے تمہیں صرف ایک بار پہلے دیکھا ہے۔ مگر اس مختصر عرصہ میں ہی تمہاری صحیح قدر و قیمت کو سمجھنے لگا ہوں۔ لائق آدمی اتنے کم ملتے ہیں کہ تمہاری علیحدگی کی صورت میں حقیقی افسوس ہمیں کو ہو گا۔"

"آپ کی عنایات مجھے مغلوب کر رہی ہیں" گیسٹن نے جو باوجود فطری دلیری کے ارادہ کی کمزوری محسوس کرنے لگا تھا۔ کہا۔" اے صاحب مجھے ادائے فرض میں ذرا بھی تامل نہیں۔ البتہ میری حالت اس ڈوبل لڑنے والے کی طرح ہے۔ جو دشمن کو جان سے مارنے کی نیت سے میدان میں آتا ہے۔ مگر اپنے دل میں اس ضرورت پر افسوس محسوس کرتا ہے جس نے اسے اس فعل پر مجبور کیا۔ بہرحال اطمینان فرمائیے۔ اس معاملہ میں مدعائے پیش نظر اتنا عظیم اور فطرت انسانی کی کمزوریوں سے اتنا بالاتر ہے کہ میں اپنے ارادہ کی کمزوریوں پر غالب آکر بھی اسے کروں گا۔ اور ایسے طریق پر کروں گا۔ کہ آپ مجھے اس عارضی تامل کے لئے جس کا اظہار میری طرف سے ہوا۔ قابل مذمت نہیں سمجھیں گے۔"

"اچھا تو تم اس کام کو کس طرح کرو گے؟" ریجنٹ نے دریافت کیا۔

"سنیئے، میں اس وقت تک انتظار کروں گا جتنے کہ ریجنٹ سے رو در رو مقابلہ ہو اور اس وقت میں پالٹرٹ کی طرح بندوق سے کام نہیں لوں گا۔ نہ وٹری کی طرح پستول کا فائر کروں گا۔ میں اس سے کہوں گا حضرت آپ کا وجود فرانس کے لئے موجب زحمت ہے۔ اس لئے میں اسکی آزادی کی خاطر آپ کو قربان کرتا ہوں۔ اور اتنا کہہ کر اپنا خنجر اس کے سینہ میں گھونپ دونگا۔"

"جس طرح رودایک نے کیا تھا" ڈیوک نے ایسے پُرسکون لہجہ میں کہا کہ گیسٹن کانپ گیا۔

"یہ طریقہ بہت اچھا ہے۔"

گیسٹن خاموش رہا۔

"یہ طریقہ میرے خیال میں ہر طرح محفوظ ہے اور میں اسے پسند کرتا ہوں ۔ مگر ایک دو سوال تم سے اور پوچھنے ہیں۔ بالفرض تم کو گرفتار کر لیا گیا اور سوالات پوچھے گئے؟"

"آپ خود اچھی طرح جانتے ہیں کہ ایسی حالت میں مردوں کا شیوہ کیا ہوتا ہے ۔ وہ مر جاتے ہیں مگر سوالوں کا جواب نہیں دیتے ۔ چونکہ آپ نے روانیلاک کا ذکر کیا ہے ۔ اس لئے میں عرض کرتا ہوں کہ روانیلاک نے بھی جہاں تک مجھے یاد ہے کسی سوال کا جواب نہیں دیا تھا ۔ حالانکہ وہ مرد نجیب نہ تھا۔"

گیسٹن کے اس پر غرور کلمہ سے ریجنٹ ناراض نہیں ہوا۔ کیونکہ خود اس کے سینہ میں ایک جوان دل اور بلند قوت ارادی تھی ۔ علاوہ بریں درباریوں کے ظاہری آداب کے بعد اس شخص کی صاف و سادہ گفتگو اس کے لئے جدت کا پہلو بھی رکھتی تھی اور سب جانتے ہیں کہ ریجنٹ کو جدت کس درجہ مرغوب تھی۔

"گویا آخرکار مجھے یہی سمجھنا چاہیئے" اس نے شویلیر سے کہا "تم اپنے ارادہ پر ثابت قدم ہو؟"

گیسٹن نے ڈیوک کے چہرہ کی طرف بڑے تعجب سے دیکھا ۔ وہ کسی ایک سوال کا دوبارہ جواب دینا کسرِ شان سمجھتا تھا۔

"میں سمجھ گیا" ریجنٹ نے خود ہی کہا "تمہارا مصمم ارادہ تمہارے چہرہ سے ظاہر ہے۔"

"صاحب میرا ارادہ غیر متزلزل ہے اور میں صرف آپ کے آخری احکام کا منتظر ہوں۔"

"کیا؟ میرے احکام؟"

"ہاں اس لئے کہ مجھے شروع سے آخر تک آپ ہی کے زیرِ ہدایت عمل کرنا ہے۔"

ڈیوک اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

پھر کہنے لگا "تم اس دروازہ کی راہ سے باہر جاؤ ۔ باغ سے گذرنے پر ایک گاڑی نظر آئے گی ۔ اس میں میرا سکرٹری موجود ہے ۔ وہ تمہیں ریجنٹ سے ملاقات کا پاس دے گا علاوہ بریں میرا نام تمہاری راہداری کا بہترین ذریعہ ہے۔"

"بس اسی کا میں آپ سے طلبگار تھا۔"

"کچھ اور بھی کہنا چاہتے ہو؟"

"ہاں جناب آپ سے جدا ہوتے وقت جن کی دید شاید پھر اس دنیا میں نصیب ہو، میں ایک خاص عنایت کا طلبگار ہونا چاہتا ہوں"

"کہہ دو موسیو ۔ میں غور سے سن رہا ہوں۔"

گیسٹن نے ایک لمحہ تامل کیا۔ پھر بولا "اے صاحب میری خاموشی پر تعجب نہ کیجیئے۔ اس لیئے کہ جو کچھ میں عرض کیا چاہتا ہوں وہ کسی ذاتی رعائت کے لیئے نہیں اور نہ کوئی معمولی عنایت ہے گیسٹن ڈوا چانلے کو اپنے کام کے لیئے فقط ایک خنجر کی ضرورت ہے اور وہ اس کی کمر میں موجود ہے۔ لیکن گو میں اپنا بدن ملک کی خاطر قربان کرنے کو تیار ہوں۔ تاہم روح کو اس کے لیئے نثار نہیں کر سکتا۔ اس لئے کہ وہ میری نہیں ہے۔ درجہ اول میں وہ خدائے پاک اور اسکے بعد ایک نوجوان حسینہ کی ملک ہے جس کے ساتھ میری محبت درجہ عبادت تک پہنچ چکی ہے ... یاس افزا محبت جس کا شگوفہ افسوس کہ میری قبر کے پاس کھلا۔ اس حسین و پاکباز لڑکی کو بے یار و مددگار چھوڑنا بارگاہ ایزدی میں ایک ناقابل معافی گناہ ہوگا۔ گو میں مانتا ہوں کہ بعض اوقات وہ قادر مطلق اپنے بندوں کو عجیب سختی سے آزماتا اور فرشتوں کو بھی دشوار امتحانات سے گذرنے پر مجبور کرتا ہے۔ بہرحال اس قابل پرستش نازنین کو جس کا میں نے ذکر کیا اب تک میرے وجود نے اس فاسق و فاجر دنیا کے سیاہ کاروں کی ابلہ فریبیوں سے محفوظ رکھا۔ مگر اب سوال یہ ہے کہ جب میں نہ رہوں گا یعنی میرے قتل یا جلا وطنی کی صورت میں اس کا محافظ کون ہوگا؟ ناکامی کی حالت میں میرا اور میرے ساتھیوں کا سر کٹ جانا ایک معمولی بات ہے۔ کیونکہ میدان سیاست میں گمناموں کا وجود کچھ بھی اہمیت نہیں رکھتا۔ مگر آپ ایک زبردست دشمن ہیں۔ ایک ذی اثر تاجدار آپ کی حمایت میں موجود ہے۔ اس لئے آپ نحوست طالع پر غالب آ سکتے ہیں۔ پس میری آرزو یہ ہے کہ اس نادر خزانہ کو جو میری زندگی کا واحد سرمایہ ہے آپ کی امانت میں رکھدوں۔ آپ اس کی ویسی ہی احتیاط سے حفاظت کیجیئے جس کی آپ کے ساتھی اور رفیق کی حیثیت میں مجھے آپ سے توقع ہو سکتی ہے۔"

ریجنٹ کے دل پر اس تقریر کا گہرا اثر ہوا۔ اور وہ کہنے لگا "موسیو میں اس لڑکی کو اپنی حفاظت میں رکھنے کا وعدہ کرتا ہوں۔"

"اس کے لیئے آپ کا شکریہ۔ مگر میری درخواست کا تھوڑا سا حصہ ابھی باقی ہے۔ مجھے کچھ معلوم نہیں کس وقت مصیبت پیش آئے اور میں گرفتار ہونے سے پہلے اسے اپنے نام کا حصہ دار بنا سکوں یا نہ بنا سکوں۔ پس میں جو بات عرض کرنا چاہتا ہوں۔ وہ یہ ہے کہ میری قبل از وقت موت کی صورت میں بھی میرے ساتھ اسکی رسم مناکحت ضرور عمل میں آجائے۔ وہ ایک یتیم اور لاوارث لڑکی ہے۔ میری موت پر میری جائداد کا قبضہ اسی کو دیا جائے۔ نینٹس سے چلتے وقت میں

یہ وصیت لکھوا دی اپنی سب جائداد اُسکے نام کردی تھی ۔ کیا آپ ایسا انتظام کر سکتے ہیں کہ مرنے کے بعد میری روح کو اس سے کسی جدائی کی تکلیف نہ ہو ؟"

"ہاں مگر تمہاری شادی میں مزاحم کون ہے ؟"

کوئی نہیں ۔ لیکن کیا عجب میں کل گرفتار ہو جاؤں ۔ یا آج ہی شام کو ۔ یا اس مکان کے باہر قدم رکھتے ہی . . ."

ریجنٹ اس آخری جملہ سے چونکا ۔ ذہن انسانی کس آسانی سے آنے والی مصیبت کا پہلے اندازہ کر لیتا ہے ۔

" بالفرض یہ لوگ مجھے گرفتار کر کے جیل خانہ بیسٹیل میں لے جائیں ۔ پھر کیا آپ اس کا انتظام کر سکیں گے کہ میرے قتل سے پہلے اجازت خاص لیکر اسکے ساتھ میری شادی کرا دیں ؟"

"میں اس کا وعدہ کرتا ہوں ۔"

"میرے لئے اس رعائت کو حاصل کرنے میں ذرا سی کوتاہی نہ کیجئے . . مگر نہیں مجھ سے باقرار صالح اس کا وعدہ کیجئے کہ زندگی بھر میں آپ کو دعائے خیر سے یاد کرتا رہوں ۔ اور اگر مجھے شکنجہ میں عذاب جانستان بھی پیش آئے ۔ تو میرے منہ سے آپ کے لئے کلمہ تحسین ہی نکلے ۔"

" موسیو ایک مرد شریف کی طرح میں اپنی عزت کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ اسی طرح ہوگا ۔ میں اس لڑکی کو اپنی جان کے ساتھ عزیز رکھوں گا ۔ اور اس کے ساتھ مجھے ویسی ہی محبت ہوگی جیسی بے اختیار تم سے ہو گئی ہے ۔"

"بس تو اک آخری لفظ مجھے اور کہ لینے دیجئے ۔"

"کہو ۔ میں پوری توجہ سے سن رہا ہوں ۔"

" اس لڑکی کو میری تجاویز کا کچھ علم نہیں ۔ اسے یہ بھی معلوم نہیں میں کس لئے پیرس میں آیا ۔ نہ اس سانحہ عظیم کا کچھ خیال ہے جو پیش آنے والا ہے ۔ کیونکہ مجھے اس کو ان حالات سے خبردار کرنے کی جرات نہیں ہوئی ۔ اس لئے آپ اسے تمام حالات سے مطلع کر کے اس واقعہ کے لئے جو عنقریب ظہور میں آئے گا ۔ تیار کیجئے ۔ اور میں تو یہ ٹھان بیٹھا ہوں کہ اس دن کے سوا جب رسم شادی ادا ہوگی ۔ اسکی صورت نہیں دیکھ سکوں گا ۔ نہیں میں اسے دیکھوں گا بھی نہیں ۔ کیونکہ بہت ممکن ہے کہ وار کے وقت میرا ہاتھ کانپ جائے ۔ اور یہ کیسی حال میں :

ہونا چاہیئے۔"

"موسیو۔ میں پھر صدق دل سے وعدہ کرتا ہوں۔" ریجینٹ نے جس کا قلب رقیق بے حد متاثر ہو چکا تھا کہا۔ "نہ صرف یہ لڑکی میری ذاتی نگرانی میں ہر قسم کے خطرات سے محفوظ رہے گی۔ بلکہ میں اور بھی سب کچھ جو تم نے اس کے لئے تجویز کیا ہے۔ کروں گا۔ میرے دل میں تمہارے لئے بے حد محبت اور عزت پیدا ہو چکی ہے۔ اور وہ لڑکی اس سے پورا فایدہ اٹھائے گی۔"

"بس اب میں بے خوف ہوں۔" گیسٹن نے کہا۔ "اب میرے لئے کوئی تشویش باقی نہیں"

"مگر یہ لڑکی جس کا تم ذکر کرتے ہو۔ کہاں ہے؟"

"باہر اس گاڑی میں جس میں میں یہاں آیا ہوں۔ اب آپ مجھے اجازت دیجئے صرف اتنا کہ دیجئے کہ اسے کہاں رکھا جائے گا؟"

"یہاں موسیو۔ اس مکان میں۔ جو غیر آباد اور زنانہ سکونت کے لئے ہر طرح موزوں ہے۔"

"اپنا ہاتھ دیجئے کہ میں پھر ایک بار شکریہ ادا کروں۔"

ریجنٹ نے ہاتھ بڑھایا عین اس وقت کسی کے آہستہ سے کھانسنے کی آواز سنائی دی جس سے معلوم ہوا کہ ڈوبائے بے چین ہو رہا ہے۔ پس اس نے اشارہ سے ملاقات کے خاتمہ کا اظہار کیا۔

"میں اب الوداع کہتا ہوں۔" گیسٹن نے کہا۔ "مگر رخصت ہونے سے پہلے پھر ایک بار عرض کر دینا چاہتا ہوں کہ اس لڑکی کی پوری طرح حفاظت کیجئے۔ وہ حسین با اخلاق اور پر تمکین ہے۔ اسکی فطرت میں صفات حسنہ کا ایسا نادر مجموعہ ہے جو بہت کم دیکھنے میں آتا ہے۔ اس امانت کی دل و جان سے حفاظت کیجئے۔ میں آپ کے سکرٹری کی تلاش میں جاتا ہوں۔"

"اور یہ میں اس سے کہ دوں کہ تم ایک آدمی کی جان لینا چاہتے ہو؟" ریجنٹ نے گیسٹن کو اس کے ارادہ سے باز رکھنے کی آخری کوشش کرتے ہوئے کہا۔

"ہاں مگر یہ بھی ساتھ ہی کہیئے کہ وہ اس کام کو فرانس کی خاطر کر رہا ہے۔" شوویلیر نے جواب دیا۔

"جاؤ موسیو" ڈیوک نے اس دروازہ کو کھولتے ہوئے کہا جو باغ کی طرف جاتا تھا۔ "جس طرح میں نے ہدایت دی ہے کرنا۔"

"دعا کیجئے کہ میں کامیاب ہو کر آپ سے ملوں۔"

"دیوانہ" ریجنٹ نے دوسری طرف منہ پھیر کر آہستگی سے کہا۔ کیا میں اس کے ہاتھوں اپنے قتل کے لئے دعا کروں!"

"گیسٹن چلا گیا۔ ریجنٹ کو برف سے ڈھکی ہوئی سڑک پر کنکروں کے کچلنے کی آواز سنائی دی تھوڑی دیر وہ اسے کھڑکی کی راہ سے دیکھتا رہا۔ پھر جب نظروں سے غائب ہو گیا۔ تو یہ کہتا ہوا پیچھے ہٹا بھولے بدنصیب۔ جا۔ جہاں تیری تقدیر لئے جا رہی ہے۔"

مڑ کر دیکھا تو ڈوبائے دوسرے دروازہ کی راہ سے داخل ہو کر کھڑا ہوا تھا۔

اس کے چہرہ پر کینہ آمیز اطمینان کی جھلک تھی۔ جو ریجنٹ کی تیز نگاہ سے بچ نہ سکی۔ تھوڑی دیر وہ چپ چاپ اس کی صورت کو دیکھتا رہا۔ گویا یہ معلوم کرنا چاہتا تھا۔ کہ اس ابلیس ثانی کے دل میں کیا خیالات پیدا ہو رہے ہیں۔

آخر ڈوبائے نے ہی اس پر خاموشی کو توڑا۔ کہنے لگا۔ "شکر ہے حضور نے اسے رخصت کر دیا"

"ہاں مگر اس کے جانے کا مجھے سخت رنج ہے۔" ریجنٹ نے کہا۔ "ڈوبائے تمہارے ان تماشوں میں حصہ لینا مجھے بہت ناپسند ہے۔"

"ممکن ہے ایسا ہو۔ اس صورت میں آپ مجھے اپنے تماشوں میں حصہ دیا کریں تو اچھا ہو۔"

"کس طرح؟"

"کھیل کامیاب ہو اور خوش اسلوبی سے ہوا کرے۔"

"میں اب بھی تمہارا مطلب نہیں سمجھا۔ جو کچھ کہنا چاہتے ہو۔ بہت جلد صفائی سے بیان کرو۔ کیونکہ مجھے ایک اور ملاقاتی کا انتظار ہے۔"

"ملئے حضور ملئے۔ پہلے ان ملاقاتیوں سے جی بھر کر ملئے۔ ڈوبائے کے ساتھ پھر باتیں ہوتی رہیں گی۔ ناٹک کا آغاز ہو چکا۔ اب اس کے نظاروں کو بہرحال بدلا نہیں جا سکتا۔"

اور یہ کہہ کر ڈوبائے نے اس مصنوعی اخلاق سے سر جھکایا جس سے وہ عموماً اس وقت کام لیا کرتا تھا۔ جب وہ سمجھتا تھا کہ کسی معاملہ میں مجھے ریجنٹ پر فوقیت حاصل ہے۔

ریجنٹ اس ظاہرداری سے بہت بے چین ہوا۔ اس نے ڈوبائے کا ہاتھ پکڑ کر روکا۔ اور کہنے لگا۔ "مگر کیا بات ہے؟... کونسی نئی بات تمہیں معلوم ہوئی ہے؟"

"یہی کہ آپ بہت قابل ایکٹر ہیں۔"

"اس سے تمہیں حیرت ہے؟"

"بہت تکلیف ہے۔ کیونکہ اگر چند سے یہی حال رہا تو پھر آپ اس فن میں کمال حاصل کر لیں گے اور میری کچھ بھی ضرورت نہ رہے گی۔ پھر شاید آپ مجھے شہزادہ کی تعلیم کے لئے بھیج دیں جسے میرے جیسے استاد ہی کی ضرورت ہے۔"

"بولو جلدی کرو۔"

"میں عرض تو کر رہا ہوں۔ مگر اس وقت فرض مقدم شہزادہ کی تربیت نہیں۔ بلکہ شہزادی کا خیال رکھنا ہے۔"

"کون شہزادی؟"

"آہ میں بھول گیا۔ شہزادیاں بہت ہیں۔ ایک شیلس کی ایبس ہے۔ دوسری میڈم ڈابیری، تیسری میڈموازل ڈی ولائے۔ ان کے علاوہ کئی اور ہیں۔ جن کی عمر اتنی کم ہے کہ وہ دنیاوی معاملات میں حصہ نہیں لے سکتیں۔ اس لئے میں بھی ان کا ذکر نہیں کرتا۔ اور سب سے آخر میں بڑھیں کا وہ خوشنما جنگلی پھول ہے جسے آپ ڈوبائے کے زہریلے سانس سے دور رکھنا چاہتے تھے۔ کہ وہ اس سے کملا نہ جائے۔"

"پھر کیا جو کچھ میں نے کیا وہ غلط تھا؟"

"جی نہیں بھلا یہ میں کیونکر کہہ سکتا ہوں تاآپ نے بدنام ڈوبائے کو بے خبری میں رکھ کر حیرت خیز کام کئے ہیں۔ آپ کا یہ ایک کارنامہ ہی کیا کم قابل ذکر ہے۔ کہ آرچ بشپ کیمبرے کے انتخاب پر نیک نہاد اور پاک باطن لوسی کو اپنا محرم راز بنا کر اس کا مکان مستعار لیا۔۔"

"آہ تمہیں اس کا علم ہو گیا؟" ریجنٹ نے کہا۔

"اور کیسا عمدہ مکان!" ڈوبائے نے سلسلہ بیان جاری رکھتے ہوئے کہا۔ "بالکل اپنے مالک کی طرح صاف۔ میں حضور والا کی دوراندیشی اور فہم کی کہاں تک تعریف کروں سبے شک اس بات کی اشد ضرورت تھی۔ کہ اس معصوم لڑکی کو دنیاوی برائیوں سے دور رکھا جائے۔ اسے ان تمام اثرات سے پرے ہٹایا جائے۔ جو اسکی فطری سادگی کو تلف کر سکتے ہیں۔ پس آپ نے اسکی سکونت کا ایک ایسے مکان میں خوب انتظام کیا جسے آپ نیکیوں کا مرجع سمجھتے ہیں۔ اور جس میں بار ہا نیک عورتیں جمع ہوتی رہی ہیں۔ یہ دوسری بات ہے کہ انہوں نے بعض باتیں ایسی کی ہوں جنہیں کوئی مجھ سا کج فہم قابل اعتراض سمجھے۔"

"مگر لوسی نے مکان کو ہر لحاظ سے تسلی بخش ظاہر کیا تھا۔"

"کیا آپ نے خود اس مکان کو دیکھا؟"

"میں کیا ایسی چیزوں کو دیکھا کرتا ہوں؟"

"ہاں میں بھول گیا۔ بے شک آپ کی بینائی تیز نہیں۔"

"ڈوبائے!"

"اس مکان کے اندر آپ کی دختر کو سامان فرنیچر میں عجیب طرح کی کوچیں اور جادو کھوٹے نظر آئیں گے۔ رنگین کتابیں۔ ان کا ذکر ہی نہ کیجئے۔ تونسی کا کتب خانہ نوجوانوں کی تعلیم و تربیت کا بہترین ذخیرہ ہے۔ غرض کہاں تک بیان کیا جائے۔ اس مکان کی صفات دائرہ شمار سے باہر ہیں۔ ہم نے تو اسے بیٹے کی تعلیم کے لئے موزوں سمجھا تھا۔ مگر حضور نے جن کا نقطہ نظر ہمیشہ مختلف رہا ہے، اسے بیٹی کے لئے پسند کیا۔"

"ڈوبائے تمہاری باتیں مجھے پریشان کر رہی ہیں۔" ریجینٹ نے کہا۔

"بس جناب میں ابھی ختم کئے دیتا۔ اس مکان کو آپ کی دختر نے بہت پسند کیا ہوگا۔ کیونکہ آپ کے سارے خاندان کی طرح وہ بھی نہایت ذہین معلوم ہوتی ہے۔"

ریجینٹ یہ سوچ کر کانپ گیا کہ ڈوبائے نے اس لمبی تمہید اور طنزیہ مسکراہٹ کی تہ میں ضرور کوئی ناگوار خبر چھپا رکھی ہے۔

"مگر اس فطری تذبذب کو کیا کہئے کہ وہ اس مکان سے جلدی ہی اکتا گئی۔ اور چلنے کی تیاری کرنے لگی۔"

"کیا کہتے ہو؟"

"میں بھولا... وہ وہاں سے جلدی۔"

"جلدی! ... میری بیٹی اس مکان سے جلدی!" ریجینٹ نے زور سے پوچھا۔

"جی ہاں ابھی میں نے عرض کیا ہے۔" ڈوبائے نے کہا۔

"مگر کس طرح جلدی؟"

"دروازہ کی راہ سے نہ در کسی اور رستہ۔ اطمینان فرمائیے۔ وہاں لڑکیوں کی طرح نہیں ہے جو کھڑکی کی راہ سے، یا رات کی تاریکی میں جایا کرتی ہیں، ہاں کی رگوں میں آپ کا خون ہے۔ اگر پیشتر آپ سے اس کے رشتہ کا مجھے کچھ شبہ تھا تو اب وہ بھی رفع ہو گیا۔"

"لیکن اب تم دوسرے کس؟"

"وہ قصرِ شاہی میں آگئی۔ میں ابھی اس سے مل کر آیا ہوں۔ وہ حضور کو اسی کی اطلاع دینے آئی تھی۔"

"تو کیا وہ اسے روک نہیں سکتی تھی؟"

"میڈموازل نے حکم دیا۔ وہ تعمیل پر مجبور ہو گئی۔"

"وہ نوکروں سے دروازے بند کرا دیتی۔ انہیں اس کا علم نہ تھا کہ وہ میری دختر ہے۔ بس کوئی وجہ نہ تھی کہ وہ اس کے حکم کی تعمیل کرتے۔"

"لیکن حضور کو ابھی سارے حالات کا علم نہیں ہوا۔ میڈم ڈسرکس تو میڈموازل کے جلال سے ڈر گئی۔ اور نوکر تلوار سے خوف زدہ ہو گئے۔"

"تلوار سے؟ ڈوبائے نشہ میں ہو کیا؟"

"جی ہاں اس جذبہ تعریف سے نشہ میں ہوں جو حضور کی فراست کے لئے دل میں پیدا ہوتا ہے۔ کہ ایسے اہم معاملہ کا تنہا انتظام کیا"

"مگر تلوار... کس کی تلوار؟"

"ایک شکیل نوجوان کی جس کے چلوانے کا میڈموازل ہیلین کو اختیار ہے۔"

"ڈوبائے!"

"اور جس سے میڈموازل کو دلی محبت ہے۔"

"ڈوبائے! تم مجھے پاگل کر دو گے۔"

"اور جو بڑے ہی استقلال کے ساتھ نینٹس سے ریمبولیٹ تک اس کے پیچھے آیا۔"

"کون؟ موسیو ڈاوری؟"

"آہ حضور کو اس کا نام معلوم ہے۔ پھر جو کچھ میں بیان کر رہا ہوں وہ غالباً آپ کے لئے نیا نہیں ہوگا۔"

"ڈوبائے تم نے مجھے پریشان کر دیا۔"

"ہاں مگر اس میں میرا کیا قصور ہے۔ دیکھ لیجئے۔ فرانس کے سیاسی انتظامات کے ساتھ اپنے ذاتی معاملات کا انتظام کرنے میں آپ کو کیسی دقت کا سامنا ہوا۔"

"مگر وہ اب کہاں ہے؟"

"اس کی نسبت میں کیا عرض کر سکتا ہوں؟"

" ڈوبائے تم نے مجھے اس کے فرار کی اطلاع دی ہے۔ تمہیں اس کی جائے پناہ کا پتہ دے گئے ڈوبائے۔ میرے اچھے ڈوبائے خدا کے لئے میری بیٹی کو تلاش کرو۔"

" حضور بالکل اس باپ کی طرح کرتے ہیں جس کا ذکر مولیر نے ایک ناٹک میں کیا ہے۔ میں اس ناٹک کا سکیپن ہوں اس میں بھی باپ یہی کہتا ہے۔ سکیپن۔ میرے اچھے سکیپن خدا کے لئے میری بیٹی کو تلاش کرو۔ خیر میں غیر معمولی قوت کا دعوےٰ تو نہیں کرتا۔ بہرحال آپ کی بیٹی کو تلاش کروں گا اور امید کرتا ہوں کہ اسے اسکے برباد کرنے والے سے بچا لاؤں گا۔"

" ڈوبائے اسے ضرور تلاش کرو۔ جب تم اسے میرے پاس لے آؤ گے تو جو مانگو گے دوں گا۔"

" بس بس۔ آپ کا یہ آخری فقرہ مجھے بہت پسند ہے۔"

ریجنٹ فرط غم سے نڈھال ہو کر آرام کرسی پر بیٹھ گیا تھا۔ اس نے اپنا سر دونو ہاتھوں سے تھام لیا۔ ڈوبائے چپ چاپ کھڑا اس نظارہ کو دیکھتا رہا۔ وہ سمجھتا تھا کہ ڈیوک کی یہ غیر معمولی محبت اس پر میرے اقتدار کو دوچند کر دے گی۔ وہ اسکی طرف کینہ آمیز مسکراہٹ سے دیکھ رہا تھا۔ کہ یکایک کسی نے دروازہ پر دستک دی۔

" کون ہے؟" ڈوبائے نے پوچھا۔

" حضور والا" چپراسی نے دروازہ کے باہر کھڑے ہوئے کہا " جس گاڑی میں شو ولیر آیا تھا۔ اس میں ایک جوان عورت بیٹھی ہے۔ اور پوچھتی ہے وہ کب تک واپس آئے گا؟"

ڈوبائے دروازہ کی طرف بڑھا تھا۔ مگر ریجنٹ جس کے ذہن میں ان الفاظ سے وہ اقرار تازہ ہو گیا۔ جو اس نے گیسٹن سے کیا تھا جلدی سے اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

" آپ کہاں جا رہے ہیں؟" ڈوبائے نے اس سے پوچھا۔

" اس لڑکی سے ملنے۔"

" آپ ناحق اس جھنجٹ میں پڑتے ہیں۔ یہ کام میرے حوالہ کیجئے۔ کیا آپ اس ساری سازش کا انتظام میرے سپرد نہیں کر چکے؟"

" بے شک میں نے شو ولیر کو تمہارے حوالہ کر دیا۔ مگر میرا وعدہ ہے کہ اس لڑکی کو جس سے اسے محبت تھی۔ اپنی بیٹی کی طرح عزیز رکھوں گا۔ یہ میرا اقرار تھا۔ اور میں اسے پورا کروں گا۔ اگر میری معرفت اس کا دلدار اس سے جدا ہوا تو کم از کم اسکی دلجوئی کرنا میرا فرض ہے۔"

" آپ تکلیف نہ کیجئے۔ میں خود یہ کام اچھی طرح کر دوں گا۔" ڈوبائے نے اپنے اضطراب کو

ہلکی مسکراہٹ میں چھپاتے ہوئے کہا۔

"بس چپ رہو اور یہیں ٹھہرو۔" ریجنٹ نے تحکمانہ لہجہ میں جواب دیا۔

"حضور مجھے اس سے بات تو کر لینے دیں۔"

"نہیں میں خود بات کروں گا۔ یہ معاملہ تم سے متعلق نہیں ہے۔ میں نے ایک مرد شریف کی طرح وعدہ کیا تھا۔ اور ایک مرد شریف کی طرح اسے پورا کروں گا۔ خبردار یہاں سے ہل کر نہیں جانا۔"

ڈیو بارے نے زور سے دانت کٹکٹائے مگر چپ رہا۔ جب ریجنٹ اس لہجہ میں گفتگو کرے تو وہ سمجھتا تھا کہ اعتراض کی گنجائش نہیں۔ پس وہ واقعات کے انتظار میں آتشدان سے لگ کر کھڑا ہو گیا۔

اتنے میں ریشمی لباس کی سرسراہٹ سنائی دی۔

"ہاں میڈم۔ اس طرف۔" چپراسی نے کسی سے کہا۔

"آگئی" ڈیوک ڈیو بارے سے کہنے لگا۔ "مگر دیکھو۔ ایک بات یاد رکھو۔ یہ لڑکی اپنے والد کے کسی جرم میں شریک نہیں۔ تم نے اس سے پورے ادب کا سلوک کرنا۔" پھر دروازہ کی طرف مڑ کر اس نے کہا۔ "آ جاؤ"

دروازہ کھلا اور وہ نازنین ریجنٹ کی طرف بڑھی۔ اسے دیکھ کر ڈیوک چونک کر پیچھے ہٹ گیا۔

"میری بیٹی!" اس نے فوراً ہی سنبھل کر منہ میں کہا۔

جیکلین نے لیسٹر کی تلاش میں کمرے کے چاروں طرف نظر ڈالی۔ [illegible] دیکھ کر رک گئی پھر ریجنٹ کو سلام کیا۔

ڈیو بارے کے چہرہ کی حالت اس وقت جیسی تھی اس کا بیان سخت مشکل ہے۔

"میں آپ سے معافی کی خواستگار ہوں۔" جیکلین نے کہا۔ "شاید مجھے غلط فہمی ہوئی۔ کیونکہ میں یہاں ایک دوست کی تلاش میں آئی تھی۔ جو کہیں نظر نہیں آتا۔ وہ مجھ سے یہ کہہ کر آیا تھا کہ ابھی واپس آتا ہوں۔ مگر جب اسے آنے میں دیر ہوئی۔ تو میں اس کے پیچھے چلی آئی۔ مگر شاید میرا مطلب چپراسی نے غلطی سے مجھے اس کمرہ میں پہنچا دیا۔"

"نہیں میڈموازل۔" ڈیوک نے کہا۔ "آپ کو غلط فہمی نہیں ہوئی۔ ایم ڈی لیسٹر ابھی مجھ سے

رخصت ہوئے ہیں اور مجھے آپ ہی کا انتظار تھا۔"

جس وقت ریجنٹ یہ الفاظ کہہ رہا تھا وہ حسینہ کسی گہری سوچ میں نظر آتی تھی۔ معلوم ہوتا تھا کسی واقعہ کو یاد کرنے کی کوشش کر رہی ہے۔ آخر اپنے ہی خیالات کے سلسلہ میں اس نے کہا "الٰہی کتنی عجیب بات ہے! . . ."

"کیا؟" ریجنٹ نے کہا۔

"ہاں بالکل وہی۔"

"میڈموازل میں آپ کا مطلب نہیں سمجھا۔" ڈیوک نے کہا "صاف صاف کہیئے۔"

"آہ موسیو۔" ہیلین جوش سے کانپتے ہوئے بولی۔ "آپ کی آواز بالکل ایک اور شخص کی آواز سے ملتی ہے۔"

"جس سے آپ واقف ہیں؟" ریجنٹ نے پوچھا۔

"جس کی آواز میں نے صرف ایک بار سنی ہے۔ مگر اسکی یاد میرے دل پر نقش ہو چکی ہے۔"

"اور وہ شخص کون ہے؟" ریجنٹ نے دریافت کیا۔ ڈوبائے نے اس نیم شناخت پر اپنے شانوں کو پرمعنی انداز سے حرکت دی۔

"وہ اپنے آپ کو میرا باپ ظاہر کرتا تھا۔" ہیلین نے جواب دیا۔

"میڈموازل یہ میری خوش نصیبی ہے۔" ریجنٹ نے کہا۔ "اس لئے کہ میری آواز کا آپ کے والد کی آواز سے مشابہ ہونا میرے الفاظ کو ان کے الفاظ کے برابر اہمیت دے گا۔ آپ کو معلوم ہے موسیو ڈواچا نے نے آپ کی حفاظت کا فرض میرے سپرد کیا ہے؟"

"ہاں اس نے مجھ سے کہا تھا کہ میں تمہیں ایک صاحب کے پاس لے جاتا ہوں جو تمہیں خطرہ سے محفوظ رکھیں گے . . ."

"خطرہ! . . . کیسا خطرہ؟" ریجنٹ نے پوچھا۔

ہیلین نے کمرہ کے چاروں طرف نظر ڈالی اور اسکی نگاہ مضطربانہ انداز سے ڈوبائے کے چہرہ پہ جا لگی۔ معلوم ہوتا تھا کہ جتنی پر اعتماد صورت اسے ریجنٹ کی نظر آئی ہے اتنی ہی اعتماد شکن ڈوبائے کی محسوس ہوتی ہے۔

ڈوبائے سمجھ گیا کہ اس کے دل میں کیا گذر رہی ہے۔ آواز دبا کر ریجنٹ سے کہنے لگا "حضور سلامت معلوم ہوتا ہے۔ اس بندہ کا وجود یہاں بے ضرورت ہے۔ پس مجھے رخصت

کی اجازت دیجئے۔ غالباً آپ کو میری موجودگی کی ضرورت نہ ہوگی۔"

"درست نہیں۔ مگر تھوڑی دیر کے بعد ہوگی۔ اس لئے دور نہ جانا۔"

"جی ہاں۔ میں پاس ہی ٹھیروں گا۔"

یہ گفتگو اس طرح آواز دبا کر کی گئی تھی کہ ہیلین اسے سُن نہ سکی۔ اس اثنا میں وہ پیچھے ہٹ کر گسیٹن کی واپسی کی امید میں دروازوں کی طرف دیکھتی رہی۔

ڈوبائے اس خیال سے بہت خوش تھا کہ اس کا یہ انتظار بے نتیجہ ثابت ہوگا۔

جب وہ کمرہ سے چلا گیا۔ تو دونو زیادہ مطمئن ہو گئے۔

"میڈموازل بیٹھ جائیے۔" ڈیوک نے کہا۔ "مجھے آپ سے بہت کچھ کہنا ہے۔"

"موسیو سب سے پہلے میرے اس سوال کا جواب دیجئے۔ کیا شویلیر گسیٹن ڈاچانلے کو کسی طرح کا خطرہ درپیش ہے؟"

"میں اس کا ذکر بھی کرونگا۔ لیکن پہلے آپ کا معاملہ طے ہوجائے۔ شویلیر اس لئے آپ کو یہاں لایا تھا کہ میں آپ کی حفاظت کروں۔ اب یہ بتائیے کہ مجھے کس کے خلاف آپ کی حفاظت کرنا ہے؟"

"صاحب گذشتہ چند دن کے واقعات اتنے عجیب اور پُر اسرار ہیں کہ میں حیران ہوں کس پر اعتماد کروں اور کس پر نہ کروں۔ اگر گسیٹن یہاں ہوتا۔۔۔"

"میں سمجھ گیا۔ آپ کا مطلب یہ ہے کہ اگر وہ آپ کو اجازت دیتا تو پھر آپ مجھ سے کوئی بات نہ چھپاتے۔ لیکن اگر میں ثابت کردوں کہ مجھے آپ کی نسبت سبھی حالات معلوم ہیں۔۔۔؟"

"آپ موسیو!"

"ہاں۔ کیا آپ کا نام ہیلین ڈاچرنی نہیں ہے؟ کیا آپ کی پرورش نینٹس اور کلیسن کے درمیان والی آگسٹائین خانقاہ میں نہیں ہوئی؟ کیا ایک روز دفعتاً آپ کو ایک پُر اسرار شخص کی طرف سے جو آپ کا نگراں ہے۔ وہاں سے رخصت ہونے کی ہدایت موصول نہیں ہوئی تھی؟ پھر کیا آپ نے خانقاہ کی ایک سسٹر کے ساتھ سفر نہیں کیا۔ اور اسے رخصت کرتے وقت ایک سو لوئی نہیں دیئے تھے؟ رمبو ییلٹ میں کیا ایک عورت میڈم ڈسروکس آپکے استقبال کو موجود نہ تھی؟ کیا اس نے آپ کے والد کی آمد کی اطلاع نہیں دی۔ اور اسی رات کو وہ شخص آپسے نہیں ملا جسے آپ سے محبت ہے اور جو سمجھتا تھا کہ آپ کو بھی اس سے

محبت ہے؟"

"موسیو جو کچھ آپ نے کہا وہ بالکل صحیح ہے۔" ہیلین نے اس خیال سے متعجب ہو کر جواب دیا کہ ایک اجنبی کو ان سارے حالات کا علم کیونکر ہوا۔

"اچھا تو اس کے دوسرے دن" ریجنٹ نے سلسلہ کلام جاری رکھتے ہوئے کہا۔ "کیا موسیو ڈاچانلے جس نے ڈاوری کے فرضی نام سے آپ کا پیچھا کیا تھا۔ آپ سے ملنے کو نہیں آیا اور کیا میڈم ڈسروکس نے اس ملاقات کی بے سود مزاحمت نہیں کی؟"

"موسیو یہ بھی ٹھیک ہے۔ معلوم ہوتا ہے گیسٹن نے آپ کو سارے حالات سے مطلع کر دیا ہے"

"پھر اس کے بعد آپکے نام عازم پیرس ہونے کا حکم موصول ہوا۔ آپ اس پر عمل کرنے کو تیار نہ تھیں۔ مگر آپ کو مجبور کیا گیا۔ پیرس میں آپ کو فابرگ سینٹ اینٹائین کے ایک مکان میں رکھا گیا جس کی سکونت آپ کے لئے ناقابل برداشت ثابت ہوئی۔"

"موسیو اس جگہ آپ کو غلط فہمی ہوئی ہے۔ سکونت نہیں حراست کہیئے۔"

"میں آپ کا مطلب نہیں سمجھا۔"

"تو کیا گیسٹن نے آپ سے ان اندیشوں کا ذکر نہیں کیا جنہیں پہلے میں نے بے حقیقت سمجھا تھا۔ مگر آخر ان کا قائل ہونا پڑا؟"

"بالکل نہیں۔ کہیئے وہ اندیشے کیا تھے؟"

"اگر اس نے آپ سے ان کا ذکر نہیں کیا۔ تو میں کیونکر کر سکتی ہوں؟"

"دنیا میں کونسی بات ہے جسے کسی سچے دوست سے چھپایا جا سکتا ہے؟"

"مگر کیا اس نے آپ سے اس کا بالکل ذکر نہیں کیا۔ کہ وہ شخص جسے پہلے میں اپنا باپ سمجھتی تھی . . ."

"سمجھتی تھیں؟"

"ہاں موسیو میں سچ کہتی ہوں۔ اسکی آواز سن کر اور اس کے ہاتھ کو چھو کر میرے دل میں ذرا بھی شبہ نہیں رہا تھا۔ مگر بعد میں کچھ ایسے حالات پیدا ہو گئے۔ کہ میرے اندر اس کی محبت کی بجائے خوف کا احساس ہونے لگا . . ."

"میڈموازل میں آپ کا مطلب نہیں سمجھا۔ جب خود آپکے بیان کے مطابق اس شخص کو آپ سے اتنی محبت تھی۔ تو پھر آپ کو اس کی طرف سے خوف کا احساس کیوں ہوا؟"

"موسیو غور کیجئے۔ بغیر کسی معقول وجہ کے مجھے ریپبلیٹ سے پیرس لایا گیا۔ اور اسی پر اکتفا نہ کر کے۔ مجھے فابرگ سینٹ اینٹائن کے ایک مکان میں نظر بند کیا گیا۔ ان واقعات نے میری آنکھیں اس طرح کھول دیں۔ جیسے گیسٹن کے اندیشوں نے بھی نہیں کھولی تھیں۔ قدرتی طور پہ میں نے اپنے آپ کو تباہی کے جال میں گھرا ہوا سمجھا۔ میں نے معلوم کیا کہ ان باتوں کی تہ میں کسی باپ کی محبت کی بجائے کسی عصمت ریز کی چال پوشیدہ ہے۔ چونکہ گیسٹن کے سوا میرا کوئی دوست نہ تھا۔ اس لئے میں نے اسے خط لکھا۔ اور وہ میرے پاس آ گیا۔"

"گویا" ریجنٹ نے خوش ہو کر کہا۔ "آپ اس مکان کو محض خطرات سے محفوظ رہنے کے لئے چھوڑ آئیں۔ اپنے عاشق کی پیروی کرنے کے لئے نہیں؟"

"موسیو۔ اگر مجھے اس شخص پر کامل اعتماد ہوتا جسے میں نے صرف ایک بار دیکھا۔ اور اس وقت بھی کئی طرح کے اسرار میں گھرا ہوا۔ ۔ ۔ ہاں اگر مجھے اس شخص کی نیک نیتی پر جو اپنے آپ کو میرا باپ کہتا تھا پورا الیقین ہوتا۔ تو پھر میں ہرگز اپنے فرض کی راہ سے منحرف نہ ہوتی۔"

"عزیز لڑکی" ڈیوک نے ایک ایسے لہجہ میں کہا۔ کہ ہیلین چونک گئی۔

"اس کے بعد گیسٹن نے مجھ سے ایک شخص کا ذکر کیا۔ جو اس کی ہر بات ماننے کو تیار تھا۔ اس نے مجھ سے وعدہ کیا۔ کہ وہ تم پر باپ ہی کی طرح نگرانی کرے گا۔ وہ مجھے اپنے ساتھ یہاں لایا۔ اور انتظار کرنے کا حکم دے کر اس طرف آ گیا۔ میں نے ایک گھنٹہ بے سود انتظار کیا۔ اور آخر اس خیال سے کہ اسے کوئی حادثہ پیش نہ آیا ہو۔ خود آ گئی۔"

ریجنٹ کی پیشانی پر فکر کا بادل چھا گیا۔

"تو کیا گیسٹن ہی کے اثر نے آپ کو فرض کی راہ سے بھٹکایا؟ ۔ ۔ ۔ اسی کے اندیشوں نے آپ کے دل کو بے قرار بنایا؟"

"ہاں اسے پہلے دن سے یہی خیال تھا۔ کہ میں جس راز میں گھری ہوئی ہوں اس کے اندر ضرور کوئی مہلک تجویز پوشیدہ ہے۔"

"مگر کوئی ثبوت جس کی بنا پر اس نے آپ کو ساتھ چلنے کی ترغیب دی؟"

"ثبوت! ۔ ۔ ۔ اس خوفناک مکان کا وجود ہی اس کا کافی ثبوت تھا کہ کوئی باپ اپنی بیٹی کو اس میں رکھنے کے لئے تیار نہیں ہو سکتا۔"

"ٹھیک ہے" ریجنٹ نے آہستگی سے کہا۔ "یہ بے شک اس کی بھول تھی کہ آپ کو ایسے

مکان میں رکھا۔ جو آپ کی نظروں میں قابلِ اعتراض تھا۔ مگر یہ تو آپ بھی مانتی ہیں کہ اگر شویلیر وہاں سے چھپے آنے کا مشورہ نہ دیتا تو آپ کے ظاہر ہے آپ کو اس کا ہرگز خیال نہ آتا۔"

"مجھے بے شک یہ خیال نہیں آتا۔" میلین نے کہا۔ "مگر خوش قسمتی سے گسیٹن میرا نگراں تھا۔"

"تو کیا بڑی گسیٹن نے آپ سے کہا ہے آپ بالکل صحیح مانتی ہیں؟" ریجنٹ نے پوچھا۔

"موسیو شویلیر نے بالا شک کہ بدلنے کی بہت زبردست طاقت ہے۔"

"اور تمہیں شویلیر سے عشق ہے؟"

"ہاں دو سال سے۔"

"دو سال سے! ... بھلا غالباً میں آپ کی اس سے کس طرح ملاقات ہوئی تھی؟"

"رات کے وقت کشتی کی مدد سے۔"

"وہ اکثر آپ سے ملا کرتا تھا؟"

"ہفتہ میں ایک بار۔"

"اور اس کے ساتھ آپ کا یہ عشق اب تک قائم ہے؟"

"ہاں موسیو عشق اگر سچا ہو تو دوام کا اثر رکھتا ہے۔"

"مگر جب آپ پہلے اپنے اعمال کی مختار نہیں تو اس عشق کا انجام کیونکر پر امید ہو سکتا ہے؟"

"سولہ سال تک مجھے اپنے رشتہ داروں کی کوئی اطلاع نہیں ملی۔ پھر میں کیونکر سمجھ سکتی تھی کہ ان میں سے کوئی دیکھا یک نمودار ہو جائے گا۔ اور نمودار ہو کر مجھے اس پر سکون نشیمن سے تباہی کی طرف لائے گا۔"

"پھر کیا آپ یہی سمجھتی ہیں کہ اس شخص نے جھوٹ کہا کہ اپنے کو آپ کا والد ظاہر کیا؟"

"میں اس معاملہ میں کچھ نہیں کہہ سکتی۔ جب کبھی میں اس پر اسرار حقیقت کو سوچتی ہوں تو دماغ میں چکر آنے لگتا ہے۔"

"مگر میلین۔" ریجنٹ نے اب گفتگو میں زیادہ بے تکلفی داخل کرتے ہوئے کہا۔ "یہ معاملہ ایسا ہے جس میں تمہیں اپنے دماغ سے نہیں بلکہ دل سے مشورہ لینا چاہیئے۔ بھلا جس وقت وہ شخص ... تمہارا باپ تم سے ملا۔ تو تمہارے دل کی کیا حالت تھی؟"

"اوہ۔ اگر آپ اس کا حال پوچھتے ہیں۔" میلین نے کہا۔ "تو جان لیجیے کہ اسکی موجودگی میں مجھے کامل یقین ہو گیا تھا۔ اس لیے کہ اس کے سامنے آتے ہی میرے قلب میں وہ اثرات پیدا ہوئے

جو کبھی نہیں ہوئے تھے۔"

"ہاں مگر عارضی اثرات۔" ریجینٹ نے تلخ لہجہ میں کہا "کیونکہ جب وہ چلا گیا۔ تو یہ اثرات بھی زائل ہو گئے۔ اور ان کی جگہ زیادہ زوردار جذبات نے لے لی۔ ایسا ہونا تعجب خیز بھی نہیں کیونکہ وہ شخص تمہارا باپ تھا۔ اور گسیٹن تمہارا چاہنے والا۔ آخر کار رتبہ اول پر ہمیشہ فائق ہوتا ہے۔"

"موسیو!" میلین نے جھجک کر پیچھے ہٹتے ہوئے کہا۔ "آپ عجیب لہجہ میں گفتگو کر رہے ہیں۔"

"معاف کرنا کہ تمہارے معاملات کی دلچسپی نے مجھے اتنا وارفتہ کر دیا۔" ریجینٹ شیریں آواز میں کہنے لگا۔ "لیکن میڈموازل ایک بات اب تک میری سمجھ میں نہیں آئی۔ جب گسیٹن کے ساتھ تمہیں اس درجہ محبت ہے۔ تو پھر کیا وجہ تھی کہ اسکی تجاویز سے باز رکھنے میں کامیاب نہیں ہوئی ہو؟"

"تجاویز! . . . موسیو آپ کن تجاویز کا ذکر کرتے ہیں؟"

"کیا تمہیں یہ معلوم نہیں وہ پیرس میں کس لئے آیا ہے؟"

"بالکل نہیں۔ جب میں نے اشک آلود آنکھوں سے اسے اطلاع دی تھی کہ میں کلیسن سے رخصت ہونے پر مجبور ہوں۔ تو اس نے فقط اتنا بتایا تھا۔ کہ مجھے بھی نینٹس سے روانہ ہونا ہے پھر جب میں نے اس سے کہا کہ میں پیرس کو جاتی ہوں تو اس نے بھی بڑی خوشی سے اسی طرف آنے کا ذکر کیا تھا۔"

ریجینٹ کے دل سے ایک بھاری بوجھ اٹھ گیا۔ اور وہ کہنے لگا "شکر ہے تم اسکی شریک کار نہیں ہو۔"

"شریک کار!" میلین نے چونک کر کہا "کیوں صاحب اس لفظ سے آپ کا کیا مطلب ہے؟"

"کچھ نہیں"۔ ریجینٹ نے بات ٹالنے کی نیت سے کہا "کچھ نہیں۔"

"نہیں موسیو۔ میں سمجھ گئی۔ آپ نے اس لفظ کو کن معنوں میں استعمال کیا ہے۔ آج بے خبری میں آپ کی زبان سے ایک ایسا جملہ نکل گیا جس سے کئی باتیں جو میرے لئے بمنزلہ راز تھیں حل ہو گئیں۔ مجھے حیرت تھی کہ گسیٹن کے مزاج میں یکایک ایسی تبدیلی کیوں ہو گئی ہے۔ کیوں پچھلے سال مستقبل کا ذکر آنے پر اس کی پیشانی غم آلود ہو گئی تھی اور کس لئے اس نے پھیکی ہنسی ہنستے ہوئے یہ کہا تھا۔ کہ میلین کل کی خبر صرف خدا نے قدیر ہی کو ہے۔ میں بارہا سوچتی تھی۔ کس لئے وہ ایسی فکر کی حالت میں رہتا ہے۔ گویا اس پر کوئی عظیم مصیبت نازل ہونے والی ہو۔ موسیو

اس مصیبت کی نوعیت آپ کے جملہ سے ظاہر ہوگئی۔ اب مجھے یاد آگیا کہ سینٹس میں گیسٹن کی دوستی صرف مونٹ لیس اور پونٹ کاک ایسے بے چینی پھیلانے والوں سے تھی آہ! یقیناً وہ ان کے ساتھ مل کر کوئی گہری سازش کر رہا ہے۔ اور اس سازش ہی کے سلسلہ میں پیرس آیا ہے۔"

"اور تمہیں اس سازش کا مطلق علم نہیں؟"

"افسوس موسیو! میں ایک کمزور عورت ہوں گیسٹن نے یہی سمجھا۔ یہ ایسے اہم راز کی حصہ دار بننے کے لائق نہیں ہے۔"

"خیر اچھا ہوا کہ اس نے تمہیں اپنا رازدار نہیں بنایا۔" ریجنٹ نے کہا۔ "اور اب عزیز لڑکی تو ایک سچے دوست کی نصیحت سن۔ اس شخص کی نصیحت جو تیرے لئے باپ کے برابر ہے۔ تو شویلیر کو اپنی راہ پر جانے دے۔ اور خود اپنی راہ پر چل۔ اس لئے کہ گو تو اسے اس کی راہ سے باز رکھنے کی طاقت نہیں رکھتی۔ تاہم اپنے قدموں کو روکنے کی قدرت تو رکھتی ہے"

"کون؟ میں! موسیو" ہیلین نے اظہارِ حیرت کرتے ہوئے کہا۔ "میں اس وقت اس کا ساتھ چھوڑ دوں۔ جب آپ کے لفظوں میں وہ کسی عظیم خطرہ میں گھرا ہوا ہے ... میں اس وقت اس سے پہلو تہی کروں جب اسے سب سے زیادہ ایک ہمدرد کی ضرورت ہے۔ نہیں موسیو۔ ایسا کبھی نہ ہوگا۔ کبھی نہ ہوگا۔ اس کے علاوہ دنیا میں ہم دونو تنہا ہیں گیسٹن کے والدین زندہ نہیں۔ اور نہ میرے ہیں۔ یا اگر ہیں تو انہیں مجھ سے جدا ہوئے ۲۰ سال کا عرصہ گذر چکا ہے۔ پس اگر ہم دونو کا وجود صفحۂ ہستی سے مٹ بھی جائے تو کوئی ہماری یاد میں ایک قطرہ اشک بہانے پر بھی مجبور نہ ہوگا۔ موسیو میں اپنی پہلی غلط بیانی کے لئے معافی چاہتی ہوں۔ میں بے شک اس کی شریک کار ہوں۔ کوئی بھی جرم جو اس نے اس وقت تک کیا ہے یا آئندہ کرنا چاہتا ہے۔ میں اس میں پوری طرح اس کی شریک کار ہوں۔"

"آہ!" ریجنٹ نے دبی آواز میں دوسری طرف منہ کر کے کہا "میری آخری امید بھی منقطع ہو گئی۔ صاف ظاہر ہے کہ اسے اُس سے بے حد محبت ہے۔"

اسے بڑبڑاتے دیکھ کر ہیلین نے تعجب سے اس شخص کی طرف دیکھا جسے وہ اجنبی سمجھتی تھی مگر جو اس کے معاملات میں اتنی غیر معمولی دلچسپی لے رہا تھا۔ ریجنٹ نے بڑی کوشش سے اپنی طبیعت کو سکون پذیر کیا۔ پھر کہنے لگا۔

"مگر کیا تم نے گیسٹن سے ایک طرح کی بے تعلقی نہیں کر لی تھی؟ کیا جدا ہوتے وقت تم نے اس سے یہ نہیں کہا تھا کہ مجھے اپنے دل اور اپنی ذات پر اختیار نہیں ہے؟"

"بے شک میں نے ایسا کہا تھا" لڑکی نے دلی جوش کے ساتھ جواب دیا "مگر یہ اس لئے کہ میں سمجھتی تھی وہ ہر طرح خوش ہے۔ مجھے اس کا مطلق علم نہ تھا کہ اسکی آزادی اور شاید اسکی زندگی بھی خطرہ میں ہے۔ اس وقت اس سے بے تعلقی کرنے میں گو میرے دل کو ایذا ہوتی تاہم ضمیر کے سکون میں خلل نہ آتا۔ یہ ایک ایسا غم ہوتا جسے میں سہہ سکتی۔ ناقابل برداشت ذہنی عذاب بہر حال نہ ہوتا۔ مگر اب یہ جان لینے کے بعد کہ وہ خطرات میں محصور اور ناخوش ہے۔ میں سمجھتی ہوں کہ میری خوشی اس کی خوشی سے اور میری زندگی اسکی زندگی سے وابستہ ہے۔ اس سے جدا ہو کر میں کبھی زندہ نہیں رہ سکتی۔"

"میرے خیال میں تم اس بیان میں مبالغہ آمیزی سے کام لے رہی ہو" ریجنٹ نے اپنی بیٹی کے خیالات کی حقیقت جاننے کی نیت سے کہا "علیحدگی نہایت مضبوط عشق کو بھی کمزور بنا دیتی ہے۔"

"نہیں موسیو نہیں۔ گیسٹن کے ساتھ میری محبت اتنی کمزور یا عارضی نہیں۔ والدین کی شفقت سے محروم ہونے کے باعث یہ عشق میرے لئے امید راحت اور زندگی کا درجہ حاصل کر چکا ہے۔ پھر کیا یہ ممکن ہے کہ میں اس واحد مایہ سے دستکش ہونا منظور کر دوں گی؟ البتہ آپ کا اس شخص پر کچھ اثر ہے . . . اور میں یقین کرتی ہوں کہ ضرور ہوگا۔ کیونکہ اسی لئے وہ آپ کو ان باتوں سے خبردار کرتا ہے جنہیں وہ مجھ سے چھپا کر رکھتا ہے۔ تو آپ مہربانی سے اسکو سمجھائیں اور ان تجاویز سے جن کا آپ نے مجھ سے ذکر کیا ہے۔ دست بردار ہونے پر آمادہ کریں۔ اس سے وہ بات کہیں جو میں نہیں کہہ سکتی یعنی یہ کہ مجھے اس سے ناقابل بیان محبت ہے۔ آپ اس کو بتائیں کہ جو انجام اس کا وہی میرا ہوگا۔ اگر اسے جلاوطن کیا گیا تو میں بھی وطن چھوڑ دوں گی۔ اگر اسے قید کیا گیا تو میں بھی جیل میں اس کے پاس رہوں گی۔ اور اگر وہ مارا گیا تو میں بھی اس کے ساتھ جان دے دوں گی۔ یہ سب باتیں موسیو آپ اس سے کہہ دیجئے۔ اور اس کے ساتھ یہ بھی کہیے کہ ہیلین کی پریشانی اور اس کے آنسوؤں کو میں نے خود دیکھا۔ وہ بالکل سچ کہہ رہی تھی۔"

"بدنصیب لڑکی!" ریجنٹ نے منہ میں کہا۔

ہیلین کی حالت اس وقت بلاشبہ قابل رحم تھی۔ رخساروں کی رنگت سے ظاہر تھا کہ وہ

سخت ذہنی اذیت برداشت کر رہی ہے۔ بات کرتے وقت بے اختیار آنکھوں سے آنسو بہنے لگتے تھے صاف معلوم ہوتا تھا۔ کہ ہر لفظ اس کے دل سے نکل رہا ہے۔ اور جو کچھ وہ کہتی ہے اسے کر کے بھی دکھا سکتی ہے۔

"میں وعدہ کرتا ہوں۔" آخر کار ریجنٹ نے کہا۔ جہاں تک میرے امکان میں ہے شوبلیر کو بچانے کی کوشش کروں گا۔"

گیسٹن کے خطرہ نے ہیلین کی فطرتاً معتدل طبیعت کو ایسا نرم کیا کہ وہ ڈیوک کے قدموں میں دوزانو ہونے کے لئے آگے بڑھی۔ مگر اس نے پدرانہ شفقت سے اس کو اپنے بازوؤں میں لے لیا۔ ہیلین کا سارا بدن کانپ رہا تھا۔ پھر بھی اس شخص کے بدن سے لگ کر اسے اپنے دل میں راحت و امید کا احساس ہونے لگا۔ وہ کچھ عرصہ بدستور اس کے بازو پر جھکی رہی۔ اور پرے ہٹنے کی کوشش نہیں کی۔

"میڈموازل!" آخر کار ریجنٹ نے اس انداز سے اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا کہ اگر ہیلین اس کے چہرہ کی طرف نظر اٹھاتی۔ تو اسے ضرور اسکی شخصیت کے متعلق شبہ ہو جاتا۔ میڈموازل۔ سب سے پہلے ہمیں نہایت ضروری معاملہ پر توجہ دینی چاہیئے۔ بے شک گیسٹن خطرہ میں ہے۔ مگر اس کا خطرہ فوری نہیں۔ پس اولاً تمہاری حالت پر غور کرنے کی ضرورت ہے جو زیادہ تشویشناک ہے۔ تمہیں میرے زیر حفاظت رکھا گیا ہے۔ اور یہ میرا فرض ہے۔ کہ اس کام کو اچھی طرح پورا کروں۔ غالباً تمہیں مجھ پر کامل اعتماد ہے؟"

"ہاں گیسٹن مجھے یہاں آپ کے پاس لایا تھا۔"

"ہر وقت گیسٹن ہی کا ذکر۔" ریجنٹ نے ایک آہ بھر کر منہ میں کہا۔ پھر ہیلین سے مخاطب ہو کر کہنے لگا۔ "میں چاہتا ہوں تم اس مکان میں ٹھیرو۔ کسی کو اس کا علم نہیں اور اس میں تم ہر طرح آزاد رہو گی۔ تمہارے لئے بہترین کتابیں مہیا کر دی جائیں گی۔ اور اگر چاہو گی تو میں بھی وقتاً فوقتاً آتا رہوں گا۔"

ہیلین کچھ اور کہنا چاہتی تھی۔ مگر ڈیوک نے سلسلہ بیان جاری رکھتے ہوئے کہا۔ "اسکے علاوہ یہاں رہ کر تمہیں شوبلیر کی نسبت گفتگو کا موقعہ بھی ملتا رہے گا۔"

ہیلین کے چہرہ پر شرم کی سرخی چھا گئی۔ اور ڈیوک نے بدستور گفتگو جاری رکھتے ہوئے کہا۔ "اس مکان کے پاس ایک خانقاہ ہے۔ تمہیں اگر ذرا سا اندیشہ بھی۔ اس قسم کا جیسا تم نے

پہلے بیان کیا ہے۔ معلوم ہو تو تم وہاں پناہ حاصل کر سکتی ہو۔ میں اس خانقاہ کی مادر کو اچھی طرح جانتا ہوں۔"

"موسیو" ہیلین نے کہا۔ "آپ کی باتیں موجب تسکین ہیں۔ میں شکریہ کے ساتھ اس گھر کی سکونت منظور کرتی ہوں۔ یہ بیان کرنا لاحاصل ہوگا کہ میرے اور گسیٹن کے محسن کی حیثیت میں آپ کی تشریف آوری ہر وقت میرے لئے باعث عزت ہوگی۔"

ریجینٹ نے اپنے سر کو حرکت دی۔ پھر کہنے لگا "میڈموازل تم اسے اپنا گھر سمجھو۔ اس کمرہ کے ساتھ خوابگاہ کا انتظام ہے۔ اور نچلی منزل بھی کافی فراخ ہے۔ تھوڑی دیر تک میں خانقاہ کی دو راہبہ عورتوں کو تمہارے پاس رہنے کے لئے بھیج دوں گا۔ یقیناً تم انہیں نوکروں سے قابل ترجیح سمجھو گی۔"

"موسیو میں پھر آپ کا شکریہ ادا کرتی ہوں۔"

"تو کیا اب" ریجینٹ نے ذرا تامل کے بعد کہا "اپنے باپ کو تم نے ہمیشہ کے لئے ترک کر دیا ہے؟"

"موسیو فقط اس خوف کی وجہ سے کہ شائد وہ میرا باپ نہیں"

"ہاں مگر یہ خوف کچھ زیادہ وزن دار نہیں۔ اگر وہ مکان جس میں اس نے تمہیں رکھا۔ واقعی قابل اعتراض تھا۔ تو کیا عجب اسے اس کا علم نہ ہو۔"

"اوہ۔ یہ قریباً غیر ممکن ہے۔" ہیلین نے کہا۔

"بہرحال اگر اس نے تمہارا پیچھا کیا۔ اگر اس نے تمہاری جائے قیام دریافت کر لی۔ اور تمہیں لینے کو یہاں آیا۔۔۔ یا کم از کم اس نے تم سے ملنے ہی کی خواہش ظاہر کی۔۔۔؟"

"تو پھر ہم گسیٹن کو اطلاع بھیج کر اس کی رائے معلوم کر لیں گے۔"

"خیر اچھا" ریجینٹ نے مسکرا کر کہا۔ اور اس کے بعد وہ ہیلین سے ہاتھ ملا کر دروازہ کی طرف بڑھا

"موسیو" ہیلین نے بڑی مدھم آواز میں کہا۔

"ہاں۔ تم کچھ اور کہنا چاہتی ہو؟" ڈیوک نے مڑ کر پوچھا۔

"کیا میں اس سے مل سکتی ہوں؟"

یہ الفاظ اس نے بالکل مری ہوئی آواز میں کہے:

"ہاں ہاں" ڈیوک نے جواب دیا "مگر تمہاری اپنی بہتری اسی میں ہے کہ تم اس سے بہت کم ملو"

ولیم لکیو کے بنیظیر پراسرار ناول "سٹاپ" کا ترجمہ

منزل مقصود

از منشی تیرتھ رام صاحب فیروزپوری

یہ اس مصنف کا بہترین ناول ہے جسے پڑھ کر ولایت کے اخبارات بھی عش عش کر گئے

ذرا ان کی رائیں ملاحظہ کیجیئے جو اسی ناول سے تعلق رکھتی ہیں

ڈیلی اکسپریس۔ اتنا حیرت خیز کہ شروع سے آخر تک منہ کھلا رہ گیا۔

ایوننگ ٹائمز۔ اسرار، عجائبات اور لرزہ خیز واقعات کا مجموعہ ... یہ ناول بہترین تصنیف ہے

سکاٹسمین۔ ایک اور پراسرار فسانہ جس سے مصنف کی جدت خیز قوت اختراعی کا ثبوت ملتا ہے۔

ڈیلی کرانیکل (نیوکیسل)، اتنا دلچسپ جتنا کوئی ناول ہو سکتا ہے۔

سنڈے ٹائمز مسٹر لکیو صیغہ جرم میں معلومات کے قاموس ہیں۔ یہ ناول اُن کی تحریر کا استادانہ نمونہ سمجھا جائے گا۔

ان مبصروں کی رائے کے بعد یہ کتاب ہمارے ہاتھوں کسی مزید تعریف کی محتاج نہیں آپ اسے سراغرسانی کے عام اصولوں کی داستان یا حسن وعشق کی سرگذشت نہ خیال کریں۔ یہ اپنی طرز کی پہلی کتاب ہے جس کی نظیر پیشتر کبھی آپ نے اردو میں نہیں دیکھی۔ عاشق ومعشوق کے درمیان لحد فاصل ہے۔ دیکھئے کس طرح وہ ایک دوسرے کو چاہتے ہوئے آپس میں نہیں مل سکتے۔

پراسرار ناولوں میں لاجواب — خوفناک جرائم کی تاریخ میں بنیظیر

ولائیت کے رسالہ میڈھم نے اس کے مصنف کو پراسرار ناولوں کا بادشاہ مانا ہے۔

۲۵۰ صفحات سے زیادہ میں مکمل قیمت عہ خرچ ڈاک ۵ر

ساڑھے سات روپیہ سالانہ چندہ ادا کر کے ایسی کتابوں کو ارزاں قیمت پر خریدنے کا گر سیکھئے

لال برادرس ۷ پارسنز روڈ نولکھا۔ لاہور

جارج سٹیم پریس لاہور میں باہتمام لالہ ایشر داس پرنٹر چھپا۔

تیسری جلد

وطن پرست

الگزینڈر ڈوماس کے ناول کا ترجمہ

مترجم
تیرتھ رام فیروزپوری

پبلشر
لال برادرس
۷ پارسنز روڈ۔ نولکھا۔ لاہور

اشاعت اول

قیمت ۱۲؍

اگر آپ اب تک ہمارے ناولوں کے مستقل خریدار نہیں بنے تو بہت جلد منی آرڈر بھیجکر اب بن جائیے
اس سلسلہ میں کئی نہایت لاجواب ناول اول مرتبہ اردو میں شایع ہو رہے ہیں

جلد ۳

وطن پرست

الگزینڈر ڈوما کے ناول "رجمنٹس ڈاٹر" کا اردو ترجمہ

منشی تیرتھ رام صاحب فیروزپوری

مترجم فسانہ لنڈن۔ خونی ہیرا۔ منزل مقصود وغیرہ

سنہ ۱۹۲۲ء

لال برادرس

۷۔ پارسنز روڈ نولکھا۔ لاہور

جارج سٹیم پریس لاہور میں باہتمام لالہ ایشر داس پرنٹر چھپا

اشاعت اول

ہیلین کی آنکھیں جھک گئیں۔

"علاوہ بریں" ڈیوک نے کہا "وہ سفر پر روانہ ہوگیا ہے۔ اور شاید کئی دن تک واپس نہیں آئے گا۔"

"مگر واپسی پر تو میں اس سے مل سکونگی؟"

"ہاں اس کا میں وعدہ کرتا ہوں۔"

اس کے ۱۰ منٹ بعد دو راہبہ عورتیں اور ایک خادمہ اس مکان میں آگئی۔

اپنی دختر سے جدا ہو کر ریجنٹ نے ڈوبارے کی نسبت دریافت کیا۔ لیکن معلوم ہوا۔ کہ نصف گھنٹہ انتظار کر کے وہ قصرِ شاہی کو چلا گیا ہے۔

وہاں پہنچکر ڈیوک نے دیکھا کہ ایبی اپنے کمرہ میں سکرٹریوں کے پاس بیٹھا مصروف کار ہے۔ اور اس کے سامنے دستاویزات کا جزدان رکھا ہوا ہے۔

ڈیوک کو دیکھ کر وہ کہنے لگا "میں حضور سے معافی کا طلبگار ہوں۔ مگر دیر ہوتے دیکھ کر اور یہ معلوم کر کے کہ ملاقات طویل ثابت ہوگی۔ میں آپ کے حکم کی خلاف ورزی کر کے یہاں چلا آیا"

"تم نے بہت اچھا کیا۔ لیکن میں تم سے کچھ کہنا چاہتا ہوں۔"

"مجھ سے؟"

"ہاں تم سے"

"تنہا مجھ سے؟"

"ہاں تنہا تم سے۔"

"اس صورت میں یا میری کوٹھری میں تشریف لے چلئے یا میں آپ کے کمرہ میں حاضر ہو جاتا ہوں"

"چلو میں تمہاری کوٹھری میں چلتا ہوں۔"

ایبی نے ادب سے سر جھکایا اور کوٹھری کا دروازہ کھول دیا۔ پہلے ریجنٹ داخل ہوا پھر ڈوبارے جزدان بغل میں دابے اندر گیا۔ بظاہر ان کاغذات کو ریجنٹ کی آمد کے انتظار میں ہی تیار کیا گیا تھا۔

کوٹھری میں داخل ہونے پر ریجنٹ نے چاروں طرف دیکھا۔ پھر کہنے لگا "یہ جگہ ہر طرح محفوظ ہے؟"

"جی ہاں دوہرے دروازے لگے ہوئے ہیں۔ اور کوئی دیوار دو فٹ سے کم موٹی نہیں"

ریجنٹ ایک کرسی پر بیٹھ کر گہری سوچ میں پڑ گیا۔
"میں حضور کے احکام کا منتظر ہوں۔" ڈوبائے نے چند منٹ کے بعد کہا۔
"ابھی" ریجنٹ نے اس شخص کی طرح جو اپنی بات منوانے پر تلا ہوا ہو۔ فیصلہ کن لہجہ میں کہا "کیا شویلیر کو جیل خانہ بیسٹل میں پہنچا دیا گیا ہے ؟"
"جی ہاں اسے وہاں داخل ہوئے تقریباً نصف گھنٹہ ہو گیا۔"
"تو پھر تم ایم ڈیلانے گورنر جیل خانہ کے نام فوراً ایک خط لکھ دو۔ میں چاہتا ہوں کہ شویلیر کو اسی وقت رہا کر دیا جائے۔"
ڈوبائے نے اس پر تعجب کا اظہار نہیں کیا نہ کچھ جواب دیا۔ میز پر رکھے ہوئے جزدان سے کاغذات کی ایک مسل نکال کر اسے نظر غور سے دیکھنے لگا۔
"تم نے سنا؟" ریجنٹ نے چند منٹ کی خاموشی کے بعد کہا۔
"جی ہاں سنا۔"
"تو پھر اس کی تعمیل کرو۔"
"یعنی میں شویلیر کی رہائی کا خط لکھ دوں ؟"
"ہاں"
"آپ ہی لکھ دیجئے" ڈوبائے کہنے لگا۔
"کیوں ؟ تم کیوں نہیں ؟"
"اس لئے کہ یہ ہاتھ کبھی اس فعل کے لئے تیار نہیں ہو سکتا جس میں حضور کی بربادی مضمر ہو"
"الفاظ۔ خالی الفاظ۔" ریجنٹ نے بے صبری سے کہا۔
"نہیں جناب حقیقت حال۔ کیا ایم ڈاچانلے شریک سازش نہیں ہے ؟"
"ہے۔ پر اسے میری بیٹی سے عشق ہے۔"
"واہ۔ یہ ایک خطرناک شخص کو رہا کرنے کی نہایت معقول دلیل ہے !"
"ابھی شاید تمہارے لئے یہ دلیل معقول نہ ہو۔ بہرحال میرے لئے ہے۔ میں حکم دیتا ہوں کہ اس کو اسی وقت بیسٹل سے رہا کر دیا جائے۔"
"حضور کو اختیار ہے۔ جب جی چاہے رہا کر دیجئے۔ میں اس میں مانع نہیں آ سکتا۔"
"کیا تمہیں اس راز کا علم تھا ؟"

"کس راز کا؟"

"یہ کہ ایم ڈالیوری شولیبر ہی کا دوسرا نام ہے؟"

"جی ہاں علم تھا۔ پھر اس سے کیا ہوا؟"

"کیا تم مجھے دھوکا دینا چاہتے تھے؟"

"بالکل نہیں۔ میں تو فقط آپ کو ان فضول جذبات کے اثر سے بچانا چاہتا تھا جس میں آپ اس وقت مبتلا ہیں۔ آپ فرانس کے ریجنٹ پہلے ہی وسم و آسائش میں اتنے منہمک ہیں۔ کہ میں نہیں چاہتا تھا اس فہرست میں ایک نئے جذبہ کا اضافہ ہو جائے۔ اور کتنا زبردست جذبہ! آبائی محبت اگر غلط راہ اختیار کرے۔ تو پھر اس کے برابر کوئی چیز خطرناک نہیں ہوتی۔ عام جذبہ عشق تسکین ہونے پر اکثر تلف ہو جاتا ہے۔ لیکن والدین کی محبت ناقابل تسکین ہے اس جذبہ تیز کے زیر اثر آپ سے کسی طرح کی غلطیوں کا ارتکاب ہوگا جنہیں روکنا میرا فرض ہے۔ خدا کا شکر ہے کہ میں کسی کا باپ نہیں ہوں۔ ورنہ خدا جانے مجھ سے بھی ایسی ہی حماقتوں کا اظہار ہوتا جنہیں میں عام طور پر دوسروں میں دیکھتا ہوں۔"

"خیر اس بحث سے قطع نظر" ریجنٹ نے کہا "جیل خانہ میں ایک شخص کی کم و بیش موجودگی کیا اہمیت رکھ سکتی ہے۔ علاوہ بریں یہ شخص ڈاچانلے جب معلوم کرے گا کہ میں نے ہی اسے رہا کرایا۔ تو وہ یقیناً مجھے مارنے کی کوشش نہیں کرے گا۔"

"لیکن اگر جیسا کہ آپ کہتے ہیں جیل میں ایک شخص کی کم و بیش موجودگی بالکل بے اثر ہے تو اسکی چند روزہ حراست بھی تو جان لیوا ثابت نہیں ہو سکتی۔ پس آپ اتنا اصرار نہ کریں اور شولیبر کو چند سے وہیں قیام کرنے دیں۔"

"بالکل نہیں۔ میں حکم دیتا ہوں کہ اسے آج ہی آزاد کر دیا جائے۔"

ڈوبائے نے ریجنٹ کو بضد دیکھ کر اب ایک نئی چال سوچی کہنے لگا۔ "اگر آپ غور کریں تو معلوم ہوگا کہ اس کا چند دن جیل میں رہنا خود اس کے لئے مفید ہے۔ اس لئے کہ اگر وہ آج ہی آزاد ہو گیا تو اس کے ساتھی جو اس وقت تک نینٹس کے جیل خانہ میں زیر حراست آچکے ہیں۔ اور جنہیں یقیناً آپ رہا کرنا نہیں چاہتے۔ یہ سمجھیں گے کہ گیسٹن نے ہم سے غداری کی اور وہ ہمارے خلاف سرکاری گواہ بن گیا ہے۔"

ریجنٹ فکر میں پڑ گیا۔

ڈوبائے نے یہ دیکھ کر کہ بات بے اثر نہیں نکلی سلسلہ تقریر جاری رکھتے ہوئے کہا "آپ لوگ۔ شاہان وقت اور والیان حکومت بالکل ایک طرح کا خیال رکھتے ہیں۔ فضول سی دلیل جیسی کہیں نے اب پیش کی ہے۔ ان کا منہ بند کر سکتی ہے لیکن حقیقی رموز سلطنت کو سمجھنے کی وہ کبھی پرواہ نہیں کرتے۔ خیال کیجئے مجھے یا فرانس کو اسکی کیا پرواہ ہے کہ ریجنٹ کی دختر میڈموازل ہیلین ڈاچودنی عمر بھر اپنے عاشق موسیو گیسیٹن ڈاچانلے کے لئے رویا کرے گی۔ اس ایک کے آنسو روکنے کی خاطر ہم اسے گوارا نہیں کر سکتے کہ ایک سال کے عرصہ میں ۱۰ ہزار بیویاں اپنے شوہروں کے لئے دس ہزار مائیں اپنے بچوں کے لئے اور دس ہزار بیٹے اپنے والدین کے لئے آہ و زاری کریں۔ جنہیں وہ جبار ہسپانوی جو آپ کا دشمن ہے۔ جو آپ کی فیاضی کو کمزوری سمجھ کر آپ کی خاموشی سے اور بھی دلیر ہوتا ہے۔ میدان جنگ میں ہلاک کر دیگا ہمیں علم ہے کہ فرانس کے خلاف سازش ہو رہی ہے۔ اس لئے ہمارا فرض ہے کہ انصاف کریں۔ اس سازش کا سرغنہ ایم ڈاچانلے آپ کو قتل کرنے کے لئے پیرس آتا ہے . . . اس سے انکار نہ کیجئے۔ اس لئے کہ وہ خود آپ کے سامنے اس کا اعتراف کر چکا ہے . . . وہ آپ کی دختر پر عاشق ہے۔ یہ بے شک ایک خرابی ہے۔ مگر اسے عملی انصاف میں مزاحم نہ ہونا چاہیئے مجھے علم تھا کہ آپ کی دختر اس پر مفتون ہے۔ مجھے یہ بھی معلوم تھا کہ اس کا نام ڈالیوری نہیں بلکہ ڈاچانلے ہے۔ بے شک میں نے آپ کو غلط فہمی میں مبتلا کیا۔ مگر اس میں فایدہ میرا ذاتی نہیں بلکہ سارے ملک کا ہے۔ انصاف چاہتا ہے کہ اسے اور اس کے ساتھیوں کو عبرتناک سزا دی جائے۔ کیونکہ ریجنٹ کا سر ایک ایسا نشانہ نہیں کہ کوئی اس پر وار کرے۔ اور ناکام رہنے پر بھی اسے بغیر سزا پائے چھوڑ دیا جائے۔"

"ڈوبائے۔ کچھ بھی ہو۔ میں اپنی جان بچانے کے لئے اپنی بیٹی کی جان قربان نہیں کر سکتا۔ اور اس کا مجھے یقین ہے کہ شولیر کا قتل میری بیٹی کے قتل برابر ثابت ہوگا کیونکہ اس کے بغیر وہ ہرگز زندہ نہیں رہے گی۔ پس تم میری خاطر اس شخص کو جیل سے رہا کرادو تم انصاف کا ذکر کرتے ہو۔ میں کہتا ہوں اس کے سارے عیب جانتا ہوا بھی میں اس کو سزا دلانے کو تیار نہیں۔ اگر انصاف یہی چاہتا ہے کہ اسے سزا دی جائے تو مجھے ایسے انصاف کی پرواہ نہیں۔ میں اسے بالکل معاف کر دینا چاہتا ہوں۔ اور ہمیشہ انصاف کی طرح میں اپنی معافی کو بھی ہیچ سمجھتا ہوں۔"

"بس وہی معافی! معافی! حیرت ہے کہ آپ اس لفظ کو بار بار کہتے ہوئے کبھی نہیں تھکتے ۔"

"میری خاطر تم اس مرتبہ ایسے ہی کرو جس طرح میں کہتا ہوں ۔ کیونکہ یہ معافی کسی فیاضی کی وجہ سے نہیں ۔ مجبوری کے باعث ہے ۔ ڈوبائے خدا جانتا ہے میں اس شخص کو ضرور سزا دینا چاہتا ہوں جس کے ساتھ میری بیٹی کو مجھ سے بدرجہا زیادہ محبت ہے ۔ اور جو مجھ سے میری آخری اور سب سے عزیز دختر کو چھیننے لئے جاتا ہے ۔ لیکن میں اپنی اس خواہش کو دبانے پر مجبور ہوں ۔ کچھ بھی ہو تمہیں چانلے کو ضرور رہا کرنا ہو گا ۔"

"خیر تو اگر آپ کو اسی پر اصرار ہے تو ہم اسے رہا کر دیں گے ۔ بہرحال یہ کام اگر چند دن بعد ہو تو اس میں آپ کا یا اس کا کیا ہرج ہے ؟ یقیناً وہ ایک ہفتہ جیل خانہ بیسٹل میں رہ کر مر نہیں جائے گا ۔ اطمینان فرمایئے آپ کا داماد آپ کو مل جائے گا ۔ مگر از برائے خدا حکومت کو ذلیل کرنے کی کوشش تو نہ کیجئے ۔ آپ جانتے ہیں اس وقت اس شخص گیسٹن کے ساتھیوں کے معاملات کی جانچ ہو رہی ہے ۔ آخر ان کی بھی مائیں بہنیں اور بیویاں ہیں ۔ کیا آپ یہ چاہتے ہیں کہ ہم انہیں بھی اس کے ساتھ رہا کر دیں ؟ نہیں مجھے یقین نہیں کہ آپ کی غلط فیاضی اس انتہا تک جا سکتی ہے ۔ پس خیال فرمایئے وہ لوگ یہ جان کر کتنا ہنسیں گے ۔ کہ آپ کی دختر کو اس شخص سے عشق ہے جو آپ ہی کی جان لینا چاہتا ہے ۔ یہ واقعہ تو میڈم لامینٹین کی عمر میں بھی ایک سال کا اضافہ کر دیگا ۔ پس جیسا میں نے عرض کیا چند رے صبر فرمایئے ۔ شویلیر کو تھوڑے دن ڈیلانے کے سرکاری ہوٹل میں شراب اور چوجہ مرغ کی لذت پا لینے دیجئے ۔ رشیلیو بھی تو وہیں ہے ۔ اور بڑے مزے میں زندگی لب کر رہا ہے ۔ اس سے بھی آپ کی ایک دختر کو عشق تھا مگر آپ نے اس وجہ سے اس کو بیسٹیل میں رکھنے پر اعتراض نہیں کیا ۔"

"پھر بھی اس نوجوان کو بیسٹیل میں رکھنے کا فائدہ ؟"

"یہی کہ اسے آپ کی فرزندی کا شرف حاصل کرنے کے لئے تیار کیا جائے گا . . . ہاں مگر کیا آپ حقیقت میں اسے یہ عزت دینا چاہتے ہیں ؟"

"ڈوبلائے اس وقت مجھے اس کے سوا کسی بات کا خیال نہیں کہ میری غریب میلین ناخوش نہ ہو اس کے ساتھ ہی میں سوچتا ہوں کہ اسکی شادی گیسٹن کے ساتھ کرنا موجب ذلت ہو گا ۔ گو چانلے کا خاندان کچھ اتنا برا بھی نہیں ۔"

"تو کیا آپ اسکے خاندان سے بھی واقف ہیں ؟ بس بس اسی کی کسر تھی ۔"

"یہ نام بہت مدت گذری میں نے سنا تھا۔ مگر اس وقت یاد نہیں کب۔ خیر یہ پھر دیکھا جائیگا جو کچھ اس وقت مجھے کہنا ہے وہ فقط یہ ہے کہ کسی بھی حالت میں اس شخص گیسٹن کو غدار ظاہر نہ کیا جائے۔ اور نہ اس سے کسی طرح کی بدسلوکی ہو۔"

"اس بارہ میں آپ مطمئن رہیں۔ وہ ایم ڈبلانے کے پاس بڑے مزے میں رہتا ہے۔ حضور کو بیسٹل کے اندرونی حالات کا علم نہیں۔ اگر ہوتا تو اسکی سکونت کو دیہات کی سکونت پر قابل ترجیح سمجھتے۔ میں تسلیم کرتا ہوں کہ ہمارے سابق بادشاہ کی حکومت میں وہ ایک قید خانہ تھا۔ مگر فلپ ڈارلینز کے فیاضانہ دور حکومت میں وہ ایک تفریح گاہ ہے۔ علاوہ بریں اس وقت وہاں کئی اچھے اچھے لوگ مقیم ہیں۔ رقص و سرود کے جلسے منعقد ہوتے ہیں۔ اور ڈیوک ڈومین اور شاہ سپین کے جام صحت شامپین کے ساتھ تجویز کئے جاتے ہیں۔ وہ لوگ آپ کے سر پر فرے اڑاتے اور آپ ہی کے حق میں دعائے بد دیتے ہیں۔ مجھے کامل یقین ہے کہ موسیو ڈوباچانلے کو بھی ضرور وہاں کوئی واقف مل جائے گا۔ اور وہ ایسے ہی اطمینان کے ساتھ رہے گا جیسے مچھلی پانی میں۔ فرمایئے آپ اور کیا چاہتے ہیں؟"

"خیر تو سردست تم اسے وہیں رہنے دو۔" ڈیوک نے ان باتوں سے مطمئن ہو کر کہا۔ "برٹین کے انکشافات کے بعد پھر دیکھا جائے گا۔"

ڈوبائے ہنسا۔

"انکشافات! کیا شویلیر نے پہلے ہی سب حال آپ پر منکشف نہیں کر دیا؟ آپ کی بجائے میں ہوتا تو سب حال اس سے معلوم کر لیتا۔"

"ہاں مگر شکر ہے کہ تم نہیں ہو۔"

"بے شک بدقسمتی سے میں نہیں ہوں۔ کیونکہ اگر میں ڈیوک ڈارلینز اور ریجینٹ ہوتا تو سب سے پہلے اپنے کو کارڈینل کا رتبہ دیتا۔ مگر نہیں اس بحث سے کیا حاصل ہے۔ وقت پر یہ کام بھی ہو جائے گا۔ کیونکہ میں نے اس معاملہ کو جو آپ کو بے چین کر رہا ہے۔ اطمینان بخش طریق پر طے کرنے کی راہ سوچ لی ہے۔"

"ابھی مجھے تمہاری ہر بات پر بے اعتمادی ہے۔"

"تو اس میں میرا کیا قصور ہے ... مگر سنئے آپ کو شویلیر سے محض اس لئے دلچسپی ہے۔ کہ آپ کی دختر اسے چاہتی ہے؟"

"ہاں؟"

" پھر اگر شو ملیبر اس کی وفاداری کا جواب ناشکر گذاری سے دے تو میں یقین کرتا ہوں اس صورت میں یہ متکبر لڑکی از خود اس کے عشق سے دست بردار ہو جائے گی۔ بتائیے یہ تجویز آپ کو پسند ہے ؟"

" مگر شو ملیبر سیلین کے ساتھ ناشکر گذاری کا سلوک کرے ... وہ اس کو چاہے چھوڑ دے یہ غیر ممکن ہے ۔ڈوبائرے سیلین سچ مچ ایک فرشتہ ہے ۔"

" اس کا خیال نہ کیجئے ۔ اس سے پہلے کئی فرشتوں نے یہ منزل طے کی ہے ۔ علاوہ بریں ہیٹی میں حالات کو بدلنے کی عجیب تاثیر ہے ۔ وہاں رہ کر انسان کے خیالات اکثر تبدیل ہو جاتے ہیں "

" خیر یہ پھر دیکھا جائے گا ۔ سر دست میرے حکم کے بغیر کوئی کام نہ ہو ۔"

" اطمینان فرمایئے آپ کے احکام کی سر مو خلاف ورزی نہ ہو گی ۔ اور اب اجازت دیجئے کہ میں سینیٹس کے کاغذات پیش کروں ۔"

" ٹھیرو میں پہلے میڈم ڈسروکس سے ملنا چاہتا ہوں ۔"

" بہت اچھا جیسے ارادہ ہو ۔"

ڈوبائرے نے گھنٹی بجائی اور نوکر کو ریجنٹ کا حکم سنایا ۔

اس کے دس منٹ بعد میڈم ڈسروکس ڈرتی ڈرتی کمرہ میں داخل ہوئی ۔ مگر بجائے اسکے کہ ریجنٹ جوش غضب کا اظہار کرتا جس کا اسے اندیشہ تھا ۔ وہ اسے دیکھ کر مسکرایا ۔ اور ایک سو لوئی انعام دیئے ۔

وہاں سے رخصت ہوتے ہوئے وہ دل میں کہنے لگی " سخت حیرت ہے کہ بات اس آسانی سے ٹل گئی تو کیا وہ لڑکی ریجنٹ کی بیٹی نہیں ہے ؟"

باب ۔ ۲۲

برٹین کے حالات

س داستان کے افراد خاص کے حالات کی دلچسپی میں ہم نے برٹین کے بعض اور اشخاص کے بیان کو بالکل نظر انداز کر دیا ۔ اس لئے ناظرین اجازت دیں کہ ہم یہاں پر واقعات کے سلسلہ کو عارضی

طور پر منقطع کر کے ان کا حال بھی درج کریں۔ کیونکہ اول تو ان کا بیان بجائے خود اہمیت سے خالی نہیں۔ دوسرے اگر ہم ان کا ذکر چھوڑ دیں تو تاریخ اپنی بے رحم آواز سے فوراً ہماری تردید کے لئے تیار ہے۔ پس لازم ہے کہ ہم اس داستان کو واقعات تاریخ کے حسب حال ہی قائم رکھیں۔

برٹینی کا صوبہ شروع سے ہی فرانس کی پولٹیکل تحریکوں میں نمایاں حصہ لیتا رہا تھا اس نے شاہی حکومت کے حق میں وفاداری کا عہد کیا اور اسے وینوانجی۔ یا کم از کم مبالغہ آمیزی کی حد تک پہنچا دیا۔ اس عہد وفاداری کی تائید میں اس نے حکومت کی بہتری پر بادشاہ کی ناجائز اولاد کو ترجیح دی۔ اور اپنی امداد کے لئے ان لوگوں کو طلب کرنے میں دریغ نہ کیا جن کے خلاف لوئیس چہاردہم ۶۰ سال اور فرانس دوسو سال تک جنگ کرتا رہا۔

اس بغاوت میں حصہ لینے والے خاص آدمیوں کے نام ہم اس سے پہلے بیان کر چکے ہیں۔ ریجنٹ نے ایک موقعہ پر مذاق کی راہ سے کہا تھا کہ ان میں سازش کا سر اور دُم دونو شامل ہیں۔ مگر بہتر ہوتا کہ وہ کہتا ان میں سازش کا سر اور بدن موجود ہیں۔ کیونکہ سر میں ناجائز شاہی اولاد۔ شاہ ہسپانیہ اور اس کا بیوقوف کارکن پرنس آف سیلامیر شامل تھے۔ اور بدن میں وہ بہادر جو اس وقت جیل خانہ بیسٹیل میں سڑ رہے تھے۔ لیکن دم اب تک صوبہ برٹینی کے آداب دربار سے بے بہرہ لوگوں میں تحریک کر رہی تھی۔ اور چونکہ یہ دم نیش عقرب کی طرح بدن کا سب سے خطرناک حصہ تھی۔ اس لئے اس کی طرف سے ہی سب سے زیادہ خوف ہو سکتا تھا۔

چونکہ ہر سازش کی تکمیل کے لئے کسی نامور شخص کو اس کا سرغنہ بنانا ضروری سمجھا جاتا ہے۔ اس لئے برٹینی والوں نے لوئیس چہاردہم کے ماتحت شویلیر ڈاروین کو اپنا افسر اعلےٰ بنا لیا۔ اس مغرور لیکن معمولی قابلیت کے آدمی کے ساتھ مل کر کام کرنے والے بلکہ یوں کہنا چاہیئے کہ اس کے بھی پیشرو اور اس سے زیادہ مضبوط دو آدمی اور تھے جن میں سے ایک کو تخیل میں کمال حاصل تھا۔ اور دوسرے کو عمل میں ایک نارمنڈی کا رہنے والا لاسٹریا مونٹ تھا۔ اور دوسرا فینیس وینڈن اینڈن ایک ولندیزی فیلسوف اول الذکر زر کا متلاشی تھا۔ اس لئے اس کو سازش کا بازو سمجھنا چاہیئے۔ اور آخر الذکر جمہوریت کا آرزومند اسے اسکی روح کہنا چاہیئے۔

افینیس کی خواہش نارمنڈی میں جمہوریت قائم کرنے کی تھی۔ چنانچہ اس نے شویلیر ڈاروین کو محافظہ کا لقب دے دیا۔ ادھر باشندگان برٹینی کو یہ شکایت تھی کہ ریجنٹ کے عہد حکومت میں ہمارے صوبہ کو کئی طرح کے نقصانات پہنچائے گئے ہیں۔ اور وہ ان کا بدلہ لینا چاہتے تھے انہوں

نے بھی اپنے صوبہ کی جمہوریت کا اعلان کر دیا۔لیکن محافظ کا انتخاب ملتوی رکھا۔اس عہدہ کے لئے موسیو ڈوبین کو اچھا موقعہ حاصل تھا۔گو مجبوری کی حالت میں انہیں کسی ہسپانوی کو منتخب کرنے میں بھی دریغ نہ تھا۔

نظر انصاف سے دیکھا جائے۔تو اہل برٹین کے لئے بے چینی کی کوئی خاص وجہ نہ تھی۔مگر بعض قوموں کی سرشت ہی میں جنگ وجدل کا عنصر داخل ہوتا ہے۔برٹین والوں کو اظہار شجاعت کا یہ اچھا موقعہ نظر آیا۔اور انہوں نے اس سے فائدہ اٹھانے کا فیصلہ کر لیا۔ریشیلیو نے ان پر سختی سے حکومت کی تھی۔اب انہوں نے ڈوبلے کے عہد میں اس کا بدلہ لینے کی ٹھان لی۔چنانچہ سب سے پہلا اعتراض جو ان کی طرف سے وارد ہوا وہ ریجنٹ کے بھیجے ہوئے منتظموں کے خلاف تھا۔انقلابات کا آغاز ہمیشہ چھوٹی چھوٹی باتوں سے ہوا کرتا ہے۔

انہی ایام میں مونٹسکیو برٹین کا وائسرائے اور میر مجلس مقرر ہوا۔اس کو ہدایت کی گئی کہ لوگوں کی شکایات سنے اور ان سے ٹیکس وصول کرے۔لوگوں نے شکایات کی تو بھرمار کر دی لیکن ادائے زر سے دستکش رہے۔مونٹسکیو پرانے خیال کا آدمی۔یہ بات اس کو سخت ناپسند ہوئی کہنے لگا "محض شکایات کرنا باغیوں کا شیوہ ہے۔پہلے روپیہ ادا کرو۔پھر شکایات سنی جائینگی۔"

برٹین والوں کو سب سے زیادہ شکایت موسیو ڈامونٹارن کے خلاف تھی۔اس لئے نہیں کہ اس میں کوئی خاص عیب تھا۔بالکل نہیں۔کیونکہ اس کی بجائے کوئی اور ہوتا۔تو وہ اسے بھی اتنا ہی ناپسند کرتے۔

"موسیو لا مارشل" اراکین مجلس نے مونٹسکیو سے کہا "آپ اس جرنیل کی طرح گفتگو کرتے ہیں جس نے کسی صوبہ کو فتح کیا ہو۔مگر ہم مفتوح نہیں۔آزاد اور صاحب حقوق آدمی ہیں۔ہم دشمن سپاہی نہیں۔آزاد شہری اور اپنے گھروں کے مالک ہیں۔موسیو ڈامونٹارن کی موجودگی ہمیں پسند نہیں آپ اسے یہاں سے ہٹوا دیں پھر ہم ٹیکس بھی ادا کر دیں گے۔لیکن اگر گورنمنٹ اس پر آمادہ نہیں تو ہم ادائے زر کے لئے تیار نہیں۔جو ہوگا دیکھا جائے گا۔"

موسیو ڈامونٹسکیو نے اس درخواست کو حقارت سے نظر انداز کر دیا۔اراکین مجلس نے بھی نفرت سے منہ پھیر لیا۔دونوں اپنا اپنا وقار لیکر جدا ہو گئے۔

مارشل ایک قابل مدبر تھا۔اس نے جانا یہ لوگ رفتہ رفتہ اصلاح پذیر ہو جائیں گے لیکن

امرائے برٹین جو نظرثانیاً معذور رہتے اس بدسلوکی پر اور مشتعل ہو گئے۔ اب انہوں نے آئندہ کے لیئے مارشل کی قائم کردہ مجالس میں حصہ لینا بھی چھوڑ دیا جس سے مارشل کو اور جوش آیا۔ اس نے نیلیٹس۔ کویمپر۔ وینیس اور اینیس کے حکام کو لکھا کہ یہاں کے لوگ باغی اور غدار ہو گئے ہیں ۱۰ ہزار فوجی سپاہیوں کی مدد سے انہیں ادب سکھانے کی ضرورت ہے۔

جب اس واقعہ کی خبر مشہور ہوئی۔ تو وہی جوش جواب تک امرائے برٹین میں کام کر رہا تھا۔ عوام میں بھی پھیل گیا۔ یہ چنگاری تھی جس نے ساری آبادی میں آگ سی لگا دی۔ لوگوں نے ایم۔ ڈامونٹسکیو کے منہ پر کہنا شروع کیا کہ آپ کے پاس ۱۰ ہزار آدمی ہیں تو برٹین کے پاس ایک لاکھ ہیں جو بندوقوں کے علاوہ پتھروں اور چھریوں سے مسلح ہو کر ان سپاہیوں کو یہ سبق سکھا دیں گے کہ تم صرف اپنے کام ہی سے کام رکھو تو اچھا ہے۔

مارشل اسکی خبر پاکر کچھ عرصہ کے لئے خاموش ہو گیا۔ اور معاملات کو ان کی حالت پر چھوڑ دیا۔ چند دن بعد امرا نے ایک درجہ اوسط کی شکایت پیش کی۔ ڈوبائے اور کونسل آف ریجنسی نے اسے اعلان مخالفت سمجھا اور اس کو اپنی مزید کارروائیوں کا ذریعہ بنالیا۔

انہی ایام میں پونٹ کالک جو ایک صاحب اثر امیر تھا بے چینی پیدا کرنے والوں میں شریک ہو گیا۔ اور اس جد و جہد کو اور ترقی دی۔

لیکن گورنمنٹ کو اب تک اس کا علم نہ تھا کہ معاملہ کی تہ میں ہسپانوی عنصر بھی کام کر رہا ہے۔ باشندگان برٹین نے اپنی طرف سے معاملہ کو مقامی رنگ دینے کی بہت کوشش کی تھی لیکن ریجنٹ کو جو ایک قابل مدبر تھا کسی حد تک حقیقت حال کا احساس ہو گیا۔ اس نے جان لیا۔ کہ مقامی پردہ کے پیچھے کوئی اور روح کام کرتی ہے۔ اس پردہ کو چاک کرنے کے لیئے اس نے مونٹارن کو واپس بلالیا۔ سازش کرنے والوں کا پھر بھی اطمینان نہ ہوا اور اس طرح ان کی حقیقت ظاہر ہو گئی۔

انہی ایام میں پونٹ کالک اور اس کے دوستوں نے اس سازش کی تیاریاں کیں جس کا ذکر ہم صفحات گذشتہ میں کر چکے ہیں اور اپنے مدعا کو حاصل کرنے کے لئے سخت تدابیر عمل میں لانے لگے۔

سپین ان واقعات کو نظر غور سے دیکھ رہا تھا۔ سیلامیر کی سازش میں ڈوبائے کے ہاتھوں ناکام رہنے کی وجہ سے البیرونی انتقام کا منتظر تھا۔ اور وہ روپیہ جو پیرس کی سازش کیلئے

فراہم کیا گیا تھا برٹین کو بھیجا جاچکا تھا۔ لیکن ایک تو روپیہ بعد از وقت پہنچا۔ دوسرے اسے اپنے اس اندازہ میں غلطی ہوئی۔ کہ فرانس اور ہسپانیہ میں از سر نو جنگ شروع کی جاسکے گی اسے ایک ہسپانوی جہاز کی آمد کا انتظار تھا جس میں روپیہ اور اسلحہ موجود ہوتے۔ وہ جہاز بھی نہیں آیا۔ ادھر جانیلے کی طرف سے بھی کوئی اطلاع موصول نہ ہوئی۔ مدت دراز کے بعد ایک خط آیا بھی تو لاجانکیر کی طرف سے۔ اور یہ جانتے ہوئے کہ لاجانکیر کے بھیس میں ڈوبانے کام کر رہا تھا۔ ناظرین اس خط کے مضمون کا باسانی اندازہ کرسکتے ہیں۔

ایک دن کا ذکر ہے کہ پونٹ کالک اور اس کے دوست شام کے وقت پرانے قلعہ کے پاس ایک چھوٹے سے کمرہ میں جمع ہوئے۔ سب کے چہرے زرد اور اداس تھے۔ تھوڑی دیر تک ہر شخص خاموش رہا۔ آخر ڈوکوڈک نے کہا۔ "دوستو میرے نام ایک خط موصول ہوا ہے جس میں مجھے فرار کی ہدایت کی گئی ہے۔"

"میرے پاس بھی ایک ایسا ہی خط آیا ہے۔" مونٹ لوئیس نے جواب دیا۔ "وہ میری بیوی کو میز پر آئینہ کے نیچے پڑا ہوا ملا۔ اور وہ اسے دیکھ کر ڈر گئی۔"

اتنے میں ٹلہوئٹ بولا "میرے خیال میں کسی کے لئے خوف زدہ ہونے کی وجہ نہیں۔ صوبہ میں امن وسکون ہے پیرس سے بھی اچھی خبریں آرہی ہیں۔ ریجنٹ آئے دن ان لوگوں میں سے جو ہسپانیہ والے واقعہ کے سلسلہ میں زیر حراست تھے کسی ایک کو رہا کر دیتا ہے۔"

"مگر سنئے صاحبان" پونٹ کالک نے کہا "میرے نام ایک عجیب ہی مضمون کا خط آیا ہے۔ جو میں ابھی آپ کو سناتا ہوں۔ ڈوکوڈک اور مونٹ لوئیس تمہارے پاس آئے ہوئے رقعے کہاں ہیں؟ ممکن ہے ایک ہی تحریر ہو اور اس ذریعہ سے ہمارے لئے کوئی دام فریب بچھایا گیا ہو"

"میرا یہ خیال نہیں" ان میں سے ایک نے جواب دیا۔ "کیونکہ ہمیں اگر فرار کی ترغیب دی جاتی ہے۔ تو محض خطرہ سے محفوظ رہنے کے لئے۔ ہماری نیکنامی کو کسی طرح کا ضرر نہیں پہنچ سکتا کیونکہ وہ خطرہ میں نہیں ہے۔ برٹین کے واقعات الم نشرح ہیں۔ ٹلہوئٹ کا بھائی اور عمزاد سپین چلے گئے۔ سولڈک روہن اور رمبیلی شبہ بھی فرار ہوچکے ہیں۔ مگر ان کے فرار کو قدرتی سمجھا گیا ہے۔ کیونکہ بے چینی کے سلسلہ میں نقل مکان ایک معمولی بات ہے۔ پس میرا یہ خیال ہے۔ کہ اگر یہی مشورہ دوبارہ دیا گیا۔ تو خود مجھے یہاں سے رخصت ہونے میں عذر نہ ہوگا۔"

"بے شک ہمارے لئے کسی طرح کا خطرہ نہیں۔" پونٹ کالک نے تسلیم کیا "تمہارے معاملات

ترقی پذیر ہیں۔ دربار کو کسی طرح کا شبہ نہیں۔ ورنہ ضرور ہمارے خلاف کوئی کارروائی عمل میں لائی جاتی۔ کل لاجانگیر کا خط آیا تھا۔ اس میں یہی لکھا ہے کہ ڈاچانلے لاموبیٹ کو روانہ ہو رہا ہے۔ جہاں ریجنٹ گارد اور پہرہ کے بغیر بےخوف پرائیویٹ زندگی بسر کرتا ہے۔"

"پس آپ کو کسی طرح کی بےچینی نہیں ہے؟" ڈوکوڈک نے پوچھا۔

"مجھے اگر بےچینی ہے تو اسکی وجہ کچھ اور ہی ہونی چاہیئے۔"

"کیا؟"

"جس کا تعلق مجھی سے ہے۔"

"آپ کی ذات سے؟"

"ہاں میری ذات سے۔ مگر تم لوگ چونکہ میرے سچے اور وفادار دوست ہو اس لئے تم سے اسکی نسبت کیا پردہ ہو سکتا ہے۔ میری حالت مختصر لفظوں میں یہ ہے کہ اگر سوال خطرات سے محفوظ رہنے کے لئے فرار ہونے یا اسی جگہ ٹھیرنے کا ہو تو میں فرار پر یہاں کی سکونت کو قابل ترجیح سمجھوں گا۔"

"کیوں؟"

"اس لئے کہ میں ڈرتا ہوں . . ."

"آپ ڈرتے ہیں؟ . . . پونٹ کالک آپ کی زبان سے ان الفاظ کی کسے توقع تھی؟"

"میرے دوستو اگر حقیقی خطرہ پیش آئے۔ تو پھر یہاں ٹھیرنے سے فرار ہونا ہر حال میں بہتر ہوگا۔ سمندر ہمارے لئے بہترین جائے پناہ ہے اور ہم بڑی آسانی سے کسی ایسے جہاز میں سوار ہو کر بچ سکتے ہیں جو میباف اور سینٹ مذیرہ کے درمیان لائن پر چلتے ہیں۔ مگر اس ذریعہ سلامتی ہی میں میرے لئے خوف کی وجہ موجود ہے۔"

"میں آپ کا مطلب نہیں سمجھا۔" ٹلہویٹ نے کہا۔

"آپ ہمیں خوفزدہ کر رہے ہیں۔" مونٹ لوئیس بولا۔

"سنو میں سب حال بیان کرتا ہوں۔" پونٹ کالک نے جواب دیا۔ اور اتنا کہہ کر اس نے اپنی زندگی کا ایک عجیب اور پراسرار واقعہ بیان کرنا شروع کیا جسے حاضرین پوری توجہ سے سننے لگے۔ اس لئے کہ وہ جانتے تھے کہ وہ کوئی خاص ہی بات ہوگی جس سے پونٹ کالک کو خوف ہے۔

باب ۔ ۲۳

ایک حیرت خیز داستان

میری عمر ۸ سال کی تھی اور میں پونٹ کالک کے خوشنما جنگل کی ایک کوٹھی میں رہا کرتا تھا۔ کہ ایک دن چچا کرائیسوگن اور والد نے ارادہ کیا کہ مجھے ساتھ لیکر ایک میدان میں جو قریباً ۵-۶ میل کے فاصلہ پر واقع تھا۔ خرگوش کا شکار کھیلنے چلیں مجب ہم وہاں گئے تو کیا دیکھتے ہیں۔ کہ ایک عورت جھاڑیوں کے قریب بیٹھی کچھ پڑھ رہی ہے۔ چونکہ ہمارے مزارعین میں کوئی لکھ پڑھ نہیں سکتا تھا۔ اس لئے ہمیں اس عورت کو دیکھ کر سخت تعجب ہوا۔ ہم اس کی صورت کو غور سے دیکھنے کے لئے کھڑے ہو گئے۔ اور وہ صورت مجھے اب بھی اسی طرح صاف نظر آتی ہے گویا اُسے کل دیکھا ہو۔ اگرچہ اس واقعہ کو آج قریباً ۲۰ سال کا عرصہ ہو چکا ہے۔ اس نے برٹین کی عورتوں کی طرح سیاہ لباس پہنا ہوا اور سر پر سفید رومال تھا اور وہ سینٹک کے ایک بہت بڑے گچھے پر جس میں پھول لگے ہوئے تھے اور جسے خود اس نے کاٹا تھا بیٹھی ہوئی تھی۔

"والد ایک خوشنما کمیت گھوڑے پر سوار تھے جسکی ایال سنہرے رنگ کی تھی۔ چچا کے پاس ایک جوان اور صبا رفتار ملگجی رنگت کا گھوڑا تھا۔ اور میں ایک چھوٹے سفید یابو پر سوار تھا جو اپنی طاقت اور پھرتی کے باوجود بھیڑ کی طرح حلیم تھا۔

"ہمیں دیکھ کر اس عورت نے کتاب پڑھنا چھوڑ دیا اور ہماری طرف دیکھنے لگی۔ پھر مجھے والد کے پاس سوار دیکھ کر اٹھ کر کھڑی ہو گئی اور میرے قریب آکر کہنے لگی۔ "افسوس! افسوس"

"افسوس کس لئے؟" والد نے اس سے پوچھا۔

"مجھے آپ کا یہ سفید یابو بالکل پسند نہیں۔"

"کیوں؟ کس لئے؟"

"اس لئے کہ یہ آپ کے بچے کے حق میں بہت منحوس ثابت ہوگا۔"

"تم لوگ جانتے ہو کہ ہم برٹین کے رہنے والے کتنے وہمی ہوتے ہیں۔ نتیجہ یہ ہوا کہ اس عورت کی زبانی یہ فقرہ سُن کر والد بھی جن کی نسبت مونٹ لوئیس تمہیں اچھی طرح معلوم ہے کہ بڑے روشن خیال اور بہادر تھے۔ گھبرا گئے۔ اور گو چچا کرائیسوگن نے بہت کہا کہ ایسی باتوں کی پرواہ نہ کرنی چاہیئے۔ تاہم وہ بہت دیر دہیں کھڑے مجھے کسی طرح کا خطرہ پیش آنے کے

خیال سے کانپتے رہے۔

پھر آخرکار وہ کہنے لگے "نیک عورت یہ تم کیا کہہ رہی ہو؟ یہ جانور بڑا حلیم ہے اور میرا بیٹا کلیمنٹ مدت سے اسکی سواری کر رہا ہے۔ میں بھی کئی بار اسپر سوار ہوا ہوں کبھی اس کی چال یا عادات میں کوئی نقص نہیں دیکھا۔"

"صاحب مجھے ان باتوں کا کچھ علم نہیں۔" وہ عورت بولی "میں تو صرف اتنا جانتی ہوں کہ یہ سفید بابو آپ کے بیٹے کلیمنٹ کو ضرور نقصان پہنچائے گا۔"

"مگر اس کا تمہیں کیونکر علم ہوا؟"

"میں اسے اپنی آنکھوں کے سامنے دیکھ رہی ہوں۔" اس عورت نے ایک عجیب لہجہ میں جواب دیا۔

"اور یہ واقعہ کب ہوگا؟"

"آج ہی۔"

والد کے چہرہ کی رنگت زرد ہوگئی۔ اور میں بھی ڈر گیا۔ لیکن چچا کرائمیسوگن جو ولندیزوں کی جنگ میں نمایاں حصہ لیتے رہے تھے۔ اور جن کا دل اثرات جنگ کی وجہ سے سخت ہو چکا تھا اتنا ہنسے کہ معلوم ہوتا تھا گھوڑے سے گر جائیں گے۔

کہنے لگے "یہ تو بالکل ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ عورت اس جنگل کے خرگوشوں سے ملی ہوئی ہو کیوں بھلا کلیمنٹ تمہارا کیا ارادہ ہے؟ کیا تم شکار سے دست بردار ہو کر گھر جانا چاہتے ہو؟"

"جی نہیں۔ میں تو آپ کے ساتھ ہی چلوں گا" میں نے جواب دیا۔

"مگر تمہارے چہرہ کی رنگت زرد اور صورت پریشان نظر آتی ہے۔ کیا تم ڈر گئے ہو؟"

"نہیں۔ میں تو بالکل نہیں ڈرا۔" میں نے جواب دیا۔

پر سچ پوچھیے تو میں نے یہ فقرہ بالکل جھوٹ کہا تھا۔ ورنہ مجھے اپنے اندر کپکپی سی محسوس ہو رہی تھی۔ اور میں سمجھتا تھا کہ یہ خوف ہی کی وجہ سے ہے۔

اس وقت کے بعد مجھے والد کی زبانی معلوم ہو چکا ہے۔ کہ اگر چچا اس قسم کی لاپروائی کا اظہار نہ کرتے (جس سے ان کے دل میں اس وقت خجالت سی پیدا ہوگئی) تو وہ فوراً ہی مجھے گھر واپس کر دیتے۔ یا میرا بابو کسی نوکر سے بدلوا دیتے۔ مگر وہ اس خیال سے رک گئے کہ ایک تو اس کا لڑکے کی طبیعت پر بہت برا اثر ہوگا۔ دوسرے بھائی کی نظروں میں شرمسار ہونا پڑے گا۔

پس میں اس پابو پر ہی سوار رہا۔ بات آئی گئی ہوگئی۔ ہم لوگ جنگل میں پہنچ گئے۔ اور شکار شروع ہوا۔

کھیل کی دلچسپیوں میں اس واقعہ کی یاد سب کے دل سے محو ہوگئی۔ مگر جب ہم گھر کو واپس ہونے لگے تو چچا نے میری طرف دیکھ کر طنزاً کہا "کلیمنٹ اب تک اسی پابو پر سوار ہو۔ واہ بیٹا تم تو بڑے بہادر نکلے"۔

میں اور والد ہنسنے لگے۔ اس وقت ہم ایک بالکل ہموار میدان سے گذر رہے تھے۔ جس کی زمین اتنی ہی صاف تھی جیسے کسی کمرہ کا فرش۔ کوئی رکاوٹ موجود نہ تھی۔ کوئی چیز ایسی نہ تھی جسے دیکھ کر گھوڑا ڈر جاتا۔ مگر یکایک میرا ٹٹو اس زور سے اچھلا کہ میں اپنی کاٹھی سے ہل گیا۔ آن واحد میں وہ پچھلی ٹانگوں پر سیدھا کھڑا ہوگیا۔ اور میں بے بس ہو کر نیچے آرہا۔ چچا نے یہ دیکھ کر زور کا قہقہہ لگایا۔ مگر والد کی رنگت لاش کی طرح زرد ہوگئی۔ وہ میری طرف آئے اور جب دیکھا کہ میں نے حرکت نہیں کی تو گھوڑے سے کود گئے۔ غور سے دیکھا تو معلوم ہوا۔ کہ میری ایک ٹانگ ٹوٹ گئی ہے۔

اس سانحہ سے والد کو جو صدمہ ہوا اور نوکروں نے جس طرح آہ وزاری شروع کی۔ اسکی تفصیل بے سود ہوگی۔ مگر چچا کو تو اتنا بھاری رنج ہوا۔ کہ میں اسے بیان ہی نہیں کر سکتا۔ میرے پاس دوزانو بیٹھے کانپتے ہوئے ہاتھوں سے میرے کپڑوں کو ہٹاتے وہ منہ سے دعا کرتے اور آنکھوں سے سیلاب اشک بہا رہے تھے۔ والد نے ان کو تسلی دینے کی بہت کوشش کی۔ مگر ان کا غم ناقابل فرو تھا۔

نیٹس سے ڈاکٹر کو بلوایا۔ تو اس نے میری حالت دیکھ کر کہا اس لڑکے کی حالت بہت خطرناک ہے۔ گھر پہنچ کر چچا کی یہ حالت ہوگئی کہ بار بار والدہ سے معافی کے خواستگار ہوتے تھے۔ جتنے دن میں بیمار رہا ان کی یہ حالت تھی کہ اپنی طرز زندگی کو ہی بالکل بدل دیا۔ شراب پینا اور افسروں کے ساتھ ملکر شکار کھیلنے جانا چھوڑ دیا۔ ماہی گیری کا بہت شوق تھا اسے بھی ترک کر دیا بس ہر وقت میرے ہی سرہانے بیٹھے رہتے تھے۔

چھ دن مجھے نہایت تیز بخار رہا۔ اور چار مہینے میں چارپائی سے نہ ہل سکا۔ زندگی تھی کہ بچ گیا اور ٹانگ بالکل درست ہوگئی۔ آخر جب میں اٹھ کر چلنے کے لائق ہوا تو اول مرتبہ چچا مجھے اپنے بازو کا سہارا دے کر گھر سے باہر لائے۔ مگر جب ہم تھوڑی دور سیر کر کے واپس آئے

تو وہ باچشم پرنم ہم سب سے رخصت کے ملتجی ہوئے۔
"مگر کرائیسولگن تم کہاں جا رہے ہو؟" والد نے حیرت زدہ ہو کر پوچھا۔
چچا نے کہا "میں نے عہد کیا تھا کہ اس بچہ تندرست ہو کر چلنے کے لائق ہونے پر میں کارتھوسی راہب بن جاؤنگا۔ بس اب میں اس عہد کو پورا کرنے جاتا ہوں۔"
یہ ایک نیا صدمہ تھا۔ میرے والدین کی آنکھیں اشک آلود ہو گئیں۔ میں نے چچا سے لپٹ کر التجا کی کہ آپ ہمیں چھوڑ کر نہ جائیے۔ مگر ان کی عادت تھی کہ جو بات ایک بار منہ سے نکل جائے خواہ کچھ ہو اسے پورا کر کے چھوڑتے تھے۔ ہماری التجائیں۔ ہمارے آنسو بالکل بے اثر رہے۔
"پیارے بھائی" انہوں نے والد سے کہا "آج تک مجھے اس کا علم نہ تھا کہ خدا پر اسرار طریقوں سے اپنے آپ کو ظاہر کرتا ہے۔ میں نے اسکی ہستی اور طاقت پر شک کیا۔ اور اس لئے سزا کا مستوجب بنا۔ علاوہ بریں یہ میرا پختہ عہد ہے کہ عیش و نشاط کی زندگی ترک کر کے اپنی زندگی کا باقی حصہ یاد خدا میں ہی بسر کروں گا پس آپ مجھے روکنے کی کوشش نہ کریں۔"
اتنا کہہ کر انہوں نے پھر ایک بار مجھے گلے سے لگایا۔ اور گھوڑے پر سوار ہو کر موالائے کی کارتھوسی خانقاہ میں چلے گئے۔ دو سال کے عرصہ میں فاقہ کشی۔ ریاضت اور شب بیداری نے اُن کے پھولے ہوئے بدن کو بالکل پنجر کی طرح بنا دیا۔ اور تیسرے سال وہ اپنی ساری دولت ہمارے نام چھوڑ کر راہگرائے ملک عدم ہوئے۔
"اُف کتنی خوفناک داستان ہے" ڈوکوڈک نے کہا۔ "ہاں مگر اس پُر اسرار عورت نے تمہیں یہ نہیں بتایا تھا کہ ٹانگ ٹوٹنے سے تمہاری دولت میں بھی اضافہ ہو جائے گا؟"
"سنو تو سہی"۔ پونٹ کالک نے سنجیدگی کے لہجہ میں کہا۔
"اوہ! تو کیا یہ قصہ ابھی ختم نہیں ہوا؟" ٹلہویٹ کہنے لگا۔
"نہیں ابھی تو آغاز ہے۔"
"اچھا تو کہئے ہم سب غور سے سن رہے ہیں۔"
"تمہیں غالباً بیرن ڈ دکارڈک کی عجیب موت کا حال تو معلوم ہو گا؟"
"وہ جو ہمارے ساتھ سینٹس کے کالج میں پڑھا کرتا تھا" مونٹ لوئیس کہنے لگا "اور جو ۵ سال گذرے چیٹو برائینط کے جنگل میں مقتول پایا گیا۔"
"ہاں وہی۔ تم ذرا اس کی موت کی کیفیت سنو۔ مگر یہ یاد رہے کہ اس کا راز اب تک سربستہ

سوا کسی کو معلوم نہیں تھا اور اب بھی اس حلقہ سے باہر نہ جانے پائے۔"

تینوں آدمیوں نے جو اس واقعہ میں پوری دلچسپی لے رہے تھے اس کا وعدہ کیا۔

"جیسا کہ مونٹ لوئیس نے کہا" پونٹ کا لک سلسلہ بیان جاری رکھ کر کہنے لگا۔"ہیبرن ہمارے ساتھ نینیٹس کے کالج میں پڑھا کرتا تھا۔ مگر بعد میں میرے اور اسکے تعلقات جوش رقابت کی وجہ سے کشیدہ ہو گئے تھے۔ اس لئے کہ ہم دونوں کو ایک ہی عورت سے محبت تھی اور اس عورت کو مجھ سے عشق تھا۔

ایک دن کا ذکر ہے کہ میں چیٹو برابنٹ کے جنگل میں بارہ سنگے کا شکار کرنے نکلا گئے اور شکاری ایک دن پہلے وہاں پہنچ چکے تھے۔ میں تنہا سڑک پر چل رہا تھا۔ کیا دیکھتا ہوں اسی راہ پر لکڑیوں کا ایک گٹھا حرکت کر رہا تھا۔ اس میں زیادہ تعجب کی بات نہ تھی۔ کیونکہ ہمارے مزارعین بارہا اتنا بڑا بوجھ اٹھا کر چلتے ہیں کہ خود اس کے نیچے چھپ جاتے ہیں۔ تھوڑی دیر میں یہ گٹھا حرکت کرنے سے رک گیا اور ایک عمر رسیدہ عورت نے اس کے نیچے سے میری طرف مڑ کر دیکھا قریب ہونے پر معلوم ہوا کہ وہی اس دن والی جادوگرنی ہے جس نے میرے سفید یابو سے گرنے کی پیشگوئی کی تھی۔

پہلے میں نے سوچا کہ اس منحوس کی صورت نہیں دیکھنی چاہیئے۔ اور اس خیال سے میں دوسری سڑک کا رخ کرنے کا ارادہ کر رہا تھا۔ کہ وہ مجھے پہچان کر کینہ آمیز تبسم سے مسکرانے لگی۔ اس پہلے واقعہ کو ۱۰ سال کا عرصہ گذر چکا تھا۔ میں نے جی میں سوچا اس طرح واپس جانے سے بزدلی کا اظہار ہوگا۔

وہ کہنے لگی۔"وائکونٹ ڈی پونٹ کالک سلام کہیئے آپ کے والد مارکوئیس ڈاگر تو اچھے ہیں؟" میں نے جواب دیا۔"نیک عورت وہ بخیریت ہیں۔ اور اگر تم مجھے اس بارہ میں اطمینان دلا دو کہ میری عدم موجودگی میں انہیں کوئی حادثہ پیش نہیں آئے گا۔ تو میرے دل کا بوجھ ہلکا ہو جائے گا۔"

"ہا! ہا! ہا!" وہ ہنسکر کہنے لگی۔"معلوم ہوتا ہے آپ کو دشت سادرنے کا واقعہ اب تک نہیں بھولا۔ بے شک وائکونٹ آپ کا حافظہ بہت تیز ہے لیکن میں جانتی ہوں کہ اگر پہلے کی طرح میں نے پھر کوئی مشورہ دیا۔ تو آپ ہرگز اس پر عمل نہیں کریں گے۔ انسان فطرتاً بصیرت سے عاری ہے۔"

"ہاں۔ مگر آج کے لئے تمہارا مشورہ کیا ہے؟"
"اگر آپ مانیں تو میرا مشورہ یہ ہے کہ آج شکار کھیلنے نہ جائیے۔"
"کیوں؟"
"آپ کی بہتری اسی میں ہے کہ اپنے مکان پر واپس چلے جائیے۔"
"مگر میں واپس نہیں جا سکتا مجھے چیٹو برائنمنٹ میں چند دوستوں سے ملنا ہے۔"
"خیر آپ اصرار کرتے ہیں تو جس طرح جی چاہے کیجیے۔ مگر یاد رکھئے کہ آپ کے وہاں جانے سے خون بہے گا۔"
"کس کا؟ میرا؟"
"ہاں آپ کا اور ایک اور شخص کا بھی۔"
"پگلی ہو گیا؟"
"ایک بار آپ کے چچا کراہنسوگن نے بھی ایسا ہی کہا تھا سفر پایہے اب ان کا کیا حال ہے؟"
"تمہیں معلوم نہیں کہ سات سال ہوئے ان کا موالائے میں انتقال ہو گیا۔"
"بدنصیب! آپ کی طرح اس نے بھی میری بات نہیں مانی تھی۔ مگر آخر بعد از وقت قائل ہونا پڑا"
میں بے اختیار کانپ گیا۔ لیکن شرم کے باطل احساس نے بھی جتلایا کہ پیچھے ہٹنا بزدلوں کا شیوہ ہے۔ کیا عجب وہ پہلا واقعہ محض اتفاقاً ظہور میں آیا ہو۔
مجھے اس ادھیڑ بن میں دیکھ کر وہ کہنے لگی "معلوم ہوتا ہے اس سابق تجربہ سے آپ نے کوئی سبق حاصل نہیں کیا۔ خیر اگر آپ کو ضرور ہی چیٹو برائنمنٹ میں جانا ہے تو جائیے۔ مگر اتنا کیجیے کہ یہ خوشنما شکاری چاقو ساتھ نہ لے جائیے۔"
"واہ! اسے اگر ساتھ نہ لے گئے تو آقا بارہ سنگھے کا پاؤں کس چیز سے کاٹیں گے؟" نوکر نے جو میرے ساتھ تھا کہا۔
"تمہارا چاقو یہ کام دے سکتا ہے۔" عورت نے جواب دیا۔
"نہیں نہیں۔" نوکر کہنے لگا۔ "وہ بارہ سنگا بہت خوشنما ہے۔ اس کے شکار کے لئے چاقو بھی شاندار ہونا چاہیئے۔"
"اس کے علاوہ" میں نے کہا "تم نے ابھی کہا تھا۔ کہ وہاں جانے سے خون بہے گا۔ اس کا مطلب یہی ہو سکتا ہے کہ کوئی شخص مجھ پر وار کرے گا۔ اس صورت میں مجھے اپنی حفاظت کے لئے بھی اس

چاقو کی ضرورت ہوگی۔"

"اس کا مطلب جو کچھ بھی ہے۔ میں اسے بیان نہیں کر سکتی۔" وہ عجوزہ بولی۔" ہاں اتنا کہہ سکتی ہوں کہ اسے مرد شجاع۔ اگر آپ کی بجائے میں ہوتی۔ تو ایک غریب بوڑھی عورت کے مشورہ پر ضرور عمل کرتی اور چیٹو برائنٹ کے جنگل میں ہرگز نہ جاتی۔ یا اگر جاتی تو شکاری چاقو ساتھ لیکر نہ جاتی۔"

"حضور اس بڑھیا کی باتوں پہ نہ جائیے۔" میرے نوکر نے لاپروائی سے کہا۔

اصل بات یہ ہے کہ اگر میں تنہا ہوتا تو ضرور واپس ہو جاتا۔ مگر نوکر کے سامنے . . . یہ ذلت ناقابل برداشت تھی۔

پس میں نے اس عورت سے کہا۔" نیک عورت میں اس مشورہ کے لئے تمہارا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ لیکن میری سمجھ میں نہیں آتا کہ چیٹو برائنٹ کے جنگل میں جانے میں ہرج کیا ہے؟ رہا اس شکاری چاقو کا سوال۔ اس کا میرے پاس ہونا ضروری ہے۔ کیونکہ اگر کسی نے مجھ پر حملہ کیا۔ تو ذاتی حفاظت کے لئے اسکی ضرورت ہوگی۔"

"خیر تو جائیے اور جس طرح جی میں آئے کیجئے۔" بوڑھی عورت بولی" تقدیر کی تحریر اٹل ہوتی ہے۔ انسان کبھی اس کے اثر سے محفوظ نہیں رہ سکتا۔"

میں نے زیادہ باتیں کرنا فضول سمجھا۔ اس لئے گھوڑے کو ایڑ لگائی۔ تھوڑی دور جانے کے بعد پیچھے مڑ کر دیکھا تو معلوم ہوا کہ عورت پھر اپنی راہ پر چلنے لگی ہے۔ جلدی ہی وہ ایک موڑ پر میری نظروں سے غائب ہو گئی۔

اس کے ایک گھنٹہ بعد میں چیٹو برائنٹ کے جنگل میں پہنچ گیا۔ اور وہاں مونٹ لوئیس اور ٹلھویٹ تم دونوں سے ملاقات ہوئی۔ کیونکہ تمہیں یاد ہوگا تم بھی اس شکاری پارٹی میں شریک تھے۔

"ہاں مجھے یاد ہے۔" ٹلھویٹ نے کہا" اور اب میں اس معاملہ کو سمجھنے لگا ہوں۔"

"اور میں بھی۔" مونٹ لوئیس بولا۔

"لیکن مجھے اس کا کچھ حال معلوم نہیں۔ اس لئے آپ مہربانی سے قصہ کو ختم کیجئے۔" ڈوکوڈک نے کہا۔

"اچھا تو سنئے۔" میں نے سلسلہ بیان جاری رکھ کر کہا" ہمارے کتوں نے ہرن کو جھاڑیوں سے نکالا اور ہم اس کے تعاقب میں ہو لئے۔ لیکن معلوم ہوا کہ اس جنگل میں شکاریوں کی ایک اور جماعت بھی موجود ہے۔ کیونکہ فاصلہ پر ہمیں کچھ اور کتوں کے بھونکنے کی آواز سنائی دی۔ رفتہ رفتہ یہ دوسری

جماعت ہماری طرف کو آئی۔ ہمارے اور ان کے کتے ایک دوسرے کے پاس سے گذرے۔ اور میرے کتوں میں سے بعض غلطی سے اس دوسرے ہرن کے پیچھے ہو لئے۔ میں ان کو روکنے کے لیے بڑھ اور اس طرح پر تم لوگوں سے جدا ہو گیا۔ تم باقیوں کے ساتھ رہے اور میں ان چند کتوں کو واپس لانے کے لئے اکیلا روانہ ہوا۔ لیکن معلوم ہوا کہ اس کام کو میری بجائے کسی اور نے شروع کر دیا ہے۔ کیونکہ تھوڑے فاصلہ پر مجھے اس طرح کی آوازیں سنائی دیں۔ گویا کوئی میرے کتوں کو چابک سے مارتا ہے اور وہ درد سے چیخ رہے ہیں۔ میں نے گھوڑے کو تیز کیا۔ کیا دیکھتا ہوں۔ کہ ہرن ٹواکارڈک انہیں بے دردی سے مار رہا ہے۔ میں پہلے کہہ چکا ہوں کہ ہمارے تعلقات باہمی خوشگوار نہ تھے۔ دونو کے دلوں میں جوش تھا جو اظہار کا موقعہ تلاش کر رہا تھا۔ میں نے اس سے پوچھا۔ تم نے میرے کتوں کو کیوں مارا؟ اس نے بڑے تکبر اور حقارت سے جواب دیا۔ میری خوشی۔ جنگل میں اس مقام پر ہم دونو تنہا تھے۔ دونو عالم شباب میں تھے۔ دونو رقیب تھے اور دونو مسلح۔ ایسے حالات میں وہی ہوا جو ہونا چاہیئے تھا۔ یعنی دونو نے اپنے اپنے چاقو نکال لئے۔ اور ایک دوسرے پر حملہ آور ہوئے معاً کارڈک گھوڑے سے گر گیا۔ میرا چاقو اس کے بدن کو چیر کر نکل گیا تھا۔ میں بیان نہیں کر سکتا کہ اسے خاک و خون میں غلطاں دیکھ کر میرے دل پر کتنا اثر ہوا۔ سخت اضطراب کی حالت میں میں نے گھوڑے کو تیز چلایا۔ اور ایک دیوانہ آدمی کی طرح جنگل میں ہو کر دوڑا۔

تھوڑے فاصلہ پر شکاریوں کی آوازیں سنائی دیں۔ اور جب میں قریب آیا تو... مونٹ لوئیس تمہیں یاد ہوگا کہ تم نے پوچھا تھا آپ کی رنگت اتنی زرد کیوں ہے؟

"ہاں مجھے یاد ہے" مونٹ لوئیس نے تسلیم کیا۔

اس وقت مجھے اس جادوگرنی کی پیشگوئی یاد آئی۔ اور میں نے اپنے آپ کو سخت ملامت کرنی شروع کی کہ اس کی نصیحت کی وقت پر قدر نہ کی۔ یہ مہلک ڈویل مجھے بالکل قتل کی واردات معلوم ہوتا تھا۔ فی الحقیقت میرے لئے نینٹس اور اس کے قرب و جوار میں رہنا محال ہو گیا۔ کیونکہ ہر شخص کی زبان پر اسی قتل کا ذکر تھا۔ یہ ٹھیک ہے کہ مجھ پر کسی کو شک نہیں تھا۔ لیکن میرا اپنا ضمیر اس زور سے ملامت کر رہا تھا۔ کہ بارہا جی میں آتی تھی میں اپنے آپ کو حوالہ انصاف کر دوں۔

مجبور ہو کر میں نے نینٹس چھوڑا اور پیرس چلا گیا۔ روانگی سے پہلے میں نے اس جادوگرنی

کو بہت ڈھونڈا۔ مگر چونکہ اس کا نام یا پتہ معلوم نہ تھا۔ اس لئے کچھ نشان نہ ملا۔

"عجیب بات ہے" ٹھومیٹ نے کہا۔ "تو کیا اس وقت کے بعد آپ کا پھر اس سے ملنا نہیں ہوا؟"

"ذرا سنئے تو" پونٹ کا لاک نے جواب دیا۔ "اس کہانی کا سب سے دلچسپ اور خوفناک حصہ اب آتا ہے پچھلی سردیوں۔۔ بلکہ شاید آخری برسات کا ذکر ہے۔ کیونکہ نومبر کے آغاز ہی میں برفباری شروع ہو گئی تھی۔ میں گیر سے واپس آ رہا تھا۔ رستہ میں اپنے دو مزارعین کے ساتھ جنگل میں پرندوں کا شکار کیا۔ آخر ہم سب لوگ موضع پونٹ کالاک ڈی آسنر میں پہنچے تو سردی سے ٹھٹھرے ہوئے تھے۔ گھر پہ دیکھ کر طبیعت خوش ہوئی کہ کمرہ میں تیز آگ جل رہی ہے اور گرم کھانا تیار ہے۔

میں کمرہ میں داخل ہوا تو میرے آدمیوں نے ادب سے جھک کر سلام کیا۔ مگر ایک عمر رسیدہ عورت جو آتشدان کے قریب کونے میں پڑی سو رہی تھی۔ اور جس نے ایک فراخ لبادہ اوڑھ رکھا تھا۔ بدستور اپنی جگہ پر پڑی رہی۔

"یہ کون ہے؟" میں نے ایک کاشتکار سے پوچھا۔

وہ کہنے لگا "جناب کوئی فقیرنی ہے جسے میں نہیں جانتا۔ مگر شکل صورت سے جادوگرنی معلوم ہوتی ہے۔ بھوک سردی اور تکان سے قریب المرگ تھی۔ بھیک مانگتی ہوئی اس طرف کو آ نکلی۔ ہم نے اسے روٹی کا ٹکڑا دیا۔ وہ اسے کھا کر اور آگ تاپ کر وہیں سو گئی ہے۔"

اتنے میں اس عورت نے جو آگ کے قریب سو رہی تھی حرکت کی۔

"لیکن موسیو لا مارکوئیس آپ نے یہ کیا صورت بنا رکھی ہے؟" کاشتکار کی جوان بیوی میری طرف دیکھ کر کہنے لگی۔ "آپ کے کپڑے پانی سے بھیگے ہوئے اور کندھوں تک کیچڑ سے خراب ہیں"

"اچھی مارٹین آج تمہیں شاید میرے بغیر ہی کھانا کھانا پڑتا۔" میں نے مسکرا کر جواب دیا۔

"کیوں صاحب یہ کس لئے؟" وہ خوف زدہ ہو کر کہنے لگی۔

"آہ! موسیو آج جنگل میں بالکل بال بال بچے۔" اس کا شوہر بولا۔

"مائی لارڈ فرمائیے تو کیا واقعہ ظہور میں آیا تھا؟"

میں نے کہا "تم جانتی ہو ان جنگلوں میں دلدلی زمینیں بہت ہیں۔ میں بے خبری میں ایک ایسے ہی قطعہ میں پہنچ گیا۔ اور ضرور غرق ہو جاتا۔ اگر مجھے نباروں کا سہارا نہ ہوتا جس کی مدد کی تمہارے شوہر نے مجھے بدقت کھینچ کر نکالا۔ توبہ دلدل میں دب کر مرنا بھی کتنی ہولناک اور بری موت ہے۔"

"اوہ موسیو" وہ نیک دل عورت فکرمند لہجہ میں بولی "ازراہ کرم اپنی جان کو ایسے خطرات میں نہ ڈالا کیجئے۔"

"تم اسکی فکر نہ کرو۔" آتشدان کے پاس لیٹی ہوئی بڑھیا نے کھوکھلی آواز میں کہا "ان کی موت یوں نہیں ہوگی۔ یہ میں تمہیں ابھی سے بتا سکتی ہوں۔"

اور یہ کہتے ہوئے اس نے چہرہ سے لبادہ کا سرا ہٹایا۔ تو میں نے دیکھا کہ وہی جادوگرنی ہے جس نے دو بار میرے حق میں خطرناک لیکن سچی پیشگوئی کی تھی۔

اس کی صورت دیکھ کر اور اسکی باتیں سن کر میں خوف زدہ اور بے حرکت رہ گیا۔

"آپ نے مجھے پہچانا؟" وہ اسی جگہ لیٹے ہوئے بولی۔

میں نے اثبات کے طور پر سر ہلایا۔ مگر جواب دینے کی جرأت نہ ہوئی۔ کمرہ میں جتنے آدمی تھے وہ میرے قریب جمع ہو گئے۔

"نہیں" وہ عورت سلسلہ بیان جاری رکھ کر کہنے لگی "مارکوئیس ڈاگیر اطمینان فرمائیے کہ آپ کی موت یوں واقع نہیں ہوگی۔"

"تمہیں کیونکر معلوم ہے؟" میں نے لکنت آمیز لہجہ میں پوچھا۔ کیونکہ اپنے دل میں میں اچھی طرح سمجھتا تھا کہ وہ جو کچھ کہہ رہی ہے بالکل صحیح ہوگا۔

"اس کا میں کچھ جواب نہیں دے سکتی۔ مگر اتنا تو آپ بھی جانتے ہیں کہ میں جو کچھ کہتی ہوں غلط نہیں ہوتا۔"

"اچھا تو میری موت کس طرح واقع ہوگی؟" میں نے بدقت جرأت کر کے اس سے پوچھا۔

"میرا خیال ہے کہ آپ کسی دریا یا سمندر میں غرق ہو کر مریں گے۔ اس لئے کہ میں سمجھتی ہوں پانی... پانی کا لفظ آپکے حق میں سخت نحس ہے۔"

"میں اب تک تمہارا مطلب نہیں سمجھا۔ جو کچھ کہنا چاہتی ہو صاف صاف کہو۔"

"مارکوئیس مجھے جو کچھ عرض کرنا تھا کر دیا۔ اس سے زیادہ میں کچھ نہیں کہہ سکتی کہ پانی سے بچتے رہیئے۔"

سارے حاضرین خوف زدہ نظر آنے لگے۔ بعض نے دعا کی۔ بعض نے صلیب کا نشان بنایا۔ مگر عمر رسیدہ عورت نے ایک لفظ بھی اور نہیں کہا۔ وہیں منہ ڈھک کر اور کروٹ بدل کر سو گئی۔

باب ۔ ۲۴

گرفتاری

ممکن ہے کسی روز اس واقعہ کی تفصیلات میرے ذہن سے اتر جائیں ۔ بہرحال اس کا اثر کبھی زائل نہیں ہوسکتا ۔ جو کچھ اس بوڑھی عورت نے کہا ۔ اسکی نسبت میرے دل میں ذرا سا شک و شبہ نہیں ہے ۔ اور میں اس تیسری پیشگوئی کو فرضیت نہیں بلکہ حقیقت سمجھتا ہوں ۔ ممکن ہے چچا کرائیبسوگن کی طرح تم لوگ بھی ہنسو ۔ بہرحال تم میرے خیالات یا فیصلہ شدہ رائے کو بدل نہیں سکتے فی الحقیقت اس جادوگرنی کی پیشگوئی پر میرا اعتقاد اب اس درجہ پختہ ہوچکا ہے کہ اگر ڈوبائے کے افسر میرے تعاقب میں ہوں ۔ اور میرے سامنے ایک کشتی تیار کھڑی ہو جس پر سوار ہوکر میں یہاں سے فرار ہوسکوں ۔ تو اس اعتقاد کے باعث کہ پانی میرے حق میں ضرور مہلک ہوگا اور پانی کے سوا کسی اور ذریعہ سے موت مجھ تک ہرگز رسائی نہ کرسکے گی میں فرار ہونے کی بجائے یہیں ٹھیر کر تعاقب کرنے والوں سے کہدوں کہ مجھے گرفتار کرلو ۔ اور جو سزا تمہارے جی میں آئے میرے لئے تجویز کرو ۔ مجھے ذرا بھی فکر نہیں ہے ۔ کیونکہ میری موت تمہارے ہاتھ سے نہیں ہوگی ۔"

اس کے تینوں دوستوں نے اس عجیب بیان کو پوری توجہ اور دلچسپی سے سنا ۔

پھر تھوڑے وقفہ کے بعد ڈوکوڈک کہنے لگا "اب آپ کی دلیری کا راز میری سمجھ میں آگیا ۔ چونکہ آپ کو اس کا پختہ یقین ہے کہ پانی ہی میرا ذریعہ موت ہوسکتا ہے ۔ اس لئے آپ باقی ہر طرح کے خطرات سے لاپرواہیں ۔ لیکن از راہ کرم اس داستان کو اوروں کے کانوں تک نہ جانے دیجئے ۔ کیونکہ غیروں کو اس کا حال معلوم ہوگیا ۔ تو ان کی نظروں میں آپ کی دلیری کی قدر خاک میں مل جائے گی ۔ ہم لوگ تو شروع ہی سے آپ کو بہادر سمجھتے ہیں ۔ مگر دوسرے یہ خیال کرینگے کہ آپ محض اس لئے اس سازش میں شریک ہوئے کہ آپ کو پختہ یقین تھا نہ کوئی مجھے گولی مار کر مار سکتا ہے ۔ نہ میرا سر قلم کرسکتا ہے اور نہ خنجر سے ہلاک کرنے کی طاقت رکھتا ہے ۔ آپ کی موت صرف غرقابی ہی کی صورت میں ہوسکتی ہے ۔ کیونکہ پانی کا خطرہ اسی طرح ظہور میں آسکتا ہے ۔"

"بے شک میری حالت بالکل یہی ہے ۔" پونٹ کالک نے مسکرا کر کہا ۔

"لیکن حضرت" مونٹ لوئیس کہنے لگا "ہمارے لئے بچاؤ کی ایسی کوئی صورت موجود نہیں پس ہمارا یہ فرض ہے کہ اپنے غیبی دوست کے مشورہ پر عمل کریں ۔ اور جس قدر جلد ممکن ہو نیٹش

ملکہ فرانس سے رخصت ہو جائیں ۔"

"ہاں مگر کیا عجب یہ مشورہ غلط ہی ہو" پونٹ کالک نے کہا "میرا اپنا خیال یہ ہے کہ نینٹیس یا کسی اور مقام پر کسی غیر کو ہماری تجاویز کا مطلق علم نہیں ۔"

"اور نہ غالباً اس وقت تک ہوگا" ٹلہوبٹ نے کہا "جتنے کہ گیسٹن اپنا کام کر چکے وہ ہمارے لئے خوف زدہ نہیں بلکہ خوش ہونے کا مقام ہوگا ۔ اور خوشی یقیناً انسان کو ہلاک نہیں کر دیتی پونٹ کالک آپ کو میری نصیحت یہ ہے کہ اگر اس جادو گرنی کے الفاظ پر آپ کو اتنا ہی اعتقاد ہے ۔ تو کبھی کسی بندرگاہ میں نہ جائیے ۔ نہ دریائی سفر اختیار کیجئے ۔ پھر یقیناً آپ عمر جاودانی حاصل کر سکیں گے ۔"

یہ گفتگو نہ جانے کتنی مدت تک اسی طرح جاری رہتی ۔ مگر اس وقت چند اصحاب جن سے انہوں نے ملنے کا وعدہ کیا تھا ۔ مختلف قسم کے لباس پہنے مختلف رستوں سے آنے لگے ۔ یہ احتیاط اس لئے نہیں کی گئی تھی ۔ کہ انہیں نینٹیس کی پولیس سے کسی طرح کا اندیشہ تھا اس لئے کہ نینٹیس گو ایک بڑا شہر تھا تاہم اس کی پولیس کا انتظام اتنا اچھا نہ تھا کہ سازش کرنے والوں کو اسکی طرف سے کسی طرح کا خوف ہوتا ۔ علاوہ بریں یہ لوگ خاندانی اور ذی اثر تھے ۔ اور صوبہ کی پولیس کو ان پر کسی طرح کا شک کرنے کی جرأت نہ ہو سکتی تھی ۔ اندیشہ صرف ان جاسوسوں کے متعلق تھا جنہیں پیرس سے ریجنٹ یا ڈوبائے کی پولیس اکثر بھیجا کرتی تھی ۔ مگر ایک تو ان کا لباس اور بولی جدا ہوتی تھی ۔ دوسرے وہ مقامی واقفیت سے بے بہرہ ہوتے تھے اس لئے بآسانی پہچان لئے جاتے تھے ۔

ہر چند کہ اس سازشی انجمن کے اراکین کی تعداد بے شمار تھی ۔ تاہم اس داستان میں ہم اس کے چار سرغنوں کا ذکر ہی کرینگے ۔ جو وجاہت ۔ ثروت اور ذہانت میں امتیازی خصوصیات رکھتے تھے ۔

انہوں نے مل کر مونٹسکیو کے ایک نئے فرمان پر بحث کی ۔ اور اس سوال پر بھی غور کیا ۔ اگر مارشل کی طرف سے تشدد ہو تو پھر ہمیں کیا کرنا چاہیئے ۔ اس سے معلوم ہوگا ۔ کہ معاملہ اب خانہ جنگی کی حد تک پہنچ چکا ہے ۔ جس کے در خاص عذرات ڈوبائے کے مظالم اور ریجنٹ کے دربار کی بدانتظامی تھے ۔ اور ظاہر ہے کہ ایک ایسے صوبہ کے لوگوں میں جو زیادہ تر مذہبی خیالات رکھتے ہوں ۔ اس دور حکومت کے خلاف جو لوئیس چہاردہم کی تخت نشینی کے بعد قائم ہوا یہ عذرات کتنی

برہمی پیدا کر سکتے تھے۔

پونٹ کا لاک اس بات سے بےخبر کہ ڈوبارے کی پولیس کے آدمی ہم میں سے ہر ایک گھر کا محاصرہ کر چکے ہیں اپنے حلقہ احباب میں جدید تجاویز پیش کرنے میں مصروف تھا۔ اسے اس بات کی کیا خبر کہ افسران انصاف گرفتاری کے احکام لے کر آ چکے ہیں۔ مگر جس وقت جلسہ ختم ہوا اور لوگ گھروں کو جانے لگے۔ تو ان میں سے بعض نے ان چاروں کے مکان پر پولیس کو سنگینیں لگائے کھڑے دیکھا۔

پونٹ کا لاک۔ ڈوکوڈک۔ مونٹ لوئیس اور ٹاہوبیٹ ہمیشہ اکٹھے رہا کرتے تھے۔ جب وہ اس گلی کے پاس پہنچے جس میں مونٹ لوئیس کا گھر تھا۔ تو انہوں نے دیکھا کہ کمروں کی کھڑکیوں میں روشنی حرکت کر رہی ہے۔ اور ایک پہرہ دار بندوق لئے دروازہ کے سامنے کھڑا ہے یہ حال دیکھ کر مونٹ لوئیس ٹھہر گیا اور اپنے دوستوں سے مخاطب ہو کر کہنے لگا "یارو کیا بات ہے . . . یہ میرے گھر میں کیا ہو رہا ہے؟"

"ضرور کچھ بات ہے" ٹاہوبیٹ نے کہا "میرا خیال ہے کہ ہوٹل داروں کے باہر بھی میں نے ایک مسلح پہرہ دار کو کھڑے دیکھا تھا۔"

"تم نے پہلے اس کا ذکر کیوں نہیں کیا؟" ڈوکوڈک بولا "معاملہ قابل ذکر تھا۔"

"میں صرف اس خیال سے چپ رہا کہ کوئی یہ نہ سمجھے میں بے ضرورت دہشت پھیلانے کی کوشش کر رہا ہوں۔ علاوہ بریں میں نے سوچا۔ شاید یہ پیٹرول کے آدمی ہوں۔"

"مگر یہ آدمی تو پیکارڈی کی رجمنٹ کا معلوم ہوتا ہے۔" مونٹ لوئیس نے جھجک کر پیچھے ہٹتے ہوئے کہا۔

"عجیب بات ہے۔" پونٹ کا لاک بولا "آؤ اس گلی میں ہو کر چلیں۔ جو میرے گھر کی طرف جاتی ہے۔ اگر وہاں بھی پہرہ دار موجود ہوئے تو کسی طرح کا شک نہیں رہے گا۔"

چاروں کسی فوری حملہ سے محفوظ رہنے کے لئے ملا چلتے ہوئے چپ چاپ اس طرف کو روانہ ہوئے۔ کیا دیکھتے ہیں کہ ۴ کے قریب سپاہی پونٹ کا لاک کے مکان کے آگے بھی جمع ہیں۔

"معاملہ پیچیدہ ہوتا جا رہا ہے۔" ڈوکوڈک نے کہا "اگر ہم سب کے گھروں میں ایک ہی وقت میں آگ نہیں لگ گئی۔ تو میری سمجھ میں نہیں آتا۔ کہ ان وردی پوشوں کے اجتماع

کا کیا مطلب ہے۔ حضرات میں اب رخصت ہوتا ہوں۔"
"اور میں بھی۔" ٹلھویٹ نے کہا۔ میں سینٹ نزتیہ سے ہوکر لاکا ٹشک کو چلتا ہوں۔ اور میرا کہا مانو تو تم بھی چلو۔ عنقریب ایک جہاز نیو فونڈ لینڈ کو روانہ ہوگا جس کا کپتان میرا دوست ہے اگر ہمارا خشکی پر رہنا خطرناک ہے۔ تو کوئی وجہ نہیں کہ ہم سمندر کو اپنا مسکن نہ بنائیں۔ پونٹ کالاک آپ بھی چلئے۔ اور اس جاںنثاری کے خیال کو دل سے نکال دیجئے۔"
"نہیں" پونٹ کالاک نے باصرار کہا "میں جان بوجھ کر موت کے منہ میں جانا پسند نہیں کر سکتا۔ علاوہ بریں صاحب ہم جو اور دوستے رہبر ہیں۔ اگر ہمیں نے سب سے پہلے راہ فرار اختیار کی تو اوروں کی ہماری نسبت کیا رائے ہوگی۔ بڑی بات یہ ہے کہ ہمارے خلاف کسی طرح کا ثبوت موجود نہیں۔ علاوہ بریں ہر قسم کے اثرات سے بالاتر ہے۔ اور کمیشن سے کسی غداری کی امید نہیں اس کی تحریروں سے معلوم ہوتا ہے کہ معاملہ بہت جلد طے ہو جائے گا۔ اور عجب نہیں کہ اس وقت تک طے ہو چکا ہو۔ کون کہہ سکتا ہے کہ ریجنٹ ہلاک نہیں ہو چکا۔ اس کی ہلاکت کے بعد فرانس کی آزادی دوسرا اقدام ہے۔ ایسے موقعہ پر اگر ہم بزدلوں کی طرح پیٹھ دکھا کر بھاگ گئے۔ تو اور لوگ ہماری نسبت کیا کچھ نہ کہیں گے۔ ظاہر ہے کہ ہماری ساری محنت خاک میں مل جائے گی۔ معاملہ کے اس پہلو کو خوب اچھی طرح سوچ لو۔ میں ایک افسر کی حیثیت میں تمہیں حکم نہیں دیتا۔ بلکہ دوست کی طرح مشورہ پیش کرتا ہوں۔ میں جو کچھ کہتا ہوں۔ اس پر عمل کرنا تمہارا فرض نہیں۔ اس لئے کہ میں خوشی سے تمہیں اپنے عہد و اقرار سے آزاد کرتا ہوں۔ لیکن تمہاری بجائے میں ہوتا تو ہرگز یہاں سے نہ جاتا۔ ہم نے ملک کی خدمت کا فرض اپنے ذمہ لیا ہے۔ انتہائی صورت میں ہمیں جام شہادت پینا ہوگا۔ وہ کیا فتح سے کم ہے؟ لیکن میرا خیال ہے کہ اس کی نوبت نہیں آئے گی۔ اگر ہمیں گرفتار ہی کیا گیا۔ تو برٹینی کی عدالت میں ہمارے مقدمات کی سماعت ہوگی۔ کیا ان عدالتوں میں ہمارے دوست اور ساتھیوں کا اثر کچھ کم ہے؟ جس قید خانہ کی کنجی ان کے ہاتھ میں ہو۔ اس میں رہ کر ہم اس جہاز سے زیادہ محفوظ رہیں گے۔ جو سمندر کی امواج کے رحم پر ہو۔ اور سب سے بڑی بات یہ ہے۔ کہ ہمارے گرفتار ہوتے ہی سارا برٹینی ہماری حمایت میں اٹھ کھڑا ہوگا۔ جب ہمارے مقدمات کی سماعت ہوگی۔ ہم ضرور بری کر دیئے جائیں گے اور یہ بریت ہماری کامیابی کا نشان ہوگی۔"
"بے شک آپ کے خیالات صحیح ہیں۔" ٹلھویٹ نے کہا۔ "میرے چچا۔ بھائی اور باقی رشتہ دار

سب مجھ سے وابستہ ہیں۔ میں ان کے ساتھ جیوں گا۔ اور انہی کے ساتھ مرونگا"

"سنو ٹلھوبٹ" مونٹ لوئیس بولا "جو کچھ تم کہتے ہو وہ بہت اچھا ہے۔ لیکن میری رائے میں یہ معاملہ اس سے زیادہ خطرناک ہے جتنا تم سمجھتے ہو۔ اگر واقعی ہم کسی شخص کی گرفت میں ہیں۔ تو وہ شخص ڈوبائرے ہے۔ جو نہ خود شریف ہے۔ اور نہ شرافت کا قدر دان۔ میں ایسے لوگوں کو بہت ہی ناپسند کرتا ہوں۔ جو نہ امیر ہوں۔ نہ فوجی سپاہی۔ اور نہ راہب۔ بہرحال اس معاملہ میں ہمیں باقی معاملات کی طرح کثرت رائے پر ہی فیصلہ چھوڑنا چاہیئے۔ اور میری اپنی رائے یہ ہے کہ اگر ہماری سلامتی فرار میں ہو۔ تو پھر فرار سے دریغ نہ کیا جائے۔"

"یہی خیال میرا بھی ہے۔" ڈوکوڈک نے کہا "کیا عجب مونٹشکیو کو ہماری نسبت اس سے زیادہ واقفیت ہو جس قدر ہمارا خیال ہے۔ یہ یاد رکھو کہ اگر واقعی ہم ڈوبائرے کی گرفت میں آگئے۔ تو پھر ہمارا بچنا سہل نہ ہوگا۔"

"خیر میری رائے وہی ہے جو میں پہلے بیان کر چکا ہوں۔" پونٹ کالاک کہنے لگا "کسی جرنیل کا فرض اپنے سپاہیوں کے پاس رہنا ہوتا ہے۔ اور کسی سازش کے سرغنہ کو اس سازش کی تکمیل میں جان تک سے دریغ نہ کرنا چاہیئے۔"

"میرے عزیز درست۔" مونٹ لوئیس بولا "اصل بات یہ ہے کہ اس جادوگرنی کے الفاظ نے آپ کی آنکھوں پر پٹی باندھ رکھی ہے۔ آپ یہ سمجھتے ہیں کہ جب تک غرقابی کی نوبت نہ آئے میری جان سلامت رہے گی۔ لیکن میں ایسی باتوں کا زیادہ معتقد نہیں ہوں۔ اور اگر اعتقاد ہو بھی تو پھر سوال یہ ہے کہ مجھے تو اس کا علم نہیں کہ میری موت کس طرح لکھی ہے۔ اس لئے میرا بے چین ہونا قدرتی ہے۔"

"مونٹ لوئیس تم غلطی پر ہو۔" پونٹ کالاک نے جواب دیا "میں جو کچھ کہہ رہا ہوں۔ وہ درجہ اول میں ذاتی حفاظت کے خیال سے نہیں۔ بلکہ فرض کی خاطر ہے۔ پھر ایک بات اور بھی ہے۔ اگر اس سازش کے جرم میں مجھے قتل نہیں کیا جائے گا۔ تو یقیناً تم لوگ بھی محفوظ رہو گے۔ کیونکہ میں ہی اس سازش کا سرغنہ ہوں۔ اور یہ بات موقعہ آنے پر میں کمرہ عدالت میں بھی اسی دلیری کے ساتھ کہنے کو تیار ہوں۔ جس طرح تمہارے روبرو کہہ رہا ہوں۔ حیرت ہے کہ ہم لوگ سپاہی ہوتے ہوئے کمرہ عدالت میں جانے سے خوف کھاتے ہیں . . . اور عدالت بھی کیسی! جس کے جج ملزموں کے دوست اور رشتہ دار ہوں۔ ہم اور وہ ملکہ ہی تو ریجنٹ کے خلاف جنگ

کر رہے ہیں۔ اس لئے یقین جانو کہ ہمارا عدالت سے بری ہونا ایک طے شدہ امر ہے۔ اور عدالت سے ہماری یہ بریت ویسی ہی شاندار فتح ہوگی۔ گویا ہم نے برٹین سے تمام شاہی فوجوں کو پسپا کر دیا ہو۔"

ڈوکوڈک کا اس سے بھی اطمینان نہیں ہوا۔ کہنے لگا "مونٹ لوئیس نے کثرت رائے کا ذکر کیا تھا۔ اس لئے کثرت رائے سے معاملہ طے کرنی چاہیئے۔"

"میں نے جو کچھ کہا۔ وہ کسی خوف کی وجہ سے نہیں تھا۔" مونٹ لوئیس کہنے لگا۔ "میرا نقطہ خیال یہ ہے کہ اگر ہم شیر کا منہ بند کر سکتے ہوں تو کھلے منہ اس کے غار میں گھسنا عقلمندی میں داخل نہیں ہو سکتا۔"

"مونٹ لوئیس یہ توضیح غیر ضروری تھی۔" پونٹ کالک نے کہا "ہم میں سے ہر شخص تمہاری بہادری کا قائل ہے۔ لیکن خیر اس سوال کا فیصلہ اگر کثرت رائے ہی سے کرنا ہے۔ تو لاؤ کثرت رائے معلوم کر لیں۔ جو اصحاب فرار کے حق میں ہیں وہ اپنے ہاتھ اٹھائیں۔"

مونٹ لوئیس اور ڈوکوڈک نے ہاتھ اٹھائے۔

"فریقین کی تعداد مساوی ہے۔" مونٹ لوئیس نے کہا "اس لئے ہر شخص کو اپنی مرضی پر عمل کرنا چاہیئے۔"

"مگر نہیں۔ تم بھولتے ہو۔" پونٹ کالک نے جواب دیا۔ "صدر کی حیثیت میں مجھے دو ووٹ حاصل ہیں۔"

"ٹھیک ہے۔"

"اچھا تو اب جو اصحاب یہاں رہنے کے حق میں ہیں وہ اپنے ہاتھ اٹھائیں۔"

اب پونٹ کالک اور ٹلہویٹ نے ہاتھ اٹھائے۔ اس طرح کثرت رائے یہی ثابت ہوئی کہ سب وہیں رہیں۔ کوئی فرار نہ ہو۔

ایک ایسے اہم معاملہ پر سرِ بازار بحث کرنا بظاہر فضول معلوم ہوتا ہے۔ لیکن یہ بات یاد رکھنے کے قابل ہے کہ اس میں برٹین کے چار سربر آوردہ امرا کے لئے زندگی اور موت کا سوال مضمر تھا۔

"خیر ڈوکوڈک" مونٹ لوئیس کہنے لگا "یہ ثابت ہوگیا۔ کہ ہمیں غلطی پر تھے۔ مارکوئیس اب ہم آپ کے احکام کے منتظر ہیں۔"

وہ کہنے لگا "جو کچھ میں کرتا ہوں اسے دیکھو اور اس کے مطابق تم بھی کرو۔"

اتنا کہہ کر وہ سیدھا اپنے مکان کی طرف چلا۔ تینوں دوست اس کے پیچھے ہو لئے۔
دروازہ پر پہنچکر اس نے ایک سپاہی کے شانہ پر ہاتھ رکھا اور اس سے کہنے لگا۔ "دوست تمہارا افسر کہاں ہے؟"

سپاہی نے اسکی اطلاع سارجنٹ کو دی۔ اور سارجنٹ کپتان کو بلا لایا۔
"فرمائیے؟" آخرالذکر نے پونٹ کالاک سے کہا۔
"مَیں اپنے مکان میں جانا چاہتا ہوں۔"
"آپ کون ہیں؟"
"مارکوئیس ڈو پونٹ کالاک"

"چپ۔ چپ۔" افسر نے آواز دبا کر کہا۔ "اگر سلامتی منظور ہے۔ تو اسی وقت یہاں سے فرار ہو جائیے۔ میرے پاس آپ کی گرفتاری کا پروانہ ہے۔" پھر بلند آواز سے وہ کہنے لگا۔ "آپ اندر نہیں جا سکتے" اور اس کے ساتھ اس نے مارکوئیس کو پرے ہٹا کر اس کے سامنے اپنے سپاہیوں کی قطار کھڑی کر دی۔

پونٹ کالاک نے کپتان کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے کر اسے دبایا۔ پھر کہنے لگا "میرے دوست تم پورے بہادر ہو۔ اور میں اس رعایت کے لئے تمہارا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ خدا تمہیں جزائے خیر دیگا۔ لیکن مجھے تم اندر جانے ہی دو۔"

افسر نے حیرت زدہ ہوکر سپاہیوں کو ایک طرف ہٹا دیا۔ اور پونٹ کالاک اپنے دوستوں سمیت صحن کی طرف بڑھا۔ اُسے دیکھ کر گھر والوں کے منہ سے خوشی کے مارے چیخیں نکل گئیں۔
"کیا بات ہے۔ . . . اور یہاں کیا ہو رہا ہے" مارکوئیس نے بڑے سکون کے ساتھ کہا۔
"موسیو لا مارکوئیس۔ میں آپ کو گرفتار کرتا ہوں" پیرس پولیس کے ایک افسر نے آگے بڑھ کر کہا۔

"واہ! کیا شاندار معرکہ ہے!" مونٹ لوئیس کہنے لگا "تم اچھے پولیس افسر ہو کہ جنہیں گرفتار کرنے کے لئے تمہیں بھیجا جائے۔ ان کا اس وقت تک انتظار کرتے ہو حتے کہ وہ خود آکر تمہیں گردن سے پکڑ کر کہیں کہ لو ہمیں پکڑ لو۔"

افسر پولیس کو اس شخص کی دلیری پر حیرت ہوئی۔ جو ایسے خطرناک موقعہ پر اس طرح مذاقیہ گفتگو کر رہا تھا۔ اس نے جھک کر سلام کیا۔ اور اس کا نام پوچھا۔

"میرا نام موسیو ڈامونٹ لوئیس ہے"۔ وہ کہنے لگا۔ "تم ذرا دیکھو کہ میرے خلاف بھی تمہارے پاس کوئی وارنٹ ہے یا نہیں۔ اگر ہے تو لاؤ میں اپنے آپ کو تمہارے حوالہ کردوں۔"

"موسیو" افسر نے اور زیادہ متعجب ہو کر کہا "آپ کی گرفتاری کا وارنٹ بھی موجود تو ہے لیکن میرے پاس نہیں۔ میرے رفیق ڈوشیون کے پاس ہے۔ کیا میں اسے اطلاع بھیجدوں؟"

"وہ اس وقت کہاں ہے؟"

"آپ کے مکان پر آپ کا انتظار کر رہا ہے۔"

"خیر تو میں اسے بہت عرصہ انتظار میں رکھنا نہیں چاہتا" مونٹ لوئیس کہنے لگا "تم تکلیف نہ کرو۔ میں خود وہیں جاتا ہوں۔"

افسر پولیس کی حیرت کی کوئی انتہا نہ رہی۔

مونٹ لوئیس نے پونٹ کانک اور ساتھیوں سے ہاتھ ملایا۔ اور دبی زبان میں ان سے چند الفاظ کہہ کر اپنے مکان کی طرف چلا۔ جہاں اسے بھی گرفتار کر لیا گیا۔

اسی طرح ٹلہوبیٹ اور رڈوکوڈک بھی پکڑے گئے۔ گویا رات کے گیارہ بجے تک سارا کام مکمل ہو گیا۔

ان گرفتاریوں کی خبر آناً فاناً شہر میں پھیل گئی۔ مگر ہر شخص یہی کہتا تھا "کیا ہوا۔ عدالت ضرور انہیں بری کر دے گی۔"

مگر اس کے دوسرے دن لوگوں کے اس خیال کو سخت صدمہ پہنچا۔ کیونکہ مقامی عدالت کی بجائے ان کے مقدمہ کی سماعت کے لئے ایک تیار شدہ عدالت خاص باہر سے نینٹس میں آگئی جس میں صدر عدالت۔ سرکاری وکیل۔ سکرٹری حتٰے کہ جلاد تک کی کمی نہ تھی۔ ہم نے آخرالذکر کے لئے جمع کا صیغہ اس لئے استعمال کیا کہ وہ تین تھے۔

آفات ناگہانی بعض اوقات بہادر سے بہادر شخص کو بھی ہراساں کر دیتی ہیں۔ یہ عظیم مصیبت صوبہ برٹینی پر بجلی کی طرح گری۔ نہ کسی نے حرکت کی۔ نہ کوئی صدائے احتجاج بلند ہوئی۔ سارا برٹینی سناٹے میں آگیا۔

عدالت خاص نے فوراً ہی اجلاس شروع کر دیا۔ اور چونکہ اسے اختیارات کلی حاصل تھے اس لئے ہر شخص مرعوب ہو گیا۔ مصیبت کی انتہا بھی خوشحالی کی طرح انسان کو خود غرض بنا دیتی ہے ہر ایک کو اپنی سلامتی کی فکر ہوئی۔ اوروں کا خیال ہی دل سے جاتا رہا۔

غرض پونٹ کا لک اور اس کے تین دوستوں کی گرفتاری کے تین چار روز بعد صوبہ بریٹین میں معاملات کی یہ حالت تھی جو ہم نے اوپر بیان کی ہے۔ آئیے ہم سردست ان لوگوں کو ڈبائے کے دام میں پھنسا ہوا چھوڑ کر پیرس کی طرف چلیں اور دیکھیں کہ وہاں ہمارے دوست گیسٹن پر کیا گذری۔

باب ۔ ۲۵

جیل خانہ بیسٹیل

ناظرین کی اجازت سے ہم انہیں سیدھے جیل خانہ بیسٹیل کی طرف لے چلتے ہیں۔۔ یعنی اس خوفناک عمارت میں جس کی صورت دیکھ کر راہروؤں کے دل بھی دہل جاتے تھے۔ اور جس کی وجہ سے ہمسایہ کے لوگوں میں سخت دہشت طاری تھی۔ کیونکہ بسا اوقات راتوں کی خاموشی میں بدنصیب زیر اذیت قیدیوں کی چیخیں بھاری سنگین دیواروں سے گذر کر اس طرح سنائی دیتی تھیں۔ کہ سامعین کی رگوں کا خون منجمد ہو جاتا تھا۔ اور یہ امر واقعہ ہے کہ ڈچس ڈالسڈ یگر نے ایک بار گورنر جیل خانہ کے نام خط لکھا تھا۔ کہ اگر آپ اپنے مریضوں کو اس زور سے کراہنے سے باز نہ رکھیں گے۔ تو مجھے بادشاہ کے نام شکایت کا خط لکھنا پڑے گا۔

لیکن اب فلپ ڈارلینز کے عہد حکومت میں اس قسم کی چیخیں بہت کم سنائی دیتی تھیں۔ اس لئے کہ جیل کی سوسائٹی زیادہ تر منتخب تھی۔ اور یہ لوگ اتنے صاحب اخلاق تھے۔ کہ وہ کسی خاتون کی نیند اچاٹ کرنا منظور نہ کر سکتے تھے۔

اسی جیل کے ڈو کاشن برج کی پہلی منزل کے ایک کمرہ میں ایک قیدی تن تنہا موجود تھا۔ کمرہ فراخ اور کشادہ لیکن ایک وسیع قبر سے مشابہ تھا۔ روشنی کے لئے اس میں صرف دو کھڑکیاں تھیں۔ اور ان میں بھی نہایت مضبوط آہنی سلاخیں لگی ہوئی تھیں۔ فرنیچر میں ایک کوچ دو کھردری چوبی کرسیاں۔ اور ایک سیاہ میز شامل تھی۔ اور دیواروں پر جابجا بے شمار عجیب و غریب فقرات لکھے ہوئے تھے۔ قیدی جس وقت تنہائی سے اکتا جاتا۔ تو انہیں پڑھنے لگتا تھا

جیل خانہ بیسٹیل میں آئے ہوئے اسے فقط ایک دن گذرا تھا۔ لیکن ابھی سے وہ اس فراخ کمرہ میں بے چینی سے پھرتا۔ آہنی سلاخوں کو ہاتھ لگا کر دیکھتا۔ سلاخدار کھڑکیوں کی راہ سے

جھانکنے کی کوشش کرتا۔ باہر کی آوازیں سنتا، پھر دل کو صبر کی تلقین کرتا۔ اور آہیں بھرنے لگتا تھا۔ آج اتوار کا دن تھا۔ باہر زرد دھوپ پھیلی ہوئی تھی۔ لوگ بازاروں میں چہل قدمی کر رہے تھے اور انہیں دیکھ کر یہ بدنصیب اپنی حالت پر اظہار ملال کرتا تھا۔ یہ معلوم کرنا مشکل نہ تھا کہ ہر ایک راہرو جو بیسٹیل کی دیواروں کے پاس سے گذرتا وہ ان کی طرف خوفزدہ نگاہوں سے دیکھتا اور بظاہر اس بات پر خوش ہوتا تھا کہ میں اس کے اندر نہیں ہوں۔ دفعتاً قیدی کو دروازہ کھلنے کی آواز سنائی دی۔ پیچھے مڑ کر دیکھا۔ تو معلوم ہوا کہ وہ آدمی جس کے روبرو اس کو پہلے دن پیش کیا گیا تھا کھڑا ہے۔ اسکی عمر تقریباً ۳۰ سال کی تھی۔ اور وہ ایک قبول صورت اور صاحب اخلاق آدمی تھا۔ یہ جیل خانہ بیسٹیل کا گورنر ایم۔ ڈیلانے۔ اس ڈیلانے کا باپ تھا جو ۸۹ء میں سرکاری خدمات انجام دیتا ہوا مارا گیا۔

قیدی نے اسے پہچانا۔ اسے معلوم نہ تھا کہ قیدیوں کے کمرہ میں گورنر کی آمد صرف شاذ موقعوں پر ہوتی ہے۔

"موسیو ڈاچانلے" حاکم جیلخانہ نے مودبانہ انداز سے کہا "میں یہ دریافت کرنے کو حاضر ہوا ہوں کہ آپ کی رات کیسے بسر ہوئی؟ آپ کو سکونت اور خوراک اور ملازموں کے طرز عمل کی نسبت کوئی شکایت تو نہیں ہے؟" واضح ہو کہ ملازموں کا لفظ ایم۔ ڈیلانے نے ازراہ اخلاق جیل کے پہرہ داروں اور سپاہیوں کی نسبت استعمال کیا تھا۔

"موسیو مجھے کسی طرح کی شکایت نہیں اور میں تسلیم کرتا ہوں کہ ایک قیدی کی حیثیت میں مجھ سے جو سلوک ہوا وہ حیرت خیز ہے۔"

"میں اپنے انتظام کے نقصوں سے بے خبر نہیں ہوں" ڈیلانے نے کہا "بستر پرانا اور کھردرا ہے۔ مگر یقین جانیئے۔ کہ وہ اس جگہ کے بہترین بستروں میں سے ایک ہے۔ در اصل اس جگہ کے قواعد کی رو سے سامان عیش کا استعمال ممنوع ہے۔ اس لئے اسی پر اکتفا کرنا پڑتا ہے۔ پھر جو کمرہ آپ کے لئے مہیا کیا گیا وہ سارے بیسٹیل میں بہترین ہے۔ آپ سے پہلے اس میں ڈیوک ڈی انجوئیم مارکوئیس ڈاہیسیم پیئر۔ مارشل ڈالکمبرگ اور برن جیسے آدمی سکونت پذیر ہو چکے ہیں۔ اور جب کبھی ہز مجسٹی شہزادوں میں سے کسی کو اس جگہ بھیجکر میری عزت افزائی کرتے ہیں تو میں ان کو بھی یہیں رکھا کرتا ہوں۔"

"جگہ بے شک بہت اچھی ہے" گیسٹن نے مسکرا کر کہا "اگرچہ سامان کافی نہیں۔ کیا آپ

میرے لئے کتابیں اور کاغذ قلم دوات کا انتظام کر سکتے ہیں؟"

"موسیو کتابوں کی اس جگہ سخت ممانعت ہے۔ لیکن اگر آپ کو مطالعہ کا ایسا ہی شوق ہو تو اس کی ایک صورت ہو سکتی ہے۔ جو قیدی اس جگہ سے کرادو اس ہو جائیں۔ ان کی آسائش کا انتظام بہرحال کرنا ہوتا ہے۔ اس لئے آپ کسی وقت میرے مکان پر تشریف لائیں۔ میں یا میری بی بی چند کتابوں کو میز پر رکھ کر بھول جائیں گے۔ آپ ان میں سے کوئی ایک اٹھا کر چھپا لیجئے۔ اور جب اسے پڑھ چکیں۔ تو پھر اسی طرح اس کی دوسری جلد اٹھا لیجئے۔ ہم اس رعایت سے چشم پوشی کرتے رہیں گے۔"

"اور کاغذ قلم اور دوات؟" گیسٹن نے پوچھا۔ "میں کچھ لکھنا بھی چاہتا ہوں۔"

"موسیو یہاں اگر کوئی کچھ نہیں لکھتا۔ یا اگر لکھتا ہے۔ تو صرف بادشاہ۔ ریجنٹ۔ وزیر یا میرے نام لکھتا ہے۔ البتہ تصویر کشی کی اجازت ہے۔ اگر آپ کو اس کا شوق ہو تو میں کاغذ پنسل مہیا کر دوں گا۔"

"صاحب آپ کی عنایات مجھے زیر بار کر رہی ہیں۔ میں ان کا شکریہ کیونکر ادا کر سکتا ہوں؟"

"میری ایک درخواست منظور کر کے۔ کیونکہ میں خود بھی ایک درخواست لیکر آیا ہوں۔ اور وہ درخواست یہ ہے کہ آج غریب خانہ پہ ما حضر تناول فرمائیے۔"

"کیا کہا! میں آپکے دردولت پر شریک دعوت ہونے کے لئے آؤں! صاحب آپ کی عنایتیں مجھے حیرت زدہ کر رہی ہیں۔ بہرحال میں ان کے لئے آپ کا تہ دل سے احسان مند ہوں۔ اور اگر میری قسمت میں قبل از وقت موت نہیں لکھی ہے۔ تو میں تا زیست انہیں فراموش نہیں کروں گا۔"

"موت! موسیو آپ کو اتنا مایوس نہ ہونا چاہیئے۔ اس قسم کے خیالات کو دل سے نکال دیجئے اور میری درخواست منظور کیجئے۔"

"میں آپکے حکم کی بسر و چشم تعمیل کروں گا۔"

"میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔" اور اتنا کہہ کر گورنر جیل خانہ ای دروازہ کی راہ سے واپس چلا گیا۔

اس کے جانے پر قیدی کے دل میں کئی طرح کے خیالات پیدا ہونے لگے۔ گورنر کے اخلاق نے پہلے تو اس کے دل پر گہرا اثر کیا تھا۔ لیکن جلدی ہی اسکی وجہ سے اس کے اندر کئی طرح کے شبہات پیدا ہو گئے۔ خیال آیا کیا یہ سب کچھ اس لئے تو نہیں کہ اس ذریعہ سے مجھے ورغلانا اور اپنے

دوستوں کی تجاویز ظاہر کرنے پر اکسانا منظور ہے؟ جیل خانہ بیسٹیل کے متعلق اسے کئی طرح کی روایات یاد تھیں۔ اس نے سن رکھا تھا۔ کہ اس خوفناک قیدخانہ میں قیدیوں کے لئے کئی طرح کے دام فریب پھیلائے جاتے ہیں۔ انہیں کئی قسم کے چکمے دیے جاتے ہیں۔ مگر کوئی ہی ایسا خوش نصیب ہوگا۔ جو ایک بار اس کی چار دیواری میں بند ہوکر زندہ باہر نکلا۔ وہ اپنے آپ کو شکستہ و مغلوب محسوس کرنے لگا۔ اس نے معلوم کیا کہ جو جرم میں نے سوچا تھا۔ اس کے لئے موت کے سوا کوئی سزا نہیں ہوسکتی۔ اس لئے اس ظاہری اخلاق کے پردہ میں ضرور کوئی خطرناک راز پوشیدہ ہے۔ مشہور ہے کہ ہر شخص جو بیسٹیل کی چار دیواری میں داخل ہو وہ شکی۔ بے چین اور خود غرض بن جاتا تھا۔ یہی اضطراب گیسٹن پر ظاہر ہونے لگا تھا۔

"یہ لوگ مجھے ایک بے ضرر دیہاتی سمجھتے ہیں" اس نے دل میں سوچا۔ "اور ان کا خیال ہے کہ میں ان کے سوالوں کا جواب دینے میں لاکھ احتیاط برتوں۔ پھر بھی وہ میرے طرز عمل سے بہت کچھ معلوم کرلیں گے۔ بے وقوف۔ دیوانے! وہ یاد رکھیں کہ انتہائی کوشش کرکے بھی میرے ساتھیوں کا حال دریافت نہ کرسکیں گے۔ ان کا منشا یہ معلوم ہوتا ہے کہ مجھے ان سے خط وکتابت کرنے اور بے خبری میں ان کا ذکر کرنے کا موقعہ دیں۔ اور اس طرح اپنے طور پر نتائج اخذ کرسکیں ضرور اس سارے معاملہ کی تہ میں ڈوماسے اور ڈارجسن کا ہاتھ ہے۔"

اسے اپنے دوستوں کا خیال آیا۔ جو ابھی طرف سے خبروں کے منتظر اور اس بات سے قطعاً بے خبر تھے کہ اس کا کیا حال ہوا۔ کیا عجب انہیں کوئی غلط خبر مہیا کردی جائے جس کی وجہ سے وہ اس طرح کی کوئی حرکت کر بیٹھیں جو ان کی بربادی کا موجب ہو۔

اسے غریب ہیلین کا بھی خیال آیا جسے وہ ڈیوک ڈایورز کے سپرد کرنے کو ساتھ لایا تھا۔ مگر شومی قسمت سے اس کے پیش نہ کرسکا۔ کیا عجب خود ڈیوک کو بھی گرفتار کر لیا گیا ہو یا وہ فرار ہوگیا ہو۔ ایسی حالت میں بدنصیب ہیلین کا کیا حال ہوگا۔ اس وسیع دنیا میں کوئی اس کا یار و مددگار نہیں۔ اور ایک نامعلوم شخص اس کے پیچھے لگا ہوا ہے جس نے اسے برٹین کی خانقاہ سے تلاش کرکے نکالا۔

اس قسم کے مایوسانہ خیالات کے زیر اثر گیسٹن بیتاب ہوکر چارپائی پر گر گیا۔ وہ ان دروازوں اور آہنی سلاخوں کو حسرت کی نظر سے دیکھتا تھا۔ جو اس کی آزادی میں حائل تھیں اور سخت پریشانی کی حالت میں فرش کے پتھروں پر ہاتھ مار رہا تھا۔

اس وقت پھر دروازہ کھلنے کی آواز سنائی دی گیسٹن جلدی سے اٹھ کر کھڑا ہوگیا۔ اور اس نے دیکھا کہ ایم ڈارجینسن اور ایک اور افسر بہت سے سپاہیوں کو ساتھ لئے کھڑے ہیں۔ اس نے جانا کہ یہ مجھے سوالات پوچھنے کے کمرہ میں لے چلنے کو آئے ہیں۔

ڈارجینسن جس کے سر پر بالوں کی فراخ ٹوپی تھی۔ اور آنکھیں بڑی اور سیاہ اور بھویں گچھے دار تھیں۔ اسکی صورت دیکھ کر شویلیر کے دل پر کچھ اچھا اثر نہیں ہوا۔ وہ جانتا تھا کہ اس سازش میں شریک ہوکر میں نے اپنی راحت کو قربان کیا اور بیسٹیل میں داخل ہوتے وقت اپنی زندگی سے ہاتھ دھو لیے۔ ایسی صورت میں اُسے خوف زدہ کرنا آسان کام تھا ڈارجینسن نے گیسٹن سے صدہا سوالات پوچھے۔ مگر وہ ان میں سے ہر ایک کا جواب دینے سے انکار کرتا رہا۔ اس کا جواب بہرحال میں یہ ہوتا تھا کہ مجھے بے وجہ پکڑ لیا ہے اور میرے خلاف کوئی ثبوت موجود نہیں۔ ایم ڈارجینسن بہت خفا ہوا اور گیسٹن اس کے منہ پر ہنسنے لگا۔ جب اس نے برٹینی کی سازش کا ذکر کیا۔ تو آخرالذکر نے تعجب ظاہر کیا۔ اور جب اس نے اس کے ساتھیوں کے نام گنوائے تو اس نے اس طرح کی صورت بنائی۔ گویا وہ ان میں سے کسی ایک کو بھی نہیں جانتا۔ جب ڈارجینسن نے اپنی تقریر ختم کی تو گیسٹن نے کہا "میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ مجھے یہ نئی واقفیت بہم پہنچائی۔" اس پر ڈارجینسن کے صبر کا پیمانہ لبریز ہوگیا۔ اور وہ بڑے غضبناک طریق پر گھالسنا۔

سوالات پوچھنے کے بدلے الزامات عائد کرنے کا طریقہ اختیار کرتے ہوئے وہ یکایک کہنے لگا۔ "ہاں۔ تو تم ریجنٹ کو ہلاک کرنا چاہتے تھے؟"

"اس کا آپ کو کیونکر علم ہوا؟" گیسٹن نے پرسکون لہجہ میں پوچھا۔

"اس کے دریافت کرنے کی ضرورت نہیں۔ تم دیکھتے ہو مجھے اس کا علم ہے۔"

"تو پھر میرا جواب وہی ہوسکتا ہے۔ جو اگامیمنن نے اکیلیس کو دیا تھا یعنی یہ کہ جب آپ کو اس کا علم ہے۔ تو پھر مجھ سے پوچھنا لاحاصل ہے۔"

"دیکھو موسیو۔ میری باتوں کا جواب دو۔ یہ وقت مذاق کا نہیں ہے۔"

"مذاق کون کرتا ہے۔" گیسٹن نے جواب دیا "میں تو صرف ریسین کا حوالہ پیش کرتا ہوں۔"

"موسیو جواب دہی کا یہ طریقہ تمہارے لیے سودمند ثابت نہ ہوگا۔"

"تو کیا میرے لئے سودمند طریقہ یہی ہوسکتا ہے کہ جو کچھ آپ کہیں۔ میں اس کا جواب

اثبات میں دیتا ہوں؟
"مگر جس بات کا مجھے علم ہے اس سے انکار کرنے سے فائدہ؟"
"اور میں کہتا ہوں جس بات کا آپ کو علم ہے اس پر اصرار کرنے سے فائدہ؟ اگر آپ واقعی کسی تجویز کی نسبت مجھ سے زیادہ واقفیت رکھتے ہیں۔ تو پھر مجھ سے سوالات پوچھنے کا کیا ہے؟"
"ہاں مگر میں تفصیلات معلوم کرنا چاہتا ہوں۔"
"تو پولیس کے آدمیوں سے کہیئے۔ جو لوگوں کے باطنی خیالات معلوم کرنے کی قوت رکھتی ہے۔"
"ہوں!" ڈارجینٹن نے اس انداز سے کہا کہ گیسٹن باوجود اپنے عظیم استقلال کے اثر سے متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکا۔ "بھلا میں تم سے تمہارے دوست لاجانکیر کا حال پوچھوں۔ تو کیا جواب دوگے؟"
گیسٹن کے چہرہ کی رنگت زرد ہوگئی۔ مگر وہ کہنے لگا "میں یہ جواب دونگا۔ کہ جو غلطی میری نسبت ہوئی ہے۔ وہی اس کی نسبت بھی ہوئی ہے۔"
"آہ!" ڈارجینٹن نے کہا "یہ نام تمہارے لیئے نیا نہیں۔ تم ایم لاجانکیر کو جانتے ہو؟"
"میں اسے ایک دوست کی حیثیت سے جانتا ہوں۔ جس سے درخواست کی گئی تھی۔ کہ وہ مجھے پیرس دکھائے۔"
"ہاں پیرس اور اس کے مقامات خاص۔ مثلاً قصر شاہی۔ روڈ رہاک۔ لاموئیٹ وغیرہ یہی بات ہے کیا؟"
"ان کم بختوں کو سب حال معلوم ہوگیا" گیسٹن نے دل میں کہا۔
"ہاں موسیو جواب دو" ڈارجینٹن کہنے لگا۔ "غالباً میرے اس سوال کا جواب بھی تم یقین کے کسی حوالہ سے دے سکو گے۔"
"ہاں میں دے سکتا۔ اگر مجھے معلوم ہوتا۔ کہ آپ کس طرح کا جواب چاہتے ہیں۔ آپ نے قصر شاہی وغیرہ کا ذکر کیا ہے۔ بے شک میں قصر شاہی دیکھنا چاہتا تھا۔ اس لیئے کہ وہ ایک قابل دید مقام ہے۔ اور میں اس کی بہت تعریف سن چکا ہوں۔ روڈ رہاک کا مجھے بہت کم حال معلوم ہے۔ اور لاموئیٹ کا نام میرے لیئے بالکل نیا ہے۔"
"میں یہ نہیں کہتا۔ کہ تم وہاں گئے تھے۔ بہر حال لاجانکیر تمہیں وہاں لے جانا چاہتا تھا۔ کیا

تمہیں اس سے انکار ہے؟"

"موسیو نہ مجھے کسی بات سے انکار ہے اور نہ اقرار۔ آپ اگر مفصل حالات جاننا چاہتے ہیں تو خود لاجانکیر سے پوچھ سکتے ہیں۔"

"تمہاری حیثیت بازی بے سود ہے۔ اس سے پوچھا گیا ہے اور اس نے جواب بھی دے دیا ہے۔"

گیسٹن کے بدن میں کپکپی پیدا ہوگئی "کیا عجب لاجانکیر نے دم آخر میں غداری ہی کی ہو۔ مگر کچھ ہو میں کوئی بات ظاہر نہ کروں گا" پس وہ خاموش رہا۔

"کیا تم لاجانکیر سے ملنا چاہتے ہو؟"

"موسیو میری صلاح کو ان کاموں میں کیا دخل ہے؟ آپ کے ہاتھ میں ہوں جس طرح جی چاہتا ہے کیجئے۔"

مگر اس کے ساتھ ہی اس نے اپنے دل میں سوچا کہ اگر واقعی مجھے لاجانکیر کے سامنے لایا گیا تو میں اسے اپنی حقارت سے خاک میں ملا دوں گا۔

"اچھی بات ہے۔" ڈارجینسن نے کہا "جیسا تم کہتے ہو۔ تم میرے اختیار میں ہو۔ اور میں جس طرح چاہوں کرسکتا ہوں۔ تو میں اس وقت تم سے معمولی اور غیر معمولی دونوں طریقوں پر سوال پوچھنا چاہتا ہوں۔ جانتے ہو یہ دو طریقے کیا ہیں؟" یہ آخری فقرہ اس نے ہر لفظ پر زور دیتے ہوئے خاص لہجہ میں کہا۔

گیسٹن کی پیشانی اور کنپٹیوں پر عرق سرد نمودار ہوگیا۔ اس لئے نہیں کہ وہ موت سے ڈرتا تھا۔ بلکہ اس لئے کہ اذیت موت سے بہت زیادہ تکلیف دہ چیز ہے جن لوگوں کو اس جیل میں اذیت دی جاتی تھی۔ وہ عمر بھر کے لئے اپاہج یا بدنما ہو جاتے تھے۔ ۲۵ سال کی عمر میں یہ دونو صورتیں نہایت خوفناک تھیں۔

ڈارجینسن نے معلوم کرلیا کہ اس کے دل میں کیا خیالات گذر رہے ہیں۔

"کوئی ہے۔" اس نے بلند آواز سے کہا۔

دو آدمی داخل ہوئے۔

"یہ شخص معمولی اور غیر معمولی دونوں طریقوں کی نوعیت معلوم کرنا چاہتا تھا۔ اس کو لے چلو"

"رات کا وقت ہے۔ اور اسی کی نسبت احتمال تھا۔" گیسٹن نے منہ میں کہا "شاید یہ۔

انجان میں دیتا رہوں؟

"مگر جس بات کا مجھے علم ہے اس سے انکار کرنے سے فائدہ؟"

"اور میں کہتا ہوں جس بات کا آپ کو علم ہے اس پر اصرار کرنے سے فائدہ؟ اگر آپ واقعی کسی تجویز کی نسبت مجھ سے زیادہ واقفیت رکھتے ہیں۔ تو پھر مجھ سے سوالات پوچھنا بیکار ہے۔"

"ہاں مگر میں تفصیلات معلوم کرنا چاہتا ہوں۔"

"تو پولیس کے آدمیوں سے کہیئے۔ جو لوگوں کے باطنی خیالات معلوم کرنے کی قوت رکھتی ہے۔"

"ہوں!" ڈارجینسن نے اس انداز سے کہا کہ گمیسٹن باوجود اپنے عظیم استقلال کے اثر سے متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکا۔ "بھلا میں تم سے تمہارے دوست لاجانگیر کا حال پوچھوں۔ تو کیا جواب دوگے؟"

گمیسٹن کے چہرہ کی رنگت زرد ہوگئی۔ مگر وہ کہنے لگا "میں یہ جواب دونگا۔ کہ جو غلطی میری نسبت ہوئی ہے۔ وہی اس کی نسبت بھی ہوئی ہے۔"

"آہ!" ڈارجینسن نے کہا "یہ نام تمہارے لیئے نیا نہیں۔ تم ایم لاجانگیر کو جانتے ہو؟"

"میں اسے ایک دوست کی حیثیت سے جانتا ہوں۔ جس سے درخواست کی گئی تھی۔ کہ وہ مجھے پیرس دکھائے۔"

"ہاں پیرس اور اس کے مقامات خاص۔ مثلاً قصر شاہی۔ روڈوباک۔ لاموئیٹ وغیرہ یہی بات ہے کیا؟"

"ان کم بختوں کو سب حال معلوم ہوگیا" گمیسٹن نے دل میں کہا۔

"ہاں موسیو جواب دو" ڈارجینسن کہنے لگا۔ "غالباً میرے اس سوال کا جواب بھی تم ریسین کے کسی حوالے سے دے سکو گے۔"

"ہاں میں دے سکتا۔ اگر مجھے معلوم ہوتا کہ آپ کس طرح کا جواب چاہتے ہیں۔ آپ نے قصر شاہی وغیرہ کا ذکر کیا ہے۔ بے شک میں قصر شاہی دیکھنا چاہتا تھا۔ اس لئے کہ وہ ایک قابل دید مقام ہے۔ اور میں اس کی بہت تعریف سن چکا ہوں۔ روڈوباک کا مجھے بہت کم حال معلوم ہے۔ اور لاموئیٹ کا نام میرے لیئے بالکل نیا ہے۔"

"میں یہ نہیں کہتا۔ کہ تم وہاں گئے۔ بہر حال لاجانگیر تمہیں وہاں لے جانا چاہتا تھا۔ کیا

تمہیں اس سے انکار ہے ؟"

" موسیو نہ مجھے کسی بات سے انکار ہے اور نہ اقرار - آپ اگر مفصل حالات جاننا چاہتے ہیں، تو خود لاجانکیر سے پوچھ سکتے ہیں "

" تمہاری تحیث بازی بے سود ہے - اس سے پوچھا گیا ہے اور اس نے جواب بھی دے دیا ہے "

گیسٹن کے بدن میں کپکپی پیدا ہوگئی "کیا عجب لاجانکیر نے دم آخر میں غداری ہی کی ہو - مگر کچھ ہو - میں کوئی بات ظاہر نہ کروں گا" پس وہ خاموش رہا -

" کیا تم لاجانکیر سے ملنا چاہتے ہو ؟"

" موسیو میری صلاح کو ان کاموں میں کیا دخل ہے ؟ آپ کے ہاتھ میں ہوں جس طرح جی چاہتا ہو کیجئے "

مگر اس کے ساتھ ہی اس نے اپنے دل میں سوچا کہ اگر واقعی مجھے لاجانکیر کے سامنے لایا گیا، تو میں اسے اپنی حقارت سے خاک میں ملا دوں گا -

" اچھی بات ہے " ڈارجینسن نے کہا "جیسا تم کہتے ہو - تم میرے اختیار میں ہو - اور میں جس طرح چاہوں کر سکتا ہوں - تو میں اس وقت تم سے معمولی اور غیر معمولی دونوں طریقوں پر سوال پوچھنا چاہتا ہوں - جانتے ہو یہ دو طریقے کیا ہیں ؟ یہ آخری فقرہ اس نے ہر لفظ پر زور دیتے ہوئے خاص لہجہ میں کہا -

گیسٹن کی پیشانی اور کنپٹیوں پر عرق سرد نمودار ہوگیا - اس لئے نہیں کہ وہ موت سے ڈرتا تھا - بلکہ اس لئے کہ اذیت موت سے بہت زیادہ تکلیف دہ چیز ہے جن لوگوں کو اس جیل میں اذیت دی جاتی تھی - وہ عمر بھر کے لئے اپاہج یا بدنما ہو جاتے تھے - ۲۵ سال کی عمر میں یہ دو نوں صورتیں نہایت خوفناک تھیں -

ڈارجینسن نے معلوم کر لیا کہ اس کے دل میں کیا خیالات گذر رہے ہیں

" کوئی ہے " اس نے بلند آواز سے کہا -

دو آدمی داخل ہوئے -

" یہ شخص معمولی اور غیر معمولی دونوں طریقوں کی نوعیت معلوم کرنا چاہتا تھا - اس کو لے چلو"

" رات کا وقت ہے - اور اسی کی نسبت احتمال تھا" گیسٹن نے منہ میں کہا "شاید یہ تو

مجھے ہمت دے۔"

بلا شبہ اس کی درخواست بارگاہ ایزدی میں قبول ہوئی۔ کیونکہ اس قسم کا اشارہ کرکے کہ میں ساتھ چلنے کو تیار ہوں۔ وہ پہرہ داروں کے ساتھ استقلال سے روانہ ہوا۔

ڈارجنسن اُن کے پیچھے ہولیا۔

یہ لوگ پتھر کے زینہ سے گذر کر ایک کمرہ میں داخل ہوئے۔ اور اس سے نکل کر دو فراخ صحن نما قطعات سے گذرے۔ جب دوسرے صحن سے گذر رہے تھے۔ تو چند قیدیوں نے سلاخدار کھڑکیوں کی راہ سے گیسٹن کی طرف دیکھا۔ اور ایک خوش پوش آدمی کہنے لگا "موسیو تم کتنے خوش نصیب ہو۔ کہ تمہیں رہا کرنے کو لئے جا رہے ہیں۔"

ایک عورت کی آواز سنائی دی "موسیو کوئی تم سے پوچھے کہ ہم لوگ کب رہا ہوں گے۔ تو کہنا ہمیں اس کا کچھ بھی علم نہیں۔"

ایک نوجوان نے کہا "موسیو تمہاری خوشی قابل رشک ہے۔ اب تم اس سے ملوگے جس سے تمہیں محبت ہے۔"

"حضرات یہ آپ لوگوں کی غلط فہمی ہے"۔ شولیر نے بڑے استقلال کے ساتھ جواب دیا "میں رہا ہونے کے لئے نہیں جاتا۔ بلکہ معمولی اور غیر معمولی طریق سوال کی آزمایش سے گذرنے کو جا رہا ہوں۔"

اس پر ہر شخص چپ ہوگیا۔ یہ خاموشی غایت درجہ خوفناک تھی۔ پھر یہ جلوس آگے کی طرف چلتا ہوا ایک پُل پر سے گذرا۔ اور آخر کار گیسٹن کو قلعہ میں پہنچایا گیا جو قیدخانہ بیسٹیل سے ایک تنگ راہ کے ذریعہ جدا ہوتا تھا۔

قیدی نے اپنے آپ کو ایک تنگ اور مرطوب کمرہ میں پایا جسکی دیواروں کے ساتھ بھاری زنجیریں۔ آہنی طوق۔ اور عذاب و اذیت کے کئی اور خوفناک آلات لگے ہوئے تھے

"آؤ میں تمہیں اس جگہ کا طریق امتحان سمجھاؤں"۔ ڈارجنسن نے شولیر کی توجہ دو آہنی حلقوں کی طرف دلاتے ہوئے کہا۔ جو ایک بڑے پتھر میں ۲ فٹ کے فاصلہ پر لگے ہوئے تھے۔ اور جن کے درمیان ایک تین فٹ اونچی بنچ نصب تھی۔ ایک حلقہ میں مریض کا سر اور دوسرے میں اس کے پاؤں داخل کر دیے جاتے ہیں۔ اور اسے بنچ پر لٹا دیا جاتا ہے جس سے اس کا پیٹ منہ کی نسبت دو فٹ اونچا ہوتا ہے۔ اس کے بعد ہم دو دو پائینٹ پانی کی بوتلیں

اس کے منہ میں انڈیلنا شروع کرتے ہیں معمولی سوال کے لئے ۸ اور غیر معمولی کے لئے ۱۰ بوتلیں مقرر ہیں ۔ اگر مریض پانی پینے سے انکار کرے ۔ تو ہم اس کی ناک دبا لیتے ہیں اور جب اسے سانس لینے میں دقت ہوتی ہے ۔ تو خود بخود منہ کھول کر پانی پی جاتا ہے ۔ یہ طریق امتحان تکلیف دہ ضرور ہے مگر بوٹ کی آزمایش کے برابر سخت نہیں ۔ دو تو صورتوں میں بعض آدمی مر جاتے ہیں ۔ بوٹ کا طریق بدنما کر دیتا ہے اور پانی کا استعمال مدت العمر کے لئے ہاضمہ کو تباہ کرنے کا اثر رکھتا ہے لیکن ان انتہائی صورتوں کی نوبت بہت کم آتی ہے ۔ اس لئے کہ قیدی اگر قصور وار ہو ۔ تو معمولی طریق امتحان میں ہی بول اٹھتا ہے ۔ اور اگر نہ ہو تو غیر معمولی امتحان میں اس کا بولنا ایک عام بات ہے ۔"

گیسٹن کا چہرہ زرد تھا ۔ مگر وہ چپ چاپ کھڑا ڈوارجنسن کی باتیں سنتا رہا ۔

"یا اگر تم چاہو تو پچڑوں کے طریق سے کام لیا جا سکتا ہے ۔" اس نے کہا " لاؤ ذرا پچڑوں کو میری طرف لاؤ ۔"

ایک شخص لکڑی کے ۸ ٹکڑے اٹھا کر لے آیا ۔ جو ابتک خون آلود تھے ۔ اور جن کے سرے ہتھوڑے کی ضربوں سے چپٹے ہو گئے تھے ۔

" ان کا طریق استعمال تمہیں معلوم ہے ؟ ۔ ۔ ۔ نہیں ۔ اچھا تو سنو ۔ مریض کے گھٹنوں اور ٹخنوں کو جہاں تک ممکن ہو پورے زور سے دو پتھروں کے درمیان دبا دیتے ہیں ۔ پھر ایک پچڑ اس کے گھٹنوں کے درمیان ٹھونک کر داخل کی جاتی ہے ۔ اس کے بعد دوسری ۔ پھر تیسری ۔ اس طرح معمولی سوال کے لئے ۸ اور غیر معمولی کے لئے دو اور جو خاص طور پر بڑی ہیں داخل کی جاتی ہیں ۔ مشو لیمیر میں تمہیں بتا دینا چاہتا ہوں کہ یہ پچڑیں ہڈیوں کو شیشہ کی طرح توڑ دیتی ہیں ۔ اور ان سے مریض کو ناقابل برداشت تکلیف ہوتی ہے ۔"

" بس یہ تفصیلات کافی ہیں ۔" گیسٹن نے کہا ۔ "اگر آپ اذیت کی مقدار کو اس بیان سے دوبالا کرنا نہیں چاہتے ۔ تو خدا کے لئے اس ذکر کو جانے دیجئے ۔ اور اگر آپ مجھے انتخاب کا موقع دینا چاہتے ہیں ۔ تو میں التجا کرتا ہوں کہ آپ چونکہ ان کی نوعیت سے بہتر واقف ہیں ۔ اس لئے میری بجائے خود ہی اس کا فیصلہ کر لیجئے ۔ میری رائے اگر کچھ وزن رکھ سکتی ہے ۔ تو وہ محض یہ ہے کہ وہ طریقہ اختیار کیجئے ۔ جس سے موت جلد واقع ہو جائے ۔"

گیسٹن کے استقلال اور دلیری کا ڈوارجنسن پر بہت اثر ہوا ۔ اور اس کے احساس کو اوجو

بڑی کوشش کے چھپا نہ سکا۔
پھر کہنے لگا "دیکھو اب بھی وقت ہے میرے سوالوں کا جواب دو۔ اور تم اس ساری اذیت سے محفوظ رہو گے۔"
"موسیو مجھے کچھ بھی معلوم نہیں۔ اس لیئے میں آپ کے کسی سوال کا جواب نہیں دے سکتا۔"
"سپارٹا والوں کی نقل کرنے کی کوشش نہ کرو۔ جب بدن کو ناقابل برداشت تکلیف پہنچتی ہے تو ہر قسم کے ارادے باطل ہو جاتے ہیں۔ اور اذیت چیخوں کے درمیان از خود ہر بات منہ سے نکل جاتی ہے۔"
"آزما دیکھیئے۔" گیسٹن نے لاپرواہی سے کہا۔
بے شک گیسٹن کے سینہ میں جذبات کا طلاطم تھا جس کا اظہار اس کے چہرہ کی زردی اور خفیف عصبی لرزہ کی صورت میں ہو رہا تھا۔ مگر چہرہ پہ ابتک عزم صمیم کے آثار ظاہر تھے جس سے ڈارجینسن اس کی فطری بہادری کا اندازہ کیئے بغیر نہ رہ سکا۔ وہ ایک جہاندیدہ اور تجربہ کار شخص تھا۔ وہ اچھی طرح سمجھتا تھا کہ ایسے ضدی جوان سے کوئی بات معلوم نہ ہو سکے گی۔ پھر بھی اس نے اصرار کیا۔
"موسیو ایک آخری موقعہ دیتے ہیں۔" اس نے کہا۔ "اس کے بعد ہم سختی کرنے پر مجبور ہوں گے۔"
گیسٹن نے اسکی طرف حقارت کی نظر سے دیکھا پھر کہنے لگا "آپ ناحق مجھے بہکانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اسے مدتیں خدا کو حاضر ناظر جان کر قسم کھاتا ہوں کہ اگر آپ لوگ مجھے اذیت دیں گے تو میں کسی طرح کا جواب نہیں دونگا۔ بلکہ اگر ممکن ہوا تو سانس بند کر کے مر جانے کی کوشش کروں گا۔ جسے موت کی پرواہ نہ ہو وہ ان عامہ شکنجوں کو کیا سمجھتا ہے؟"
ڈارجینسن نے اپنے آدمیوں کو اشارہ کیا اور وہ گیسٹن کے قریب آ بڑھے گئے۔ انہیں دیکھ کر گیسٹن کا استقلال اور بڑھ گیا۔ پرسکون تبسم کے ساتھ اس نے انہیں اپنا کوٹ اور ہتھکڑی اتارنے میں مدد دی۔
"کیا پہلے پانی کا طریق شروع کیا جائے؟" آدمیوں میں سے ایک نے پوچھا۔
"ہاں پہلے یہی ہو۔" ڈارجینسن بولا۔
انھوں نے آہنی حلقوں میں رسیاں ڈالیں۔ بنچ کو ان کے درمیان لاکر رکھ دیا۔ اور پانی کی بوتلیں بھر کر پاس رکھ لیں۔ گیسٹن کے استقلال میں پھر بھی فرق نہیں آیا۔

اس اثنا میں ڈارجینن کسی گہری سوچ میں کھڑا رہا۔ قریباً ۵ منٹ یہ حالت رہی - یہ عرصہ شو یلیر کو ایک عمر کے برابر طویل معلوم ہوا۔

"اچھا جانے دو۔" ڈارجینن نے آخر بے اطمینانی کے لہجہ میں کہا۔ "اور قیدی کو واپس جیلخانہ میں لے چلو۔"

باب - ۲۶

جیل خانہ کی زندگی

پہلے گیسٹن کے جی میں آئی۔ کہ اس شخص کا شکریہ ادا کرے۔ مگر پھر اس خیال سے رک گیا۔ کہ کہیں اسے میرے خوفزدہ ہو جانے کی علامت نہ سمجھا جائے۔ پس اس نے ٹوپی اور کوٹ اٹھایا اور جس رستہ سے یہاں آیا تھا۔ اسی سے واپس بیسٹیل میں پہنچ گیا۔

دل میں کہنے لگا "مجھے ایک خاندانی آدمی سمجھ کر انہوں نے اذیت دینا مناسب نہیں سمجھا اب وہ مجھ پر مقدمہ چلا کر سزائے موت کا حکم دینگے۔"

لیکن اس ناقابل برداشت اذیت کے مقابلہ میں جس کی تفصیل ڈارجینن نے بیان کی۔ موت ایک بالکل بے ضرر چیز معلوم ہوتی تھی۔

واپس اپنے کمرہ میں داخل ہوا۔ تو گیسٹن کو وہی چیزیں جو ایک گھنٹہ پہلے خوفناک اور تکلیف دہ معلوم ہوتی تھیں۔ فرحت افزا نظر آئیں۔ اس مرتبہ جب تو پھر گیا تھا تو یہیں جیل کا کمرہ نہایت خوشنما تھا۔ آس پاس کا منظر، نہایت دلفریب معلوم ہونے لگا۔ دیواروں کے جو نشان یاس افزا تھے اس کوٹھری کے ہولناک سامان کو دیکھنے کے بعد بالکل معمولی نظر آتے تھے۔

قریباً ایک گھنٹہ بعد جیلخانہ کا میجر ایک پہرہ دار کے ساتھ گیسٹن کو لینے آیا۔

"میری رائے میں" گیسٹن نے دل میں سوچا "گورنر کی دعوت محض رفع شک کا بہانہ تھی۔ اب یہ لوگ مجھے اپنے ساتھ کسی تاریک تہ خانہ میں لے جائینگے۔ اور مجھے سسک سسک کر مرنے کیلئے وہاں چھوڑ دینگے۔ اچھا جو خدا کو منظور ہے۔" اور وہ بڑے استقلال کے ساتھ میجر کے پیچھے چلنے لگا۔ ہر وقت کسی تاریک غار میں گرنے کا خوف لگا ہوا۔ ہونٹوں پہ ہیلین کا نام تھا اس لئے کہ وہ چاہتا تھا دم آخر میں اسی کا نام ورد زباں رہے۔

مگر رستہ میں کوئی غیر معمولی واقعہ یا حادثہ پیش نہیں آیا۔ اور وہ تھوڑی دیر میں گورنر کے مکان پر پہنچ گیا۔

ایم ڈیلا نے خود اس کے ملنے کے لئے باہر آیا۔

"شوبلیر آپ ایک مرد شریف کی حیثیت میں مجھ سے اقرار کریں" اس نے گیبسٹن سے کہا "کہ جب تک میرے مکان پر ہیں۔ فرار ہونے کی کوشش نہ کرینگے" پھر وہ مسکرا کر کہنے لگا "یہ وعدہ اسی وقت تک کے لئے ہے کہ آپ میرے مکان میں رہیں۔ جب آپ اپنے کمرہ میں پہنچ جائیں۔ تو اس کا اثر باطل ہو جائے گا۔ یہ وعدہ محض اس لئے حاصل کیا جاتا ہے کہ میں چاہتا ہوں کچھ عرصہ تک آپ کی صحبت سے فیضیاب ہوتا رہوں۔"

"میں سچے دل سے اس کا اقرار کرتا ہوں کہ آپ کے مکان سے ہرگز فرار ہونے کی کوشش نہ کرونگا۔" گیبسٹن نے کہا۔

"بس تو قدم رنجہ فرمایئے۔ آپ ہی کا انتظار ہے۔"

اور وہ گیبسٹن کو ساتھ لیکر ایک آراستہ کمرہ میں داخل ہوا جس میں کئی آدمی پہلے سے جمع تھے۔

"صاحبان ایم لا شوبلیر گیبسٹن ڈاچانلے تشریف لاتے ہیں۔" گورنر نے نوجوان قیدی کا حاضرین سے تعارف کراتے ہوئے کہا۔ اور اس کے بعد خود گیبسٹن کی واقفیت کے لئے حاضرین کے نام ترتیب وار لینے شروع کئے:۔

"ایم لاڈیوک ڈارشیلیو۔ ایم لاکاونٹ ڈالاول۔ ایم لاشوبلیر ڈومسنل۔ ایم ڈامالیتریو۔"

"آہ!" گیبسٹن نے مسکرا کر کہا "سیلامیر کی سازش کے سارے ارکین۔"

"جی ہاں ایم اور میڈم ڈومین اور پرنسل آف سیلامیر کے سوا۔" ابی برگاڈ نے ادب سے سر کو حرکت دے کر کہا۔

"آہ موسیو!" گیبسٹن نے ملامت آمیز لہجہ میں کہا "آپ بہادر ڈوہارمنشل اور فاضل میڈیموازل ڈیلانے کو بھول گئے۔"

"ڈوہارمنشل زخموں کے باعث صاحب فراش ہیں۔" برگاڈ نے کہا۔

"اور میڈموازل ڈیلانے . . ." شوبلیر ڈومسنل نے جس کا چہرہ خوشی سے سرخ ہو گیا تھا۔ کہا "لیجئے وہ تشریف لے آئیں۔ انھوں نے آج شریک طعام ہو کر ہماری عزت افزائی کی ہے۔"

"موسیو۔ مجھے بھی میڈموازل کی خدمت میں پیش کیجیئے۔" کیپٹن کہنے لگا۔ "تبدیلوں میں کسی طرح کی رسمی پابندیاں نہ ہونی چاہئیں۔"

ڈومنل نے اس کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیکر کیپٹن کو میڈموازل ڈیلانس کے روبرو پیش کیا۔ اس آزادی۔ اس بے تکلفی اور اس پر لطف صحبت کو دیکھ کر کیپٹن اپنے تعجب کو روکنے سے قاصر رہا۔

"شولیبر" گورنر جیل نے اسے متعجب دیکھ کر کہا۔ "معلوم ہوتا ہے آپ بھی پیرس کے تین خوشحال باشندوں کی طرح قید یوں کے متعلق مجھ سے بدگمانی رکھتے تھے۔"

"نہیں موسیو" کیپٹن نے جواب دیا۔ "لیکن اس کا مجھے شک تھا کہ میں آپ کی دعوت میں شریک ہونے کی عزت حاصل کر سکوں گا۔"

"کیوں؟"

"کیا آپ معمولاً اپنے قیدیوں کی بھوک تازہ کرنے کے لئے انہیں اتنا لمبا چکر دیا کرتے ہیں جیسا آج مجھے دیا گیا؟"

"اوہ۔ کیا آپ ہی کو در اور پیشتر اذیت گاہ کی طرف لے جا رہے تھے؟" میڈموازل ڈیلانے نے کہا۔

"ہاں میڈموازل وہ میں ہی تھا۔ اور یقین جانیئے کہ اتنی ہی سخت رکاوٹ مجھے ایسی پر لطف صحبت میں شریک ہونے سے باز رکھ سکتی تھی۔"

"افسوس یہ باتیں میرے حلقہ انتظام سے باہر ہیں۔" گورنر نے کہا۔ "خدا کا شکر ہے۔ کہ میں جج نہیں۔ سپاہی ہوں۔ جیسا کہ مسٹر وکا قول ہے۔ ان دونو عہدوں میں امتیاز قائم کرنا ضروری ہے۔ میرا کام آپ لوگوں کو یہاں رکھنا اور آپکے عرصہ قیام کو جہاں تک ممکن ہو خوشگوار بنانا کہ تاکہ پھر بھی زیارت ہو سکے۔ لیکن ایم فارجینن کا کام لوگوں کو اذیت دینا۔ پھانسی پر لٹکوانا قتل کرانا۔ اور ہر قسم کی تکالیف پہنچانا ہے۔ خیر یہ اپنا اپنا کام ہے۔ اور کسی کو دوسرے کے فرض پر معترض نہ ہونا چاہیئے۔ میڈموازل ڈیلانے کھانا تیار ہے۔ کیا آپ میرا بازو لینا منظور کرینگی؟ شولیبر ڈومنل میں آپ سے معافی چاہتا ہوں۔ آپ شاید مجھے سخت گیر سمجھیں۔ لیکن میزبان کی حیثیت میں مجھے خاص حقوق حاصل ہیں۔ صاحبان تشریف رکھیئے۔"

"قید خانہ بھی کتنی خوفناک جگہ ہے۔" رشبلیو نے آہستگی سے اپنی آستینیں الٹتے ہوئے

کہا۔ "غلامی۔ زنجیریں۔ بیڑیاں اور کیا کچھ نہیں؟"

"فرمائیے۔ یہ خاص بیئر آپ کی خدمت میں پیش کروں؟" گورنر نے ایک قاب پیش کرتے ہوئے کہا

"میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔" ڈیوک نے جواب دیا۔ "آپ کا باورچی اعلےٰ درجہ کا ماہر ہے

اور مجھے یہ سوچ کر کئی بار رنج ہوتا ہے کہ میرا اپنا آدمی سارنٹو جیسا ماہر کیوں نہ ہوا۔ ورنہ یہاں ٹھہر کر

وہ کھانا تیار کرنے کے کئی نہایت عمدہ طریقے سیکھ لیتا۔"

"لیجئے۔ یہ شامپین حاضر ہے۔" ڈیلانٹ نے کہا "میں نے اسے براہ راست اٹلی سے منگایا ہے۔"

"آپ مجھے اس کے ملنے کا پتہ ضرور بتائیے۔" رشیلیو کہنے لگا۔ "کیونکہ اگر ریجنٹ نے میرا سر قائم

رہنے دیا۔ تو میں اس کے سوا اور کوئی چیز نہیں پیوں گا۔ یہاں رہنے سے مجھے اس کی عادت ہو

گئی ہے۔ اور میں عادت کا غلام ہوں۔"

"صاحبان" گورنر نے کہا "سارے حضرات رشیلیو کی مثال سے سبق حاصل کر سکتے ہیں

وہ میرے نہایت وفادار دوست ہیں۔ اور اگر یہاں گنجائش سے زیادہ آدمی نہ ہوں۔ تو میں ان کا

کمرہ انہی کے لئے خالی رکھتا ہوں۔"

"کیا عجب ظالم ریجنٹ ہم میں سے ہر ایک کو یہاں اپنا کمرہ مخصوص رکھنے پر مجبور کرے" برگاڈ

کہنے لگا۔

"موسیو ڈیلانے۔" لاول نے غصے کے لہجہ میں کہا "کیا آپ ہی کے حکم سے مجھے آج رات دو بجے

بیدار کیا گیا تھا؟ اور کیا گیا تھا تو کس لئے؟"

"موسیو۔ اس میں میرا کچھ قصور نہیں۔ آپ ان اصحاب و خواتین کو اس کے لئے ذمہ دار

سمجھیں۔ جو میرے اصرار کے باوجود پر امن نہیں رہتے۔"

"کیا ہم؟" سارے مہمانوں نے یک زبان ہو کر کہا۔

"ہاں۔ ہاں" گورنر نے جواب دیا۔ "آپ سب لوگ قواعد کی خلاف ورزی کرتے ہیں۔ اور مجھے

ہمیشہ آپ کی خط و کتابت اور رسل و رسائل کے متعلق شکایات موصول ہوتی رہتی ہیں۔"

رشیلیو ہنسا۔ ڈومسنل اور میڈموازل کے چہرہ کی رنگت سرخ ہو گئی۔

"لیکن خیر ہم اس کا ذکر کھانا کھانے کے بعد کریں گے۔ ... اچھا ڈاچاٹ آپ شراب نہیں پیتے؟"

"میں آپ کی گفتگو سن رہا ہوں۔"

"یوں کہئے کہ آپ محو خیال ہیں۔ معاف کیجئے۔ آپ مجھے اس طرح غلط فہمی میں نہیں ڈال

سکتے ہیں"

"کس بارہ میں؟" مالیزو نے پوچھا۔

"میرے دوست معلوم ہوتا ہے آپ تقاضائے عمر سے محسوسات میں بھی کمزور ہو رہے ہیں ورنہ با آسانی سمجھ سکتے تھے۔ کہ ایم ڈاچا نٹلے کو اس کے سوا جس سے انہیں محبت ہے۔ اور کس کا خیال ہو سکتا ہے۔"

"کہیئے ایم ڈاچا نٹلے آپ کی کیا رائے ہے؟" رشیلیو نے مذاق کی راہ سے پوچھا۔ "کیا آپ بدن کے روح سے جدا ہونے پر سر کے بدن سے جدا ہونے کا فعل قابل ترجیح نہیں سمجھتے؟"

"ہاں مگر" لاوال گفتگو کا رُخ بدلتے ہوئے کہنے لگا۔ "دربار کے متعلق کیا خبر ہے؟ بادشاہ سلامت کا بھی کچھ حال معلوم ہوا؟"

"صاحبان میں آپ سے معافی چاہتا ہوں۔" گورنر جیل خانہ نے کہا۔ "ازراہ کرم اس جگہ سیاسی معاملات پر بحث نہ کیجئے۔ آپ کو اختیار ہے کہ شاعری، فنون لطیفہ، فن حرب۔ آپ چاہیں تو جیلخانہ بیسٹیل کے متعلق بھی بحث کر سکتے ہیں۔ لیکن جہاں تک ممکن ہو سیاسی امور کو دور ہی رہنے دیجئے۔"

"اچھا تو ہم بیسٹیل کے متعلق گفتگو کرتے ہیں۔" رشیلیو کہنے لگا۔ "یہ کہیئے۔ کہ آپ نے پیاڈور کا کیا کیا؟"

"مجھے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ انہوں نے مجھے اُن کو ایک تاریک کوٹھری میں بند کرنے پر مجبور کر دیا۔"

"کیوں۔ کیا ہوا تھا؟"

"انہوں نے اپنے پہرہ دار پر ہاتھ اٹھایا تھا۔"

"مگر کیا آپ بتا سکتے ہیں یہ حکم کب سے جاری ہوا۔ کہ کوئی مرد شریف اپنے نوکر کو ادب نہ سکھا سکے؟" رشیلیو بولا۔

"موسیو ڈاڈیوک" ڈیلا نے مسکرا کر کہنے لگا "جیل خانہ کے کارکن بادشاہ سلامت کے نوکر ہیں کسی اور کے نہیں۔"

"بلکہ یوں کہیئے کہ ریجنٹ کے۔"

"جو نہایت خفیف امتیاز ہے۔"

"ہاں مگر بالکل درست ہے۔"

"ایم ڈالاول۔ میں چمبرٹن کا جام آپ کی خدمت میں پیش کروں؟"

"ہاں اگر آپ بادشاہ کا جام صحت پینے میں میرے شریک ہوں۔"

"مجھے عذر نہیں۔ بشرطیکہ بعد میں آپ ریجینٹ کا جام صحت پینے میں میرے شریک ہوں۔"

"موسیو" لاول کہنے لگا "مجھے کچھ زیادہ پیاس نہیں ہے۔"

"ممکن ہے۔ کیونکہ آپ ابھی سرہامنس کی بھیجی ہوئی شراب پی چکے ہیں۔"

"کیا ریجینٹ کی بھیجی ہوئی؟"

"ہاں انہی نے کل بھیجی تھی۔"

"اس صورت میں" برگاڈ نے اپنا گلاس فرش پر لنڈھاتے ہوئے کہا "میں اس زہر کو پینا نہیں چاہتا۔"

"اوہ! مالینرو کہنے لگا "مجھے معلوم نہ تھا۔ کہ چھوٹے معاملات میں بھی آپ ایسے مجذوبانہ خیال رکھتے ہیں۔"

"ابھی آپ نے غلطی کی۔ کہ اس شراب کو گرا دیا" رشیلیو نے کہا "میں کہہ سکتا ہوں کہ ایسی عمدہ شراب آپ کو قصر شاہی میں بھی نہیں ملتی۔ اگر آپ کے نزدیک اس کا پینا بے جا تھا۔ تو آپ اسے کسی دوست کو پیش کرتے۔ یا بوتل ہی میں ڈال دیتے۔ میں نے سکول میں پڑھا تھا۔ کہ شراب کا ضائع کرنا گناہ ہے۔" یہ آخری فقرہ اس نے لاطینی میں کہا۔

"ایم لاڈیوک" برگاڈ کہنے لگا "معلوم ہوتا ہے۔ لاطینی زبان آپ کو ویسی اچھی نہیں آتی جیسے ہسپانی۔"

"اور فرانسیسی اس سے بھی کم۔ میں اُسے سیکھنا چاہتا ہوں۔"

"یہ ایک طویل اور تکلیف دہ عمل نہ ہوگا۔ بہتر ہو کہ آپ کسی مدرسہ میں داخل ہو جائیں۔"

"اور کیا آپ ہسپانوی بول سکتے ہیں؟" رشیلیو نے چانلے سے پوچھا۔

"موسیو خبر مشہور ہے۔ کہ میں اس زبان کی ناآشنائی کے باعث ہی یہاں پہنچا ہوں۔"

"صاحبان" گورنر جیل نے کہا "آپ پھر سیاسی مضامین کی طرف آ رہے ہیں۔ ناچار میں میز سے اُٹھ کر چلا جاؤں گا۔"

"اس صورت میں" رشیلیو کہنے لگا "میڈموازل ڈیلانے سے کہیے۔ کہ وہ ریاضی پر تقریر

شروع کریں۔ اس پر کسی طرح کا اعتراض نہ ہوگا۔"
میڈموازل ڈیلانے چونک گئی۔ وہ ڈوسنل سے دبی زبان میں گفتگو کر رہی تھی۔ جس کی وجہ سے میسن ردوج کے سینہ میں رقابت کی آگ بھڑک رہی تھی۔ کیونکہ وہ بھی اس کے طلبگاروں میں تھا۔
کھانا ختم ہوا۔ تو گورنر ہر ایک قیدی کو اس کے اپنے کمرہ میں پہنچانے گیا۔ جب کیسٹن کی باری آئی۔ تو اس نے ایم ڈیلانے سے کہا "کیا آپ میرے لئے استرا مہیا کر سکیں گے۔ ایسی شستہ صحبت میں بال بنائے بغیر شریک ہونا غیر موزون نظر آتا ہے۔"
"موسیو ڈاشو بلیر" گورنر نے کہا "میں اس کی ضرورت تو تسلیم کرتا ہوں۔ مگر افسوس کہ لفٹننٹ پولیس کی مرضی کے بغیر اس جگہ کے رہنے والوں میں سے کسی کو حجامت بنانے کی اجازت نہیں۔ ہاں آپ اسکی درخواست پیش کریں تو غالباً اجازت مل جائے گی۔"
"تو کیا ان تمام اصحاب کو جو یہاں جمع تھے۔ یہ رعایت بعد درخواست دی گئی ہے؟ میں نے دیکھا اُن سب کے بال بنے ہوئے تھے۔"
"ہاں ان سب کو اسکی اجازت حاصل کرنی پڑی تھی۔ ورنہ پہلے ایک۔ ماہ تک ڈیوک وار شیلیو کی داڑھی کسی بطریک کی داڑھی کی طرح بڑھ گئی تھی۔"
"حیرت ہے کہ ایک طرف اتنی آزادی۔ اور دوسری جانب اس طرح کی سختی۔"
"موسیو میں انہی اختیارات سے کام لے سکتا ہوں جو مجھے حاصل ہیں۔ اور وہ اختیارات اتنے محدود ہیں کہ میں کسی کو کتاب۔ استرا یا قلم مہیا نہیں کر سکتا۔ البتہ جن شخصوں کو چاہوں اپنے دسترخوان پر مدعو کر سکتا ہوں۔ اور اس میں بھی یہ بات ملحوظ رہنی چاہیئے۔ کہ یہ محض ایک رعایت ہے حق نہیں۔ بات یہ ہے کہ میرا فرض ہے کہ اگر میں گورنمنٹ کے خلاف کچھ سنوں تو حکام کو اس کی اطلاع دوں۔ لیکن چونکہ میں قیدیوں کو سیاسی امور پر بحث کرنے کا موقعہ ہی نہیں دیتا۔ اس لئے اس فرض کو انجام دینے کی نوبت نہیں آتی۔"
"لیکن موسیو" کیسٹن نے کہا "کیا اس کا اندیشہ نہیں ہے۔ کہ قیدیوں کے ساتھ آپ کی یہ بے تکلفی شاید آپ کو بعض ایسی رعایتوں پر راغب کر دے۔ جو گورنمنٹ کی منشاء کے خلاف ہوں؟"
"میرے دوست میں اپنے فرض کو اچھی طرح پہچانتا ہوں۔ اور کبھی اس کی حدود سے باہر نہیں جاتا جو کچھ میں کرتا ہوں۔ وہ دربار کی منشاء کے مطابق ہوتا ہے۔ اور اس کے لئے کبھی کوئی قیدی مجھ سے بدظن نہیں ہوا۔ میں امید کرتا ہوں آپ بھی نہیں ہونگے۔"

"آپ کا انتباہ غیر ضروری ہے۔" گیبسٹن نے کہا "اس لئے کہ میں اتنی راحت جیسی آج آپ کی عنایت سے حاصل ہوئی ہے عرصہ دراز تک حاصل نہ کر سکوں گا۔"

"غالباً دربار میں آپ کا کوئی مددگار ہے؟"

"کوئی نہیں۔"

"پھر کیا آپ موقعہ کا انتظار کرینگے؟"

"جو کبھی میرے حق میں اچھا ثابت نہیں ہوا۔"

"کیا عجب کہ اب وہ آپ کو تکلیف دینے سے عاجز آگیا ہو۔"

"موسیو میں برٹین ہوں۔ اور ہم برٹین لوگ خدا کی ذات کے سوا کسی پر بھروسہ نہیں رکھتے۔"

"میرے دوست موقعہ کے لفظ سے میرا اشارہ خدا ہی کی طرف تھا۔"

گیبسٹن اپنے کمرہ میں پہنچا تو وہ ایم ڈیلانے کے حسن اخلاق سے بہت خوش تھا۔

باب ۲۷

حراست کی اٹھکھیلیاں

اس سے پہلی رات گیبسٹن نے شمع کے لئے درخواست کی تھی۔ جس کے جواب میں اس سے کہا گیا۔ کہ قیدیوں کے لئے روشنی مہیا کرنا خلاف قاعدہ ہے۔ اس لئے آج اس نے پھر یہی سوال کرنا نامناسب سمجھا۔ اور چپ چاپ چارپائی پر لیٹ گیا۔ صبح کمرہ اذیت کے سامان کو دیکھنے کے بعد اس میں بڑی حد تک فلسفیانہ قناعت پیدا ہو گئی تھی۔

آج رات وہ قوت ارادی یا دلیری کے زیر اثر نہیں بلکہ شباب کی فطری لاپروائی کے باعث بالکل بے خبر سویا۔

معلوم نہیں اس طرح سوئے کتنی دیر گذری تھی۔ کہ وہ یکایک ایک گھنٹی کی آواز سن کر بیدار ہوا جو غالباً اسی کے کمرہ میں بج رہی تھی۔ اگرچہ آنکھیں کھل لینے پر بھی اسے گھنٹی نظر آئی۔ نہ اس کو بجانے والا۔ مگر شاید اس کی وجہ یہ ہو کہ کمرہ میں دن کے وقت ہی کافی تاریکی رہتی تھی۔ جو رات کو اور زیادہ ہو جاتی تھی۔ گھنٹی اسی طرح صاف مگر دبی آواز سے بجتی رہی۔ معلوم ہوتا تھا اس کو بجانے والا ڈرتا ہے کہ کوئی اس کی آواز نہ سن لے۔ گیبسٹن نے غور کیا تو معلوم ہوا کہ آواز آتشدان کی طرف سے

آ رہی ہے۔
چارپائی سے اٹھ کر وہ آتشدان کے قریب پہنچا۔ اور اب اسے یقین ہوگیا کہ میرا خیال صحیح ہے۔
اتنے میں اس طرح کی آواز سنائی دی گویا کوئی فرش کے نیچے رہ رہ کر کسی کند اوزار سے ضربیں
لگا رہا ہے۔
صاف ظاہر تھا کہ یہ باتیں قیدیوں میں باہمی اشاروں کا درجہ رکھتی ہیں۔
کھڑکی کے پاس جا کر گسیٹن نے سبز سرج کا پردہ ہٹایا کہ چاند کی روشنی اچھی طرح کمرہ میں داخل
ہونے لگے۔ اس روشنی میں اسے کوئی چیز کھڑکی کی سلاخوں کے باہر دھاگے سے لٹکتی نظر آئی۔
"خوب" اس نے اپنے دل سے کہا۔ "معلوم ہوتا ہے۔ اس بیکاری میں بھی کچھ مصروفیت نکل
آئے گی۔ لیکن مجھے ان سب چیزوں کی طرف باری باری توجہ دینی چاہیئے۔ سب سے پہلے گھنٹی کی آواز
سنائی دی تھی اس لئے اول اس کا حال معلوم کرنا لازم ہے۔"
آتشدان کے پاس جا کر اس نے ہاتھ بڑھایا۔ تو وہ ایک رسی سے لگا جس کے سرے پر گھنٹی
بندھی ہوئی تھی۔ اس نے اسے کھینچنے کی کوشش کی۔ مگر کامیاب نہ ہوا۔
"آپ ہیں کیا؟" آتشدان کے اوپر سے کسی کی آواز سنائی دی۔
"ہاں" گسیٹن نے جواب دیا۔ "کہیئے آپ کیا چاہتے ہیں؟"
"صرف آپ سے گفتگو کرنا۔ اور کچھ نہیں۔"
"بہت اچھا۔ میں حاضر ہوں۔"
"کیا آپ ایڈورڈ اچانلے ہیں جو صبح کے کھانے میں ہمارے ساتھ شریک تھے؟"
"ہاں موسیو۔"
"آپ مجھے اپنا خادم سمجھیئے۔"
"اور آپ مجھے اپنا"
"مگر یہ کہیئے برٹینی کے معاملات کا کیا حال ہے؟"
اس وقت تو وہ بیسٹیل میں سمائے ہوئے ہیں۔"
"خوب۔" اور اب گسیٹن کو اس آواز میں دلی مسرت کی جھلک معلوم ہوئی۔
"معاف فرمائیے۔" اس نے کہا۔ "مگر آپ کو ان معاملات سے کیا دلچسپی ہے؟"
"بات یہ ہے جس وقت برٹینی میں معاملات کی حالت خراب ہو تو ہم سے اچھی طرح سلوک

کیا جاتا ہے، اور جب چھپی ہو تو بری طرح۔ چند دن گذرے کسی معاملہ کے متعلق جس کا مجھے علم نہیں لیکن جسے حکام ہوا سے منسوب کرتے تھے۔ انہوں نے مجھے ایک تاریک کوٹھری میں رکھتا دیا۔"

"میں جانتا ہوں وہ معاملہ کیا تھا۔" گیسٹن نے اپنے آپ سے کہا۔ پھر وہ بلند آواز سے کہنے لگا "موسیو اطمینان فرمائیے کہ برٹین کے معاملات سرِ دست بہت خراب حالت میں ہیں۔ اور غالباً یہی وجہ ہے کہ آج ہم سب کو شرکیہ دعوت ہونے کا موقعہ ملا۔"

"موسیو! کیا آپ کو بھی شریر سمجھا گیا۔ ہے ہے؟"

"میرا خیال ہے۔"

"میں اس تکلیف کے لئے آپ سے معذرت چاہتا ہوں۔"

"بخلاف ازیں میں آپ سے معافی کا طلبگار ہوتا ہوں۔ کیونکہ کمرہ کی چھت کے نیچے کوئی آدمی بیقرار ہو رہا ہے۔ وہ میرے فرش کے نیچے اس زور کی ضربیں لگاتا ہے کہ اندیشہ ہے چھت کی لکڑی نہ ٹوٹ جائے۔ اجازت دیجئے کہ میں اسے جواب دے لوں۔"

"شوق سے دیجئے۔ اگر میرا اندازہ غلط نہیں تو یہ مارکوئیس ڈاکمپیاڈو ہوگا۔"

"بہرحال اس کی تصدیق کرنا مشکل ہے۔"

"اتنا مشکل نہیں جس قدر آپ سمجھتے ہیں۔"

"کیسے؟"

"کیا وہ کسی خاص طریق پر ضربیں نہیں لگا رہا ہے؟"

"ہاں تو کیا ان ضربوں کا بھی کچھ مطلب ہے؟"

"یقیناً ہم لوگ انہی طریقوں سے گفتگو کرتے ہیں۔"

"ازراہ عنایت مجھے اس کا مطلب سمجھنے کی ترکیب بتا دیجئے۔"

"یہ بہت مشکل نہیں۔ ابجد میں ہر ایک حرف کا نمبر ہوتا ہے۔"

"ہاں۔"

"ہمارے حروف ۲۴ ہیں۔"

میں نے کبھی گنتی نہیں کی۔ لیکن آپ کا خیال یقیناً صحیح ہوگا۔"

"بس تو "ا" کے لئے ایک ضرب "ب" کے لئے دو۔ اور "ج" کے لئے تین وعلیٰ ہذا القیاس"

"میں سمجھ گیا لیکن گفتگو کا یہ ذریعہ بلاشبہ طویل ثابت ہوتا ہوگا۔ اس کے علاوہ میں دیکھتا

ہوں کہ کھڑکی کے باہر ایک رسی لٹک رہی ہے جس کی حرکت سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ کوئی میری توجہ حاصل کرنے کے لئے سخت بیقرار ہے۔ اس لئے میرا ارادہ ہے کہ فرش پر ایک دو ضربیں لگا کر اس شخص کو جو نچلی منزل میں ہے۔ یہ بتادوں کہ میں نے تمہارا مطلب سمجھ لیا ہے۔ پھر اس کے بعد رسی کی طرف جاؤں۔"

"موسیو۔ اسی طرح کیجئے۔ کیونکہ اگر میں غلطی پر نہیں ہوں۔ تو وہ رسی میرے لئے بہت بڑی اہمیت رکھتی ہے۔ لیکن پہلے فرش پر تین بار ضرب لگا دیجئے۔ اس کا مطلب یہ ہوگا کہ اس شخص کو جو آپ سے نچلی منزل میں ہے۔ انتظار کرنا چاہیئے۔ پھر جب آپ کو فرصت ہو تو اسے کسی نئے اشارے سے متوجہ کر کے گفتگو شروع کر سکتے ہیں۔"

گیسٹن نے اپنی کرسی کی ایک ٹانگ سے فرش پر تین بار ضرب لگائی۔ جس سے نچلی منزل میں خاموشی ہوگئی۔

اس کے بعد وہ اس کھڑکی کے پاس گیا جس کے باہر رسی لٹک رہی تھی۔

کھڑکی چونکہ اونچی تھی اس لئے سلاخوں تک پہنچنا دقت طلب تھا۔ لیکن آخر بڑی کوشش سے وہ ان کے اندر ہاتھ ڈالنے میں کامیاب ہوگیا۔ رسی کو پکڑا تو کسی نے اس کو آہستگی سے اوپر کی طرف کھینچا جس کا مطلب یہ جتلانا تھا۔ کہ میں سمجھتا ہوں آپ رسی کے پاس آگئے ہیں۔

رسی میں کوئی چیز لٹک رہی تھی۔ گیسٹن نے اسے سلاخوں کی راہ سے پکڑا تو وہ ایک پیکٹ نکلا جسے کھولا تو معلوم ہوا کہ اس میں ایک کتاب اور مٹھائی کا بھرا ہوا برتن ہے۔ برتن کے اوپر جو کاغذ لپٹا ہوا تھا۔ اس پر کچھ لکھا ہوا تھا۔ مگر تاریکی میں وہ اسے پڑھ نہیں سکا۔

رسی کی حرکت سے معلوم ہوتا تھا۔ کہ جواب کا انتظار ہے۔ گیسٹن نے اسی سابقہ طریقہ پر عمل کر کے کمرہ کے ایک کونے سے جھاڑو اٹھایا اور اس سے چھت پر تین بار ضرب لگائی۔

جیسا کہ ناظرین کو معلوم ہے۔ اس کا مطلب یہ تھا۔ کہ آپ کو ذرا صبر کرنا چاہیئے۔

بالائی منزل کے قیدی نے رسی جس سے پیکٹ کھول لیا گیا تھا۔ اوپر کھینچ لی۔ اور گیسٹن پھر آتشدان کے پاس گیا۔

"موسیو آپ سنتے ہیں کیا؟" اس نے کہا۔

"ہاں کہیئے۔"

"اس رسی کی مدد سے مجھے مٹھائی کا ایک برتن اور کتاب ملی ہے۔"

"کیا ان کے ساتھ کوئی تحریر بھی ہے؟"

"کتاب کی نسبت تو میں کہہ نہیں سکتا۔ البتہ مٹھائی کے برتن پر ایک رقعہ موجود ہے۔ بدقسمتی سے تاریکی میں اسے پڑھنا دشوار ہے۔"

"اچھا تو ٹھیرئیے۔ میں آپ کے لئے روشنی بھیجتا ہوں۔" اسی آدمی نے کہا۔

"لیکن میں نے سنا تھا یہاں روشنی ممنوع ہے۔"

"ہاں مگر کئی ممنوع چیزیں حاصل کی جاسکتی ہیں۔"

"تو بھیجئے۔ میں بھی اس کا مضمون جاننے کے لئے آپ کی طرح بیتاب ہوں۔" یہ کہکر گیسٹن نے جواب سردی محسوس کرنے لگا تھا۔ کپڑے پہننے شروع کردیے۔

دفعتاً اسے آتشدان میں روشنی نظر آئی۔ دیکھا تو وہی گھنٹی اب چراغ کی صورت میں اُتر رہی تھی یہ تبدیلی نہایت آسانی کے ساتھ کرلیگئی تھی۔ یعنی اس طرح کہ گھنٹی کو اُلٹا کرکے اس میں تھوڑا تیل ڈال دیا گیا۔ اور تیل میں بتی رکھ کر جلادی گئی۔

گیسٹن کو اس ذہانت پر اتنی خوشی ہوئی۔ کہ ایک لمحہ کے لئے وہ کتاب اور مٹھائی کے برتن کو بالکل بھول گیا۔ اور اپنے ہمسایہ سے کہنے لگا "موسیو کیا میں پوچھ سکتا ہوں کہ آپ نے یہ سامان کس طرح حاصل کیا؟"

"بالکل سادہ طریق پر۔ گھنٹی میں نے مانگ کر حاصل کرلی تھی۔ تیل تھوڑا تھوڑا کرکے اپنے کھانے سے بچا لیا۔ رومال کے کپڑے کی بتی بنانا کچھ بھی مشکل نہ تھا۔ دیاسلائی میں گورنر کے ہاں سے چرالایا تھا۔ اور وہ چاقو میرے پاس پہلے سے موجود ہے۔ جس سے میں نے یہ سوراخ تیار کیا جس میں سے آپ کے ساتھ گفتگو کر رہا ہوں۔"

"موسیو میں آپ کی ذہانت کی داد دیتا ہوں۔ بے شک آپ صاحب ایجاد ہیں۔"

"میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اب مہربانی سے یہ دیکھئے۔ کہ وہ کتاب کونسی ہے۔ اور مٹھائی کے برتن پر جو کاغذ لپٹا ہوا ہے۔ اس میں کیا لکھا ہے؟"

"موسیو۔ کتاب ورجل ہے۔"

"ٹھیک ہے۔ اس نے یہی بھیجنے کا وعدہ کیا تھا۔" شخص مذکور نے خوشی کے لہجہ میں کہا گو شویلیر نہیں سمجھ سکا۔ کہ ایک ورجل کی وصولی پر اس قدر اظہار مسرت کی کیا ضرورت تھی

"اچھا تو اب آپ اس مٹھائی کے برتن کو دیکھیں۔" شخص مذکور نے کہا۔

"جی ہاں دیکھتا ہوں۔ سنئے اس پر یہ عبارت لکھی ہوئی ہے :۔
"موسیو لاشویلیر میں نے جیلخانہ کے لفٹنٹ سے سنا ہے۔ کہ آپ اس کمرہ میں رہتے ہیں۔ جو میرے کمرہ کے عین نیچے پہلی منزل پر واقع ہے۔ یہاں رہتے ہوئے قیدیوں کو ایک دوسرے کی مدد کرنی چاہیئے۔ یہ مٹھائی میں آپ کے لئے بھیجتی ہوں۔ اور کتاب آپ شویلیر ٹروسنل کے پاس پہنچا دیں جن کے کمرہ کا آتش دان صحن کی طرف واقع ہے ۔"
"بس مجھے اسی کی امید تھی ۔" اس قیدی نے جس نے آتشدان کی راہ سے گھنٹی لٹکائی تھی۔ کہا کھانا کھانے کے وقت مجھ سے وعدہ کیا گیا تھا۔ کہ پیغام بھیجا جائے گا ۔"
"تو کیا آپ شویلیر ٹروسنل ہیں ؟"
"ہاں موسیو۔ میں وہی آپ کا ادنےٰ خادم ہوں ۔"
"صاحب میں اس مٹھائی کے لئے آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اور اس عنایت کو کبھی نہیں بھولونگا" گیسٹن نے جواب دیا۔
"اب آپ مہربانی سے اس گھنٹی کو کھول کر رسی کے ساتھ ورجل باندھ دیجئے ۔"
"مگر روشنی کے بغیر آپ اسے کیونکر پڑھیں گے ؟"
"اس کی فکر نہ کیجیئے۔ میں ایک اور شمع تیار کرلونگا ۔"
گیسٹن کو اپنے ہمسایہ کی ذہانت کا کافی ثبوت مل چکا تھا۔ اس لئے اس نے مزید انکار غیر ضروری سمجھا گھنٹی کھول کر اُسے ایک خالی بوتل کے اوپر رکھ لیا ۔ اور ورجل کو رسی کے ساتھ باندھ دیا۔ ایسا کرتے ہوئے ایک خط اس کتاب کے اندر سے گر گیا۔ مگر اس نے بڑی احتیاط سے اُسے پھر اُسی میں رکھ دیا۔
"موسیو میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں ۔" ٹروسنل نے کہا " اب آپ دوسرے ہمسایہ سے گفتگو کریں ۔"
"آپ اس کی اجازت دیتے ہیں ؟"
"ہاں اگرچہ تھوڑی دیر میں مجھے پھر آپ کو تکلیف دینی پڑے گی ۔"
"آپ مجھے اپنا خادم سمجھیں ۔ ۔ ۔ مگر کیا آپ کے خیال میں حروف کے لئے اُن کی عددی حیثیت سے ضربات کی تعداد مقرر ہے ؟"
"ہاں۔ "اے" کے لئے "ایک" ربڈ "کے لئے" چوبیس۔ وعلیٰ ہذالقیاس ۔"

"شکریہ"
شویلیر نے فرش پر جھاڑو سے ایک ضرب لگائی جس کا مطلب نچلی منزل والے کو یہ جتلانا تھا کہ میں آپ کی گفتگو سننے کو تیار ہوں۔ ادھر سے بھی اسی صورت میں جواب ملا۔
نصف گھنٹہ کی کوشش سے دونو قیدیوں میں فقط اتنی گفتگو ہو سکی۔
"شب بخیر موسیو۔ آپ کا اسم مبارک؟"
"میں یاد آوری کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ میرا نام شویلیر گیسٹون ڈاچا نلے ہے۔"
"اور میرا نام مارکوئیس ڈاپیا ڈو رہے۔"
اس وقت گیسٹن نے اتفاقی طور پر کھڑکی کی طرف دیکھا۔ تو اُسے پھر وہی رسّی زور سے حرکت کرتی نظر آئی۔
اس نے فرش زمین پر پھر تین بار ضرب لگائی، جو فریق ثانی کے لئے صبر کی علامت تھی۔ اور خود آتش دان کی طرف بڑھا۔
"موسیو" اس نے ڈومسنل سے کہا۔ "کھڑکی کے باہر والی رسّی اسی غیر معمولی بے قراری کا اظہار کرتی ہے۔"
"آپ اسے صبر کا اشارہ کریں میں ابھی جواب دیتا ہوں۔"
گیسٹن نے چھت پر تین ضربیں لگا کر صبر کا معمولی اشارہ کیا۔ اور خود آتش دان کی طرف آ گیا تھوڑی دیر میں وہی کتاب پھر رسی کے ذریعہ لٹکا دی گئی۔
"موسیو" ڈومسنل نے اوپر سے کہا۔ "مہربانی سے اس کتاب کو کھول کر باہر والی رسی سے باندھ دیجئے۔ وہ غالباً اسی کے لئے بے قرار ہے۔"
گیسٹن بر بنیع استعجاب اسکے لئے یہ معلوم کرنا چاہتا تھا۔ کہ ڈومسنل نے میڈموازل ڈیلانے کو کیا جواب لکھا ہے۔ پس اس نے کتاب کھول کر دیکھی۔ مگر اس میں کوئی خط نہیں تھا۔ البتہ بعض الفاظ کے نیچے پنسلی نشان تھے۔ جنہیں اس نے ملا کر پڑھا تو ایک مکمل فقرہ بن گیا۔ یہ فقرہ غالباً میڈموازل ڈیلانے کے خط کا جواب تھا۔
"آہ" گیسٹن نے کتاب کو باہر والی رسّی سے باندھتے ہوئے کہا۔ "معلوم ہوتا ہے مجھے ڈاکیہ کے فرائض سپرد کئے گئے ہیں۔"
اس کے ساتھ جب اسے خیال آیا۔ کہ میرے پاس ہیلین کے ساتھ خط و کتابت کرنے کا کوئی

ذریعہ نہیں ہے۔ اور اُسے بالکل معلوم نہیں کہ میں کہاں ہوں۔ تو بے اختیار اس کے منہ سے ایک سرد آہ نکلی ہیلین کے ساتھ اُسے جو محبت تھی۔ اس کی وجہ سے اس کو میڈموازل ڈویلانے اور شویلیر ڈومسنل کے عشق سے ہمدردی ہو گئی۔

آلتش وان کے پاس واپس آکر وہ کہنے لگا "صاحب آپ کا خط بھیج دیا گیا۔"

"شویلیر میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اب مجھے صرف ایک نقطہ درکہنا ہے۔ اس کے بعد آپ کو تکلیف نہیں دونگا۔"

"جو کچھ کہنا ہو شوق سے فرمائیے۔"

"نچلے قیدی سے آپ کی گفتگو ہوئی؟"

"ہاں۔"

"کون ہے؟"

"مارکوئیس ڈواپیا ڈور۔"

"میرا بھی خیال تھا۔ اس نے کیا کہا؟"

"ابھی تو فقط سلام تک نوبت پہنچی ہے۔ معلوم ہوتا ہے گفتگو کا یہ طریقہ مختصر نہیں۔"

"آپ فرش میں سوراخ کر لیجئے۔ پھر اس سے بھی اسی طرح گفتگو کر سکیں گے۔ جیسے ہم کر رہے ہیں۔"

"مگر کس چیز سے سوراخ کیا جائے؟"

"میں آپ کو چاقو بھیج دوں گا۔"

"مہربانی۔"

"اس سے آپ کی تفریح کا سامان ہو جائے گا۔"

"تو ضرور بھیجئے۔"

"لیجئے آتا ہے۔"

اور اس کے ساتھ ہی ایک بند چاقو گیسٹن کے پاس آگرا۔

"کیا میں آپ کی گھنٹی واپس کر دوں؟"

"ہاں مہربانی سے بھیج دیجئے۔ ورنہ پہرہ داروں کو اس کے نہ ہونے سے شک ہوگا۔ اوپیاڈور کی گفتگو میں آپ کو روشنی کی ضرورت بھی نہیں۔"

"بے شک۔"

اس نے گھنٹی کو رسی سے باندھ دیا۔ اور وہ آتشدان کی راہ سے اوپر کھینچ لی گئی۔

"اب آپ کو مٹھائی کے ساتھ پینے کے لئے بھی کچھ چاہیئے"۔ شویلیر ڈو منسل نے کہا "لیجئے میں شامپین کی ایک بوتل بھیجتا ہوں"۔

"یہ آپ کی عنایت ہے"۔ گیسٹن نے کہا۔ "مگر اتنی تکلیف نہ کیجئے۔ مجھے شراب کی ایسی ضرورت نہیں"۔

"اس صورت میں آپ اس کو سوراخ کی راہ سے پپا ڈور کے پاس بھیج دیں۔ لیجئے"۔

"عنایت"

"شب بخیر"

"شب بخیر"

اور اس کے بعد رسی پھر اوپر کو اٹھ گئی۔

گیسٹن نے دوبارہ آہ سرد کھینچی اور کہنے لگا "میڈموازل ڈیلانے کی بجائے میری ہیلین بھی یہاں ہوتی تو پھر خدا جانتا ہے کہ یہ جیل خانہ میرے لئے قصر شاہی سے کم نہ ہوتا"۔

اس کے بعد اس نے پپا ڈور سے گفتگو شروع کی جس کا سلسلہ رات کے ۱۰ بجے تک جاری رہا۔ اس گفتگو میں اس نے مارکوئیس سے یہ بھی کہا۔ "کہ گفتگو کا زیادہ آسان ذریعہ پیدا کرنے کے لئے میں ایک سوراخ تیار کر رہا ہوں"۔

باب ۔ ۲۸

گیسٹن اور اس کا دوست

اس طرح کی مصروفیتوں میں گیسٹن کی اداسی گو کسی حد تک کم ہو گئی تاہم دلی اضطراب رفع نہیں ہوا۔ خوبصورت عورت کے تبسم میں بڑی طاقت ہوتی ہے جیل خانہ بیسٹیل میں رہتے ہوئے میڈموازل ڈیلانے لفٹننٹ میسن روج سے ہر چیز حاصل کر سکتی تھی۔ یہی وجہ تھی کہ ممانعتی احکام کے باوجود اس نے کاغذ اور قلم مہیا کر لئے اور ان میں سے کچھ ڈومنسل کو بھیج دیئے۔ اس نے ان کو گیسٹن اور شیلیو کے ساتھ تقسیم کر لیا۔ ان کے مل جانے پر گیسٹن کو ہیلین کی تعریف میں ایک نظم کہنے کا شوق پیدا ہوا۔

ادھر شوبلیر ڈوسنل اور میڈموازل ڈیلانے بھی ایک دوسرے کی تعریف میں شعر کہا کرتے تھے غرض بیسٹیل کے جیلخانہ میں ایک اچھی خاصی بزم شعرا موجود تھی ۔ صرف رشیلیو شرابکہ کر اس سوسائٹی کو ذلیل کرتا تھا۔

اسی طرح وقت گذرتا گیا۔ کیونکہ اسکی رفتار کو تو جیل خانہ بیسٹیل کے ہولناک اثرات بھی نہیں روک سکتے۔

گیسٹن سے پوچھا گیا۔ کہ تم نماز کی شرکت پسند کروگے یا نہیں ؟ چونکہ مذہب پرست اور راسخ الاعتقاد تھا۔ اس لئے اس نے آمادگی ظاہر کی۔ اس کے دوسرے دن وہ اسے گرجا میں لے جانے کے لئے آگئے۔

نماز کی رسم ایک تنگ گرجا میں ادا ہوئی جس میں قیدیوں کے بیٹھنے کے لئے چھوٹے چھوٹے خانے بنے ہوئے تھے۔ اور ان کی ساخت ایسی تھی۔ کہ قیدی تو ان کے اندر بیٹھے ہوئے پادری کو دیکھ سکتے تھے۔ مگر وہ ان کی صورت دیکھنے سے قاصر رہتا تھا۔

وہیں گیسٹن کو ایم ڈالاول اور ڈیوک ڈارشیلیو بھی نظر آئے جو نماز کے بہانہ سے گفتگو کرنے آئے تھے۔ اثنائے وعظ میں ان میں برابر کھسر پھسر باتیں ہوتی رہیں۔ موسیو ڈالاول کی صورت سے ظاہر ہوتا تھا۔ کہ اسے کوئی اہم خبر معلوم ہے۔ اور وہ گیسٹن کو اس سے واقف کرنا چاہتا ہے۔ مگر چونکہ لاول اور رشیلیو دونوں نے اس سے سلام کے سوا اور کوئی بات نہیں کی۔ اس لئے وہ بھی چپ رہا۔

نماز ختم ہوئی تو قیدیوں کو ان کی کوٹھریوں کی طرف لے چلے جس وقت یہ لوگ ایک تاریک مسقف رستہ سے گذر رہے تھے گیسٹن ایک آدمی کے پاس سے گذرا جو بظاہر جیل کا ملازم تھا۔ اس نے گیسٹن کے ہاتھ کو چھوکر اس میں کوئی کاغذ رکھ دیا۔ جسے گیسٹن نے بے اختیار جیب میں ڈال لیا۔

اپنے کمرہ میں پہنچکر اس نے اس پرزہ کاغذ کو نکالا۔ ایک ردی کاغذ پر کوئلہ کی مدد سے فقط اتنا لکھا ہوا تھا " ادواسی کی وجہ سے بیماری کا بہانہ کرو۔"

گیسٹن کو ایسا معلوم ہوا کہ میں نے یہ تحریر پہلے کبھی دیکھی ہے۔ مگر وہ اسے پہچان نہ سکا۔ وہ بے قراری سے شب کا انتظار کرنے لگا۔ تاکہ اس بارہ میں شوبلیر ڈوسنل سے مشورہ لے۔

جب رات ہوئی۔ تو اس نے ڈوسنل سے سارا حال بیان کیا۔ اور چونکہ وہ جیل خانہ بیسٹیل کے حالات سے زیادہ واقفیت رکھتا تھا۔ اس لئے اس کے مشورہ کا طلبگار ہوا۔

وہ کہنے لگا۔ "اس نصیحت کا مطلب تو میں بھی نہیں سمجھا۔ مگر اس پر عمل کرنے میں ہرج کچھ نہیں

زیادہ سے زیادہ برائی محض اس قدر ہوگی کہ میں آپ سے یہ چاہتا ہوں کہ وہ آپ کو کھانا دینے کے لئے کم دیں۔"

"ہاں لیکن بالفرض انہوں نے معلوم کرلیا کہ میری بیماری فرضی ہے؟"

"اس کی فکر نہ کیجئے۔ ڈاکٹر بالکل جاہل ہے۔ اس سے آپ جو چاہیں گے اس کی اجازت دے دیگا ممکن ہے وہ باغ میں سیر کرنے کی اجازت دیدے۔ یہ بھی تفریح ہوگی۔"

گیسٹن نے میڈموازل ڈیلالنے سے مشورہ لیا۔ اس نے بھی وہی بات کی جو شولیئر ووسٹل نے بیان کی تھی۔ صرف اتنا اور کہا کہ "اگر انہوں نے آپ کے لئے خاص غذا کا انتظام کیا۔ تو مجھے اطلاع دیجئے میں چوچہ مرغ۔ مٹھائی اور بورڈو شراب کی بوتل بھیج دوں گی۔"

پاپا ڈورکی کوٹھری میں ابھی تک سوراخ تیار نہ ہوا تھا۔ اس لئے اس کا مشورہ حاصل نہ ہوسکا سب پہلو سوچ کر گیسٹن نے مرض کا بہانہ شروع کردیا۔ یعنی جو کچھ اسے کھانے کے لئے بھیجا گیا تھا اسے نہیں کھایا۔ اور دوستوں کی دی ہوئی چیزوں پر قناعت کی۔ اس کے اگلے روز ایم ڈیلانے گورنر جیل خانہ اس کے کمرہ میں داخل ہوا۔ کیونکہ گیسٹن کی بیماری کی خبر اسے بھی پہنچادی گئی تھی اس نے دیکھا تو قیدی چارپائی پر لیٹا ہوا تھا۔

کہنے لگا۔ "موسیو آپ کو جو تکلیف ہو بیان کیجئے۔ میں ہر قسم کی امداد سے دریغ نہیں کرونگا۔"

"صاحب یہ آپ کی بہت بڑی عنایت ہے۔ کہ اس خادم کی کوٹھری تک قدم رنجہ فرمایا۔ بے شک مجھے تکلیف ہے۔"

"کیسی؟"

"میں صحیح طور پر عرض نہیں کرسکتا۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اس میں بڑی حد تک میری اداسی کو دخل ہے۔"

"اداسی! چار پانچ ہی دن میں؟"

"اس وقت سے کہ میں نے یہاں قدم رکھا۔"

"اچھا تو آپ کو کس طرح کی اداسی معلوم ہوتی ہے؟"

"کیا اس کی بھی کئی قسمیں ہیں؟"

"کیوں نہیں۔ ایک شخص اپنے اقارب سے جدا ہو کر اداس ہوتا ہے..."

"مگر میرا کوئی نہیں۔"

"کسی کی طبیعت دردِ فراق سے ملول ہوجاتی ہے۔"

گیسٹن نے آہ سرد کھینچی۔

"بعض اپنے ملک کے لئے اداس ہوتے ہیں۔"

"بس میری اداسی بھی اسی طرح کی ہے۔" گیسٹن نے اس خیال سے کہا۔ کہ آخر کچھ نہ کچھ بہانہ تو کرنا ہی ہوگا۔

گورنر تھوڑی دیر فکر کی حالت میں رہا۔

"دیکھو" آخر کار اس نے کہا "جب سے میں اس جیل خانہ کا حاکم مقرر ہوا ہوں میری زندگی کے سب سے زیادہ راحت افزا لمحے وہی ثابت ہوئے ہیں، جب میں ان لوگوں کی جنہیں بادشاہ نے میری حفاظت میں رکھا ہے۔ کچھ بھی خدمت کرنے کے قابل ہوا ہوں۔ پس اگر آپ اپنے مطالبات کو دائرہ اعتدال میں محدود رکھیں۔ تو مجھ سے جو کچھ ہو سکے گا۔ اس سے دریغ نہ کرونگا"

"میں اس کا وعدہ کرتا ہوں کہ میری خواہشات ناقابل تکمیل نہ ہوں گی۔"

"اس صورت میں میں اس کا انتظام کر سکتا ہوں، کہ آپ کی اپنے ایک رفیق سے خط و کتابت ہوتی رہے۔ کم از کم ایک ایسے شخص سے جو برٹینی سے اچھی طرح واقف ہے۔"

"کیا وہ بھی زیر حراست ہے؟"

"ہاں آپ ہی کی طرح۔"

گیسٹن کے دل میں یہ خیال پیدا ہوا۔ کہ میرے نام جو رقعہ بھیجا گیا وہ غالباً اسی شخص کی طرف سے تھا۔ کہنے لگا۔ "آپ ایسا کر دیں تو میں اسے داخل عنایت سمجھیں گا۔"

"اچھا تو کل اس سے آپ کی ملاقات کا انتظام کر دیا جائے گا۔ مگر چونکہ مجھے تاکیدی حکم دیا گیا ہے۔ کہ اس شخص کے ساتھ سختی کا برتاؤ کروں۔ اس لئے پہلی بات یہ ہوگی کہ آپ اس سے صرف ایک گھنٹہ ملاقات کر سکیں گے۔ اور دوسری یہ کہ وہ آپ کے پاس نہیں آئے گا۔ آپ ہی کو اس کے پاس جانا ہوگا۔"

"جیسے آپ کی مرضی ہو" گیسٹن نے کہا۔

"بس تو پانچ بجے میں یا میری طرف سے میجر آپ کو لینے آئے گا۔ مگر اس میں بھی ایک شرط ہے"

"فرمائیے۔"

"وہ یہ کہ رعایت کی امید پر آپ کچھ تھوڑا کھانا ضرور کھائیے۔"

"میں اس کی کوشش کرونگا۔"

ایفائے وعدہ کے لئے گیسٹن نے تھوڑا سا چوچہ مرغ کھا یا اور ذرا سی شراب بھی پی ۔
شام کو اس نے ڈوسنل کو سارے حالات سے خبردار کیا۔
"میرے دوست آپ مزے میں ہیں ۔" اس نے جواب دیا "ایسی ہی کارروائی کونٹ ڈو اللادل نے کی تھی۔ مگر اُسے تو برج میں بند کر دیا گیا تھا۔ جہاں اس کا سخت ہی ناک میں دم ہوا۔ اور جیل کے ڈاکٹر سے باتیں کرتے کرتے طبیعت اُچاٹ ہو گئی ۔"
"واہ آپ نے پہلے اس کا ذکر کیوں نہیں کیا ؟"
"معاف کیجئے۔ بالکل بھول گیا تھا۔"
بہرحال اس تازہ اطلاع سے گیسٹن کی بے چینی زیادہ ہو گئی۔ یہاں پیا ڈور۔ ڈوسنل ۔ اور میڈموازل ڈیلانے کے پاس رہ کر وہ ہر طرح خوش تھا۔ اگر اسے کسی دوسری جگہ بدل دیا گیا۔ تو اس بیماری کی حقیقت ظاہر ہونے کا قوی احتمال تھا جس کا وہ بہانہ کرتا تھا۔
وقت معینہ پر بیسٹیل کا میجر گیسٹن کے کمرہ میں آیا۔ اور اس کو ساتھ لے چلا۔ دونو مختلف حصوں سے گذرتے ہوئے آخرکار ڈو ٹریزیر کے برج میں جا پہنچے۔ واضح ہو کہ اس جیل میں ہر ایک برج کا جدا جدا نام تھا۔
ایک نمبر کے کمرہ میں ایک قیدی روشنی کی طرف پیٹھ کئے چارپائی پر پڑا تھا۔ قریب ہی ایک شکستہ میز پر کچھ پس خوردہ رکھا ہوا تھا۔ اس کے کپڑوں سے جو کئی مقامات پر پھٹے ہوئے تھے اس کی ادنے حیثیت کا اظہار ہوتا تھا۔
گیسٹن کو کمرہ میں داخل کر کے محافظوں نے باہر سے دروازہ بند کر دیا۔
"اوہ!" اس نے کمرہ کے اندر اِدھر اُدھر دیکھتے ہوئے کہا "کیا یہ لوگ مجھے بریٹین کا اتنا ہی شائق سمجھتے ہیں کہ میں اس صوبہ کے ہر ادنے شخص سے راہ و رسم پیدا کرنے کی خواہش رکھتا ہوں اس شخص کی حالت تو سخت ہی زار نظر آتی ہے ۔ اور دیکھو تو بسیار خور بھی کتنا ہے ! لیکن جیل میں انسان کو حد درجہ باریک بین نہ ہونا چاہیئے ۔ ایک گھنٹہ کا عرصہ جس کی اجازت دی گئی ہے جس طرح بھی ممکن ہو۔ اس کے ساتھ بسر کرنا چاہیئے ۔ اور نہیں تو میڈموازل ڈیلانے کے سنانے کو ایک قصہ تیار ہو جائے گا ۔ اور وہ اسے نظم کر کے شوالیر ڈوسنل کو پیش کر سکے گی ۔"
اس اثنا میں قیدی نے چارپائی پر لیٹے ہوئے اپنا رخ بدلا ۔ اور انگڑائی لی ۔
پھر اپنی لمبی ناک کو رگڑتے ہوئے وہ کہنے لگا "اف! اس ملعون جیل کے کمرے کتنے سرد

اور مرطوب ہیں۔"

"آہ! یہ آوازہ ۔ ۔ ۔ یہ اشارہ ۔ ۔ یقیناً وہی معلوم ہوتا ہے" گیسٹن نے چارپائی کی طرف جاتے ہوئے آہستگی سے کہا۔

"کون!" قیدی نے چارپائی پر بیٹھ کر گیسٹن کی طرف دیکھتے ہوئے کہا "ایم ڈاچانلے!"

"کپتان لاجانکیر!" گیسٹن کے منہ سے نکلا۔

"میرے دوست وہی لیکن یہاں آنے کے بعد میرا نام بدل گیا ہے۔"

"اور اب تمہارا نام کیا ہے؟"

"ٹریز اول"

"ٹریز اول! اس کا کیا مطلب؟"

"مطلب یہ کہ اس جیل خانہ کا دستور ہے۔ قیدی کو اس حصہ کے نام سے موسوم کر دیتے ہیں جس میں اسے رکھا جاتا ہے۔ اس سے پہرہ داروں کو قیدیوں کے نام یاد رکھنے کی زحمت نہیں کرنی پڑتی۔ لیکن اگر جیل میں ہجوم زیادہ ہو اور ایک کمرہ میں دو یا تین آدمی رکھے جائیں۔ تو پھر ان کے ناموں میں کمرہ کے نام کے علاوہ نمبروں کا اضافہ بھی کر دیا جاتا ہے۔ مثلاً میرا نام ٹریز۔ اول ہے۔ دوسرا قیدی یہاں رکھا جائے تو وہ ٹریز ثانی کہلائے گا۔ تیسرا ٹریز ثالث وعلیٰ ہذا القیاس۔"

"میں سمجھ گیا" گیسٹن نے اس شخص کے چہرہ کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔ جو حقیقت میں ڈوبا ہوا تھا مگر اس کے اپنے خیال میں لاجانکیر تھا۔ "تو کیا تم بھی یہاں قید ہو؟"

"واہ! یہ کیا پوچھنے کی بات ہے۔ کیا تم میری حالت سے میری حیثیت کا اندازہ نہیں کر سکتے؟ یقیناً ہم دونوں اس جگہ تفریح کے لئے نہیں آئے ہیں۔"

"دیا ہوا راز فاش ہو چکا؟"

"میرا خیال ہے۔"

"تمہاری بدولت؟"

"میری بدولت!" لاجانکیر نے اظہار تعجب کرتے ہوئے کہا۔ "کیوں صاحب میری بدولت کس طرح؟ خدارا مذاق نہ کیجئے۔ یہ مذاق کی جگہ نہیں ہے۔"

"اوہ ہاں۔ یقیناً تمہیں نے ہمارا بھید ظاہر کیا ہے!" شویلیر نے جوش میں بھر کر کہا۔

"سنبھلو میرے نوجوان دوست سنبھلو اور ہوش کی دوا کرو۔ اگر یہی حال رہا۔ تو حکام تمہیں

جیل خانہ سے نکال کر پاگل خانہ میں بھیجنے پر مجبور ہوں گے۔"

"اس حیلہ سازی سے کام نہیں چلے گا۔ ڈوار جنسن نے خود مجھ سے کہا تھا۔ کہ اس نے سارے حالات بیان کر دیے ہیں۔"

"بہت خوب۔ یہ ڈوار جنسن کی بھی اچھی سند ہے۔ تمہیں معلوم نہیں وہ مجھ سے کیا کہ گیا ہے؟"

"نہیں۔"

"مجھ سے وہ تمہاری نسبت کہتا تھا کہ اس نے سارے حالات ظاہر کئے ہیں۔"

"موسیو! . . ."

"ہاں مگر اس بحث سے کیا حاصل ہے؟ کیا ہم اس لئے آپس میں کٹ مریں۔ کہ پولیس نے حسب معمول جھوٹ بول کر ہمیں ایک دوسرے کے خلاف بھڑکایا؟"

"آخر انہیں اندرونی حالات کا علم کیونکر ہوا؟"

"یہی میں تم سے پوچھتا ہوں . . . بہرحال ایک بات یقینی ہے۔ اور وہ یہ کہ اگر میں نے مخبری کی ہوتی۔ تو آج اس حجرۂ تاریک میں کروٹیں نہ لیتا۔ میری نسبت تمہاری واقفیت کچھ بہت زیادہ نہیں ہے۔ تاہم اتنا تو تم نے بھی معلوم کر لیا ہوگا کہ میں ایسا آدمی نہیں ہوں۔ کہ بغیر کسی ذاتی نفع کی امید کے مخبری کروں۔ میرے دوست ایسی خبریں قیمتی سامان کی طرح خریدی اور فروخت کی جاتی ہیں۔ اور مجھے معلوم ہے ڈوبائے ان کے لئے معقول معاوضہ دیتا ہے۔"

"شاید تمہارا خیال صحیح ہو۔" گیسٹن نے کہا۔ "بہرحال ہمیں اس موقعہ کو مبارک سمجھنا چاہیئے جس نے ہمیں ایک دوسرے سے ملایا۔"

"مگر میں دیکھتا ہوں۔ تم اس ملاقات سے کچھ زیادہ خوش نہیں ہو۔"

"میری خوشی حد اعتدال میں محدود ہے۔"

"کپتان! . . ."

"موسیو تم کتنے بدمزاج ہو۔"

"کون میں؟"

"ہاں ذرا سی بات پر طیش میں آجاتے ہو۔ میں اگر تنہائی پسند کرتا ہوں۔ تو اس میں کسی کے لئے خفا ہونے کی کیا وجہ ہو سکتی ہے؟"

"موسیو . . ."

"پھر وہی طفلانہ جوش! ذرا غور کرو۔ کیا ہماری ملاقات محض اتفاق حسنہ کا نتیجہ ہے؟"

"نہیں تو کیا؟"

"اس میں بھی حکام کی کوئی چال ہے۔ یہ میں نہیں کہہ سکتا کہ ڈماٹبن کی یا ڈوبلٹ کی۔"

"کیا تم نے میرے نام خط نہیں لکھا تھا؟"

"میں نے؟"

"ہاں اور اس میں یہ ہدایت نہیں کی تھی کہ اوداسی کا بہانہ کرکے بیمار بن جانا؟"

"شوبلیر یہ تم کیا کہہ رہے ہو؟ میں خط کس طرح لکھتا؟ ... کس چیز پر لکھتا؟ ... کس کی معرفت لکھتا؟"

گیسٹن تھوڑی دیر چپ رہا۔ اور فرضی لاجانگیر غور سے اس کے چہرہ کی طرف دیکھتا رہا۔

"گویا اس کا مطلب یہ ہے۔" آخر کپتان نے اس خاموشی کو توڑتے ہوئے کہا۔ "اس کا مطلب یہ ہے کہ آج ہمارا جیل خانہ بیسٹل کی حدود میں ایک دوسرے سے ملنا محض تمہاری بدولت ہے"

"میری بدولت! ... موسیو ..."

"شوبلیر صاف ظاہر ہے کہ تم حد سے زیادہ پر اعتماد طبیعت رکھتے ہو۔ دیکھو میں تمہیں خبردار کرتا ہوں۔ میری یہ تنبیہ اس صورت میں بھی فائدہ مند ہوگی۔ کہ تم اس جیل سے نکل سکو۔ مگر خصوصیت سے اس صورت میں کہ تم یہاں رہنے پر مجبور رہو۔"

"میں تمہارا شکریہ ادا کرتا ہوں۔"

"تم نے کبھی اس کا بھی خیال کیا ہے کہ کوئی تمہارے ساتھ ساتھ تو نہیں رہتا؟"

"نہیں۔"

"اچھے سازشی ہو۔ شوبلیر یاد رکھو سازش کرنے والے کو ہمیشہ آگے نہیں بلکہ پیچھے کی طرف دیکھ کر چلنا چاہئے۔"

گیسٹن کو اس مشورہ کی اہمیت تسلیم کرنی پڑی۔

"ہاں۔ اور یہ تو کہو ڈیوک کا کیا حال ہے؟" یکایک لاجانگیر نے پوچھا۔ "کیا وہ بھی پکڑا گیا؟"

"مجھے معلوم نہیں۔ میں تم سے یہی سوال پوچھنا چاہتا تھا۔"

"کتنا بے خبر آدمی ہے! کیا تم ایک جوان عورت کو اس کے پاس لیکر نہیں گئے تھے؟"

"ہاں۔ مگر تمہیں اس کا علم کیونکر ہوا؟"

"علم ہونے سے کیا رہ جاتا ہے میرے دوست یہ ساری خرابی اس عورت ہی کی بے پاکی ہوئی معلوم ہوتی ہے۔ عورت . . . عورت تیرا نام کمزوری ہے!"

"موسیو تم اس کے خلاف شبہات کو دل میں جگہ نہ دو۔ وہ ایک بہادر لڑکی ہے۔ اس کی جرأت ہمت اور وفاداری کے لیے میں خود ذمہ دار ہوں۔"

"بس رہنے دو۔ چونکہ تمہیں اس سے محبت ہے۔ اس لئے دنیا بھر کی خوبیاں اس میں نظر آتی ہیں۔ مگر تم کس طرح کے ملکی خادم ہو کہ ایک نادان عورت کو سازش کے سرغنہ کے پاس پہنچانے گئے"

"ہاں۔ پہلے سے تو کسی بات کا علم نہیں تھا۔ میں نے اسے کوئی راز نہیں بتایا اور اسے اگر کچھ معلوم بھی ہوا تو قیاسی طور پر ہوا ہوگا۔"

"لیکن وہ بڑی دوررس عورت ہے۔"

"پھر کیا ہوا وہ ہمارے بھید سے واقف بھی ہو تو مجھے اس کی رازداری پر کامل اعتماد ہے۔"

"موسیو وہ لاکھ قابل اعتماد ہو۔ بہرحال عورت ہے۔ اور عورت کو پھسلانا کیا مشکل کام ہے؟ اس سے یکایک اتنی بات کہہ دی جائے کہ ایم ڈاچانلے کے ساتھ تمہارا عشق تمہاری ہلاکت کا موجب ہوگا۔ پھر میں یقین کرتا ہوں وہ سب حال فوراً بیان کرنے پر آمادہ ہو سکتی ہے۔"

"نہیں یہ غیر ممکن ہے۔ اس لئے کہ میرے ساتھ اسکی محبت ذاتی اغراض کی سطح سے بلند تر ہے"

"عورت کی حد سے بڑھی ہوئی محبت ہی سب سے خطرناک چیز ہوتی ہے۔ یہ ضرور اسی کی باتوں کا نتیجہ ہے کہ ہم آج وحشی کبوتروں کی طرح پنجرہ میں بند پڑے ہیں۔ مگر خیر اس بحث کو جانے دو اور یہ بتاؤ اس جگہ تمہارا وقت کیونکر کٹتا ہے؟"

"تفریح میں۔"

"تفریح! جیل میں!"

"ہاں۔ شکر کہ کر مٹھائی کھا کر۔ فرش میں سوراخ کر کے۔"

"سرکاری عمارت کے فرش میں سوراخ!" لاجانکیر نے انداز حیرت سے کہا۔ "یہ نئی بات معلوم ہوئی۔ کیوں بھلا ایم ڈیلا نے تم پر ناراض نہیں ہوتے؟"

"انہیں اس کا علم ہی نہیں ہو سکتا۔ اس کے علاوہ ایک میں ہی یہ کام نہیں کرتا۔ یہاں ہر شخص نے کسی نہ کسی چیز میں سوراخ کر رکھا ہے۔ کسی نے فرش میں۔ کسی نے دیوار میں اور کسی نے آتشدان کے اندر۔ کیا تم نے کسی چیز میں سوراخ نہیں بنایا؟"

لاجانکیر نے کیسٹن کے چہرہ کی طرف اس طرح دیکھا۔ گویا وہ سمجھتا تھا کہ یہ شخص مذاق کر رہا ہے۔ پھر تھوڑی دیر بعد۔ وہ کہنے لگا۔ "موسیو اس لگی کو چھوڑو اور سنجیدگی سے گفتگو کرو۔ یہ بتاؤ کیا انہوں نے تمہیں سزائے موت کا حکم سنا دیا؟"

"مجھے؟"

"ہاں تمہیں"

"تم نے یہ فقرہ بڑے سکون کے ساتھ کہا۔"

"جیل خانہ بیسٹیل میں ایسی باتیں اکثر ہوتی رہتی ہیں۔ آج اس کی چار دیواری میں قریباً ۲۰ آدمی ایسے ہیں جنہیں سزائے موت کا حکم سنایا جا چکا ہے۔ مگر ان کو ذرا بھی ملال نہیں۔"

"بے شک مجھ سے سوالات تو پوچھے گئے تھے۔"

"ہاں دیکھا۔"

"لیکن سزائے موت . . . اس کا مجھے یقین نہ تھا۔ کہ یہ بھی میرے لئے تجویز ہو چکی ہے"

"خیر اب ہو جائے گا۔"

"کپتان کیا بات ہے تم اتنے خوش نظر آتے ہو؟"

"تم ایسا سمجھتے ہو؟"

"صاف نظر آتا ہے۔"

"اور تمہیں اس پر حیرت ہے؟"

"کم از کم میں تمہیں اتنا بہادر نہیں سمجھتا تھا۔"

"اور کیا انہیں اپنی قبل از وقت موت پر افسوس ہوگا؟"

"میں سمجھتا ہوں کہ ہوگا۔ اس وقت میری واحد آرزو یہی ہے کہ زندہ رہوں۔ یہی میری خوشی کا تقاضا ہے۔"

"اور تم کیا خوشی حاصل کرنے کی امید پر شریک سازش ہوئے تھے؟ اب تک میرا خیال تھا صرف مایوس لوگ ہی سازشیں کرتے ہیں۔"

"بات یہ ہے کہ جب میں اس سازش میں شریک ہوا تو میرا دل راحت عشق سے نا آشنا تھا"

"پھر اس کے بعد؟"

اس کے بعد میں نے پیچھے ہٹنا منظور نہیں کیا۔"

"شاباش۔ بہادروں کا یہی شیوہ ہے۔ مگر یہ کہو انہوں نے تم کو اذیت بھی دی؟"

"دینے تو لگے تھے مگر میں بال بال بچ گیا۔"

"خیر تو اب نہیں بچو گے۔"

"کیوں؟"

"جب میں نہیں بچا تو تم کیوں بچو؟ کیا وجہ ہے ہم دونوں میں امتیازی سلوک روا رکھا جائے؟ میرے کپڑوں کا حال تو دیکھو۔"

"بھلا تمہیں کیا اذیت دی گئی تھی؟" گیسٹن نے اس گفتگو کو یاد کر کے جو ڈراجنس کے ساتھ ہوئی تھی۔ خوف سے کانپتے ہوئے ...

"پانی۔ جس کا ڈیڑھ پیپا انہوں نے میرے پیٹ میں بھر دیا۔ اور میرا پیٹ پھول کر کپا ہو گیا۔ مجھے معلوم نہ تھا کہ آدمی کے پیٹ میں اتنا پانی سما سکتا ہے۔"

"پھر کیا تمہیں اس سے بہت زیادہ تکلیف نہیں ہوئی؟" گیسٹن نے دلچسپی لیتے ہوئے پوچھا

"نہیں۔ اس لئے کہ میری صحت خدا کے فضل سے اچھی ہے۔ اس کے علاوہ پانی کے اثر کو باطل کرنے کے لئے میں نے اس کے بعد شراب بھی خوب پی ہے۔ دیکھو اگر تم سے انتخاب اذیت کے لئے کہا جائے۔ تو پانی کو ہی ترجیح دینا۔ اس لئے کہ وہ معدہ کو صاف کر دیتا ہے۔ یہ ڈاکٹر لوگ جو طرح طرح کی دوائیں ہمیں استعمال کراتے ہیں۔ تو اس میں ان کا اصل مطلب معدہ کے اندر کافی پانی پہنچانا ہی ہوتا ہے۔ فینگون کا بیان ہے کہ بہترین ڈاکٹر سنگریڈو تھا جس کا ذکر لاسیج نے اپنی تصانیف میں کیا ہے۔ اگر اس کا حقیقی وجود ہوتا، تو نا معلوم کیا کچھ کر کے دکھا دیتا۔"

"تم فینگون کو جانتے ہو؟" گیسٹن نے متعجب ہو کر پوچھا۔

"ہاں صرف نام سے۔ علاوہ بریں میں نے اسکی تصانیف بھی پڑھی ہیں۔ ہاں مگر تمہارا آخری فیصلہ کیا یہی ہے کہ کچھ ہو۔ کوئی بات ظاہر نہیں کرو گے؟"

"یقیناً"

"لیکن اگر تم زندگی کی ایسی ہی قدر کرتے ہو۔ تو بہتر ہو گا چند الفاظ ڈراجنس کے کان میں کہہ دو"

"ایسا کبھی نہیں ہو گا۔ یہ باتیں ایسی ہیں جن پر مجھے کسی اذیت کی ضرورت نہیں۔"

"شاباش میرے بہادر۔ مجھے تمہارے استقلال پر رشک آتا ہے۔ میں نے سنا ہے۔ ایم ڈالادل دن میں تین بار دوا پیتا ہے۔ شاید اس لئے کہ وہ اپنے معدہ کو پانی کی اذیت کے لئے

تیار کرنا چاہتا ہے۔"

"مگر تم نے میری سزائے موت کا ذکر کیا تھا۔ تمھیں اس کا کیونکر علم ہوا؟"

"سچ سچ کہہ دوں؟"

"کیوں نہیں۔"

"ڈارجینن نے کل مجھے اسکی اطلاع دی تھی۔"

باوجود اپنے عظیم استقلال کے گیسٹن کے چہرہ کی رنگت زرد ہوگئی۔ غرضی لاجانگیر کی تیز نظر نے فوراً اس کے دلی خیالات کو جان لیا۔

کہنے لگا "مگر جیسا میں نے کہا۔ تم ڈارجینن کو تھوڑے سے حالات بتا کر اب بھی بچ سکتے ہو؟"

"واہ! یہ کس طرح ہوسکتا ہے؟ جس آزمایش میں تم نے ہمت نہیں ہاری۔ کیا میں اس میں پورا نہیں اُتر سکتا؟"

"میرے دوست ہماری حالتوں میں فرق ہے۔ میں بوڑھا ہوں۔ تم جوان ہو۔ میں نے دُنیا بھر کی لذتیں دیکھ لی ہیں۔ تم نے ابھی عہد شباب میں قدم رکھا ہے۔ اس کے علاوہ مجھے کسی سے عشق نہیں۔ میں کسی نازنین کو اپنے لیئے آہ و زاری کرتے ہوئے نہیں چھوڑوں گا۔"

گیسٹن کے دل سے بے اختیار آہ سرد نکلی۔

"دیکھا ہماری حالتوں میں کتنا فرق ہے۔ کبھی تم نے مجھے بھی اس طرح آہ سرد بھرتے سنا ہے؟"

"لیکن خیر۔ کیا پرواہے اگر مجھے قتل ہی کر دیا گیا۔ تو ڈیوک ڈالیوز رہیلین کی نگرانی کرینگے"

"اور اگر وہ بھی پکڑے گئے؟"

"یہ تم نے سچ کہا۔ اگر وہ بھی پکڑے گئے..."

"تو؟"

"تو پھر خدا اس کا نگراں ہوگا۔"

"وہی بچپن کی باتیں" لاجانگیر نے کہا۔

"کس طرح؟"

"فرض کرو ڈیوک کو گرفتار نہ کیا گیا؟"

"اچھا نہ کیا گیا"

"اس کی عمر کتنی ہے؟"

"کوئی ۴۵ یا ۴۶ سال کی"

"کیا ۵۴ یا ۴۶ سال کے مرد مبتلائے عشق نہیں ہوتے؟ کیا عجب ڈیوک کو ہیلین سے عشق ہوجائے۔"

"ڈیوک کو ہیلین سے عشق ہوجائے! اسکو جس کی حفاظت میں اُسے رکھا گیا! یہ اندھیر کبھی نہیں ہو سکتا۔"

"دنیا میں ایسے اندھیر اکثر ہوتے رہتے ہیں۔ اگر ایسا نہ ہوتا تو پھر اس کا نام جنت کیوں نہ رکھا جاتا؟"

"آف میں ایسے بھیانک خیال کو دل میں جگہ نہیں دے سکتا۔"

"خیر تو نہ دو۔ ایک دوست کی حیثیت میں میرا کام تمہیں خبردار کرنا تھا۔ فیصلہ کرنا تمہارے ذمہ ہے۔"

"چپ کوئی آرہا ہے۔" گیسٹن نے کہا۔

"کیا تم نے کوئی چیز طلب کی تھی؟"

"نہیں"

"بس تو ملاقات کا وقت ختم ہو گیا ہوگا۔" اور اتنا کہہ کر لاجانکیر جلدی سے چارپائی پر لیٹ گیا۔

پہلے زنجیر کھلنے کی آواز سنائی دی۔ پھر دروازہ کھلا۔ اور گورنر جیل خانہ دروازہ میں نمودار ہوا

"کہیئے مسیو" اس نے گیسٹن سے مخاطب ہو کر کہا۔ "آپ کی ملاقات کیسی رہی؟"

"بہت اچھی۔ اس لئے کہ میں کپتان لاجانکیر کو پہلے سے جانتا ہوں۔"

"اس صورت میں میری ذمہ داری اور بڑھ جاتی ہے۔ لیکن خیر میں آپ سے جو وعدہ کر چکا ہوں اُسے واپس نہیں لے سکتا۔ آئندہ ہر روز ایک بار آپ اپنے دوست سے مل سکتے ہیں کہیئے صبح یا شام؟"

گیسٹن نے لاجانکیر کی طرف استفہامی نظر سے دیکھا۔

"کل دو شام کے ۵ بجے" لاجانکیر نے جلدی سے جواب دیا۔

"اگر آپ اجازت دیں تو شام کے ۵ بجے کا وقت خوب ہوگا۔"

"آج کی طرح؟"

"جی ہاں۔"

"بہت اچھا۔ ایسا ہی ہوگا۔"

گیسٹن اور لاجانکیر کی آنکھیں چار ہوئیں۔ اس کے بعد افسران جیل شویلیر کو واپس اس کے کمرہ میں لے گئے۔

باب ۔ ۲۹

سزا کا حکم

اس وقت ساڑھے چھ بجے تھے۔ اور جیجٹ پٹا ہو چلا تھا۔ اپنے کمرہ میں آ کر گیسٹن سب سے پہلے آتشدان کی طرف گیا۔ اور آواز دی "شویلیر"

ڈومنل نے جواب دیا۔

"میں ہو آیا ہوں۔"

"کہاں؟"

"ایک دوست کے وہاں۔"

"کوئی نیا قیدی ہے کیا؟"

"وہ بھی غالباً اسی دن پکڑا گیا تھا جس روز مجھے گرفتار کیا گیا۔"

"اس کا نام؟"

"کپتان لاجانایر۔"

"کیا کہا؟"

"آپ اسے جانتے ہیں کیا؟"

"ہاں"

"تو کیا آپ مہربانی سے یہ بتا سکتے ہیں کہ یہ شخص کون ہے؟"

"آپ کا دوست۔ ریجنٹ کا دشمن۔"

"آپ کو یقینی طور پر معلوم ہے؟"

"ہاں یقینی طور پر۔ وہ ہماری سازش میں شریک تھا۔ اور صرف اس لئے دستکش ہوا کہ ہم ریجنٹ کے قتل پر اسے بھگا لے جانے کی تجویز کو ترجیح دیتے تھے۔"

"تو کیا وہ ۔ ۔ ۔ ؟"

"وہ قتل ہی کا حامی تھا۔"

"اس صورت میں وہ ہر طرح قابل اعتبار ہے" کیپٹن نے آہستگی سے کہا۔

"کیا یہ شخص روبورڈو ماسے نے نور مونٹیا جر ٹیر میں رہتا تھا؟"

"ہاں، ہیں"

"میں تو وہ قابل اعتبار ہے۔"

"یہ بہت اچھا ہوا، کیونکہ چار بہادروں کی جانیں اسکی مٹھی میں ہیں۔"

"وہ چار جن میں سے ایک آپ ہیں؟"

"نہیں میں اپنے آپ کو ان میں شمار نہیں کرتا کیونکہ معلوم ہوتا ہے میرا فیصلہ تو ہو چکا۔"

"کس طرح؟"

"انہوں نے میرے لئے سزا تجویز کر دی ہے۔"

"کیا؟"

"موت۔"

ایک لمحہ خاموشی رہی۔

اس کے بعد شویلیر ڈومسنل بولا "نہیں۔ یہ غیر ممکن ہے۔"

"کیوں؟ غیر ممکن کس لئے؟"

"اس لئے کہ اگر میں غلطی پر نہیں ہوں۔ تو آپ کا معاملہ ہمارے معاملہ ہی کی ایک شاخ ہے"

"ہاں۔ یہ اسی کا تتمہ ہے۔"

"پھر؟"

"پھر"

"جب ہمارا معاملہ اچھی حالت میں ہے۔ تو آپ کا کیونکر بگڑ سکتا ہے؟"

"مگر یہ کیونکر معلوم ہوا کہ آپ کا معاملہ اچھی حالت میں ہے؟"

"سنیئے۔ آپ سے کسی طرح کی رازداری نہیں ہے۔"

"کہئے میں سن رہا ہوں"

"یہ واقعہ مجھے کل میڈموازل ڈیلاسے نے سے معلوم ہوا تھا۔ وہ معین روح کے ساتھ سیر کر رہی تھی

جس کی نسبت آپ کو معلوم ہوگا کہ وہ اس سے محبت کرتا ہے۔ ہم دونو اسکی حالت پر ہنسا کرتے ہیں مگر اس لئے چپ رہتے ہیں کہ وہ ہمارے لئے کئی طریقوں پر مفید ثابت ہوتا ہے۔ آپ کی طرح میڈ موازل نے بھی بیماری کا بہانہ کر کے ڈاکٹر کو طلب کیا۔ اور اس سے کہا گیا۔ کہ جیل کا ڈاکٹر ہر طرح کی خدمت گذاری کے لئے حاضر ہے۔ اس ڈاکٹر سے جس کا نام سر جنٹ ہے ہم عرصہ دراز سے واقف ہیں لیکن چونکہ وہ بزدل ہے۔ اس لئے اس سے بہت زیادہ مدد ملنے کی امید نہ تھی۔ وہ باغ ہی میں میڈ موازل سے ملا۔ اور اسے مشورہ دیتے ہوئے اس نے ایک ایسا لفظ کہا جو ہمارے لئے بہت حوصلہ افزا ہے یہ لفظ "امید" تھا۔ کوئی اور شخص یہ لفظ کہتا تو اسے سرسری سمجھ کر نظر انداز کر دیا جاتا۔ مگر اس کی زبانی اسے غیر معمولی اہمیت حاصل ہوگئی ہے۔ پس جب ہمیں امید رکھنے کے لئے کہا جاتا ہے۔ تو پھر آپ کو کس طرح کا اندیشہ ہوسکتا ہے۔ کیونکہ ہمارے معاملات حقیقت میں ایک دوسرے سے وابستہ ہیں۔"

"جو کچھ بھی ہو۔" گسبڈن نے کہا "لا پرواکیر کے الفاظ کو بھی نظر انداز نہیں کیا جاسکتا۔"

اس وقت پمباڈور نے گفتگو کے لئے اشارہ کیا۔

گیسٹن اس سوراخ کے پاس گیا۔ جو اس نے چاقو کی مدد سے گفتگو کے لئے تیار کیا تھا۔ ہوا آواز آئی "ستوبلیر ڈومسنل سے پوچھئے انہیں میڈ موازل تو بارے سے کچھ اور حال بھی معلوم ہوا کس بارے میں؟"

"ہم میں سے کسی ایک کے متعلق۔ انہوں نے اپنے دروازہ کے باہر گورنر اور میجر کی گفتگو سنی وہ کسی کی نسبت کہہ رہے تھے۔ کہ اسے سزائے موت دی گئی ہے۔"

گیسٹن کانپ گیا۔

پھر کہنے لگا "مارکوئیس اطمینان فرمایئے۔ یہ فقرہ انہوں نے میری نسبت ہی کہا ہوگا۔"

"اگر ایسا ہو تو پھر کیا اطمینان کیونکر ہوسکتا ہے۔ اول تو اس مختصر عرصہ میں ہی ہمارے درمیان گہرے دوستانہ تعلقات ہوچکے ہیں۔ اور اگر آپ کو کوئی سانحہ پیش آیا۔ تو ہمیں سخت ہی رنج ہوگا دوسرے آپ کا اور ہمارا معاملہ بالکل ملتا جلتا ہے۔ اگر آج ایک واقعہ آپ کو پیش آسکتا ہے۔ تو کوئی وجہ نہیں کہ کل ہمیں پیش نہ آئے۔"

"تو کیا آپ کی رائے میں میڈ موازل ڈیلا نے آپ کے شکوک رفع کرسکیں گی؟"

"اس کے کمرہ کی کھڑکیوں سے قلعہ کا نظارہ دکھائی دیتا ہے۔"

"پھر؟"
"وہاں جو نئی بات ہو وہ اس سے پوشیدہ نہیں رہ سکتی۔"
"آہ! معلوم ہوتا ہے وہی اس وقت بلا رہی ہیں۔"
اس وقت میڈموازل ڈیلانے نے دو ضربات لگائیں جن سے اپنی طرف توجہ دلانا مطلوب تھا
گیسٹن نے اسکے جواب میں ایک ضرب لگائی جس کا مطلب یہ تھا کہ میں سن رہا ہوں۔
اس کے بعد وہ کھڑکی کی طرف گیا۔
ایک منٹ کے عرصہ میں اسے رسی لٹکتی نظر آئی جس کے سرے پر ایک خط بندھا ہوا تھا۔
اس خط کو لیکر گیسٹن اس سوراخ کے پاس گیا جس سے وہ پیاڈور کے ساتھ باتیں کرتا تھا۔
"کہئے کیا معلوم ہوا؟" مارکوئیس نے پوچھا۔
"ایک خط ملا ہے" گیسٹن نے جواب دیا۔
"اس میں کیا لکھا ہے؟"
"میں تو اسے پڑھ نہیں سکتا۔ مگر میں اسے ڈومسنل کے پاس بھیج دیتا ہوں۔ وہ پڑھ کر سب حال بتائیں گے۔"
"اچھا تو جلدی کیجئے۔"
"جی ہاں میں خود آپ سے زیادہ فکرمند ہوں" اور یہ کہہ کر وہ آتش دان کی طرف گیا۔
"رسی لٹکائیے" اس نے کہا۔
"کیا کوئی خط ہے؟"
"ہاں مگر کیا آپ کے پاس روشنی موجود ہے؟"
"ہاں ہے۔"
"اچھا تو رسی لٹکائیے۔"
گیسٹن نے اس میں خط باندھ دیا۔ اور ڈومسنل نے اسکو کھینچ لیا۔
اوپر سے آواز آئی "یہ میرے نہیں آپ کے لیے ہے۔"
"کیا مضائقہ ہے۔ پڑھ دیجئے۔ میرے پاس روشنی کا انتظام نہیں۔ اور اسے حاصل کرنے میں وقت صرف ہوگا۔"
"تو کیا آپ مجھے اسے پڑھنے کی اجازت دیتے ہیں؟"

"ہاں۔ پڑھیئے۔"

ایک لمحہ پھر خاموشی رہی۔

"کیوں؟" گیسٹن نے پوچھا۔

"کیا عرض کروں"

"کوئی منحوس خبر ہے۔ کیا؟"

"خود ہی اندازہ کر لیجیئے۔"

اور اتنا کہہ کر ڈومسنل نے خط کا مضمون سنانا شروع کیا۔

"میرے عزیز ہمسایہ کو معلوم ہو کہ آج شام کو قلعہ میں ایک نیا جج وارد ہوا ہے۔ میں نے ڈارجنس کی وردی پہچان لی۔ مگر اور کچھ معلوم نہ ہوا۔ امید ہے مفصل حال ڈاکٹر سے معلوم ہو جائے گا ڈومسنل کو سلام پہنچے۔"

"یہی بات مجھے لاجانکیر سے معلوم ہوئی تھی۔ یہ سب تیاریاں میری سزا ہی کے لئے ہیں۔"

"واہ شویلیر" ڈومسنل نے لاپروائی سے کہا۔ "آپ تو ذرا سی بات سے خوف زدہ ہو رہے ہیں۔"

"بالکل نہیں۔ میں خوف زدہ نہیں ہوں لیکن میرے لئے مستقبل کا اندازہ کرنا سہل ہے ...

ٹھیریے!"

"کیوں۔ کیا بات ہے؟"

"ذرا چپ رہیئے۔ کوئی آ رہا ہے۔" اور اتنا کہہ کر گیسٹن آتشدان سے پرے ہٹ گیا۔

دروازہ کھلا اور میجر اور لفٹنٹ چار سپاہیوں کو ساتھ لیے کمرہ میں داخل ہوئے۔ ان کے اشارہ پر گیسٹن ان کے پیچھے ہو لیا۔

"بس میرا کام تمام ہوا۔" اس نے منہ میں کہا۔ "پیاری ہیلین اب خدا ہی تیرا مددگار ہے۔"

ایک ایسے بہادر سپاہی کی طرح جو موت کو قریب جان کر بالکل بے خوف اس سے ملنے جاتا ہے۔ وہ سر اٹھائے ان سپاہیوں کے ساتھ چلتا گیا۔ اور وہ اس کو ایک ایسے کمرہ میں لے گئے۔ جہاں ڈارجنس پہلے سے موجود تھا۔

"موسیو۔" آخر الذکر نے گیسٹن کو مخاطب کر کے کہا۔ "تمہارے جرم کی تحقیقات اس عدالت خاص نے کی ہے جس کا میں صدر ہوں۔ اور اگر تمہیں اس میں صفائی پیش کرنے کا موقعہ نہیں دیا گیا تو اس کی وجہ یہ نہ تھی کہ تمہیں کوئی بے جا ضرر پہنچانا مطلوب ہے۔ بلکہ اس لئے کہ وہ بے سود

ہوتی ۔"

" میں آپ کا مطلب نہیں سمجھا ۔"

" اچھا تو سنو ۔ میں زیادہ تفصیل کے ساتھ بیان کرتا ہوں ۔ اگر تم صفائی کے گواہ پیش کرتے تو اس صورت میں بھی بہر حال یہ ثابت ہو جاتا ۔ کہ تم سازشی اور قاتل ہو ۔ پھر جب یہ حالت ہو تو صفائی پیش کرنے سے کیا حاصل ہے ؟ کیونکہ ایسے شخص کے ساتھ رحم و رعایت کا سلوک غیر ممکن ہے لیکن اگر تم ضرور صفائی پیش کرنا ہی چاہتے ہو ۔ تو ہمیں اس میں بھی عذر نہیں ۔ تم جس قدر عرصہ کے لئے مقدمہ کو ملتوی کرانا چاہو ۔ ملتوی کیا جا سکتا ہے ۔ اگر تمہیں کسی اور آسانی کی ضرورت ہو تو وہ بھی مہیا کر دی جائے گی ۔ اگر چہ ظاہر ہے کہ یہ سب باتیں محض لاحاصل ہونگی ۔"

" اب میں آپ کا مطلب سمجھ گیا ۔ اور اس عنایت کے لئے عدالت کا شکریہ ادا کرتا ہوں " گیسٹن نے جواب دیا ۔" جب آپکے خیال میں صفائی کی سب کوششیں بے سود ہوں گی ۔ تو پھر اس کا اہتمام کرنا غیر ضروری ہے ۔ پس میں عرض کرتا ہوں ۔ کہ مجھے اپنی طرف سے کوئی صفائی پیش کرنے کی خواہش نہیں ۔"

" نہ کسی تاخیر ۔ التوا یا دستاویز طلبی کی ؟"

" کسی چیز کی نہیں ۔ عدالت نے میرے لئے جو سزا تجویز کی ہے ۔ میں اسی کو سننا چاہتا ہوں "

" شویلیر یہ عدالت اپنا فیصلہ بہر حال تم کو سنا دے گی ۔ مگر یاد رکھو ۔ اس کے بعد ہر قسم کا تاسف بے سود ہو گا ۔"

" لیکن تاسف کس لئے ؟ آپ فیصلہ سنانے کو تیار ہیں ۔ میں اسے سننے کو آمادہ ہوں ۔ کہئے اس عدالت کی تجویز کیا ہے ؟"

" ضدی نہ بنو ۔ اب بھی اپنے جرم کا اقبال کر لو ۔ کہ تم رعایت کے حقدار سمجھے جا سکو ۔"

" مگر میں کس جرم کا اقبال کروں ؟ میں نہیں جانتا میں نے کونسا جرم کیا ہے ۔ یا آپ میرے خلاف کیا الزام عائد کرتے ہیں ؟"

" میں بتا دوں ؟"

" ہاں کہہ دیجئے ۔ کیونکہ جہاں تک مجھے علم ہے ۔ اب تک میرے جرم کی نوعیت واضح نہیں کی گئی ۔"

" تو سنو ۔ تم نینٹس کی جمہوری کمیٹی کے حکم سے ریجینٹ کو قتل کرنے کی نیت سے پیرس میں آئے

اور تمہیں ایک شخص لاجانگیر کے نام معرفی خط دیا گیا۔ یہ لاجانگیر بھی تمہارے ساتھی کی حیثیت میں ویسی ہی سزا کا مستوجب ہے۔"

ان صحیح الزامات کو سن کر گیسٹن کو اپنی رنگت زرد ہوتی محسوس ہوئی۔ مگر وہ کہنے لگا "موسیو شاید آپ کا خیال صحیح ہو لیکن آپ کو اس کا علم کیونکر ہو سکتا ہے، جو شخص کوئی فعل کرنا چاہتا ہو۔ وہ اسے کرنے سے پہلے اس کا اعتراف نہیں کرتا۔"

"ہاں مگر اس کا ساتھی تو کر سکتا ہے۔"

"تو کیا میں یہ سمجھوں کہ لاجانگیر نے میرے خلاف مخبری کی ہے؟"

"میرا اشارہ لاجانگیر کی طرف نہیں۔ اوروں کی طرف ہے۔"

"اوروں کی طرف!" گیسٹن نے چونک کر کہا۔ "کیا میرے اور لاجانگیر کے سوا کچھ اور لوگ بھی زیر حراست ہیں؟"

"کیوں نہیں۔ مثلاً پونٹ کالک ٹلہویٹ۔ ڈوکوڈک۔ مونٹ لوئیں۔۔۔"

"میں آپ کا مطلب بالکل نہیں سمجھا" گیسٹن نے ایک مبہم خوف کے زیر اثر کانپتے ہوئے کہا یہ خوف اسے اپنے لئے نہیں بلکہ اپنے دوستوں کے متعلق تھا۔

"کیا تمہیں معلوم نہیں کہ ان چار آدمیوں پر نینٹس میں مقدمہ چل رہا ہے؟"

"مقدمہ!۔۔۔ کیا وہ گرفتار ہو گئے؟" گیسٹن نے گھبرا کر کہا۔ "نہیں غیر ممکن ہے۔"

"واہ۔ اس میں غیر ممکن کیا ہے۔" ڈارجینسن کہنے لگا۔ "تم اپنی خوش فہمی سے یہ سمجھتے تھے کہ سارا صوبہ بغاوت کر دے گا۔ مگر ان محبان وطن کو۔۔۔ کیونکہ تم لوگ باغیوں کو اسی نام سے مخاطب کرتے ہو۔۔۔ گرفتار نہ ہونے دے گا۔ لیکن جان لو کہ ان کی گرفتاری پر صوبہ نے ذرا سی حرکت بھی نہیں کی۔ سب لوگ اپنے کاموں اور تفریحات میں مشغول ہیں۔ اور ابھی سے پوچھ رہے ہیں کہ ان کے سرکس روز قلم ہوں گے۔ تاکہ اس نظارہ کو دیکھنے کے لئے نشست کا انتظام کر سکیں۔"

"غلط۔ سراسر غلط۔" گیسٹن نے حقارت سے کہا۔ "یہ باتیں کسی طفل مکتب کو سمجھائیے۔"

"وہ جزدان میرے پاس لانا۔" ڈارجینسن نے ایک شخص کو جو پاس کھڑا تھا اشارہ سے بلا کر کہا۔ پھر اسے کھول کر وہ کہنے لگا۔ "دیکھ اوناوان چشم بصیرت کھول کر دیکھ۔ یہ تیرے دوستوں کی گرفتاری کے تعمیل شدہ وارنٹ ہیں۔ کیا تو ان کو بھی غلط سمجھتا ہے؟"

"مگر ان سے یہ کب ظاہر ہوتا ہے۔ کہ انھوں نے میرے خلاف کوئی بات کہی؟" گیسٹن نے بمشکل اپنے اضطراب کو دباتے ہوئے کہا۔

"تم سمجھو یا نہ سمجھو۔ بہرحال جو باتیں ہیں ان کی زبانی معلوم ہوئی ہیں۔ وہ تمہیں سزا دلانے کے لئے کافی ہیں۔"

"پھر اگر آپ کو سب باتیں ان کی زبانی معلوم ہو چکی ہیں۔ تو مجھ سے اقبال کرانا لاحاصل ہے۔"

"یہ تمہارا آخری جواب ہے؟"

"ہاں۔ آخری۔"

"اہلکار۔ قیدی کے سامنے اس عدالت کا فیصلہ پڑھ کر سنا دو۔"

اس پر ایک افسر نے حسب ذیل عبارت پڑھ کر سنانی شروع کی:۔

"۱۹۔ فروری کو جو تحقیقات شروع کی گئی تھی۔ اس سے معلوم ہوا کہ ملزم گیسٹن ڈاچانلے اس نیت سے نینٹس سے پیرس آیا۔ کہ ہز رائل ہائی نس ریجنٹ فرانس کو قتل کرے۔ اور اس کے بعد بادشاہ سلامت کے خلاف بغاوت شروع کر دی جائے۔ ان حالات میں یہ عدالت خاص گیسٹن ڈاچانلے مذکور کو باغی و غدار سمجھ کر حکم دیتی ہے کہ اسے ہر قسم کے القاب و خطابات سے محروم کر دیا جائے۔ اسے اور اس کی اولاد کو ہمیشہ کے لئے بدنام سمجھا جائے۔ اس کا مال و خزانہ ضبط کیا جائے۔ اس کے درختوں کو ۶ فٹ کی بلندی سے اوپر کاٹ دیا جائے اور بادشاہ سلامت کی معافی کے امکان کو ملحوظ رکھنے کے بعد گریو یا کسی اور مقررہ مقام پر خود اس کا سر قلم کر دیا جائے۔"

گیسٹن کے چہرہ کی رنگت بالکل زرد ہو گئی۔ مگر وہ سنگ مرمر کی مورت کی طرح بے حرکت رہا۔

"اچھا تو کب میرا سر قلم ہوگا؟" آخر کار اس نے پوچھا۔

"جب بادشاہ سلامت اس کا حکم دیں۔"

گیسٹن کو اپنی آنکھوں کے سامنے ایک خونی دھند پھیلتی معلوم ہوئی۔ اور خیالات میں عجب طرح کا انتشار پیدا ہو گیا۔ مگر اس نے ضبط سے کام لیا۔ ذرا سی دیر میں اس کے رخساروں کی رنگت زرد ہو گئی۔ اور لبوں پر حقارت آمیز تبسم نمودار رہا۔

کہنے لگا "موسیو۔ اطمینان فرمایئے جس وقت بھی حکم شاہی موصول ہو۔ یہ سر کٹنے کے لئے تیار ہوگا۔ لیکن مرنے سے پہلے میں بادشاہ سے ایک رعایت کا طلبگار ہونا چاہتا ہوں۔"

ڈارجینس کی آنکھوں میں کینہ آمیز خوشی کی چمک نمودار ہوئی۔ بولا "میں پہلے سے کہہ رہا تھا کہ یہ عدالت تم سے رعایت کا سلوک کرنے کو تیار ہے۔ تم میرے کہنے پر عمل کرتے تو اب بادشاہ سلامت سے طلب رحم کی نوبت نہ آتی۔"

"موسیو۔ آپ کو میرا مطلب سمجھنے میں غلطی ہوئی ہے۔" گیسٹن نے پروقار لہجہ میں جواب دیا۔ "میں جو رعایت حاصل کرنا چاہتا ہوں اُسے موت سے ڈر کر نہیں مانگتا۔ نہ اس سے میرے یا خود بادشاہ سلامت کے وقار میں فرق آسکتا ہے۔"

"اچھا تو کہو۔" ڈارجینس نے کہا "میں درخواست کی نوعیت جاننے کے بعد اسکی نسبت کوئی مشورہ دے سکوں گا۔"

"میری درخواست یہ ہے۔ کہ ایک تو میرے خطاب والقاب کو جو بہت زیادہ نہیں ہیں حکماً منسوخ نہ کیا جائے۔ اس لئے کہ وہ از خود میرے ساتھ مٹ جائینگے۔ میری کوئی اولاد نہیں۔ اس لئے میرے بعد کوئی ان کا وارث نہیں۔ علاوہ بریں میرا نام شریف ہونے کے باوجود مشہور نہیں اس لئے وہ میرے بعد بہت مدت تک قائم نہ رہے گا۔"

"یہ ایک پوری شاہانہ درخواست ہے۔ اور میرے خیال میں بادشاہ سلامت ہی اس کی نسبت آخری حکم دے سکتے ہیں۔ بس تم اتنا ہی کہنا چاہتے تھے؟"

"نہیں میری ایک درخواست اور بھی ہے۔ لیکن میں نہیں جانتا وہ کس کے روبرو کرنی چاہیئے"

"سب سے پہلے میرے۔ کیونکہ مجھے لفٹنٹ پولیس کا درجہ حاصل ہے۔ اگر میں خود اسے منظور نہ کر سکا۔ تو پھر اس کو بھی بادشاہ سلامت تک پہنچانا ہوگا۔"

"تو سینئے میری دوسری درخواست یہ ہے کہ قتل سے پہلے میڈ موازل ہیلین ڈواچرنی کو جو ہز ایکسلنسی ڈیوک ڈالیونز کے پاس رہتی ہے۔ اور خود ڈیوک کو مجھ سے ملنے کی اجازت دی جائے۔"

اس فقرہ کو سن کر ڈارجینس نے کچھ عجیب اشارہ کیا جسے گیسٹن نے اپنی بے خبری میں تامل کا نشان سمجھا۔

تاکید کی نیت سے وہ کہنے لگا۔ "موسیو میں ان سے جس مقام پر آپ انتظام کرسکیں مل لوں گا اور یہ ملاقات اتنی ہی مختصر ہوگی جس قدر آپ پسند کریں۔"

"خیر اس کا انتظام کردیا جائے گا۔" ڈارجینس نے کہا۔

"آہ! موسیو" گیسٹن نے اس انداز سے آگے بڑھتے ہوئے کہا گویا وہ ڈارجینس کا ہاتھ اظہار

شکر گذاری سے اپنے ہاتھ میں لینا چاہتا تھا۔ یہ آپ کی ناقابل بیان عنایت ہوگی"۔

"میں تمہاری درخواست منظور کرتا ہوں۔ مگر ایک شرط پر"۔

"کہیئے وہ شرط کیا ہے؟ اتنی بڑی عنایت کے بدلے میں ہر قسم کی شرطیں منظور کرنے کو تیار ہوں اتنی عرض ہے کہ وہ میری عزت پر حرف لانے والی نہ ہوں"۔

"شرط صرف اس قدر ہے کہ تمہاری سزایابی کا کسی کو علم نہ ہو۔ اس کا تمہیں ایک مرد شریف کی طرح وعدہ کرنا ہوگا"۔

"میں اسے بخوشی منظور کرتا ہوں" گیسٹن نے جواب دیا۔ "اس لئے کہ میں جانتا ہوں ان دو شخصوں میں سے ایک کو میری سزا سے موت کا علم ہوا۔ تو وہ جان سے گذر جائے گی"۔

"بس تو سب بات طے ہوگئی۔ تمہیں کچھ اور بھی کہنا ہے؟"

"نہیں موسیو۔ اس کے سوا اور کچھ نہیں۔ کہ مسل میں یہ بات درج کی جائے کہ میں نے ہر ایک الزام کو تسلیم کرنے سے انکار کیا"۔

"یہ پہلے سے درج ہے۔ اہلکار تم مسل کے کاغذات موسیو داچانلے کو پڑھنے اور دستخط کرنے کے لئے پیش کرو"۔

گیسٹن ایک میز کے پاس بیٹھ گیا۔ اور جس وقت ڈارجینن اور باقی حجان عدالت آپس میں کچھ گفتگو کر رہے تھے۔ اس نے ان دستاویزات کا بغور معائنہ کیا۔ اور صحیح پاکر اپنے دستخط ثبت کر دیئے۔

"لیجئے جناب مسل شکریہ کے ساتھ واپس ہے۔ کیا میں پھر آپ کی زیارت کرسکوں گا؟"

"میرے خیال میں نہیں"۔ ڈارجینن نے اس پر خشونت لہجہ میں کہا جس سے سب لوگ ڈرتے تھے

"خیر تو اگلی دنیا کی ملاقات تک الوداع"۔

اس کے بعد سپاہی اسکو واپس اس کے کمرہ میں لے گئے

باب۔ ۳۰

یاس وحسرت

جب گیسٹن اپنے کمرہ میں واپس آیا۔ تو ڈومسنل اور پیپا ڈورنے اس سے کئی طرح کے سوالات پوچھے

کیونکہ وہ اس سے سارے حالات معلوم کرنے کے لئے بے چین تھے۔ لیکن وہ چونکہ ڈارجنبن سے وعدہ کر چکا تھا۔ اس لئے اس نے ان میں سے کسی کو اپنی سزائے موت کا حال نہیں کہا۔ صرف اتنا بیان کیا۔ کہ عنقریب مجھ سے پہلے سے زیادہ سختی کے ساتھ سوالات پوچھے جائیں گے۔ اس نے یہ بھی کہا۔ کہ میں چند ایک خط لکھنا چاہتا ہوں۔ اس لئے مجھے روشنی کی ضرورت ہے۔ ڈومسنل نے اس کو ایک شمع آتشدان کی راہ سے بھیجدی۔

جیلخانہ بیسٹیل میں معاملات کی حالت یہ تھی۔ کہ میں ن روج اپنے عشق کی وجہ سے مِیڈموازل ڈیلانے کی کسی درخواست کو نامنظور نہیں کرسکتا تھا۔ اور وہ جس قدر چیزیں اس طرح حاصل کرتی۔ اُن سے ڈومسنل کی ضروریات پوری ہوتی تھیں۔ ڈومسنل جیسا کہ ناظرین دیکھ چکے ہیں۔ اپنے ہمسایہ گیسٹن اور رشیلیو کو ان میں برابر کا حصہ دیا کرتا تھا۔

اب تک گیسٹن کے دل میں اس بات کا شبہ تھا۔ کہ آیا ڈارجنبن کے وعدہ کے باوجود میں ہیلین سے مل سکوں گا۔ بہرحال اس کا اُسے اطمینان تھا۔ کہ سزائے موت کے عمل میں آنے سے پہلے مجھے پادری سے ملنے کی اجازت ہوگی۔ پس اس کا ارادہ یہ تھا۔ کہ خط لکھ کر تیار رکھے۔ اور انہیں پادری کی معرفت بھجوادے۔

جس وقت وہ خط لکھنے بیٹھا۔ تو مِیڈموازل ڈیلانے نے اس قسم کا اشارہ کیا جس سے معلوم ہوتا تھا۔ کہ کچھ کہنا چاہتی ہے۔ گیسٹن نے سب سے پہلے اس کے پیغام کی طرف توجہ دی۔ ایک خط ملا جس میں لکھا تھا "ہمارے دوست . . . کیونکہ اب آپ ہمارے دوست ہی ہیں۔ اور ہم کوئی بات آپ سے چھپا کر نہیں رکھتے . . . یہ خط پڑھ کر ڈومسنل سے کہہ دیجئے۔ کہ ہرمنٹ کے پیغام کی بنا پر قائم کی ہوئی امید کی حقیقت ظاہر ہوگئی . . ."

گیسٹن کا دل زور سے دھڑکنے لگا۔ اور اس نے سوچا۔ کہ جب دوسروں کے لئے امید کا امکان ہے۔ تو کوئی وجہ نہیں کہ میرے لئے نہ ہو۔ اس کے زیرحراست دوستوں نے اس سے کہا تھا۔ کہ تمہاری قسمت ہماری قسمتوں سے وابستہ ہے۔ گو یہ صحیح ہے۔ کہ انہیں اس کی سازش کا علم نہیں تھا . . .

پھر اس نے خط کا مطالعہ جاری رکھا۔ آگے چل کر لکھا تھا۔

"قریباً ایک گھنٹہ ہوا۔ کہ ڈاکٹر اور میسن روج دونوں میرے کمرہ میں آئے تھے۔ آخرالذکر کا رویہ بہت حوصلہ افزا تھا۔ مگر جب میں نے اس سے ڈاکٹر کے ساتھ علیحدگی میں گفتگو کی اجازت چاہی

تو اس نے مشکلات پیش کیں۔ میں نے اپنے تبسم سے ان کو رفع کر دیا۔ مگر وہ کہنے لگا "یہ بہرحال ظاہر نہ ہونا چاہیئے۔ کہ میری بے خبری میں کسی طرح کی باتیں ہوتی ہیں۔ کیونکہ اگر میری کمزوری ثابت ہوگئی۔ تو پھر یقیناً مجھے موقوف کر دیا جائے گا" مجھے اس کے لہجہ میں عشق و ہمدردی کی آمیزش مضحکہ خیز معلوم ہوئی۔ مسکراتے ہوئے میں نے اس سے اس کا وعدہ کیا کہ کوئی بات آپ سے چھپا کر نہیں کی جائے گی۔ یہ آپ جانتے ہیں۔ میں ایسے وعدوں کو کس طرح ایفا کرتی ہوں۔ خیر میسن روج تھوڑے فاصلہ پر چلا گیا۔ اور ہرمنٹ میرے قریب آیا۔ اب ہم دونوں میں باتیں شروع ہوئیں۔ مگر اس طرح کہ ان باتوں کا مطلب کچھ اور تھا۔ اور ہمارے اشاروں کا جو میسن روج کو دکھانے کے لئے کئے جاتے تھے۔ کچھ اور۔ ہرمنٹ نے مجھے بتایا۔ کہ بہت سے ذی اثر دوست آپ کے معاملات میں دلچسپی لے رہے ہیں سب مجھے قدرتی طور پر میڈم ڈومین کا خیال آیا۔ اور میں نے کہا آہ موسیو۔ کیا آپ میرے لئے کوئی خاص خبر لائے ہیں؟ ہرمنٹ نے صرف اتنا کہا۔ چپ۔ اور آپ سمجھ سکتے ہیں اس ایک لفظ میں معانی کا کتنا وسیع امکان تھا۔ اسے سن کر میرا دل زور سے دھڑکنے لگا . . ."

اس موقعہ پر گیسٹن کو اپنا دل بھی اسی طرح زور سے دھڑکتا معلوم ہوا۔

میں نے پوچھا۔ آخر آپ کیا خوشخبری لائے ہیں؟ وہ بولا۔ میں کوئی خاص خبر تو نہیں لایا۔ ہاں اتنا کہہ سکتا ہوں کہ آپ کو جو کچھ مطلوب تھا وہ حاصل ہو جائیگا۔ میں نے پوچھا وہ کیا چیز ہے۔ جو حاصل ہو جائے گی؟ کہنے لگا اس جیلخانہ کے بستر بہت خراب ہیں۔ اور مجھے اختیار دیا گیا ہے کہ آپ کے لئے نئے کا انتظام کر دوں۔ میں نے پوچھا کس بات کا انتظام؟ وہ بولا نئی چادر کا۔ میں ہنسنے لگی۔ بس ظاہر ہوگیا۔ کہ ہمارے ذی اثر دوست اپنے رسوخ کا بہترین ثبوت کس طرح دے رہے ہیں۔ یہی کہ ہم سردی سے محفوظ رہیں۔ آخر میں نے اس سے کہا موسیو ہرمنٹ موجودہ حالات میں میرے دوست اگر پاؤں کی نسبت ہمارے سر کی زیادہ حفاظت کریں تو بہتر ہوگا۔ وہ کہنے لگا۔ ایک عورت آپ کی مددگار ہے۔ میں نے پوچھا۔ کون؟ وہ اس قدر آواز دبا کر کہ میں اسے بمشکل سن سکی کہنے لگا۔ میڈموازل ڈی کاروالئے اس کے بعد وہ چلا گیا۔ اب شوہلیر میں میڈموازل ڈی کاروالئے کی بھیجی ہوئی چادر کا انتظار کر رہی ہوں۔ ذرا اس کی خبر ڈوسنل کو بھی دے دیجیئے۔ اور کچھ نہیں تو دل لگی کا سامان ہو جائے گا"

گیسٹن نے آہ سرد کھینچی۔ ان لوگوں کی پر مذاق باتیں اس کے رنج کو دوبالا کر رہی تھیں

زیادہ مصیبت یہ ہوئی۔ کہ وہ اپنا حال کسی کے روبرو ظاہر کرکے دل کے بوجھ کو ہلکا بھی نہیں کرسکتا تھا۔ ورنہ دوستوں کی ہمدردی کسی حد تک تو موجب اطمینان ہوتی۔ موجودہ پریشانی میں وہ اس خط کا مضمون ڈروسنل کو پڑھ کر بھی نہیں سنا سکا۔ پس اس نے وہ خط اس کے پاس بھیج دیا۔ اور اس کے لمحہ بھر بعد اسکو ڈروسنل کے زور سے ہنسنے کی آواز سنائی دی۔

گیسٹن اس وقت اپنی چٹھی میں ہیلین کو الوداع کہہ رہا تھا۔

رات کا کچھ حصہ خط لکھنے میں گذار کر وہ سو گیا۔ ۲۵ سال کی عمر میں نیند اتنی عزیز ہوتی ہے کہ موت کا خوف بھی اس کا مزاحم نہیں ہو سکتا۔

صبح ہوئی تو گیسٹن کا ناشتہ وقت مقررہ پر لایا گیا۔ مگر اس نے دیکھا۔ کہ آج وہ معمول سے عمدہ تھا۔ حکام کی اس توجہ کو محسوس کرکے وہ مسکرایا اور اسے قریباً ختم کر چکا تھا۔ کہ گورنر کمرہ میں داخل ہوا۔

گیسٹن نے اس کے چہرہ پر تیز نظر ڈال کر یہ معلوم کرنے کی کوشش کی۔ کہ اسے میری سزا کا علم ہے یا نہیں۔ مگر ڈیلانے کا چہرہ ویسا ہی پرسکون اور اخلاق آمیز تھا۔ جیسا پہلے ہوا کرتا تھا۔ اس لئے وہ ظاہر سے باطن کا اندازہ کرنے میں قاصر رہا۔

"موسیو۔" گورنر جیل نے اس سے کہا "تکلیف نہ ہو تو ذرا کونسل خانہ تک تشریف لے چلئے۔"

گیسٹن اٹھا۔ اسے اپنے کانوں میں شائیں شائیں کی آوازیں سنائی دے رہی تھیں جس شخص کو سزائے موت کا حکم سنایا گیا ہو۔ اس کے لئے ہر ایک ناقابل فہم حکم تازہ اذیت کا درجہ رکھتا ہے۔

"کیا میں یہ پوچھنے کی جرأت کرسکتا ہوں کہ کونسل خانہ میں میرا کام کیا ہے؟" گیسٹن نے جہاں تک ممکن تھا دلی اضطراب کو چھپانے کی کوشش کرتے ہوئے پوچھا۔

"کوئی آپ سے ملنا چاہتا ہے۔" گورنر نے جواب دیا "کل لفٹنٹ پولیس سے گفتگو کے دوران میں کیا آپ نے کسی سے ملاقات کی خواہش کی تھی؟"

گیسٹن چونک گیا۔

"تو کیا وہی ملنے کے لئے آیا ہے؟" اس نے دریافت کیا۔

"ہاں موسیو۔"

گیسٹن نے دو سے ملنے کی خواہش کی تھی۔ مگر گورنر کے بیان سے صرف ایک کی آمد کا اظہار ہوتا تھا۔ خیال آیا یہ ایک کون ہے؟ مگر پوچھنے کی جرأت نہ ہوئی۔ اس لئے چپ چاپ پیچھے ہو لیا۔

ڈیلا نے گیسٹن کو کونسل خانہ میں لے گیا۔ وہاں پہنچکر اس نے نظر شوق سے چاروں طرف دیکھا کمرہ بالکل خالی تھا۔

"موسیو اسی جگہ ٹھیریے جس شخص کا آپ کو انتظار تھا یہیں آتا ہے۔" اور اتنا کہہ کر ڈیلا نے دروازہ بند کر کے باہر چلا گیا۔

گیسٹن دوڑ کر کھڑکی کے پاس گیا۔ اس میں آہنی سلاخیں لگی ہوئی تھیں۔ اُن کے اندر سے باہر کی طرف دیکھا تو معلوم ہوا ایک سنتری پہرہ دے رہا ہے۔

اتنے میں دروازہ پھر کھلا۔ گیسٹن نے پیچھے مڑ کر دیکھا تو معلوم ہوا ڈیوک ڈالبیروز سامنے کھڑا ہے۔

"آہ موسیو" اس نے انداز شکر گذاری سے کہا۔ "یہ کتنی بڑی عنایت ہے کہ آپ نے ایک غریب قیدی کی درخواست پر یہاں آنے کی تکلیف اُٹھائی۔"

"یہ میرا فرض تھا جسے میں نے پورا کیا۔" ڈیوک کہنے لگا۔ "علاوہ بریں مجھے تمہارا شکریہ ادا کرنا تھا"

"میرا!" گیسٹن نے متعجب ہو کر کہا۔ "مجھ ناچیز سے کونسا فعل ایسا ہوا کہ حضور نے اسکو اپنے شکریہ کا مستحق سمجھا؟"

"انہوں نے تم سے معمولی اور غیر معمولی سوالات پوچھے تمہیں مقام اذیت تک لے گئے تمہیں اس کا موقعہ دیا کہ اپنے ساتھیوں کا حال بتا کر اپنے آپ کو بچا لو۔ مگر تم نے کامل خاموشی برقرار رکھی۔"

"اے صاحب یہ میرا اقرار تھا جسے میں نے پورا کیا۔ اس میں آپ کے لئے میرا شکریہ ادا کرنے کی کوئی بات نہیں۔"

"خیر اس ذکر کو جانے دو۔ اور یہ کہو میں تمہیں کس طریق پر مدد دے سکتا ہوں؟"

"پہلے اپنی نسبت یہ فرمائیے کہ انہوں نے آپ کو تو کسی طرح کی تکلیف نہیں دی؟"

"بالکل نہیں۔ اور میں سمجھتا ہوں کہ اگر برٹینی کے سب لوگ تمہارے برابر وفاشعاری کا ثبوت دیا [illegible] تو اس معاملہ میں میرا ذکر تک نہیں آئے گا۔"

"ان کی خاموشی کا میں ذمہ لیتا ہوں۔ مگر یہ فرمائیے لاجانکیر کی نسبت آپ کا کیا خیال ہے؟"

"لاجانکیر!" ڈیوک نے کہا۔

"ہاں۔ کیا آپ کو معلوم نہیں اسے بھی گرفتار کر لیا گیا ہے؟"

"میں نے اسکی نسبت کچھ اڑتی سی خبر تو سنی تھی۔"

"اچھا تو فرمائیے اس شخص کی نسبت آپ کی کیا رائے ہے؟"

"میں اس سے زیادہ کچھ نہیں کہہ سکتا کہ مجھے اس پر کامل اعتماد ہے۔"

"تو پھر وہ قابل اعتماد ہی ہوگا۔ اس سے زیادہ میں جاننا بھی نہیں چاہتا۔"

"اس صورت میں تم میرے پہلے سوال کا جواب دو۔ کہ میں کس طرح تمہاری مدد کر سکتا ہوں؟"

"آپ اس عورت سے ملے جسے میں آپ کے مکان پر لایا تھا؟"

"کون میڈموازل ہیلین ڈاچورنی؟ ہاں"

"موسیو اس وقت مجھے اس کے بیان کی فرصت نہیں تھی۔ مگر اب میں عرض کر دینا چاہتا ہوں کہ عرصہ ایک سال سے مجھے اس کے ساتھ عشق ہے۔ اس ایک سال میں میری آرزو کے خواب فقط یہ رہی ہے۔ کہ اپنی زندگی کو اس کی راحت کے لیے وقف کر دوں۔ خواب کا لفظ میں عمداً کہتا ہوں اس لیے کہ بیدار ہو کر میں نے دیکھا تو ایسی راحت کا حصول جس کی مجھے آرزو تھی عملی طور پر غیر ممکن تھا اس کے باوجود میں اپنے عشق صادق کا ثبوت مہیا کرنے کو تیار تھا۔ میں اسے اپنے نام۔ اپنی دولت اپنی حیثیت کا حصہ دار بنانا چاہتا تھا۔ سچ جانئے کہ اگر مجھے گرفتار نہ کیا جاتا۔ تو اب تک اس سے میری شادی ہو چکی ہوتی۔"

"اس کے والدین کے علم یا رشتہ داروں کی مرضی کے بغیر؟" ڈیوک نے پوچھا۔

"ہاں اس لیے کہ یہ دونو موجود نہیں۔ اور جس وقت وہ میرے ساتھ ایک عورت کی نگرانی سے نکلی ہے۔ تو اسے ایک امیر کے ہاتھ فروخت کرنے کی تیاریاں ہو رہی تھیں۔"

"یہ تمہیں کیونکر معلوم ہوا کہ میڈموازل ہیلین ڈاچورنی کے متعلق اس قسم کے شرمناک انتظامات عمل میں آ رہے تھے؟"

"ان حالات سے جو اس نے اپنے بد نام باپ کے متعلق بیان کئے۔ اس شخص نے ہیلین کا باپ ہونے کا دعویٰ کرتے ہوئے اپنے آپ کو چھپایا۔ اور اسکو ورغلانے کے لئے قیمتی الماس پیش کئے پھر آپ کو معلوم ہے کہ وہ مجھے کہاں ملی؟ ایک ایسے مکان میں جو پیرس کے امرا نے اپنی سیاہ کاریوں کے لئے رکھے ہوئے ہیں۔ اور وہ معصومیت اور پاکیزگی کی مجسم تصویر! ایسے حالات میں اس کو ان مضر نواحی اثرات سے بچانا ضروری تھا۔ پس وہ دن کے وقت اپنی محافظ عورت کی مخالفت کے باوجود نوکروں کی نظروں کے سامنے میرے ساتھ چلی آئی۔ دو گھنٹہ وہ میرے ساتھ تنہا رہی۔ اور گو آپ کے سامنے میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں۔ کہ وہ اب بھی اتنی ہی پاک ہے جتنی اس روز تھی جب اس کی ماں نے بعد ولادت اس کی پیشانی کو بوسہ دیا۔ تاہم لوگوں کے دلوں میں شکوک پیدا ہو سکتے ہیں۔ پس ہم

کے اعتراضات کو رفع کرنے اور سارے شبہات کو مٹانے کے لئے میں اس سے شادی کرنا ضروری سمجھتا ہوں"
"اس حالت میں؟"

"کیوں نہیں؟ میری حالت سے میرے خیال کی زیادہ تقویت ہوتی ہے۔"

"شاید تمہیں معلوم نہیں کہ وہ لوگ تمہیں کیا سزا دے سکتے ہیں؟"

"مجھے معلوم ہے میری سزا غالباً وہی ہوگی۔ جو اس قسم کے حالات میں کونٹ ڈا پچیلے۔ مارکوئیس ڈارنہا مارس اور شوبلیر لوئیس ڈاروہن کو دی گئی تھی۔"

"آہ۔ تو کیا تم موت کے لئے تیار ہو؟"

"موت کے لئے میں اسی دن تیار تھا جب اس سازش میں شریک ہوا اور سچ پوچھئے تو سازشی کا بہترین عذر یہی ہوتا ہے کہ دوسروں کی جان لینے کے درپے ہو کر وہ پہلے اپنی جان سے ہاتھ دھوتا ہے"

"مگر اس شادی سے اس لڑکی کو کیا فائدہ ہوگا؟"

"صاحب وہ غریب ہے۔ اور میں گو مالدار نہیں تاہم گذارہ لائق سرمایہ رکھتا ہوں۔ شادی ہونے سے میرے بعد وہ اسکی مالک بن جائے گی۔ پھر دوسری بات۔ اسے کوئی معروف نام حاصل نہیں اور مجھے ہے۔ یہ بھی میں اس کے لئے چھوڑ جاؤں گا۔ فی الحقیقت اپنا مال اور نام اس کے لئے چھوڑنے کی نیت سے میں نے بادشاہ کو اس مطلب کی ایک عرضی بھی بھیجی ہے۔ کہ نہ میری جائداد ضبط ہو اور نہ میرا نام بدنام قرار دیا جائے۔ اور میں سمجھتا ہوں۔ کہ اگر ان کو میری درخواست کی صحیح وجہ معلوم ہوگئی تو اسے نامنظور نہیں کریں گے۔ اگر میں اس سے شادی کئے بغیر مرگیا۔ تو لوگ یہی کہیں گے کہ اسکی داشتہ تھی۔ اس سے وہ ناحق بدنام اور برباد ہوگی۔ اور اس کا مستقبل خاک میں مل جائے گا۔ لیکن اگر میں آپ کی اور آپ کے دوستوں کی امداد سے جس کی مجھے بے حد امید ہے اس سے شادی کر سکا۔ تو پھر میرے قتل پر بھی کوئی اس پر انگشت نمائی نہ کرے گا۔ اس لئے کہ سیاسی جرم میں مارا جانا ہرگز موجب ذلت نہیں ہوتا۔ میری ہلاکت اس کے لئے داغ ندامت ثابت نہیں ہو سکتی اور اگر وہ میرے بعد خوش نہ رہ سکی تو بھی عزت اور آزادی کی زندگی تو بسر کر سکے گی۔ پس میری درخواست کو قبول کرکے اسے پورا کرنے کے لئے سعی فرمایئے۔ اور یقین جانئے کہ میرے بدن کا ہر ایک رواں زبان ہو کر آپ کو دعائے خیر دے گا۔"

ڈیوک نے اس کا کچھ جواب نہیں دیا۔ البتہ دروازہ کے پاس جا کر اس پر تین بار ہاتھ سے ضرب لگائی۔

اگر آپ اب تک ہمارے ناولوں کے مستقل خریدار نہیں بنے تو ۱۲ کا منی آرڈر بھیج کر اب بن جائیے
اس سلسلہ میں کئی نہائت لاجواب ناول اول مرتبہ اردو میں شایع ہو رہے ہیں

جلد ۔ سہ

وطن پرست

الگزینڈر ڈوماس کے ناول ریحنبش ڈاکٹر کا اُردو ترجمہ

منشی تیرتھ رام صاحب فیروزپوری

مترجم فسانہ لنڈن ۔ خونی ہیرا ۔ منزل مقصود وغیرہ

سنہ ۱۹۲۲ء

لال برادرس

۷ ۔ پارسنز روڈ نولکھا ۔ لاہور

جارج سٹیم پریس لاہور میں باہتمام لالہ ایشر داس پرنٹر چھپا

اشاعت اول

پین ہیلر

ہر قسم کے اندرونی اور بیرونی درد۔ موچ۔ چوٹ۔ گنٹھیا کے سبب جوڑوں یا گانٹھوں میں ریاح یا سردی کے سبب سے کمر کوٹھا۔ پجڑ۔ گردن یا اینٹھن وغیرہ سے جیسا بھی درد ہو پین ہیلر کی مالش سے فوراً جاتا رہتا ہے۔ قیمت فی شیشی ایک روپیہ چار آنے (عہ) محصول ڈاک چھ آنے (۶/)

دیکھیے جناب یعقوب علی صاحب ایڈیٹر الحکیم اپنے اخبار الحکیم مورخہ ۷۔ اگست ۱۹۱۵ء میں کیا لکھتے ہیں۔

ڈاکٹر ایس کے برمن کا کامیاب علاج

مجھے ڈاکٹر ایس کے برمن کے متعلق ایک سے زیادہ مرتبہ الحکیم میں لکھنا پڑا ہے۔ لیکن آج میں دلی شکرگذاری کے ساتھ ان کے کامیاب علاج کا ذکر کرتا ہوں۔ ناظرین الحکیم کو یاد ہوگا کہ میری اہلیہ ایک سال سے زیادہ عرصہ سے بیمار ہے سلسلہ کے معزز اور مخلص ڈاکٹروں اور طبیبوں نے ہماری ہمدردی اور توجہ سے اس کے علاج میں کوشش کی۔ مگر ان کی حالت صحت کی طرف نہیں آئی۔ یہاں تک کہ وہ چلنے پھرنے سے بالکل عاری ہوگئیں اور ٹانگوں کے درد نے لاچار کردیا۔ میرے بچوں نے بطور خود ڈاکٹر برمن سے ان کی دوا دافع درد منگوائی اور اس کا استعمال شروع کیا۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے ڈاکٹر صاحب کی دوا میری اہلیہ کے لئے نہایت مفید ثابت ہوئی۔ وہ مریضہ جو چارپائی سے اُٹھ نہیں سکتی تھی۔ میں دیکھتا ہوں کہ دن بدن اس بیماری سے نجات پارہی ہے۔ ایسی مفید دوا کے لئے میں اپنے ناظرین کو سفارش کرتا ہوں کہ وہ ڈاکٹر ایس کے برمن کی ادویات جو نہایت قیمتی اور مفید ہیں ضرور تاً استعمال کریں (یعقوب علی ایڈیٹر الحکیم قادیان)

ڈاکٹر ایس کے برمن نمبر ۵ تاراچند دت سٹریٹ کلکتہ

ولیم لکیو کے بےنظیر پُراسرار ناول "شٹ اپ" کا ترجمہ

منزل مقصود

از منشی تیرتھ رام صاحب فیروزپوری

یہ اِس مصنف کا بہترین ناول ہے جسے پڑھ کر ولایت کے اخبار بھی عش عش کر گئے

ذرا ان کی رائیں ملاحظہ کیجیئے جو اسی ناول سے تعلق رکھتی ہیں

ڈیلی ایکسپریس۔ اتنا حیرت خیز کہ شروع سے آخر تک منہ کھلا رہ گیا۔

ایوننگ ٹائمز۔ اسرار، عجائبات اور لرزہ خیز واقعات کا مجموعہ ... یہ ناول بہترین تصنیف ہے

سکاٹسمین۔ ایک اور پُراسرار فسانہ جس سے مصنف کی حیرت خیز قوت اختراعی کا ثبوت ملتا ہے۔

ڈیلی کرانیکل (نیوکیسل)، اتنا دلچسپ جتنا کوئی ناول ہو سکتا ہے۔

سنڈے ٹائمز۔ مسٹر لکیو صیغہ جرم میں معلومات کے قاموس ہیں۔ یہ ناول اُن کی تحریر کا استادانہ نمونہ سمجھا جائے گا۔

ان مبصروں کی رائے کے بعد یہ کتاب ہمارے ہاتھوں کسی مزید تعریف کی محتاج نہیں آپ اسے سراغرسانی کے عام اصولوں کی داستان یا حسن وعشق کی سرگذشت نہ خیال کریں۔ یہ اپنی طرز کی پہلی کتاب ہے جس کی نظیر پیشتر کبھی آپ نے اُردو میں نہیں دیکھی۔ عاشق ومعشوق کے درمیان لحد فاصل ہے۔ دیکھئے کس طرح وہ ایک دوسرے کو چاہتے ہوئے آپس میں نہیں مل سکتے۔

پُراسرار ناولوں میں لاجواب — خوفناک جرائم کی تاریخ میں بےنظیر

ولایت کے رسالہ میڈم نے اس کے مصنف کو پُراسرار ناولوں کا بادشاہ مانا ہے۔

۲۵۰ صفحات سے زیادہ میں مکمل قیمت عہ خرچ ڈاک ۵ ؍

ساڑھے سات روپیہ سالانہ چندہ ادا کر کے ایسی کتابوں کو ارزاں قیمت پر خریدنے کا گر سیکھئے

لال برادرس ۷ پارسنز روڈ نولکھا۔ لاہور

جارج سٹیم پریس لاہور میں باہتمام لالہ ایشر داس پرنٹر چھپا۔

اشاعت اول   قیمت ۱۲؍   حقوق محفوظ

ادویات کی سریع التاثیری کے بھروسہ پر ہر ایک دوائی کا نمونہ بھی دیا جاتا ہے۔

لو ذ وید بھوشن پنڈت ٹھاکر دت شرما وید موجد امرت دھارا کی تیار کردہ

چند متفرق ادویات

بلپوری } ان گولیوں سے آتشک۔ سوزاک۔ بواسیر۔ خنازیر۔ گنٹھیا۔ دردکمر۔ ضعف جریان۔ بدہضمی۔ سانپ بچھو وغیرہ کا ڈنک۔ باؤلے کتے کا زہر۔ دردسر۔ لقوہ فالج مرگی۔ دمہ کھانسی وغیرہ دور ہوتا ہے۔ قیمت ۴۰ گولی ایک روپیہ (عہ)

دردشکن } ایک ہی پڑیہ کے کھانے سے ہر قسم کا دردسر۔ دردکان۔ درددانت وغیرہ دور ہوتے ہیں۔ بخار پسینہ آکر اتر جاتا ہے۔ قیمت عہ نمونہ چار آنے ۴ر

سنگ توڑ :۔ گردہ و مثانہ و پتہ کی پتھری و کنکر براہ پیشاب خارج کرتی ہے قیمت عما

برھمی ارشٹ } ضعف دماغ۔ نسیان۔ دردسر وغیرہ کو دور کر کے حافظہ کو بڑھانے کے واسطے اکسیر ہے۔ قیمت فی شیشی عما۔ نصف ایک روپیہ عہ

موٹا ہونیکی دوائی } باوجود خوراک کھانے کے بھی جو پتلے رہتے ہیں۔ وہ یہ دوائی منگوائیں قیمت للعہ۔ نمونہ ایک روپیہ عہ

دوائی گنٹھیا۔ دردسوجن جوڑ۔ نقرس وغیرہ کو اکسیر ہے۔ قیمت ۲۰ گولی عما نمونہ ۶ر

علاج موٹاپا } جو زیادہ موٹے ہیں وہ اس دوائی کو استعمال کر کے فائدہ اٹھائیں قیمت فی شیشی للعہ خوراک ایک ماہ۔

ترک افیون } خواہ کس قدر بھی افیون کھاتے ہوں۔ ان گولیوں کی مدد سے بلا کسی بے آرامی کے چھوڑ سکتے ہیں۔ قیمت ۴۰ گولی ڈیڑھ روپیہ (عہ)

پیڑا آئیل } یہ تیل ہر قسم کی جسمانی دردوں پر ملنے کیواسطے ہے۔ قیمت عما نمونہ ۸ر

مینجر امرت دھارا اوشدھالیہ۔ امرت دھارا بھون۔ امرت دھارا روڈ۔ امرت دھارا پوسٹ آفس لاہور

خط و کتابت و تار کیواسطے اتنا بھی کافی ہے :۔ **امرت دھارا لاہور**

اگر آپ اب تک ہمارے ناولوں کے مستقل خریدار نہیں بنے تو جلد منی آرڈر بھیجکر اب بن جائیے
اس سلسلہ میں کئی نہایت لاجواب ناول اول مرتبہ اردو میں شایع ہو رہے ہیں

جلد ۔ ۴

وطن پرست

الگزینڈر ڈوماس کے ناول ”ریجنٹس ڈاٹر“ کا اُردو ترجمہ

منشی تیرتھ رام صاحب فیروزپوری

مترجم فسانہ لنڈن ۔ خونی ہیرا ۔ منزل مقصود وغیرہ

سنہ ۱۹۲۲ء

لال برادرس

۷۔ پارسنز روڈ نولکھا ۔ لاہور

جارج سٹیم پریس لاہور میں باہتمام لالہ ایشر داس پرنٹر چھپا

اشاعت اول

مغرب کے بہترین ناولوں کے بہترین ترجمے

سر آرتھر کانن ڈائل کے ناول

فاتح یورپ (یا اسرار دربار نپولین) اس مصنف کے انگریزی ناول "انکل برناک" کا ترجمہ مولوی ظفر احمد خاں ایم۔اے کے قلم سے۔ نپولین اعظم کے زمانہ عروج کے متعلق یہ ناول بہت دلچسپ اور قابل دید ہے ۲۴۴ صفحے قیمت ۱۲؎

خونابہ عشق۔ اس مصنف کے انگریزی ناول "سٹڈی ان سکارلٹ" کا ترجمہ پروفیسر فیروز الدین مراد ایم۔اے بی۔ایس سی کے قلم سے۔ شرلاک ہالمز کی سراغرسانی کا حیرت خیز کارنامہ ۹۸ صفحے قیمت ۸؎

حکایات شرلاک ہالمز اس مصنف کے انگریزی ناول "ایڈونچرز آف شرلاک ہالمز" کا ترجمہ پروفیسر فیروز الدین صاحب مراد ایم۔اے۔ بی۔ ایس سی کے قلم سے شرلاک ہالمز کے مشہور کارناموں کا مجموعہ ۱۴۴ صفحے ۸؎

ولیم لکیو کے ناول

منزل مقصود۔ اس مصنف کے بہترین ناول "ہشڈاپ" کا ترجمہ منشی تیرتھ رام صاحب فیروزپوری کے قلم سے۔ ولائت کے سربرآوردہ اخباروں نے کھلے دل سے اس ناول کی تعریف کی ہے۔ بڑا ہی پراسرار اور حیرت خیز ناول ہے۔ ۲۵۰ صفحے مجلد قیمت ۱؎

مارس لیبلانک کے ناول

خونی ہیرا۔ اس مصنف کے لاجواب ناول "دی اریسٹ آف آرسین لوپن" کا ترجمہ منشی تیرتھ رام صاحب فیروزپوری کے قلم سے۔ اس ناول میں کانن ڈائل کے سراغرساں شرلاک ہالمز اور نامی چور آرسین لوپن کا مقابلہ دکھایا ہے۔ بڑا ہی دلفریب ناول ہے ۱۶۹ صفحے قیمت ۱۲؎

شریف بدمعاش۔ اس مصنف کے ناول "دی کنفشنز آف آرسین لوپن" کا ترجمہ منشی تیرتھ رام صاحب فیروزپوری کے قلم سے۔ اس میں آرسین لوپن کے حیرت خیز کارناموں کا حال درج ہے قیمت ۱۲؎

رینالڈس کے ناول

باپ کا قاتل۔ اس مصنف کے زبردست ناول "میری سایڈ" کا ترجمہ منشی شمیم الدین صاحب پلہوری کے قلم سے جس میں بدی اور بدکاری کا روح فرسا انجام عبرت خیز پیرایہ میں دکھایا ہے ۵۲۵ صفحے قیمت ۱؎

سرگذشت۔ اس مصنف کے ناول "میری پرائس" کا ترجمہ منشی نوازش علی کے قلم سے جس میں ایک خادمہ نے اپنے سبق آموز حالات زندگی بڑے دلچسپ پیرایہ میں بیان کئے ہیں ۱۴۰ صفحے قیمت ۸؎

لال برادرس ۷ پارسنز روڈ نولکھا۔ لاہور

میسن روح حاضر ہوا۔
"ایم ڈیلانے کو میری طرف سے پوچھنے۔" ڈیوک نے اس سے کہا۔ "وہ جوان لڑکی جو پھاٹک پر میری گاڑی میں بیٹھی ہے۔ کیا وہ اس جگہ آ سکتی ہے؟ میں نے اس کے متعلق ضروری اجازت حاصل کر رکھی ہے۔ آپ مہربانی سے اس کو اپنے ساتھ یہاں لے آئیے۔"
"کیا ہیلین اس جگہ آ گئی ہے؟ . . . کیا وہ پھاٹک پر میرا انتظار کر رہی ہے؟"
"اس کو تم سے ملانے کا وعدہ جو کیا گیا تھا۔"
"بے شک کیا گیا تھا۔ لیکن آپ کو تنہا دیکھ کر میں اس کی طرف سے مایوس ہو چکا تھا۔"
"نہیں۔ میں پہلے اس لئے تم سے تنہا ملنے کے لئے چلا آیا۔ کہ میں سمجھتا تھا تم بہت سی باتوں کو اس سے پوشیدہ رکھنا چاہتے ہو۔ اور مجھے تو سب حال معلوم ہی ہے۔"
"سب! . . . اس سے آپ کا کیا مطلب ہے؟"
"مثلاً مجھے معلوم ہے کہ کل وہ تمہیں قلعہ میں لے گئے تھے۔"
"اوہ! . . ."
"وہاں ڈار جنس تم سے ملا اور اس نے تمہیں فیصلہ پڑھ کر سنایا!۔"
"بجا! . . ."
"مجھے یہ بھی معلوم ہے۔ کہ انہوں نے تمہارے لئے سزائے موت تجویز کی اور اس بات کا اقرار لیا۔ کہ تم کسی سے اس کا ذکر نہیں کرو گے۔"
"بس جناب بس۔ اس واقفیت کو یہاں تک رہنے دیجئے۔ اس کا ایک لفظ بھی ہیلین کے کانوں تک پہنچا۔ تو وہ یقیناً مر جائے گی۔"
"اطمینان رکھو کہ ایسا نہیں ہوگا۔ مگر کیا تمہیں اس انتہائی سزا سے بچانے کی کوئی صورت نہیں ہے؟"
"فرار کی تجویز سوچنے اور اس کو عمل میں لانے کے لئے کئی دن یا شاید کئی ہفتے درکار ہوں گے۔ اور یہاں زندگی کی مہلت صرف چند گھنٹے ہے۔"
"میں فرار ہونے کا ذکر نہیں کرتا۔ میرا مطلب یہ ہے کیا تم اس جرم کی نسبت کوئی عذر پیش نہیں کر سکتے؟"
"جرم!" گیسٹن نے اس خیال سے متعجب ہو کر کہا کہ میرا ایک ساتھی بھی اس فعل کو جرم

سمجھتا ہے۔

"ہاں۔ تم جانتے ہو۔ لوگ قتل کو ہر حال میں جرم ہی قرار دیتے ہیں۔" ڈیوک نے کہا۔ "گو آئندہ نسلیں ایسے واقعات کو مختلف رنگ میں دیکھتی اور بعض اوقات انہیں معرکۂ عظیم قرار دیتی ہیں۔"

"نہیں تو میرے پاس اس فعل کے لئے جسے آپ جرم کہتے ہیں کوئی عذر نہیں۔ میں اب بھی یہی سمجھتا ہوں۔ کہ فرانس کی نجات کے لئے ریجنٹ کی ہلاکت امر لازم ہے۔"

"ٹھیک۔" ڈیوک نے مسکراتے ہوئے کہا۔ "مگر خود غلیپ ڈارلینز کے سامنے تو یہ عذر پیش نہیں کیا جا سکتا۔ میں کوئی ذاتی عذر سننا چاہتا تھا۔ بے شک تمہاری طرح میں بھی ریجنٹ کا سیاسی دشمن ہوں۔ مگر اتنا کہہ سکتا ہوں کہ شخصی طور پر وہ برا آدمی نہیں ہے۔ لوگ تو یہاں تک کہتے ہیں کہ وہ رحم دل ہے۔ کیونکہ اس کے عہد میں کسی کو موت کی سزا نہیں دی گئی۔"

"کونٹ ہارن کا واقعہ شاید آپ کو یاد نہیں ہا"

"ہاں مگر وہ قاتل تھا۔"

"اور میں کیا ہوں؟"

"تمہاری اور اس کی حالت میں یہ فرق ہے۔ کہ کونٹ ہارن نے لوٹ کی نیت سے قتل کی واردات کی تھی۔"

"خیر آپ کی رائے ریجنٹ کی نسبت کچھ بھی ہو۔ میں اس سے کسی طرح کی درخواست کرنا نہیں چاہتا اور نہ کروں گا۔" گیسٹن نے فیصلہ کن لہجہ میں کہا۔

"بے شک تم نہ کرو۔ مگر تمہارے دوست ایسی تو کیا حرج ہے۔ اگر تمہاری طرف سے کوئی معقول عذر پیش ہو سکے۔ تو مجھے یقین ہے کہ ریجنٹ تمہیں بھی معاف کر دے گا۔"

"لیکن میں پہلے ہی عرض کر چکا ہوں کہ میرے پاس کوئی بھی ایسا عذر موجود نہیں ہے۔"

"نہیں جو سمجھو ایسا نہ کہو۔ اتنا معلوم ہے کہ جتنا میں تمہارے اندر دیکھتا ہوں دل میں کسی جذبہ ہی سے پیدا ہوتا ہے۔ خواہ وہ جذبہ نفرت کا ہو خواہ انتقام کا۔ ۔ ۔ مگر ٹھہرو مجھے یاد آ گیا غالباً ایک بار تم نے لاجا کلیچرے ریجنٹ کے ساتھ کسی خاندانی عداوت کا ذکر کیا تھا۔ اس لئے مجھ سے یہ قصہ بیان کیا۔ مگر سارے حالات کا مجھے اب تک علم نہیں ہوا۔ میں سنوں تو وہ عداوت کس طرح پیدا ہوئی تھی؟"

"صاحب ایسے واقعات کا ذکر آپ کے لئے پریشان کن ہو گا۔ جانے دیجئے اس میں کوئی خاص دلچسپی

نہیں ہے۔"

"کیا مضائقہ ہے۔ تم بیان تو کرو۔"

"تو سنیئے۔ ریجنٹ نے میرے بھائی کو ہلاک کیا تھا۔"

"ریجنٹ نے تمہارے بھائی کو ہلاک کیا تھا! کس طرح؟ کیا ... ؟ مگر نہیں موسیو گیسٹن تم انہونی سی بات کہہ رہے ہو۔" ڈیوک ڈوالیوزر نے کہا۔

"میں بالکل سچ عرض کرتا ہوں۔ اگر میرا بھائی ریجنٹ کے کسی فعل کی وجہ سے مرا۔ تو اس کے معنے یہی ہو سکتے ہیں کہ وہ اسی کے ذریعہ سے ہلاک ہوا۔"

"میں اب بھی تمہارا مطلب نہیں سمجھا۔ صاف صاف بیان کرو۔"

"جب میرے والد کا انتقال میری ولادت سے ۳ ماہ پہلے ہوا تو بھائی کی عمر ۱۵ سال کی تھی۔ اسکے بعد میری ماں مجھے دودھ پیتا بچہ چھوڑ کر مر گئی۔ ان حالات میں میرے لیئے والدین کا یکجائی درجہ بڑے بھائی کو ہی حاصل تھا۔ اس کو ایک جوان لڑکی سے محبت تھی۔ جو ڈیوک ڈوالیوزر کے زیر حکم ایک خانقاہ میں تربیت حاصل کر رہی تھی۔"

"تمہیں یاد ہے۔ کس خانقاہ میں؟"

"اس کا مجھے علم نہیں۔ صرف اتنا معلوم ہے کہ پیرس میں کوئی خانقاہ تھی۔"

ڈیوک نے چند الفاظ منہ میں کہے جن کا مطلب گیسٹن نہیں سمجھا۔

سلسلہ بیان کو جاری رکھتے ہوئے وہ کہنے لگا "میرے بھائی نے جو ابھی کارشتہ دار تھا اس لڑکی کو دیکھا۔ اور اس سے شادی کی درخواست کی چونکہ وہ ڈیوک کی سرپرستی میں زیر تعلیم تھی اس لیئے شادی کے متعلق اسکی اجازت بھی ضروری سمجھی گئی۔ اس نے ظاہر میں تو اسکی منظوری دے دی لیکن اس اثنا میں خود اس کا سرپرست ہوتے ہوئے اس لڑکی کی عصمت ریزی کی جس کے بعد وہ دفعتاً مفقود ہو گئی۔ تین ماہ تک بھائی نے اس کو ہر حصہ ملک میں تلاش کیا۔ مگر کہیں پتہ نہ پایا۔ اسی حالت یاس میں وہ آخر کار معرکہ بیلیہ رمیں شہید ہوا۔"

"اور وہ لڑکی ... اس کا کیا ہوا؟"

"صاحب کسی کو اس کا علم نہیں۔ یا اگر کسی کو ہو۔ تو وہ عمداً چپ رہا۔ کیونکہ یہ ذکر اس کی بے عزتی ہی کا ذریعہ تھا۔"

"ضرور وہی تھی!" ڈیوک نے اپنے منہ میں کہا۔ "سارے حالات ہیلین کی ماں کے حالات سے

جانتے ہیں۔" اور پھر بلند آواز میں اس نے پوچھا "تمہارے بھائی کا نام کیا تھا؟"
"آلیویر ڈاچانلے"
"آلیویر ڈاچانلے!" ڈیوک نے دبے ہوئے لہجہ میں کہا۔ "مجھے یاد تھا۔ کہ ڈاچانلے کا نام میرے لئے نیا نہیں۔" پھر بلند آواز سے اس نے کہا "آگے کہو۔ میں سنتا ہوں۔"
"غالباً آپ کو اس کا علم نہ ہوگا کہ ہمارے صوبے کے لوگوں میں خاندانی انتقام کا جذبہ کتنا مضبوط ہے۔ والدین کے سایہ سے محروم ہونے پر وہ محبت جو مجھے ان سے ہوتی اپنے بھائی سے ہو گئی تھی اس کی موت پر میں دنیا میں تنہا رہ گیا۔ اس تنہائی میں وہ جذبہ انتقام تیز تر ہوا۔ اور نواحی اثرات سے بالکل ہی مکمل ہو گیا۔ کیونکہ جن لوگوں پر میری نشست و برخاست تھی۔ وہ ہر وقت یہی کہتے تھے۔ ڈیوک ڈارلینز ہی حقیقت میں تمہارے بھائی کی موت کا باعث تھا۔" انہی ایام میں ڈیوک ریجنٹ بنا۔ اور اس کے خلاف برٹینی میں ایک انجمن قائم کی گئی۔ میں ان لوگوں میں سے تھا جو سب سے پہلے اس کے ممبر بنے۔ باقی حالات آپ کو معلوم ہیں۔ . . مگر جیسا میں نے عرض کیا تھا۔ یہ واقعات آپ کے لئے سراسر غیر دلچسپ ہیں۔"
"یہ نہ کہو۔ داستان جو تم نے بیان کی بہت پُر درد ہے۔ اور اسکی بنا پر ریجنٹ سے تمہاری سفارش بھی کرائی جا سکتی ہے۔ لیکن بدقسمتی سے اس کی زندگی کی یہی ایک کمزوری نہیں۔ اسی طرح کے بہت سے اور واقعات ہیں جن کے لئے ریجنٹ ضرور اپنے دل میں شرمندہ ہوگا۔"
"بہرحال اس کو تو آپ بھی تسلیم کریں گے۔ کہ حالات پیش آمدہ میں میں اس سے کسی رعائت کا طلبگار نہیں ہو سکتا۔ اگر میرا بس چلتا۔ تو میں اس سے رحم کا سلوک نہ کرتا۔ اب اگر اس کا بس چلتا ہے۔ تو میں کس طرح اس سے معافی کا خواستگار ہو سکتا ہوں؟"
"یہ تم ٹھیک کہتے ہو۔ رعائت کے لئے جو کوشش کی جائے۔ وہ تمہاری شرکت کے بغیر ہونی چاہیئے۔"
اس وقت دروازہ کھلا۔ اور سیبین بروچ نمودار ہوا۔
"کیوں موسیو؟" ڈیوک نے اس سے پوچھا۔
"جناب لفٹنٹ پولیس کی طرف سے گورنر کے نام اس مطلب کا حکم موصول ہو گیا ہے۔ کہ میڈموازل میلین ڈاچورلی کو یہاں آنے کی اجازت دی جائے۔ کیا میں اسے لے آؤں؟"
"میرے مکرم دوست . . ." کیپٹن نے ڈیوک کی طرف نظر التجا سے دیکھتے ہوئے کہا

شروع کیا۔

"موسیو میں تمہارا مطلب سمجھ گیا" اس نے قطع کلام کرکے جواب دیا"یہ میں بھی جانتا ہوں کہ عشق و غم کا اظہار غیر کی موجودگی کو معیوب سمجھتا ہے۔ اس لئے میں جاتا ہوں۔ تھوڑی دیر تک میڈموازل ہیلین کو لینے کے لئے واپس آؤنگا۔"

"ملاقات کے لئے صرف نصف گھنٹہ کی اجازت دی گئی ہے" مبین روج نے کہا۔

"بس تو میں اس عرصہ کے بعد آجاؤں گا" ڈیوک نے کہا۔ اور وہ گیسٹن کو سلام کرکے باہر نکل گیا۔

اس کے لمحہ بھر بعد دروازہ کھلا۔ اور ہیلین کانپتی اور مبین روج سے کچھ پوچھتی کمرہ میں داخل ہوئی۔ لیکن وہ اس کے سوال کا جواب دیئے بغیر دروازہ بند کرکے چلا گیا

ہیلین نے چاروں طرف دیکھا۔ پھر گیسٹن کو دیکھ کر بے اختیار اس کے سینہ سے لپٹ گئی۔ وفور شوق نے ایک لمحہ کے لئے دونو کے دل سے ہر قسم کے رنج و الم محو کر دیئے۔

"اور اب . . ." ہیلین نے آخر کار اپنے دلدار سے جدا ہو کر کہا۔ اس وقت اس کا خوبصورت چہرہ آنسوؤں سے بھیگا ہوا تھا

"ہاں اب؟ . . ." گیسٹن نے پوچھا

"افسوس! میں تمہیں کس جگہ اور کس حال میں دیکھتی ہوں!" ہیلین نے اظہار خوف کرتے ہوئے کہا۔ "تم ایک کمرہ میں بند ہو جس کے چاروں طرف پہرہ دار کھڑے ہیں۔ جہاں پر ہم دل کھول کر گفتگو بھی نہیں کر سکتے۔ کہ ایسا نہ ہو کوئی ہمیں دیکھ یا ہماری باتوں کو سن لے۔"

"ہیلین شکایت نہ کرو۔ یہ موقعہ شکایت کا نہیں ہے۔ جو انتظام کیا گیا وہ بھی ہمارے لئے ایک خاص رعائت ہے۔ ورنہ عام طور پر کسی قیدی کو اپنے محبوب سے بغلگیر ہونے کی اجازت نہیں دیتے وہ ملاقاتی کو کمرہ کے ایک کونہ میں کھڑا کر دیتے ہیں۔ اور قیدی کو دوسرے میں۔ ایک سپاہی دونو کے بیچ میں کھڑا ہو جاتا ہے۔ کہ وہ ہر لفظ کو جو ان میں گذرے۔ اچھی طرح سن سکے۔"

"پھر یہ رعائت کس نے دی؟"

"یقیناً ریجنٹ نے۔ کیونکہ کل جب میں نے موسیو ڈارجنسن سے اسکی درخواست کی تو اس نے کہا تھا یہ کام میرے اختیار سے باہر ہے۔ اور مجھے اس کے لئے ریجنٹ سے پوچھنا ہوگا۔"

"گیسٹن وقت کم ہے۔ اور سینہ میں خیالات کا اتنا ہجوم کہ ایک کو ایک اظہار کا موقعہ نہیں دیتا

نگر بتاؤ کہ تکلیف اور آہ وزاری کے اس عہدِ طویل میں تم پر کیا بیتی؟ تم اپنے متعلق سارے حالات بیان کرو۔ اور یہ بتاؤ کہ میرے قیاسات کیا ٹھیک نہ تھے؟ کیا واقعی تم ایک سازش میں شریک تھے؟ . . . دیکھو سارا حال سچ سچ کہنا۔ مجھے بڑی حد تک اس کا علم ہو چکا ہے۔"

"ہیلین بے شک میں نے سازش میں حصہ لیا۔ مگر تم جانتی ہو ہم ہیٹن لوگ محبت اور نفرت کے معاملات میں انتہا پرست واقع ہوئے ہیں۔ ہمارے صوبہ میں ایک سیاسی انجمن قائم ہوئی۔ اور سارے امرا نے اس میں حصہ لیا۔ پھر کیا میں اپنے بھائیوں سے الگ رہ سکتا تھا؟ ہیلین میں تم سے پوچھتا ہوں۔ کیا اس وقت جب ملک کی خدمت کا سوال درپیش ہو۔ اور وطن کا کوئی فرزند اپنی خدمات سے دریغ کر سکتا ہے؟ تمہیں اس کا جواب دو۔ کہ اگر تم سارے ہیٹنوں کو ظالم کے خلاف ہتھیار بند دیکھو مجھے محو خواب دیکھتیں۔ یا اگر تم کو میرے بھائیوں کے پاس تلوار اور میرے ہاتھ میں جام شراب نظر آتا۔ تو کیا سب سے زیادہ تمہیں کو مجھ سے نفرت نہ ہوتی؟"

"یہ سچ ہے۔ مگر اس حالت میں تم برٹین میں اوروں کے پاس ہی کیوں نہ رہے؟"

"ہیلین وہ لوگ بھی تو گرفتار ہو چکے ہیں۔"

"پھر اس کا مطلب یہ ہے کہ کسی نے تمہارے خلاف مخبری کی ہے۔ تمہاری اپنی جماعت میں کوئی شخص غدار ثابت ہوا ہے۔"

"شاید ایسا ہو . . . مگر ہیلین تم اس بھیانک مقام میں کھڑی کھڑی تھک جاؤ گی۔ اس لئے بیٹھ جاؤ۔ اور اب کہ ہم تنہا ہیں۔ تم مجھے اپنا خوبصورت چہرہ جی بھر کے دیکھنے دو۔ تم مجھے یہ کہنے کی اجازت دو کہ مجھے تم سے ناقابل بیان محبت ہے۔ اپنی طرف سے تم یہ کہو کہ میرے بعد تمہارا کیا حال ہوا؟ میرے محسن ڈیوک نے تم سے کیسا سلوک کیا؟ . . ."

"میں بیان نہیں کر سکتی۔ کہ انہوں نے مجھ پر کیسی کیسی عنایات کی ہیں۔ ہر روز شام کو وہ خاص طور پر ملنے آتے تھے۔ اور اتنی مہربانی اور توجہ کا اظہار کرتے تھے . . ."

"مگر ان کی مہربانیوں میں کوئی بات مشتبہ تو نہیں تھی؟" گیسٹن نے مصنوعی لاجا کے پیدا کردہ اندیشہ کے زیر اثر پوچھا۔

"مشتبہ کیسی؟"

"ڈیوک آخر جوان ہے۔ اور تم حسینوں میں بے مثال ہو . . ."

"گیسٹن خدا کے لئے ان پر بدگمانی نہ کرو۔ میں تمہیں یقین دلاتی ہوں کہ ان کی توجہ میں میرے

کبھی کوئی بات ایسی نہیں دیکھی جو موجب تشویش ہو۔ فی الحقیقت بارہا جب وہ میرے پاس آئے تو ایسا معلوم ہوا کہ میں اپنے حقیقی باپ کے سایہ عاطفت میں ہوں۔"

"غریب لڑکی! انہیں ہر وقت اپنے باپ کا خیال لگا رہتا ہے۔"

"ایک اور عجیب بات میں نے یہ دیکھی کہ ان کی آواز اس شخص کی آواز سے بالکل ملتی ہے۔ جو ریمبولٹ میں میرے باپ کی حیثیت سے ملنے آیا تھا۔ اس مشابہت کو میں نے فوراً ہی پہچان لیا تھا۔"

"اچھا!" گیسٹن نے اس شخص کے انداز سے کہا جس کے خیالات کسی اور معاملہ کی طرف لگے ہوئے ہوں۔

"گیسٹن! تم کس فکر میں ہو؟" وہ کہنے لگی "معلوم ہوتا ہے میری باتوں کی طرف تمہاری بالکل توجہ نہیں ہے۔"

"ہیلین! ہر ایک لفظ جو تم کہہ رہی ہو میرے دل پر بیٹھا جاتا ہے۔"

"میں جانتی ہوں۔ تم بے چین ہو۔ بے شک سازش کرنے والے کی زندگی ہر وقت خطرہ میں رہتی ہے۔ مگر اطمینان رکھو۔ میں نے ڈیوک سے کہہ دیا تھا۔ کہ اگر اس کی جان کو کوئی خطرہ پیش آیا تو میں بھی اپنی جان دیدوں گی۔"

گیسٹن چونک گیا۔

پھر کہنے لگا "ہیلین تم سچ مچ فرشتہ ہو۔"

"الہی! [illegible] جس شخص کو میں اپنی جان کے برابر عزیز [illegible] اس کی جان بچانے کو تیار ہوں۔ مگر افسوس [illegible] کچھ کر نہیں سکتی [illegible] زیادہ سے زیادہ میں اس کے لیے صرف آنسو بہا سکتی ہوں۔"

گیسٹن کے چہرہ پر اطمینان کی سرخی پھیل گئی۔ یہ پہلا موقعہ تھا کہ اس نے ہیلین کی زبانی اس قسم کے الفاظ سنے۔

اس خیال کے زیر اثر جو چند لمحوں سے اس کے دل پر حاوی تھا۔ وہ اس کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے کر کہنے لگا "پیاری ہیلین تم میرے لیے بہت کچھ کر سکتی ہو۔"

"بتاؤ میں کیا کر سکتی ہوں؟"

"تم مجھ سے شادی کرکے میرے دل کا بار ہلکا کر سکتی ہو"
میلین چونک گئی۔"کیا کہا۔شادی!" آخر کار اس کے منہ سے نکلا۔
"ہاں پیاری میلین شادی۔لوگ اس رسم کو حالات مسرت میں ادا کرتے ہیں۔ہم اس کا شادانہ غم میں ادا کرینگے۔میلین اس جیل خانہ میں جو ہرایک محب وطن کا گھر ہے میں تمہیں خدا اور انسان کے روبرو اس دنیا اور آنے والی دنیا میں زمانہ حال اور دوام کے لئے اپنی منکوحہ بنانا چاہتا ہوں۔کیا تم اس کیلئے تیار ہو؟ اور کیا میرا یہ بیان صحیح نہیں ہے۔کہ تم میرے لئے بہت کچھ کر سکتی ہو؟"
"گیسٹن"۔اس حسینہ نے نظر حیا کر اسکی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔"تمہاری صورت سے ظاہر ہے کہ تم کوئی بات مجھ سے چھپا رہے ہو۔"
اب گیسٹن چونکا۔"میں تم سے کوئی بات چھپاتا ہوں!" اس نے کہا۔"بھلا وہ کونسی بات ہے جو میں تم سے چھپا سکتا ہوں؟"
"تم نے ابھی کہا۔کہ میں کل ایم ڈارجنس سے ملا تھا۔"
"ہاں۔پھر؟"
"گیسٹن" میلین نے زرد رو ہوکر کہا۔"اس سے رعایت کا طلبگار ہونے کا مطلب یہی ہو سکتا ہے کہ تمہارے لئے سزا تجویز ہو چکی ہے۔"
گیسٹن نے یکایک اپنے دل میں مصمم ارادہ کیا۔پھر بولا۔"تم ٹھیک کہتی ہو۔بے شک میرے لئے جلاوطنی کی سزا تجویز ہو چکی ہے۔میلین معاف کرنا کہ میں نے خود غرضی سے اندھا ہوکر فرانس چھوڑنے سے پہلے تمہیں ناقابل شکست رشتہ میں منسلک کرنے کی کوشش کی۔"
"گیسٹن جو کچھ تم نے کہا وہ صحیح ہے؟"
"ہاں صحیح ہے۔اور اس کو جانتے ہوئے کیا تم مجھ سے شادی کرنے کے لئے تیار ہو؟ کیا تم میری مصیبتوں کی شریک بن کر اس ملک کو چھوڑنے کے لئے آمادہ ہو؟"
"گیسٹن یہ باتیں پوچھنے کی نہیں ہیں" میلین نے جس کی آنکھوں میں دلی جوش کی چمک پیدا ہو گئی تھی کہا۔"جلاوطنی . . . خدا کا شکر ہے کہ معاملہ یہیں پر ختم ہے۔ورنہ میں تمہارے ساتھ عمر بھر جیل میں رہنے کو تیار تھی۔اور اس کو بھی اپنی خوش قسمتی سمجھتی رہتی۔میں تمہارے ساتھ جہاں تم جاؤ چلنے کو آمادہ ہوں۔اوہ! گیسٹن ان اندیشوں کے بعد جو میرے دل کو لگے ہوئے تھے۔یہ سزا رحمت ایزدی سے کم نہیں۔شکر ہے کہ آخر کار ہم ایک دوسرے کے پاس رہ کر خوش ہو سکیں گے۔"

"ہاں ہیلین" گیسٹن نے جو اپنی سزائے موت کو پیش نظر رکھتے ہوئے اس اطمینان کو بے نتیجہ سمجھتا تھا ظاہرداری برقرار رکھنے کے لئے جی کڑا کر کے کہا۔

"گیسٹن میرے بڑا خوش نصیب اور کون ہے!" ہیلین نے اپنی بے خبری میں خوش ہوتے ہوئے کہا "میرے لئے جہاں تم ہو، وہی جگہ فرانس ہے۔ تمہاری محبت ہی میرے لئے سچی حب وطن ہے۔ میں سمجھتی ہوں کہ تمہارے دل سے وطن اور احباب کی یاد اور مستقبل کے راحت افزا خواب کو دور کرنا دشوار ہوگا لیکن میں ان سب کے بدلے اپنی ہمہ گیر محبت پیش کروں گی۔ اس کے اثر سے شاید تمہارے لئے ان کو فراموش کرنا سہل ہو جائے۔"

گیسٹن نے اس کے دونوں ہاتھ لیکر ان کو پے در پے بوسے دیے۔

"کیا اس بات کا فیصلہ ہو چکا کہ تمہیں کہاں جلا وطن کیا جائے گا؟" ہیلین نے پوچھا "یہ کہو تم کس روز یہاں سے جاؤ گے؟ اور کیا میں بھی تمہارے ساتھ جاسکوں گی؟"

"پیاری ہیلین اتنی بے صبر نہ ہو" گیسٹن نے جواب دیا "ہم دونو کا ایک ساتھ جانا غیر ممکن ہے۔ کچھ عرصہ کے لئے ہمیں ایک دوسرے سے جدا ہونا پڑے گا۔ یہ لوگ مجھے فرانس کی کسی سرحد پر لے جاکر چھوڑ دیں گے۔ جب میں ایک بار ملک کی حد سے پار ہو گیا۔ تو پھر تمہیں بھی اپنے پاس بلا لونگا۔"

"نہیں گیسٹن میں یہ صعوبت انتظار برداشت نہیں کر سکتی۔ اس لئے ڈیوک کی مدد سے یہ معلوم کر کے کہ وہ تمہیں کس جگہ جلا وطن کرنا چاہتے ہیں۔ پہلے وہاں پہنچ جاؤنگی۔ تاکہ جس وقت تم گاڑی سے اُترو میں اپنی موجودگی سے اس تکلیف کو کم کر سکوں جو فرانس کو خیرباد کہنے سے قدرتی طور پر تمہیں ہوگی۔ اور اس کے بعد موت ہی ہمیں ایک دوسرے سے جدا کر سکے گی۔ اس کے علاوہ کیا عجب زمانہ آئندہ میں بادشاہ تمہاری خطا معاف کر دیں یا ایک ایسا وقت آئے جب تمہارے فعل کو قابل تعزیر سمجھنے کی بجائے لائق تحسین خیال کیا جائے۔ اس وقت ہم واپس فرانس اور بریٹین میں جا سکیں گے۔ جو ہماری ابتدائی محبت کا گہوارہ اور ہماری تمام آرزوں کا مرکز ہے"

اوہ گیسٹن اُس نے محبت اور بے صبری کے مشترکہ لہجہ میں کہا "کیا یہ راحت قابل فخر نہیں ہے؟ کیا تم بھی میری طرح خوش اور قانع نہیں ہو؟"

"ہیلین بے شک میں خوش ہوں۔ کیونکہ آج اس وقت مجھے اول مرتبہ یہ معلوم ہوا کہ عورت کی محبت کتنی لامحدود ہے اور اس دنیا میں کیسی کیسی فرشتہ سیرت ہستیاں موجود ہیں۔ پیاری

ہیلین ایسی محبت کی ایک ساعت اور اس کے بعد موت کی تاریکی۔ زندگی بھر کی نعمتوں اور راحتوں سے بالاتر ہے۔"

"بہت اچھا۔" ہیلین نے جس کے خیالات اب اس زرّیں مستقبل کی طرف لگے ہوئے تھے جسکی تصویر وہ اپنے ذہن میں قایم کر رہی تھی۔ کہا "مگر تم یہ بتاؤ کیا روانگی سے پہلے میں پھر تم سے مل سکوں گی؟ کیا میں تمہارے نام خط ... تو وہ تمہیں ملتا رہے گا؟ کیا تم اس کا جواب دے سکو گے؟ کل کس وقت مجھے تمہارے پاس آنا چاہیئے؟"

"انہوں نے وعدہ کیا ہے کہ ہماری شادی کی رسم آج شام یا کل صبح کو ادا کر دی جائے گی۔"

"کیا! اس قیدخانہ میں!" ہیلین نے بے اختیار کانپتے ہوئے کہا۔

"ہیلین تم اسے قیدخانہ نہ کہو۔ یہ حامیان آزادی کی منزل ہے۔ اسکے علاوہ رسم نکاح کہیں بھی ادا ہو وہ بہرحال ہم دونو کو ایک دوسرے کے ساتھ وابستہ کرنے والی ہوگی۔"

"لیکن بالفرض انہوں نے اپنا وعدہ پورا نہ کیا؟ فرض کرو انہوں نے اس سے پہلے ہی تمہیں یہاں سے روانہ کر دیا؟"

"افسوس!" گیسٹن نے پُردرد دل سے کہا "یہ بالکل ممکن ہے اور اسی کا مجھے سب سے زیادہ اندیشہ ہے۔"

"آہ! تو کیا تم سمجھتے ہو کہ وہ اس قدر جلد تمہیں یہاں سے بھیج دیں گے؟"

"ہیلین قیدی اپنے فعل کا مختار نہیں ہوتا۔ کون کہہ سکتا ہے وہ کس وقت مجھے لینے کے لئے آجائیں۔"

"خیر تو آنے دو۔ وہ جس قدر جلد تمہیں یہاں سے لے جائیں اتنا ہی اچھا ہے۔ کیونکہ اسی قدر جلد ہم آزاد ہو سکیں گے۔ تمہارے پیچھے جانے کے لئے میرے واسطے یہ ضروری نہیں کہ رسم نکاح ادا ہو چکی ہو۔ میں اپنے گیسٹن کی عزت کو اچھی طرح جانتی ہوں۔ اور اس وقت بھی خدا کے سامنے اس کو اپنا شوہر تسلیم کرتی ہوں۔ جاؤ گیسٹن خوشی سے وطن کو خیرباد کہو۔ کیونکہ جب تک تم اس بھیانک چار دیواری میں بند ہو میرے دل سے تمہاری جان کا خوف دور نہیں ہو سکتا۔ جاؤ ایک ہفتہ میں ہم دونو ایک دوسرے سے ایسے ملیں گے کہ پھر کوئی طاقت ہمیں جدا نہ کر سکے گی کوئی ہمارے افعال کا نگران نہیں ہوگا۔ اور ہم ایک دوسرے کی صحبت میں خوشی کی زندگی بسر کرینگے"

اس وقت کمرہ کا دروازہ کھلا۔

"اوہ! کیا وقت ابھی سے پورا ہوگیا!" ہیلین نے چونک کر کہا۔
"ہاں میڈم" لفٹنٹ نے جواب دیا "ملاقات کا عرصہ ختم ہو چکا!"
"ہیلین! گیسٹن نے دفعتاً اس کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیکر عصبی جوش سے کانپتے ہوئے کہا۔
"کیوں۔ کیا بات ہے؟" اس نے خوف زدہ نظروں سے اسکی طرف دیکھ کر پوچھا "الہی! تمہاری رنگت اتنی زرد کیوں ہے؟"
"کچھ نہیں" گیسٹن نے بجبر اپنے جذبات کو فرو کرتے ہوئے کہا "میری جان کچھ نہیں" اور اس کے بعد اس نے اس کے ہاتھ کو بوسہ دیا۔
"گیسٹن کل تک الوداع"
"ہاں میری جان کل تک الوداع"
اس وقت ڈیوک دروازہ پر موجود تھا
گیسٹن دوڑ کر اس کے پاس گیا۔ اور کہنے لگا "میرے قابل تکریم محسن۔ تا حد امکان اس بات کی کوشش کیجئے۔ کہ مجھے اس سے شادی کرنے کی اجازت مل جائے لیکن اگر کسی وجہ سے یہ غیر ممکن ثابت ہو تو اس کا وعدہ کیجئے کہ آپ اس کو اپنی بیٹی کی طرح عزیز رکھیں گے۔"
ڈیوک نے گیسٹن کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیکر دبایا۔ لیکن خود اس درجہ متاثر ہو چکا تھا۔ کہ منہ سے ایک لفظ بھی نہ کہہ سکا۔
ہیلین ان کے پاس آگئی۔ اسے آتا دیکھکر گیسٹن چپ ہو گیا۔ وہ نہیں چاہتا تھا کہ وہ ان کی باتیں سن لے۔
اس نے ہیلین کو اپنا ہاتھ پیش کیا۔ ہیلین کی آنکھوں سے سیل اشک رواں تھا۔ اس نے اپنی پیشانی اس کے آگے کی۔ گیسٹن نے آنکھیں بند کر کے اس پر بوسہ دیا۔ کیونکہ وہ ڈرتا تھا ان آنسوؤں کو دیکھ کر میری اپنی آنکھوں سے کمزوری کا اظہار نہ ہو جائے۔
جدائی کا وقت سر پر تھا۔ دو نو بہت دیر ایک دوسرے کو حسرت آمیز نظر سے دیکھتے رہے اس کے بعد ڈیوک نے پھر گیسٹن کا ہاتھ دبایا۔
ان دو شخصوں میں جن میں سے ایک دوسرے کے قتل کی نیت سے گھر سے نکلا تھا۔ یہ ہمدردی کتنی پر اسرار اور دلچسپ تھی۔
آخر ڈیوک ہیلین کو ساتھ لیکر رخصت ہوا۔ دروازہ بند ہو گیا۔ ان کے ہٹتے ہوئے قدموں کی

چاپ بھی سنائی دینے سے رک گئی۔ پھر گیسٹن دل شکستہ اور نڈھال ہوکر فرش پر گرگیا۔
دس منٹ کے عرصہ میں گورنر جیل خانہ کمرہ میں داخل ہوا۔ وہ گیسٹن کو واپس اس کی کوٹھڑی میں لے چلنے کو آیا تھا۔

گیسٹن چپ چاپ اس کے پیچھے ہو لیا۔ جب اس نے پوچھا تمہیں کسی چیز کی ضرورت ہے۔ تو اس نے افسردگی سے سر ہلایا۔

رات کے وقت میڈموازل ڈیلانے نے اس قسم کا اشارہ کیا کہ وہ کچھ کہنا چاہتی ہے۔
گیسٹن نے کھڑکی کھولی۔ ایک لفافہ رسی سے لٹکا ہوا تھا۔ اس نے اُسے چاک کیا۔ تو اندر ایک خط اور ایک بند لفافہ اور تھا۔ یہ خط اس کے اپنے نام پر لکھا ہوا تھا۔ اور اس کا مضمون یہ تھا:۔

"پیارے ہمسایہ

وہ چادر اتنی حقیر ثابت نہ ہوئی۔ جتنا میرا خیال تھا۔ اس میں ایک کاغذ برآمد ہوا جس پر "اُمید" کا وہی لفظ لکھا ہوا تھا۔ جو ہرمنٹل نے کہا تھا۔ اس میں ایم۔ ڈاریشلیو کے نام ایک خط بھی تھا آپ اسے ڈومسنل کے پاس بھیج دیجئے۔ وہ ڈیوک کو پہنچا دے گا۔"

آپ کی صادق

ڈیلانے

"افسوس!" گیسٹن نے اپنے دل سے کہا "یہ دل لگی کی باتیں اسی طرح ہوتی رہیں گی۔ مگر میں نہیں رہونگا۔"

اس کے بعد اس نے وہ خط ڈومسنل کو بھیج دیا۔

باب - ۳۱

ڈوبائے کی حکمت عملی

جیل خانہ بیسٹل سے چل کر ڈیوک ہیلین کو روڈو باک والے مکان پر چھوڑنے گیا۔ اور اس سے رخصت ہوتے وقت اس نے رات کو حسب معمول پھر ملاقات کے لئے آنے کا وعدہ کیا۔ ہیلین اس عنائت کی اور بھی قدر کرتی اگر اُسے معلوم ہوتا کہ ہز ہائینس کو اسی رات مونسیو کے نقابی رقص میں شریک ہونا تھا۔

قصر شاہی میں پہنچکر ڈیوک نے ڈوبائے کی نسبت دریافت کیا۔ تو معلوم ہوا کہ وہ اپنے کمرہ

میں کام کر رہا ہے۔ اپنی آمد کی اطلاع کرائے بغیر وہ سیدھا اس کمرہ میں پہنچا۔ ڈوبائے اتنا مصروف تھا کہ اُسے ڈیوک کے آنے کی خبر نہیں ہوئی۔ آخالذ کر اور آگے بڑھ کر اس کے پیچھے کھڑا ہو گیا۔ اور جھک کر دیکھنے لگا کہ وہ کیا کر رہا ہے۔

معلوم ہوا کہ ڈوبائے ایک کاغذ پر چند نام اور ان کے ساتھ کچھ یاد داشت لکھ رہا ہے۔

"ابھی یہ کیا کر رہے ہو؟" ریجنٹ نے پوچھا۔

"آہ حضور معاف کیجئے گا۔ اس خادم کو آپ کی تشریف آوری کا علم نہیں ہوا۔"

"ہاں مگر تم اس سرگرمی سے کیا کر رہے ہو؟"

"بریٹن میں ہمارے دوست جو زیر حراست ہیں۔ ان کے دفن کی سندات پر دستخط کر رہا ہوں"

"لیکن ابھی اُن کے مقدمہ کا فیصلہ نہیں ہوا۔ کون کہہ سکتا ہے کہ عدالت خاص کا فیصلہ کیا ہوگا"

"اطمینان فرمائیے۔ یہ سب کچھ طے ہو چکا ہے۔"

"تو کیا فیصلہ صادر ہو گیا ہے؟"

"جی نہیں ابھی صادر تو نہیں ہوا۔ مگر وہ اراکین عدالت کو جانے سے پہلے لکھوا دیا گیا تھا۔"

"پہلے لکھوا دیا تھا! ڈوبائے تمہارا طرز عمل سخت ہی شرمناک ہے۔"

"سچ جانیئے حضور کو خوش کرنا سخت ہی دشوار ہے۔ اس کے علاوہ آپ ناحق ان معاملات میں دخل انداز ہوتے ہیں۔ آپ خانگی امور کا انتظام کریں۔ اور ملکی مسائل میرے ذمہ رہنے دیں۔"

"خانگی امور!"

"جی ہاں خانگی امور جن کا تعلق آپ کے خاندان سے ہے۔ ان میں میں نے ہر طرح آپ کی رائے عالی پر عمل کیا ہے اور اگر اب بھی آپ اس بارہ میں مطمئن نہیں ہیں۔ تو پھر میں سمجھونگا آپ کو کسی طرح مطمئن کیا ہی نہیں جا سکتا۔ آپ نے اس بات کی خواہش کی کہ ایم ڈاچانیلے کو کسی طرح کی تکلیف نہ ہو۔ میں نے اس حکم کے مطابق بیسٹل کا جیلخانہ اس کے لئے مقام عشرت بنا دیا۔ عمدہ سے عمدہ کھانا اور با اخلاق حاکم اس سے زیادہ اسکے لئے کیا کیا جا سکتا تھا؟ پھر اس نے فرش میں سوراخ اور دیواروں کو خراب کرنا شروع کیا۔ میں اس میں بھی مزاحم نہیں ہوا حالانکہ ان چیزوں کی مرمت پر بہت سا روپیہ صرف کرنا ہوگا جب سے وہ جیل میں پہنچا ہے وہاں شب و روز عیش و نشاط کا بازار گرم رہتا ہے۔ ڈومسنل اس سے آتشدان کی راہ سے باتیں کرتا ہے میڈموازل ڈیلانے کھڑکی کی راہ سے چھٹیاں لٹکاتی ہے پمپا ڈور اس کی دی ہوئی شراب پیتا

ہے۔ مگر یہ سب باتیں چونکہ آپ کے خانگی امور سے متعلق ہیں۔ اس لئے میں ان کو نظر انداز کرتا ہوں۔ لیکن برٹینی سے آپ کا کیا رشتہ ہے کہ آپ اس جگہ کے معاملات میں بھی دخل انداز ہو رہے ہیں؟ کیا میڈم موازل ہیلین کی طرح وہاں بھی آپ کی چند اور گمنام لڑکیاں تو نہیں ہیں؟ ... کیونکہ یہ سراسر ممکن ہے۔"

"ڈوبارے!... شیطان!"

"یہ آپ کی نوازش ہے کہ اس خادم کو اتنا بلند مرتبہ دیتے ہیں۔ بہر حال یہ اس شیطان کی کوششوں کا ہی نتیجہ ہے۔ کہ حضور والا اب تک قتل ہونے سے محفوظ ہیں۔"

"اگر میری قسمت میں قتل ہونا ہی لکھا ہے تو بلا سے۔ آخر ہر شخص کو کسی نہ کسی طرح مرنا ہے۔"

"واہ! کیا شاندار نظریہ ہے۔ ... لیکن حضور والا جیسا میں نے پہلے ایک بار عرض کیا تھا مصیبت یہ ہے کہ آپ کے قتل کا اثر آپ ہی کی ذات تک محدود نہ ہوگا۔ آپ کے بعد عجب نہیں مجھے بھی پھانسی پر لٹکا دیا جائے۔ جو رحم کا سلوک ہے اور میڈم ڈامینٹنین کو ریجنٹ کا درجہ مل جائے۔ جو ایک معمولی بات ہے۔ سب سے شاک حضور سلامت آپ کی بلا سے کوئی آپ کو قتل کر دے۔ لیکن اوروں کو جس آفت کا سامنا ہوگا۔ اس کا کیا چارہ ہے؟ فلسفیانہ خیالات میں آپ تو بالکل مارکس آریلیس کے جانشین بنتے جا رہے ہیں۔"

اس کے بعد اس نے پھر لکھنا شروع کر دیا۔

"ڈوبارے تم اس نوجوان کو جانتے ہو؟"

"کون نوجوان؟"

"شویلیر"

"اگر میں نہیں جانتا۔ تو آپ اس کو فرزندی میں قبول کر کے ضرور مجھ سے متعارف کرا دیں گے۔"

"ہاں۔ اور اس کی رسم کل ادا کر دی جائے گی۔"

ایبی نے حیرت زدہ ہو کر منہ پھاڑ لیا۔ اور پھیلی ہوئی آنکھوں سے ریجنٹ کی طرف دیکھنے لگا۔

"حضور کس طرح کی بہکی باتیں کر رہے ہیں۔"

"ایبی وہ نہایت شریف آدمی ہے۔ اور تم جانتے ہو شرافت اس دنیا میں ایک نایاب جوہر ہے"

"شریف!... آپ کے نزدیک شرافت کا معیار کچھ انوکھا معلوم ہوتا ہے۔"

"ہاں میں سمجھتا ہوں۔ اس معاملہ میں ہمارا اختلاف رائے ہے۔"

"مگر یہ تو فرمایئے اس مردِ شریف نے اپنی شرافت کا کونسا خاص ثبوت مہیا کیا ہے؟ کیا اس نے اس خنجر کو جس سے وہ حضور کو قتل کرنا چاہتا تھا، زہر میں بجھا لیا ہے؟ کیونکہ اگر ایسا ہو تو پھر اسے شریف کیا ولی کہنا چاہیئے۔ اس کے علاوہ ہمارے اولیا کی فہرست میں اب تک ایک سینٹ پیٹرز کی کمی تھی۔ سینٹ جیکس کلیمنٹ اور سینٹ روڈیلک تو موجود ہیں۔ اب سینٹ گیسٹوڑ بھی ان میں شامل ہو جائے گا۔ بس حضور یہی کیجیئے۔ پوپ اعظم سے آپ اپنے وزیر کے لئے کارڈینل کی ٹوپی حاصل نہیں کر سکے۔ تو کیا مضائقہ ہے، ایک قاتل کو ولی تو منوا سکتے ہیں۔ آپ کی زندگی کا یہ کارنامہ یادر ہے گا۔"

"ڈوبلے میں سچ کہتا ہوں۔ اس نوجوان نے وہ کام کیا ہے جو کوئی دوسرا ہرگز نہ کرتا۔"

"شکر ہے ایسے نوجوان ملک میں شاذونادر نظر آتے ہیں۔ ورنہ سارے فرانس میں دس آدمی بھی ایسے ہوتے تو پھر میرے لیئے استعفا داخل کرنے کے سوا چارہ نہ تھا۔"

"میں اس کا ذکر نہیں کرتا جو وہ کرنا چاہتا تھا۔ میرا اشارہ اس کی طرف ہے جو اس نے کیا۔"

"ہاں تو اس نے کیا کیا؟ ذرا میری بھی اس کی تفصیل سے عزت افزائی فرمایئے۔"

"پہلی بات یہ کہ اس نے ڈارجنسن سے جو عہد کیا تھا اسے پورا کیا۔"

"اسے میں بھی مانتا ہوں کہ وہ اپنے عہد کا صادق ہے۔ اور اگر میں اسکی راہ میں حائل نہ ہوتا تو اس عہد کو بھی پورا کرتا جو اس نے یونٹ کا اک تھیبیٹ وغیرہ سے کیا تھا۔"

"ہاں مگر اس کی نسبت۔ اس عہد کا پابند رہنا بہت مشکل تھا۔ اس نے قسم لی تھی کہ میں اپنی سزا کی اطلاع کسی کو نہیں دونگا۔ اور اس نے اس کا ذکر ہیلین تک سے نہیں کیا۔"

"نہ آپ سے؟"

"مجھ سے اس کا ذکر آیا۔ مگر اس لئے کہ میں نے اس سے کہہ دیا تھا مجھے تمہاری سزا کا علم ہو چکا ہے۔ بہرحال جب میں نے اس سے کہا کہ میں تمہارے متعلق ریجنٹ سے رحم کی درخواست کرنے کا ارادہ رکھتا ہوں۔ تو وہ کہنے لگا مجھے اسکی خواہش نہیں۔ میں تو صرف ایک رعائت چاہتا ہوں۔"

"اور وہ ایک؟"

"یہ ہے کہ موت سے پہلے اسے ہیلین سے شادی کرنے کی اجازت دی جائے۔ تاکہ وہ اپنی دولت اور نام اس کے لئے چھوڑ جائے۔"

"خوب وہ اپنی دولت اور نام آپ کی بیٹی کے لئے چھوڑ جانا چاہتا ہے . . . آپ کی بیٹی کے لئے

جنہیں وہ قتل کرنا چاہتا تھا۔ آدمی صاحب اخلاق نظر آتا ہے۔"
"ہاں مگر اس وقت تک اسکو میری صحیح شخصیت کا علم نہیں۔"
"کون کہہ سکتا ہے۔"
"ڈوبائے خدا جانے تم کس منحوس گھڑی میں پیدا ہوئے تھے کہ جسے ہاتھ لگاتے ہو۔ اُسی کا ستیاناس کر دیتے ہو۔"
"لیکن حضور سازشی لوگ اس قاعدہ سے مستثنیٰ ہیں۔ ان کو ہاتھ لگا کر میں پاک وصاف کر دیتا ہوں ذرا اس سیلامیر کی سازش کا حال دیکھیئے۔ میں نے کس طرح اس کو ٹھیک کیا۔ پھر میں ہی وہ ڈاکٹر ہوں جس نے فرانس کو ہسپانیہ کی خرابی سے پاک کیا۔ اس وقت جو حال سیلامیر کا ہوا تھا وہی اب آلیونز کا ہوگا۔ صرف ایک صوبہ برٹین کو ذرا نفخ کی شکایت ہے۔ مگر تیز مسہل دینے سے وہ بھی ٹھیک ہو جائے گا۔"
"ڈوبائے تمہیں تو شاید انجیل کی آیات پر ہنسی اڑانے میں بھی دریغ نہ ہوگا۔"
"آپ کو معلوم نہیں۔ آغاز اسی سے ہوا تھا۔"
ریجنٹ اُٹھ کر کھڑا ہو گیا۔
"میں حضور سے معافی کا خواستگار ہوں۔ باتوں میں اس کا خیال ہی نہیں رہا کہ آپ نے رات کا کھانا تناول نہیں فرمایا۔ اس لئے اس قصہ کو ختم کیجیئے۔"
"قصہ کا خاتمہ یہ ہے کہ میں نے شویلیر سے وعدہ کیا ہے کہ یہ رعائت تمہارے لئے ریجنٹ سے منظور کرا دوں گا۔ اور بہ حیثیت ریجنٹ مجھے اسکی منظوری میں تامل نہیں ہے۔"
"لیکن مجھے یہ کہنے کے لئے معاف کیا جائے۔ کہ اگر ریجنٹ نے اس رعائت کی منظوری دی تو یہ ایک عظیم غلطی ہوگی۔"
"نہیں بلکہ ایک عظیم غلطی کی تلافی۔"
"اب آپ کو اس کا احساس ہوا کہ ایم ڈاچانسل کے متعلق آپ کو کسی غلطی کی تلافی بھی کرنا ہے"
"اس کے نہیں اس کے بھائی کے متعلق۔"
"یہ لطیفہ خوب ہے۔ کیوں بھلا اس کے بھائی کا آپ نے کیا بگاڑا تھا؟"
"میں نے اس سے وہ عورت چھین لی تھی جس سے اُسے عشق تھا۔"
"کونسی عورت؟"

"ہیلین کی ماں"

"یہ بے شک آپ کی غلطی تھی۔ کیونکہ آپ اس عورت کو اس کے حال پر چھوڑ دیتے۔ تو آج یہ جھنجھٹ نصیب نہ ہوتا"

"خیر جو ہونا تھا وہ ہو چکا۔ اب جس طرح ممکن ہو اس معاملہ کو طے کرنا لازم ہے۔"

"میں بھی اسی کی فکر کر رہا ہوں۔۔ مگر یہ کہیئے کہ شادی کی رسم کب ادا ہو گی؟"

"کل"

"کیا قصر شاہی کے گرجا میں؟ غالباً آپ شاہانہ لباس پہن کر اپنے داماد کے سر پر دونو ہاتھ دعا کے لئے اٹھا رہے ہوں گے۔۔ اگرچہ اس کو موقعہ ملتا تو آپ کے سر پر ایک ہی اٹھاتا۔۔ بے شک یہ نظارہ بہت مؤثر ہو گا۔"

"نہیں ابھی اس طرح نہیں۔ ان کی شادی حیل خانہ بیسٹیل ہی میں کی جائے گی۔ اور میں گرجا میں ایسے طریق پر چھپ کر بیٹھوں گا۔ کہ وہ مجھے دیکھ نہ سکیں۔

حضور اجازت دیں تو میں بھی ساتھ چلوں گا۔ میرے خیال میں ایسے مؤثر نظارے بہت کم دیکھنے میں آتے ہیں۔"

"نہیں میں تمہاری موجودگی کی اجازت نہیں دے سکتا۔ تمہاری مکروہ صورت کو دیکھ کر ایسا نہ ہو وہ مجھے بھی پہچان لیں۔"

"لیکن حضور کا خوشنما چہرہ تو اور بھی آسانی کے ساتھ پہچانا جائے گا۔" ڈوبائے نے مصنوعی اخلاق سے سلام کرتے ہوئے کہا۔ "آپ کے پیشروؤں میں ہنری چہارم اور لوئیس چہاردہم کی تصویریں بیسٹیل میں موجود ہیں۔"

"تم بے جا تعریف کر رہے ہو۔"

"اب کیا حضور جا رہے ہیں؟"

"ہاں مجھے ڈیلانے سے ایک کام ہے۔"

"بیسٹیل کے گورنر سے؟"

"ہاں"

"تو جائیے حضور جائیے۔ کام میں حرج نہ ہونا چاہیئے۔"

"رات کو تم مونسیپیں ملو گے؟"

"شاید بدل سکوں۔"

"تمہارے پاس بھیس بدلنے کے لئے کوئی لباس نہیں ہے؟"

"جی ہاں لالا جانکیر کا لباس ہے۔"

"وہ تو، رڈوبال ہی کے لئے موزون ہے۔"

"حضور کو یاد نہیں رہا کہ بسیٹیل میں بھی اس نے خوب کام دیا تھا۔"

"الوداع ایمی"

"الوداع حضور"

تنہا رہ جانے پر ڈوبلئے نے دفعتاً اپنے دل میں کوئی خاص فیصلہ کیا اور گھنٹی بجائی۔ نوکر حاضر ہوا
ر، سے کہنے لگا۔ "ایم ڈیلا نے ریجنٹ سے ملنے آرہے ہیں۔ ان کا خیال رکھنا۔ اور جب فارغ ہو کر جانے
یں تو میرے پاس لے آنا۔"

نوکر چپ چاپ واپس چلا گیا۔ اور ڈوبلئے پھر اپنے کام میں مصروف ہو گیا۔

اس کے نصف گھنٹہ بعد دروازہ کھلا۔ اور نوکر ڈیلانے کو ساتھ لیکر داخل ہوا۔

ڈوبلئے نے گورنر جیل خانہ کے ہاتھ میں ایک رقعہ دیا اور کہنے لگا۔ "اسے غور سے پڑھ لیجئے۔
نے اپنی ہدایات اس لئے تحریر کردی ہیں کہ آپ کے پاس اُن کی خلاف ورزی کا کوئی عذر باقی
ہے۔"

"آہ موسیو" ڈیلانے نے اس رقعہ کو پڑھ کر کہا۔ "آپ یقیناً مجھے برباد کر دینگے۔"

"کس طرح؟"

"کل جب سارا حال ظاہر ہو گیا۔ ۔ ۔"

"مگر کون ظاہر کرے گا؟ کیا آپ؟"

"نہیں۔ لیکن ہز ہائی نس۔ ۔ ۔"

"اُن کو میں جواب دے لونگا۔"

"غور کیجئے، بیسٹیل کا گورنر ہو کر۔ ۔ ۔"

"کیا آپ اس اعزاز کو قایم رکھنا چاہتے ہیں؟"

"کیوں نہیں؟"

"تو پھر جس طرح میں کہتا ہوں کیجئے۔"

"موسیو اس طرح آنکھوں اور کانوں کو بند کر لینا بہرحال مشکل ہے۔"

"ایم ڈیلانے معاف کیجئے وہ پہلے ہی کچھ زیادہ کھلے ہوئے نہیں ہیں یقین نہ ہو تو جا کر ڈوبسنل کے آتشدان اور پلپا ڈور کی چھت کا معائنہ کیجئے۔"

"کیا یہ ممکن ہے! آپ ایسی باتیں کہہ رہے ہیں جنہیں قابل یقین نہیں سمجھا جا سکتا۔"

"یہ اس بات کا ثبوت ہے کہ آپ کی نسبت مجھے بیسٹیل کے اندرونی حالات کا بہت زیادہ علم ہے۔ اور اگر میں بعض باتیں اس قسم کی بیان کروں جنہیں آپ صیغہ راز میں رکھتے ہیں تو یقیناً آپ کی حیرت اور زیادہ بڑھ جائے گی۔"

"مثلاً کیا؟"

"مثلاً یہ کہ ایک ہفتہ گذرا بیسٹیل کے ایک افسر . . . ایک نامی افسر نے ۵ ہزار فرانک وصول کر کے دو عورتوں کو اندر جانے کی اجازت دی . . ."

"موسیو وہ تو . . ."

"میں جانتا ہوں وہ کون تھیں، کس لئے وہاں گئیں اور انہوں نے کیا کیا۔ توضیح چاہتے ہو تو سن لو کہ ایک میڈموازل ڈی ولائے اور دوسری میڈموازل ڈاکار ولائے تھی۔ اور وہ ڈیوک ڈی شیلیو سے ملاقات کرنے گئی تھیں۔ یہ بھی امر واقعہ ہے کہ انہوں نے ڈوکائن کے برج میں آدھی رات تک ملکر دعوت اڑائی اور چلتے وقت ایم ڈوارشیلیو سے پھر ملاقات کا وعدہ کر گئیں، غالباً کل وہ پھر آئیں گی۔"

ڈیلانے کے چہرہ کی رنگت زرد ہو گئی۔

"اب آپ سمجھ سکتے ہیں۔" ڈوبائے نے سلسلہ تقریر جاری رکھتے ہوئے کہا۔ "کہ اگر میں یہ سب باتیں ریجنٹ سے کہہ دوں تو کیا وہ ڈیلانے کو بیسٹیل کا گورنر رہنے دیں گے؟ لیکن نہیں۔ میں ان سے ایک لفظ بھی نہیں کہوں گا۔ کیونکہ ہمیں ایک دوسرے کی مدد کرنی چاہیئے۔"

"پھر اب جس طرح آپ حکم دیں۔"

"میرا حکم اس رقعہ میں درج ہے کل سب کام تیار رہنا چاہیئے۔"

"میں وعدہ کرتا ہوں۔ مگر ان کو اس کا علم نہ ہونے پائے۔"

نہیں ہوگا۔ اور اب جائیے الوداع!"

"یہ انتظام بھی ہو گیا۔" ڈوبائے نے اس کے چلے جانے پر کہا۔ "اور اب حضور والا کل جب آپ

اپنی دختر کی شادی کرنے لگیں گے۔ تو صرف ایک چیز کی کمی ہوگی۔۔ یعنی دولہا کی "

جس وقت گیسٹن نے وہ خط ڈومسنل کو پہنچا دیا تو اسے برآمدہ میں کسی کے قدموں کی چاپ سنائی دی۔ اس نے ڈومسنل کو خاموش رہنے کا اشارہ کرکے چراغ گل کر دیا۔ اور جلد جلد کپڑے اتارنے لگا۔

اتنے میں دروازہ کھلا۔ اور گورنر جیل خانہ کوٹھڑی میں داخل ہوا۔ چونکہ عام طور پر وہ اس وقت قیدیوں کے کمرہ میں بہت کم جایا کرتا تھا۔ اس لئے گیسٹن کو اسکی آمد سے فکر پیدا ہوئی۔ ایم ٹیلانے کے ہاتھ میں ایک لالٹین تھی۔ گیسٹن نے دیکھا کہ اسے میز پر رکھتے وقت اس کا ہاتھ کانپا۔ گورنر کے ساتھ چند وارڈر اور دو فوجی سپاہی تھے۔ ان میں سے وارڈر تو چلے گئے۔ مگر سپاہی دروازہ کے باہر مقیم رہے

"شوبلیر" گورنر نے اس سے کہا "ایک بار آپ نے مجھ سے کہا تھا کہ میں ہر مصیبت کا مردانہ وار مقابلہ کرنے کو تیار رہتا ہوں۔ پس اب مجھے یہ اطلاع دینے کے لئے معاف کیجئے۔ کہ کل آپ کے لئے سزائے موت تجویز ہوچکی ہے"

گیسٹن جو انتہائی خطرہ کے موقعہ پر اور بھی دلیر ہوجاتا تھا۔ بڑے استقلال سے کہنے لگا۔ "پھر کیا آپ اس کی اطلاع دینے آئے ہیں کہ میرے قتل کا وقت آگیا؟"

"نہیں موسیو۔ ابھی نہیں آیا۔ مگر آرہا ہے۔"

"کیا اس کے لیے کوئی وقت مقرر ہوگیا؟"

"سچ کہہ دوں؟"

"فرمایئے۔ میں آپ کا ممنون احسان رہوں گا۔"

"دن نکلتے ہی آپ کا سر قلم کر دیا جائے گا۔"

"کس جگہ؟"

"بیسٹیل کے صحن میں"

"اس اطلاع کے لئے میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ لیکن مجھے امید تھی کہ قتل ہونے سے پہلے مجھے اس جوان لڑکی سے شادی کی اجازت دے دی جائے۔ جو مجھ سے یہاں ملنے آئی تھی۔ یہ ایک مرنے والے کی آخری درخواست تھی۔ اور اگر اسے پورا کر دیا جاتا تو کوئی بڑی بات نہ تھی۔"

"مگر کیا ایم ڈارجنسن نے آپ سے اس کا وعدہ کیا تھا؟"

"نہیں یہ کہا تھا کہ اس کے متعلق بادشاہ سے عرض کروں گا۔"

[illegible]

"کیا عجب بادشاہ سلامت نے انکار کر دیا ہو۔"

"وہ کبھی ایسی درخواست منظور نہیں کرتے؟"

"اس کی مثالیں موجود تو ہیں۔ مگر ایسی رعایت صرف شاذ حالتوں میں دی جاتی ہے۔"

"میں عیسائی ہوں۔ کیا مرنے سے پہلے مجھے پادری سے ملنے کی بھی اجازت نہیں ہوگی؟"

"کیوں نہیں۔ وہ یہاں موجود ہے۔"

"کیا میں اس سے مل سکتا ہوں؟"

"یقیناً۔ اس وقت وہ آپ کے ساتھی کے پاس ہے۔"

"میرا ساتھی! کون؟"

"لاجانکیر، اس کا سر بھی آپ کے ساتھ ہی قلم ہوگا۔"

"آہ! . . . اور میں اس کو شک کی نظر سے دیکھتا تھا!"

"مسٹو ولیرڈ یکایک جیل خانہ کے گورنر نے بدلی ہوئی آواز میں کہا۔ "مجھے آپ کی جوانی پر رحم آتا ہے۔ یہ آپ کے مرنے کے دن نہیں ہیں۔"

"اے صاحب موت کا فرشتہ حسن و سال کو نہیں دیکھتا۔ خدا اسے وار کرنے کا حکم دیتا ہے اور وہ اس کی تعمیل پر مجبور ہے۔"

"لیکن عہد شباب میں۔ . . جب زندگی صدہا امیدوں سے پُر ہو۔ اگر انسان اپنی قبل از وقت موت کو ٹال سکے۔ تو عمداً ایسا نہ کرنا۔ کیا یہ جرم نہیں ہے؟"

"میں آپ کا مطلب نہیں سمجھا۔ انسان اپنی موت کو ٹال سکے! . . . کیا تقدیر کا لکھا کبھی ٹل سکتا ہے؟"

"بے شک تقدیر کی تحریر زبردست ہے۔ لیکن انسان کی حکمت عملی بھی بہت کچھ کر سکتی ہے۔"

"مثلاً؟"

"مثلاً اس گفتگو کو یاد کیجئے جو ایم ڈوارجبن نے آپ سے کی تھی۔ کیا انہوں نے آپ کو موت سے بچانے پر آمادگی ظاہر نہیں کی؟"

"موسیو خدا کے لئے اس ذکر کو جانے دیجئے۔ میں عزت کو موت پر ترجیح دیتا ہوں۔ اس کے علاوہ کوئی بات ایسی بھی تو نہیں ہے جسے بیان کر کے میں ایم ڈوارجبن سے اپنی آزادی خرید سکوں۔"

اس وقت سیجر نے دروازہ پر دستک دی اور کمرہ میں داخل ہو کر گورنر کے کان میں چند الفاظ کہے۔

"موسیو" آخر الذکر نے گیسٹن سے کہا۔ کپتان لاجانئیر ایک بار آخری مرتبہ آپ سے ملنا چاہتے ہیں۔"

"اور آپ اس کی اجازت نہیں دیتے؟" گیسٹن نے ایک طنز آمیز تبسم کے ساتھ پوچھا۔

"نہیں۔ بلکہ میں اسکی اجازت دیتا۔ اور امید کرتا ہوں کہ وہ آپ سے زیادہ دوراندیش ثابت ہوگا عجب نہیں وہ آپ سے اسی بارہ میں گفتگو کرنا چاہتا ہو کہ ہم اقبال جرم کر کے اپنی جان بچا لیں۔"

"اگر یہی اس کا ارادہ ہے تو میری طرف سے کہہ دیجئے کہ گیسٹن ایک غدار سے ملنے کو تیار نہیں۔"

"موسیو آپ کو غلط فہمی ہوئی ہے۔ مجھے اس کے ارادہ کا حال معلوم نہیں۔ میں نے تو محض ایک رائے ظاہر کی ہے۔ ممکن ہے وہ محض دم آخر میں آپ سے ملاقات کرنے کا آرزومند ہو۔"

"پھر بے شک میں اس سے ملنے کو آمادہ ہوں۔"

"تو میرے پیچھے چلے آیئے۔"

دونو فرضی کپتان کے کمرہ میں پہنچے اور دیکھا کہ وہ دریدہ کپڑے پہنے چارپائی پر بیٹھا ہوا ہے۔

"میرا خیال تھا کہ بیسٹیل کا پادری آپ کو آخری تسلی دینے کے لئے آیا ہوا ہے۔" ایم ڈیلا نے اس سے کہا۔

"جی ہاں۔ وہ بے شک آیا تھا۔ لیکن میں نے اسے رخصت کر دیا۔"

"کیوں؟"

"میں ان پادریوں کے وعظ و تلقین کا قائل نہیں ہوں۔ جب کسی کو مرنا ہی ہو۔ تو وہ ان کی خشک نصیحتوں کو سننے کے بغیر بھی اچھی طرح مر سکتا ہے۔"

"موسیو اچھی طرح مرنے کا مطلب بہادری سے مرنا نہیں۔ بلکہ ایک سچے عیسائی کی طرح مرنا ہوتا ہے۔" گورنر جیل خانہ نے کہا۔

"معاف کیجئے میں یہ پند سننا نہیں چاہتا۔ اگر اسکی ضرورت ہوتی تو میں پادری کو ہی روک لیتا میں تو ایم ڈراچلنے سے ملنا چاہتا ہوں۔"

"وہ موجود ہیں۔ جس کے لئے اس دنیا میں کوئی امید باقی نہ رہی ہو۔ میں اسکی ہر درخواست ماننے کو تیار رہتا ہوں۔"

"آہ! شویلیر تم آگئے!" فرضی لاجانئیر نے پیچھے مڑ کر کہا۔ "آیئے خوش آمدید"

"دوست تمہارا طرز عمل میرے لئے بعید از فہم ہے۔" گیسٹن نے کہا۔ "اور مجھے یہ دیکھ کر سخت ہی رنج ہوتا ہے کہ تم مذہب کی آخری تسکین قبول کرنے سے انکار کرتے ہو۔"

"تم نے تو وہی پند و نصیحت شروع کر دی۔ دیکھو شوبلیر اگر تم نے اس مضمون پر ایک بھی لفظ اور کہا تو میں دہریت کا اعلان کر دوں گا۔"

"کپتان صاحب، اس قدر جوش میں آنے کی ضرورت نہیں۔ میں تو ایک دوست کی حیثیت میں وہ بات کہہ رہا ہوں جو مجھے بھی بہتر نظر آتی ہے اور جس پر میں خود عمل کرنا چاہتا ہوں۔"

"شوبلیر مجھے تم سے کسی طرح کی ناراضگی نہیں۔ لیکن مذہب کی نسبت میرے خیالات کچھ ایسے ہی ہیں۔ اگر میرا حکم چلتا تو سب سے پہلے مذہبی آزادی کا اعلان کر دیتا۔" پھر وہ کورنیلیا کی طرف متوجہ ہو کر کہنے لگا۔

"مادام ڈیلا نے چونکہ میں اور شوبلیر بہت جلد ایک طویل سفر پر روانہ ہونے والے ہیں۔ اس لئے اگر اس کی نسبت آپس میں علیحدہ مشورہ کر لیں تو یقیناً آپ کو اعتراض نہیں ہوگا۔"

"میں جا رہا ہوں۔" ایم ڈیلا نے کہا۔ "شوبلیر آپ کو اس جگہ ٹھہرنے کی صرف ایک گھنٹہ مہلت ہے۔"

"جس کے لئے میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔" کیسٹن نے جواب دیا۔

"ہاں" کپتان نے اس وقت کہا۔ جب دونوں تنہا رہ گئے۔

"دوست تمہارا خیال ٹھیک ہے۔ فنا سے بقا کی طرف ایک ساتھ روانہ ہونے وقت ہمیں آپس میں کچھ مشورہ ضرور کرنا چاہیئے۔"

"ٹھیک ہے۔ مگر میری حالت تو اس شخص کی طرح ہے جو ساتویں دن بروشلم کی گلیوں میں فریاد کرتا رہا آٹھویں دن ایک پتھر لگنے سے مرگیا۔"

"بے شک مجھے افسوس ہے کہ ہم زندگی میں کوئی کارِ نمایاں نہ کر سکے۔"

"گویا تم اس قبل از وقت موت کو ناپسند کرتے ہو؟"

"ہاں۔ اس لئے کہ میرے لئے زندگی کی دلچسپیاں ختم نہیں ہوئیں۔"

"جان ہر شخص کو عزیز ہوتی ہے۔"

"لیکن مجھے ایک خاص سبب سے اور بھی زیادہ عزیز ہے۔"

"تو پھر اسے محفوظ رکھنے کی ایک ہی صورت ہے۔"

"کیا سب حالات بیان کرنے؟ یہ کبھی نہیں ہوگا۔"

"نہیں۔ میرا مطلب یہ نہیں تھا۔ تم اگر اپنی جان کو اتنا ہی عزیز رکھتے ہو تو چلو میرے ساتھ یہاں سے بھاگ چلو۔"

"بھاگ چلوں! کس طرح؟"

"جس طرح میں جا رہا ہوں۔"

"لیکن تم اس بات کو بھول جاتے ہو کہ قتل کا ملزم تو مجرم ہوتا ہے۔"

"بلا سے میں اس سے پہلے ہی یہاں سے فرار ہو جاؤنگا۔"

"فرار!۔۔۔ پھر کہنا۔"

"ہاں فرار"

"کیونکر؟ کس طرح؟"

"ذرا اس کھڑکی کو کھولکر دیکھو۔"

"کھولدی ہے۔"

"بیچ والی سلاخ کو حرکت دو۔"

"اوہ!"

"کیا حرکت نہیں کرتی؟"

"یہ تو بالکل اکھڑی ہوئی ہے۔"

"اچھا ہوا اکھڑی ہوئی ہے تو۔ مجھے اس کو اکھاڑنے میں کچھ کم زحمت نہیں اٹھانی پڑی۔"

"مجھے تو بالکل خواب کا سا عالم معلوم ہوتا ہے۔"

"اس روز تم پوچھتے تھے۔ کیا میں نے کسی چیز میں سوراخ تیار نہیں کیا۔"

"ہاں مگر تم نے کہا تھا۔۔۔"

"۔۔ کہ پھر کسی وقت بتاؤں گا۔ کیا یہ اس سوال کا معقول جواب نہیں ہے؟"

"نہایت معقول۔ مگر اترنا کیونکر ہوگا؟"

"پہلے ذرا مجھ کو مدد دو۔"

"کس کام میں؟"

"یہاں کہیں میری رسی کی سیڑھی رکھی ہوئی ہے۔"

"رسی کی سیڑھی!"

"ہاں ہاں۔"

"مگر وہ تم نے کہاں سے حاصل کی؟"

"واہ! میں کیا ایسی چیزوں سے غافل رہ سکتا تھا؟ میں نے یہاں آنے کے دوسرے دن ہی یہ سیڑھی اور ایک بتی مٹھائی کی ٹوکری میں منگائی تھی۔"

"کچھ شک نہیں میرے دوست یقیناً تم بڑے آدمی ہو۔" گیسٹن نے اندازِ تعریف سے کہا۔
"بڑا تو میں بے شک ہوں۔ مگر اس کے ساتھ ہی نیک بھی ہوں۔ ورنہ اگر چاہتا تو یہاں سے تنہا فرار ہو جاتا۔"
"مگر تم نے اس وقت مجھکو نہیں بھلایا۔"
"میں نے تمہیں اس بہانہ سے یہاں بلایا کہ اس کو الوداع کہنا چاہتا ہوں کیونکہ میں جانتا تھا تم ضرور میرے ساتھ چلنے پر آمادہ ہو جاؤ گے۔"
"اچھا تو اب جلدی کرنی چاہیئے۔"
"جلدی کام شیطان کا ہے۔ ہمارے پاس پورے ایک گھنٹہ کی مہلت ہے۔ اس میں ہم سب کام سوچ سمجھ کر اور آہستگی سے پورا کریں گے۔"
"اور اگر کسی پہرہ دار نے دیکھ لیا؟"
"اس کی فکر نہ کرو۔ ہر طرف تاریکی ہے۔"
"مگر خندق میں پانی بھرا ہوا ہے۔ اس کو عبور کرنا سخت مشکل ہوگا۔"
"اتنا مشکل نہیں جتنا تم خیال کرتے ہو۔ کیونکہ خندق کا پانی سردی سے جم گیا ہے۔"
"اور فصیل؟"
"تم قبل از مرگ واویلا کے اصول پر عمل نہ کرو۔ جب ہم فصیل تک پہنچیں گے تو اس کی بھی فکر کریں گے۔"
"اچھا تو میں اس سیڑھی کو باندھ دوں؟"
"پہلے یہ دیکھئے دو کہ وہ کافی مضبوط بھی ہے۔ میں گردن کٹوانے پر گردن ٹوٹنے کو بہرحال ترجیح نہیں دے سکتا۔"
"کپتان لاجانکیر خدا جانتا ہے۔ تم اپنی قسم کے ایک ہی آدمی ہو۔"
"یہ نہ کہو میں نے بھتنوں کو آدمی بنا دیا۔" مصنوعی لاجانکیر نے سیڑھی کو مضبوط کستے ہوئے کہا
"کام ہو گیا؟"
"ہاں"
"پہلے میں اُتروں؟"
"جیسا تم پسند کرتے ہو۔"

"میں اسی طرح پسند کرتا ہوں۔"

"تو چلو اترو"

"یہ جگہ فرش زمین سے کتنی بلند ہوگی؟"

"کوئی ۱۵-۱۶ فٹ۔"

"چھوٹی بات ہے۔"

"بے شک تمہارے جیسے نوجوان کے لئے معمولی ہے۔ مگر میرے لئے نہیں خبردار سنبھل کے پاؤں رکھنا۔"

"تم ذرا بھی فکر نہ کرو۔"

پہلے گیسٹن آہستگی اور احتیاط سے قدم اٹھاتا سیڑھی کی راہ سے اترا۔ اور اس کے بعد لاجانگیر۔ جس وقت سیڑھی اس کے بوجھ سے ہلتی یا اسکی انگلیوں کو تکلیف پہنچتی۔ تو وہ منہ میں بڑبڑانے لگتا تھا "واہ! رشیلیو اور مزارن کے جانشین کے لئے یہ کام خوب رہا۔" وہ اپنے دل سے کہتا تھا۔ مگر شکر ہے کہ میں نے اب تک کارڈینل کا درجہ حاصل نہیں کیا۔ ورنہ یہ ذلت ناقابل برداشت ہوتی۔"

اتنے میں گیسٹن خندق کے منجمد پانی کے قریب پہنچ چکا تھا۔ اس کے لمحہ بھر بعد لاجانگیر بھی اس کے پاس آگیا۔

"میرے پیچھے چلے آؤ۔" اس نے گیسٹن سے کہا

جب وہ یخ بستہ پانی کے اوپر سے گذر چکے۔ تو دیکھا کہ دیوار پر چڑھنے کے لئے ایک اور سیڑھی موجود ہے

"اوہ! معلوم ہوتا ہے اس کام میں تمہارے ساتھ اور لوگ بھی شریک ہیں" گیسٹن نے کہا۔

"تو اور کیا یہ کام تنہا کرنے کا تھا؟"

"کون کہتا ہے۔ بیسٹیل سے فرار ہونا غیر ممکن ہے" گیسٹن نے خوش ہو کر کہا۔

"یہ ٹھیک ہے۔" ڈوباسٹے نے سیڑھی کے تیسرے ڈنڈے پر رک کر کہا۔ "لیکن خبردار اب میرے بغیر اس جیل میں نہ آنا۔ کیا عجب دوسری بار قسمت اتنی یاور نہ ہو جیسی اب ہوئی ہے۔"

سیڑھی پر چڑھ کر وہ فصیل کی چوڑی دیوار پر پہنچ گئے۔ جہاں ایک سنتری پہرہ دے رہا تھا مگر ان کو روکنے کی بجائے اس نے لاجانگیر کو سہارا دے کر اوپر کھینچ لیا۔ اور تین منٹ کے عرصہ میں انہوں نے سیڑھی کو اوپر اٹھا کر دوسری طرف لگا دیا۔

اترنے کا عمل نسبتاً سہل تھا۔ اور اب وہ پھر ایک منجمد خندق کے کنارہ پہنچ گئے۔

"ہمیں چاہیئے اس سیڑھی کو ساتھ ہی لیجائیں" کپتان نے کہا۔ "ایسا نہ ہو وہ غریب جس نے ہمیں مدد دی ہے کسی مصیبت میں مبتلا ہو جائے۔"

"تو کیا اب ہم آزاد ہیں؟"

"ہاں قریباً آزاد ہیں۔"

اس خبر سے حوصلہ پا کر پکیسٹن نے سیڑھی کو کندھے پر رکھ لیا۔

"شوبلیر" کپتان اسکی ہاتھی صورت کو تعریفی نظر سے دیکھ کر بولا۔ "ہرکولیز کا تو صرف نام مشہور ہے"

"اوہ" پکیسٹن نے جواب دیا۔ "تم اس سیڑھی کا ذکر کرتے ہو۔ اس وقت میں سارے جیل خانہ بیسٹیل کو اٹھا سکتا ہوں۔"

وہ دونوں چپ چاپ چلتے ہوئے فابرگ سینٹ اینٹائن کی ایک گلی میں داخل ہوئے۔ ہر طرف سناٹا تھا

"شوبلیر" فرضی کپتان نے یکایک کہا۔ "تم ذرا اس بازار کی نکڑ تک میرے پیچھے آؤ۔"

"میں اس وقت تمہارے پیچھے جہنم تک جانے کو تیار ہوں۔"

"نہیں بس اتنی دور نہیں۔ وہاں پہنچ کر ہم حفاظت کے خیال سے جدا ہو جائیں گے۔"

"یہ گاڑی کس کی ہے؟"

"میری"

"تمہاری!"

"ہاں"

"کپتان ایچ۔ کیا بات ہے۔ ایسی شاندار گاڑی! چار گھوڑے! بخدا تم تو شہزادوں کی زندگی بسر کرتے ہو۔"

"نہیں گاڑی کے ساتھ صرف تین ہی گھوڑے ہیں۔ ایک تمہارے لئے ہے۔"

"ایک تم مجھے دیتے ہو؟"

"صرف یہی نہیں۔"

"کچھ اور بھی؟"

"غالباً تمہارے پاس روپیہ نہیں ہے؟"

"ہاں جو کچھ تھا وہ جیل والوں نے لے لیا"

"تو یہ ۵۰ لوئی حاضر ہیں۔"

"لیکن کپتان . . ."

"میرے دوست تامل کس لئے؟ ہسپانیہ کا روپیہ ہے بے دریغ صرف کرو۔"

گیسٹن نے روپیہ کی تھیلی لے لی۔ اور ایک سائیس نے گھوڑا پیش کیا۔

"اب یہ بتاؤ، تم کہاں جا رہے ہو؟" فرضی لا جا لحیر یا ڈوبا نے اس سے پوچھا۔

"بریٹین کو اپنے دوستوں کے پاس۔"

"پاگل ہو گئے ہو۔ ان سب کے لئے تو سزائے موت تجویز ہو چکی ہے۔ دو تین دن میں ان کے سر قلم کر دیئے جائیں گے۔"

"ہاں یہ تو ٹھیک ہے۔" گیسٹن نے کہا۔

"اس لئے تم فلینڈرس کو جاؤ۔ بڑا خوشگوار ملک ہے۔ پندرہ سولہ گھنٹہ میں سرحد پر پہنچ جاؤ گے"

"بہت اچھا۔" گیسٹن نے فکرمند لہجہ میں کہا "میں اس پر غور کرونگا۔ کہ مجھے کہاں جانا چاہیئے۔ اور اب میں اس مہربانی کے لئے پھر ایک بار انتہا شکریہ ادا کرتا ہوں۔"

"جاؤ خدا تمہارا مددگار ہو۔" ڈوبائے نے گاڑی میں سوار ہوتے ہوئے کہا۔

"اور تمہارا بھی۔" گیسٹن نے جواب دیا۔

دونوں نے ہاتھ ملائے اور اپنی اپنی راہ پر ہو لئے۔

باب۔ ۳۲

آزادی کا خنجر

ہیلین سے جدا ہوتے وقت ریجینٹ نے اس سے رات کو ملنے کا وعدہ کیا تھا۔ اس وعدہ کے مطابق وہ اس کے مکان واقع رو ڈو باک میں پہنچا۔ یوں تو گذشتہ چار پانچ دن سے وہ ہر روز بلاناغہ اس سے ملتا تھا۔ اور چند گھنٹے جو اسکی صحبت میں بسر ہوتے وہ اس کے لئے حقیقی راحت کا موجب ہوتے تھے مگر آج وہ اس سے ملنے کے لئے گیا۔ تو معلوم ہوا کہ دن میں جیل خانہ کے اندر اپنے دلدار سے ملکر ہیلین کو اتنا اضطراب ہوا ہے کہ وہ اس وقت تک رفع نہیں ہوا۔

"ہیلین اپنے دل کو مضبوط کرو۔" وہ اس سے کہنے لگا "کل ضرور گیسٹن سے تمہاری شادی ہو

جائے گی۔"

"کل!... آہ کل کتنی دور ہے!" ہیلین نے کہا۔

"ہیلین میری بات پر یقین رکھو۔ آج تک میں نے تم سے جو وعدہ کیا اسکو پورا کر کے دکھا دیا۔ اس وقت بھی میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ کل کا دن تمہارے اور تمہارے چاہنے والے کے لئے شادمانی کا دن ہوگا۔"

ہیلین نے ایک آہ سرد کھینچی۔

اس وقت ایک نوکر نے داخل ہو کر ریجنٹ کے کان میں کچھ کہا۔

"کیا بات ہے؟" ہیلین جواب ذرا سی حرکت پر خوف زدہ ہو جاتی تھی۔ کہنے لگی۔

"ہیلین فکر کی بات نہیں۔" ڈیوک نے جواب دیا۔ "صرف میرا سکرٹری ایک ضروری کام کے لئے ملنے آیا ہے۔"

"تو کیا میں دوسرے کمرہ میں چلی جاؤں؟"

"مہربانی سے ایک لمحہ کے لئے چلی جاؤ"

ہیلین اُٹھ کر اپنے کمرہ میں چلی گئی

اس وقت دروازہ کھلا اور ڈوبائے ہانپتا ہوا اندر داخل ہوا۔

"ہائیں یہ کیا وحشت ہے؟ اس حال میں تم کہاں سے آ رہے ہو؟"

"حضور والا بیسٹیل سے۔"

"ہمارا قیدی تو خیریت سے ہے؟"

"جی ہاں خیریت سے۔"

"اور شادی کا سب انتظام مکمل ہو چکا؟"

"ہاں ہو چکا۔ البتہ وقت مقرر نہیں ہوا۔ کیونکہ آپ نے اس کا ذکر نہیں کیا تھا۔"

"صبح کے آٹھ بجے کا وقت کیسا رہے گا؟"

"آٹھ بجے؟" ڈوبائے نے انگلیوں پر کچھ حساب کرتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ مگر تم یہ گن کیا رہے ہو؟"

"حضور میں یہ گن رہا تھا۔ کہ آٹھ بجے وہ کہاں ہوگا؟"

"کون؟"

"آپ کا داماد - میرا قیدی"

"پھر وہ کہاں ہوگا؟ جیل خانہ بیسٹیل میں اور کہاں ؟"

"میرے حساب سے وہ آٹھ بجے تک پیرس سے ۱۰ فرسنگ پر فاصلہ پر پہنچ چکا ہوگا۔"

"پیرس سے ؟"

"جی ہاں۔ بشرطیکہ وہ اسی رفتار سے چلتا رہے جس سے میں نے اسے روانہ ہوتے دیکھا تھا"

"میں تمہارا مطلب کچھ نہیں سمجھا۔"

"تو سنئے ۔ میں عرض کرتا ہوں کہ کل جس وقت رسم شادی ادا ہوگی ۔ تو آپ وہاں صرف ایک چیز کم پائینگے یعنی دولہا۔"

"کیا گیسٹن ؟"

"جی ہاں گیسٹن ۔ جو آدھ گھنٹہ ہوا بیسٹیل سے فرار ہوگیا"

"ابی تم جھوٹ بکتے ہو میں نے آجتک کسی کو بیسٹیل سے فرار ہوتے نہیں سنا۔"

"معاف فرمائیے! میرا یہ خیال نہیں جس شخص کے لئے زندگی اور موت کا سوال درپیش ہو وہ ہر جگہ سے فرار ہو سکتا ہے۔"

"اور وہ یہ جانکر فرار ہوگیا ۔ کہ کل اس کی شادی اس سے ہونے والی ہے جو اس کو جان سے زیادہ عزیز تھی ؟"

"سنئے حضور ہستی انسانی ایک نہایت دلفریب چیز ہے عشق میں بے شک کشش ہے ۔ مگر جان کی حفاظت کا خیال اس پر بھی غالب آسکتا ہے ۔ پھر اگر آپ کے داماد نے اپنے خوشنما سر کو قائم رکھنے کے لئے راہِ فرار تلاش کی ۔ تو اس میں آپ کو کیا اعتراض ہو سکتا ہے ؟"

"ابی میری عقل نہیں مانتی کہ وہ ایسا کر سکتا تھا۔"

"حضور اس دنیا میں کئی کام فہم و عقل سے بالاتر ہوتے ہیں۔"

"اور تمہارے خیال میں وہ اس وقت کہاں ہے ؟"

"اس وقت کا حال تو میں نہیں جانتا ۔ ہاں کل سب کچھ عرض کردوں گا ۔ اس کا میں بہر حال آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ وہ پیرس سے بہت دور چلا گیا ہے ۔ اور اب اس طرف واپس آنے کا نام نہیں لیگا۔"

ریجنٹ گہری فکر میں ہوگیا۔

"حضور والا سخت حیران نظر آتے ہیں۔ مگر اس میں حیرت کی کیا بات ہے، کیا آپ فطرت انسانی سے اتنے ہی بے خبر ہیں کہ یہ نہیں سمجھ سکتے جس شخص کے لئے سزائے موت تجویز ہو چکی ہو اسے اگر فرار کا موقعہ نظر آئے تو پھر وہ جیل میں رہ سکتا ہے؟"

"آہ! مونسیو ڈوبانلے مجھے تم سے ایسی امید نہ تھی۔"

"بندہ نواز شو لیر نے وہی کیا ہے جو ایک نہایت معمولی آدمی ایسے حالات میں کرتا۔ اور میں کہہ سکتا ہوں کہ بالکل صحیح کیا ہے۔"

"ڈوبانلے اب میری بیٹی کا کیا حال ہوگا؟"

"کیا حال ہونا ہے؟"

"وہ اس صدمہ سے جانبر نہ ہو سکے گی۔"

"ایسا نہ خیال فرمائیے۔ جب اسے معلوم ہوگا کہ گیسٹن نے اپنی سلامتی کو میری محبت پر ترجیح دی ہے۔ تو وہ اس سے بد دل ہو جائے گی۔ اور اس کے بعد آپ اس کی شادی کسی جرمن یا اطالوی شہزادہ سے کر سکتے ہیں۔ مثلاً ڈیوک آف موڈینہ جس سے میڈموازل ڈی والائے شادی کرنے سے انکار کرتی ہے۔"

"ڈوبانلے میں اس کو معاف کر دینا چاہتا تھا۔"

"اس نے یہ فرض اپنے لئے خود ہی انجام دے لیا۔ اور سچ جانئے کہ یہی صورت زیادہ محفوظ تھی شو لیر کی بجائے میں ہوتا تو اسی طرح کرتا۔"

"تمہارا معاملہ جدا ہے۔ تم اتنے شریف نہیں ہو، اس کے علاوہ تم نے اس کی طرح عہد نہیں کیا تھا۔"

"واہ! عہد کیسے نہیں کیا تھا۔ میں بھی تو اس بات کا عہد کر چکا تھا۔ کہ آپ کو ایک حماقت آمیز کارروائی سے باز رکھوں گا اور دیکھ لیجئے میں نے اس عہد کو پورا کر دیا ہے۔"

"خیر جو کچھ تم نے کیا بہت برا کیا۔ مگر اب اس بحث سے کیا حاصل ہے؟ بہرحال اس کا خیال رکھنا کہ ہیلین کے سامنے بالکل اس کا ذکر نہ ہو۔ میں خود کسی طریقہ سے اس کو اطلاع دیدونگا۔"

"بہت اچھا۔ میں بالکل خاموش رہونگا۔ لیکن حکم ہو تو اب آپ کے داماد کو واپس بلا دوں؟"

"نہ اب وہ بھاگ گیا ہے تو جانے دو۔ اس کے تعاقب کی ضرورت نہیں۔"

یہ الفاظ ریجنٹ کے منہ میں ہی تھے۔ کہ پاس کے کمرہ میں کچھ آواز سنائی دی۔ اور ایک نوکر نے

جلدی سے داخل ہو کر عرض کیا۔ موسیو گیسٹن ڈاچانلے حضور سے ملنے آئے ہیں۔"
ڈوبائے کی رنگت اس کی طرح زرد ہو گئی۔ اور اس کے چہرہ پر انتہائی غضب کے آثار نمودار ہو گئے مگر ریجنٹ یہ خبر سن کر خوشی سے اٹھا اور اس کے رخسار فرط مسرت سے تمتما گئے۔ اس کمرہ میں اسوقت ڈیوک اور ڈوبائے کی صورتیں ایک عجیب متضاد حیثیت رکھتی ہیں۔ ایک کے چہرہ پر رونق اور تازگی تھی اور دوسرے کی صورت سے غائت درجہ کے جوش اور کینہ کا اظہار ہوتا تھا۔

"آنے دو۔" ریجنٹ نے نوکر کو حکم دیا۔

"کم از کم مجھ کو یہاں سے چلے جانے کی تو مہلت دیجئے۔" ڈوبائے نے گھبرا کر کہا۔

"ہاں تم جاؤ۔ نہیں تو وہ تمہاری مکروہ صورت کو ضرور پہچان لے گا۔"

ڈوبائے اس چرکہ کی طرح سرا جس پر مردار کھاتے وقت وار کیا گیا ہو۔ دوسرے کمرہ میں داخل ہوا۔ اور وہاں ایک میز کے پاس جس پر سامان نوشت رکھا ہوا تھا بیٹھ گیا۔ یہاں بیٹھنے سے یکایک اس کے دل میں کوئی بالکل ہی نیا اور نہایت خوفناک خیال پیدا ہوا۔ کیونکہ اس کے چہرہ پر دفعتاً رونق آگئی۔

اُس نے گھنٹی بجائی۔

نوکر حاضر ہوا تو اس نے کہا "میرا جزدان گاڑی میں رکھا ہے اُسے لے آؤ۔"

اس حکم کی تعمیل کی گئی۔ ڈوبائے نے بیگ کھولا۔ اس سے چند کاغذات نکالے۔ اور کینہ آمیز خوشی کے ساتھ ان پر چند الفاظ لکھے۔ پھر گاڑی میں سوار ہو کر قصر شاہی کو چلا گیا۔

اس اثنا میں نوکر شوبلیر کو ریجنٹ کے کمرہ میں لے گیا۔ اور وہ اسے ڈیوک ڈالیوز سمجھ کر سیدھا اس کی طرف بڑھا۔

"موسیو! تم یہاں کس طرح آ گئے؟" ڈیوک نے اظہار حیرت کرتے ہوئے پوچھا۔

"میرے محسن۔ لاجانکیر نے میرے لئے ایک معجزہ کر کے دکھا دیا۔ اس نے خود جیل سے فرار ہونے کی تیاری کی۔ اور عین وقت پر مجھے آخری ملاقات کے بہانہ سے اپنے کمرہ میں بلایا۔ جب ہم تنہا رہ گئے تو اس نے اپنے اصلی ارادہ سے مطلع کیا۔ اور ہم دونوں جیل سے بھاگ نکلے۔"

"لیکن اگر تم جیل سے بھاگ آئے تھے۔ تو لازم تھا کہ سرحد پر پہنچنے کی فکر کرتے۔ کہ تعاقب کا خطرہ دور ہو جاتا۔ اس کے برعکس تم اپنی جان کو خطرہ میں ڈالے اب تک یہیں موجود ہو۔"

"موسیو۔" گیسٹن نے کسی قدر شرماتے ہوئے کہا "یہ سچ ہے کہ جیل سے نکلنے پر ایک لمحہ کے لئے

آزادی کی ہوا مجھے اتنی خوشگوار معلوم ہوئی کہ میں نے ذاتی حفاظت کو دنیا کی ہر چیز پر مقدم سمجھ کر فرار ہونے کا ارادہ کر لیا تھا۔ آزادی کا پہلا سانس مجھے شراب کی طرح باعث سرور معلوم ہوا مگر فوراً ہی دل میں خیال آیا . . . "

"ایک خیال؟"

"جی نہیں دو۔"

"ایک ہیلین کا جسے تم پیچھے چھوڑ کر جا رہے تھے . . .؟"

"جی ہاں ایک ہیلین کا، دوسرا ان ساتھیوں کا جن کی جانیں خطرہ میں تھیں۔"

"اس لئے تم نے فیصلہ کیا . . .؟"

". . . کہ ان کو موت کے منہ میں چھوڑ کر بھاگنا مردانگی سے بعید ہے۔"

"پس؟ . . ."

"پس جب تک ہمارے مقصد کی تکمیل نہ ہو۔ مجھے بھی ان کے ساتھ ہی رہنا چاہیئے۔"

"ہمارا مقصد!"

"جی ہاں میرا۔ ان کا اور آپ کا بھی۔"

"سنو موسیو۔" ریجنٹ نے شوبلیر کا مطلب سمجھ کر بے چینی کے لہجہ میں کہا "انسان کا فرض ہے کہ وہ اپنی طاقت کی حد سے باہر نہ جائے۔ دنیا میں بعض کام ایسے ہوتے ہیں کہ وہ کارساز حقیقی خود ان کی تکمیل میں مانع آتا ہے۔ اپنی قدرت کاملہ سے وہ بار بار خبردار کرتا ہے کہ یہ کام نہیں ہوگا۔ ہرگز نہیں ہوگا۔ ایسے حالات میں اس کی تنبیہہ کو نظر انداز کرنا اسکی آواز کو نہ سننا موجب گناہ ہے۔ موسیو ہم نے جو تجاویز سوچی تھیں وہ رائگاں ثابت ہوئیں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ خدا کو ان کی تکمیل منظور نہیں تھی۔ پس اب لازم ہے کہ ہم ان کا خیال دل سے نکال دیں۔"

"نہیں۔ اے صاحب" گیسٹن نے افسردگی سے سر ہلاتے ہوئے کہا "ہمیں بخلاف ازیں ان کو پہلے سے زیادہ سرگرمی کے ساتھ پورا کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔"

"موسیو کیا تم دیوانے ہو گئے ہو کہ اس کام پر اصرار کئے جاتے ہو۔ جو اب اتنا دشوار ہو چکا ہے کہ اسے پورا کرنا خیال ہی میں بھی غیر ممکن ہو گا۔" ریجنٹ نے کہا۔

"حضور والا کسی کام کا سہل و دشوار ہونا انسان کے ارادہ کی بلندی یا پستی پر منحصر ہوتا ہے اس کے علاوہ اس معاملہ میں میرے ہموطنوں کا ایک فرض خاص میرے ذمہ باقی ہے یعنی یہ کہ اپنی

سلامتی کی فکر کرتا ہوا میں ان کی حفاظت کو بھی نظر انداز نہ کروں۔ مجھے ایم ودجنس کی زبانی معلوم ہوا تھا کہ ہمارے دوست گرفتار ہو کر سزائے موت کے مستوجب ٹھہرائے جا چکے ہیں۔ پھر کیا ان کو بچانا میرا فرض نہیں ہے؟ اور کیا ان کو ریجنٹ کے قتل کے سوا کسی اور طریق پر بچایا جا سکتا ہے؟ اگر میں اسی حالت میں فرانس چھوڑ کر چلا جاؤں۔ تو دم آخر میں وہ ضرور میرے نام پر نفرین کہیں گے کیونکہ وہ یہی سمجھیں گے کہ میں نے اپنی آزادی ان کی جانوں کی قیمت دے کر خریدی اور بیسٹیل کے دروازے میرے لئے صرف اس لئے کھولے گئے۔ کہ میں نے اپنے ساتھیوں کے خلاف مخبری کی۔"

"تو کیا اس پاس عزت کے لئے تم ہر چیز حتےٰ کہ ہیلین کی راحت کو بھی قربان کرنے کو تیار ہو؟"

"راحت تو کیا چیز ہے۔ وطن کی عزت کے لئے اگر جان بھی قربان ہو جائے تو ہیلین اس کو باعث فخر سمجھے گی۔"

"پھر اب۔۔۔؟"

"میرا مصمم ارادہ یہ ہے کہ ہمارے وہ چاروں دوست اگر اب تک زندہ ہیں تو میں ان کو بچانے کی کوشش کروں گا۔"

"اور اگر وہ اس وقت تک قتل ہو گئے؟"

"تو پھر ان کا بدلہ لینا اپنا فرض سمجھوں گا۔"

موسیو ڈولک نے اپنے استدلال کو بے اثر دیکھ کر کہا۔ "تمہارے ذہن میں بہادری کا کسی قدر مبالغہ آمیز خیال جاگزیں ہو چکا ہے۔ وطن کی خدمت کا جو حصہ تمہارے ذمہ ڈالا گیا تھا اسے تم نے پورا کر دیا۔ پھر اب نئے نئے فرائض اپنے اوپر لینے سے کیا حاصل؟ میرے اچھے برولش اس شخص کی حیثیت میں جسے معاملات عزت کا کافی تجربہ ہے۔ میں تمہیں یقین دلاتا ہوں کہ جو کچھ تم نے اس وقت تک کیا ہے۔ اس سے تم اپنے ہم وطنوں بلکہ یوں کہنا چاہیئے کہ ساری دنیا کی نظروں میں سرخرو ہو گئے ہو۔"

"ہاں مگر اپنی نظروں میں نہیں۔"

"گویا تمہیں اصرار ہے۔۔۔؟"

"مجھے اس بات کا پہلے سے زیادہ یقین ہو چکا ہے کہ اب وطن چاہتی ہے ریجنٹ کو زندہ نہ رہنے دیا جائے۔ اور اس نے کھو کھلی آواز میں کہا۔ "میں اسے زندہ نہیں رہنے دوں گا۔"

"مگر اس تازہ مہم پر روانہ ہونے سے پہلے تم میڈموازل ڈاچورنی سے ملنا بھی نہیں چاہتے ہو؟" ریجنٹ نے پوچھا۔

"موسیو۔ میں اسے مل کر ہی جاؤنگا۔ مگر پہلے آپ اس بات کا وعدہ کریں کہ مجھے اس کام پر پوری مدد دیں گے۔ غور کیجئے۔ یہ وقت سوچنے یا تامل کرنے کا نہیں ہے۔ میرے ساتھی فرشتہ اجل کی گرفت میں ہیں اور صرف میں ہی ان کو بچا سکتا ہوں۔ کیا عجب خدا نے مجھے اسی لئے جیل سے فرار کا موقعہ دیا ہے۔ کہ میں ان کو موت سے بچاؤں۔ ہاں موسیو میں ہیلین سے ملنے جاؤں گا مگر آپ کے اس بات کا قول لینے کے بعد کہ اس انتہائی آزمائش میں آپ میرا ساتھ نہیں چھوڑیں گے۔ میری حالت اس وقت دوگونہ ہے۔ خطرہ کے سامنے میں شیر ہوں اور عشق کے سامنے کرزہ۔ آپ کا وعدۂ امداد ہی مجھے وہ قوت دے سکتا ہے کہ میں ہیلین کے آنسوؤں اور اپنی کمزوریوں کے خلاف کامیاب جدوجہد کرسکوں۔ پس میں ہیلین سے اسی صورت میں مل سکتا ہوں کہ آپ مجھے ریجنٹ تک پہنچانے کا فرض اپنے اوپر لینے کا قول دیں۔"

"اور اگر مجھے انکار ہو؟"

"تو پھر میرے لئے ہیلین کے پاس جانا بیکار ہے۔ اس کے لئے میں جیل کی چار دیواری میں بند ہوں اور وہ میری طرف سے مایوس ہے۔ ناحق اس کے دل میں اس امید کو تازہ کرنے سے فائدہ جب سے فوراً ہی دست بردار ہونا پڑے گا۔ ایک بار وہ مجھے الوداع کہہ چکی۔ اب وہ میری یاد میں آنسو بہاتی رہے۔ اتنا ہی میرے لئے کافی ہے۔"

"لیکن اس کام کو جو تمہارے پیش نظر ہے۔ تم پھر بھی کروگے؟"

"کروں گا۔ مگر کامیابی کی بہت کم امید کے ساتھ۔"

"کس طرح کروگے؟"

"میں ریجنٹ کے پیچھے سایہ کی طرح لگا رہوں گا۔ اور موقعہ پاکر آزادی کا خنجر اس کے پہلو میں گھونپ دوں گا۔"

"پھر ایک بار سوچ لو۔ بعد کو افسوس نہ کرنا پڑے۔" اڈیوک نے کہا۔

"موسیو مجھے اپنی اور اپنے بزرگوں کی عزت کی قسم ہے" گیسٹن نے جواب دیا "میں اس کام کو ضرور کروں گا۔ اول آپ کی مدد سے اگر وہ حاصل ہوسکے۔ ورنہ اس کے بغیر جس طرح بھی ممکن ہو۔"

"اچھا جاؤ۔ اور ہیلین سے ملو۔ میرا جواب واپس آنے پر مل جائے گا۔"

"مگر وہ کہاں ہے ؟"

"اس کمرہ میں"

"اور آپ کا جواب میری منشا کے مطابق ہوگا؟"

"ہاں۔ ایسا ہی ہوگا"

گیسٹن ہیلین کے کمرہ میں گیا۔ وہ صلیب کے سامنے دوزانو بیٹھی اسی کے لئے دعا کر رہی تھی۔ گیسٹن نے دروازہ کھولا۔ تو وہ آواز سن کر پیچھے کی طرف دیکھنے لگی۔

یہ سمجھ کر کہ خدا نے کوئی معجزہ دکھایا ہے اس کے منہ سے بے اختیار چیخ نکلی۔ اور اس نے وہیں بیٹھے ہوئے دونوں بازو شویلیر کی طرف پھیلا دیے۔ کیونکہ فرط حیرت سے اس میں اٹھنے کی طاقت نہیں تھی۔

"الٰہی۔ یہ میرا گیسٹن ہے یا اس کی روح!"

"ہیلین۔ ڈرو نہیں۔ یہ تمہارا گیسٹن ہی ہے۔" نوجوان نے اسکی طرف بڑھ کر دونوں ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لیتے ہوئے کہا۔

"لیکن یہ کیا اسرار ہے گیسٹن تم یہاں کس طرح آگئے؟ صبح تم جیل میں تھے ۔ ۔ ۔ اس وقت آزاد ہو"

"ہیلین میں جیل سے بھاگ نکلا ہوں"

"اور وہاں سے نکلکر سیدھے میرے پاس آئے۔ تم مجھے نہیں بھولے اور میرے بغیر فرار ہونا منظور نہیں کیا۔ آہ گیسٹن گیسٹن میں کس منہ سے اس محبت کا اعتراف کروں ۔ ۔ چلو یہ کنیز تمہارے ساتھ چلنے کو تیار ہے۔ مجھے بھی اپنے ساتھ لے چلو۔ میں تمہاری ہوں ۔ ۔ ۔ میں ۔ ۔ ۔"

"ہیلین" گیسٹن نے اس کے پرجوش فقرات کو قطع کرتے ہوئے کہا۔ "تم خوب جانتی ہو کہ تم کسی معمولی آدمی کی دلہن نہیں ہو۔ اگر میں بھی عام آدمیوں کی طرح ہوتا۔ تو یقیناً تمہیں مجھ سے اتنی محبت نہ ہوتی۔"

"یہ ٹھیک ہے۔"

"پس اے ہیلین۔ جان لو کہ اس دنیا میں غیر معمولی آدمیوں کو کام بھی غیر معمولی سپرد ہوتے ہیں اور ان کو انجام دیتے ہوئے انہیں غیر معمولی آزمائشوں سے گذرنا پڑتا ہے۔ اپنی ذات تمہارے حوالہ کرنے سے پہلے مجھے وہ کام ضرور کرنا ہے جس کے لئے پیرس آیا تھا۔ تقدیر کا زبردست ہاتھ ہم دونوں کی ہستی کو اپنی مرضی کے مطابق ڈھال رہا ہے۔ اور ہماری زندگی یا موت اس ایک

واقعہ عظیم سے وابستہ ہے جسے میں آج ہی رات انجام دینے کا مصمم ارادہ رکھتا ہوں۔"
"میں نہیں سمجھی وہ کیا کام ہے؟" اس حسینہ نے کہا۔
"سنو ہیلین" گیسٹن نے جواب دیا" اگر اس چار گھنٹہ کے عرصہ میں جو دن نکلنے میں باقی ہیں میں تمہارے پاس واپس نہ آیا۔ تو یہ سمجھنا کہ جو کچھ آجتک ہمارے درمیان ہوا وہ محض ایک خواب تھا۔ البتہ اس کے بعد اگر تمہیں اس کا موقعہ مل سکے۔ تو بیسٹیل ہی میں مجھے ملنے کے لئے آنا"
ہیلین کانپنے لگی۔ گیسٹن اس کو پھر اسی مقام پہ لے گیا۔ جہاں وہ صلیب کے آگے دعا کر رہی تھی۔
پھر اسکی پیشانی کو برادرانہ شفقت سے بوسہ دیکر وہ کہنے لگا" ہیلین تم برابر دعا کئے جاؤ کیونکہ یہ دعا میرے لئے نہیں بلکہ فرانس اور برٹینی کے لئے ہے" اور اتنا کہکر وہ تیز چلتا ہوا کمرہ سے نکل گیا۔
"افسوس! افسوس!" ہیلین نے اضطراب کی حالت میں کہا" الٰہی میرے گیسٹن کو محفوظ رکھنا۔ اس کے سوا مجھے دنیا میں اور کسی چیز کی پرواہ نہیں ہے۔
برآمدہ میں گیسٹن کو ایک نوکر ملا جس کی زبانی معلوم ہوا کہ ڈیوک رخصت ہو گئے ہیں مگر آپ کے لئے ایک رقعہ چھوڑ گئے ہیں۔
اس نے رقعہ کو کھول کر دیکھا۔ اس میں لکھا تھا۔
"مونسیو میں آج رات ایک نقابی رقص ہے۔ ریجنٹ وہیں ہونگے۔ رات کو ایک بجے کے قریب وہ سطلا گیلری کے سرے پر بنے ہوئے بند باغیچہ میں جایا کرتے ہیں۔ یہ ان کی دیرینہ عادت ہے۔ اور چونکہ ان کے مصاحبوں کو اس کا علم ہے۔ اس لئے ان میں سے کوئی وہاں انکی تنہائی میں مخل نہیں ہوتا۔ ریجنٹ نے سیاہ مخملی عبا پہن رکھی ہوگی۔ اور تم انہیں اس طلائی تکمی سے پہچان سکتے ہو۔ جو ان کے لباس کے بائیں بازو پر بنی ہوئی ہے۔ جب وہ اپنی شخصیت چھپانا چاہیں تو اس نشان کو کپڑوں کی تہ میں دبا لیتے ہیں۔ اس خط کے ساتھ ایک ٹکٹ ملفوف ہے۔ جو سفیروں کے لئے داخلہ کی سند ہے۔ اسکی مدد سے تم نہ صرف جلسہ رقص بلکہ اس بند باغیچہ تک بآسانی پہنچ جاؤ گے۔ کیونکہ محافظ یہی سمجھیں گے کہ تم ریجنٹ سے نجی طور پر ملنا چاہتے ہو۔ تمہیں اس مقام تک پہنچانا میرا فرض تھا۔ اسے میں نے پورا کر دیا۔ آگے تم جانو اور تمہارا کام۔ جلسہ گاہ تک پہنچنے کے لئے میں اپنی گاڑی بھی تمہارے حوالہ کرتا ہوں۔ اس کے اندر تمہارے لئے ایک نقاب

اور عبا موجود ہے۔ اور کوچبان کو ہدایت کر دی گئی ہے کہ تمہارے حکم کی تعمیل کرے۔

اس رقعہ کو پڑھ کر گیسٹن کو بالکل ایسا معلوم ہوا کہ اب وہ اس شخص کے روبرو کھڑا ہے جسے اس کو قتل کرنا مقصود تھا۔ اس احساس کے ساتھ ہی عرق سرد اس کی پیشانی پر نمودار ہوا۔ اور وہ ایک لمحہ کے لئے کرسی کا سہارا لینے پر مجبور ہو گیا۔ لیکن یکایک جی کڑا کر کے تیز چلتا ہوا زینہ سے نیچے اترا۔ درگاڑی پر سوار ہو کر کوچبان سے کہنے لگا "مونسیو کو چلو۔"

وہ باہر نکلا ہی تھا کہ کمرہ کی چوبی دیوار میں ایک خفیہ دروازہ کھلا۔ اور ڈیوک اس کی راہ داخل ہوا۔ وہ سیدھا ہیلین کے کمرہ کی طرف گیا جس نے منہ سے اس کو دیکھ کر خوشی کی چیخ نکل گئی

"کیوں ہیلین۔" ڈیوک نے کہا۔ اب تو تم خوش ہو؟"

"اے صاحب میں آپ کی عنایات کے بارے کیونکر سبکدوش ہو سکتی ہوں۔"

"عزیز من۔ اس وقت تک میری رہائش بطور بیٹی صحیح ثابت ہوئی ہے۔ اس لئے آئندہ کے واسطے اگر میں یہ کہوں کہ امید کو ہاتھ سے نہ دو۔ تو تمہیں میری بات پر یقین کرنا چاہیئے۔"

"اے حضور کیا رحمت ایزدی نے میری رہبری کے لئے والد کی جگہ آپ کو فرشتگان جنت سے اس دنیا میں بھیجا ہے؟"

"افسوس" ریجنٹ نے مسکراتے ہوئے کہا "افسوس پیاری ہیلین میں فرشتہ نہیں ہوں۔ مگر جو کچھ بھی ہوں تم سے میرا سلوک بالکل ویسا ہو گا جیسا کسی باپ کا اپنی اکلوتی اولاد سے ہوتا ہے۔"

اتنا کہہ کر اس نے ہیلین کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیا اور اس کو ادب سے بوسہ دیا چاہتا تھا۔ کہ ہیلین نے پیشانی آگے کر دی۔

"میں دیکھتا ہوں" ریجنٹ نے کہا "تمہیں اس نوجوان سے انتہا درجہ محبت ہے۔"

"ایسی محبت جس کی مثال کبھی اس دنیا نے پیش نہیں کی۔"

"خدا اس محبت کو کامیاب کرے۔"

"خدا آپ کو برکت دے۔ یہ اس کنیز کی سچے دل سے دعا ہے۔"

"ہیلین خدا کرے تمہاری دعا میرے لئے باعث راحت ہو" ریجنٹ نے کہا اور اس کے بعد وہ اس سے رخصت ہوا۔ پھر باہر جا کر اس نے دوسرے گاڑیبان سے کہا "پہلے قصر شاہی کو چلو۔ مگر دیکھو ہمیں پاؤ گھنٹہ میں مونسیو پہنچ جانا چاہیئے۔"

آن واحد میں گھوڑے ہوا سے باتیں کرنے لگے۔

جس وقت گاڑی قصرِ شاہی کی پیشگاہ میں داخل ہوئی۔ ایک قاصد گھوڑے پر سوار ہو کر روانہ ہو رہا تھا۔

ڈوبائے نے اس کو رخصت ہوتے دیکھ کر کھڑکی بند کر لی اور اس کے بعد اپنے کمرہ میں چلا گیا

باب ۳۴

باغ کے اندر

اس اثنا میں کیپٹن مونسیو کا فاصلہ طے کر رہا تھا۔

گاڑی کے اندر اسے ڈیوک کی نقاب، جو سیاہ ساٹن کی بنی ہوئی تھی۔ اور ایک بنفشی ساٹن کی عبا مل گئی۔ اس نے دونوں کو پہن لیا۔ یکایک اسے خیال آیا کہ میرے پاس کوئی ہتھیار نہیں ہے لیکن پھر سوچا کہ اس کا مونسیو میں انتظام کر لیا جائے گا۔

جوں جوں گاڑی منزلِ مقصود کے قریب پہنچی تو کیپٹن کو محسوس ہوا کہ مجھے ہتھیار سے زیادہ ضرورت دلیری کی ہے۔ اس کے سینہ میں اس وقت متضاد جذبات کی ایک عجیب کشمکش جاری تھی۔ ایک طرف غرور اس کو اوسے ؟ پر اکسا رہا تھا۔ دوسری جانب رحم اس کو باز رکھنے کی کوشش کر رہا تھا۔ وقتاً فوقتاً ان دو ... کی ... دل میں تازہ ہو جاتی تھی۔ جو سزائے موت پا کر جیل کی چار دیواری میں وقت آخر کا انتظار کر رہے تھے۔

اس ذہنی اضطراب کا ہی یہ نتیجہ تھا کہ جس وقت گاڑی قصرِ مونسیو کے صحن میں داخل ہوئی تو بے اختیار اس کے منہ سے نکلا: کیا فاصلہ طے ہو گیا!

گاڑی ٹھہر گئی۔ خادم نے کھڑکی کھولی۔ اور اسے مجبوراً اترنا پڑا۔ چونکہ گاڑی ریجنٹ کی تھی اور اس کو چلانے والا بھی ریجنٹ ہی کا ملازم تھا۔ اس لیے ملازم کیپٹن کو بڑا آدمی سمجھ کر غیر معمولی تعظیم سے پیش آ رہے تھے۔

لیکن وہ ان رسمیات سے بالکل بے خبر تھا۔ ایک طرح کی دھند سی آنکھوں کے سامنے چھائی ہوئی تھی۔ کسی حواس باختہ شخص کی طرح اس نے وہ فاصلہ ؟ طے کیا۔

اس قسم کے جلسوں میں مرد عورتیں نقاب پوش ہو کر جاتے تھے۔ اگرچہ کچھ عورتیں بے نقاب بھی شریک ہوتی تھیں جس زمانہ کا ہم ذکر کر رہے ہیں۔ فرانس کی عورتیں اپنی آزادانہ گفتگو اور رنگینیاں

طبیعت کے لئے خاص طور پر مشہور تھیں۔ ان کی حاضر جوابی کی ہر جگہ دھوم تھی۔ اور نقاب کے پردہ میں ہر قسم کے تکلف کو بالائے طاق رکھ دیا جاتا تھا۔ اکثر ان میں اعلیٰ خطاب رکھنے والی تھیں مثلاً ڈچیس ڈراچیٹی سو۔ کونٹس ڈوباری وغیرہ۔

گیسٹن حاضرین میں سے کسی کو نہیں جانتا تھا۔ مگر تاہم اس نے بھی محسوس کر لیا کہ یہ زمانہ موجودہ کی منتخب سوسائٹی میں شریک ہوں۔ مردوں میں نوولز۔ برنیکاس۔ بروگلی۔ سینٹ سائمن اور بیرن جیسے آدمی موجود تھے۔ عورتوں میں شاید طبقہ وسط کی چند قائمقام بھی ہوں بہرحال سب نہایت شستہ اور شائستہ تھیں۔

اصل بات یہ ہے کہ ریجینٹ کو ایسے جلسے منعقد کرنے کا ڈھنگ خوب آتا تھا۔ ہر طرف عیش کے لوازم پھولوں کی افراط۔ تیز روشنی۔ امیروں۔ وزیروں اور سفیروں کے پہلو بہ پہلو حسین شیریں مقال خواتین کی موجودگی ان سب باتوں کا گیسٹن پر خاص اثر ہوا اور اس وقت اول مرتبہ اُسے محسوس ہوا کہ ریجینٹ نہ صرف عملی طور پر فرانس کا حاکم — بلکہ ایک ذی اثر۔ خوش مزاج خلیق۔ ہر دلعزیز اور سلیم الطبع فرمانروا حکمران ہے۔

جس وقت گیسٹن کی تیز آنکھ نے ان لوگوں میں جو اس کے گرد چاروں طرف ادھر ادھر پھر رہے تھے سیاہ عبا کے نشان سے اس ہستی خاص کی تلاش کیا جس پر اس کا وار ہونا تھا۔ تو اس کا دل بڑے زور سے دھڑکنے لگا۔

اس وقت اس کا ذہنی اضطراب اس درجہ بڑھا ہوا تھا۔ کہ اس نقاب کی مدد کے بغیر جس نے اس کے چہرہ اور اسکی ساری علامات کو چھپا رکھا تھا۔ وہ شاید چار قدم بمشکل چلتا کہ حاضرین اسکے قاتلانہ ارادہ کو بھانپ لیتے۔

اپنے دل میں وہ اس بات کو تسلیم کرنے پر مجبور ہو گیا۔ کہ حاکم وقت کا مہمان بن کر آنے اور میزبان کو قتل کر کے روشن قندیلوں کو ماتمی مشعلوں میں بدلنے۔ زرنگار سامان زیبائش کو خون آلود کرنے اور ایک خوش و خرم ہجوم کے منہ سے نعرہ دہشت بلند کرانے کا عمل شجاعانہ نہیں۔ بلکہ صریح بزدلانہ ہے۔ اس خیال کے آتے ہی اسکی ہمت سلب ہوئی۔ اور یہ کہتا ہوا دروازہ کی طرف بڑھا "میں اس کو یہاں نہیں۔ علیحدگی میں ہلاک کرونگا۔"

اسے ڈیوک کی دی ہوئی ہدایات کا خیال آیا۔ اس کے پاس وہ ٹکٹ تھا جس کی مدد سے وہ بند باغیچہ میں ریجنٹ سے علیحدگی میں مل سکتا تھا۔ یہ سوچ کر بے اختیار اس کے منہ سے نکلا۔ غالباً

ڈیوک نے سمجھ لیا تھا کہ میں بزدل ثابت ہوں گا۔

وہ ایک گیلری میں داخل ہوا جس میں دیوار کے ساتھ کئی میزیں لگی ہوئی تھیں اُن پر مہمانوں کے لئے ... اشیا کو ترتیب رکھی تھا۔ گیسٹن اس مقام کی طرف چلا۔ اس لئے نہیں کہ وہ بھوکا یا پیاسا تھا۔ بلکہ اس لئے کہ اس کے پاس ہتھیار نہیں تھا۔ ایک میز پر سے چند میز چمچ نظر آئے۔ ان میں سے ایک جو لمبا تھا اور نوکدار تھا سب حاضرین کی نظروں سے بچ کر اس نے اپنی عبا کے اندر پیٹی میں رکھ لیا۔

پھر کہنے لگا "میں بالکل ... مقابلہ کے لئے تیار ہوں۔"

عین اس وقت گیسٹن کو ایک آواز جس سے اس کے کان نا آشنا نہیں تھے سنائی دی۔

پیچھے مڑ کر دیکھا تو ڈیوک اس سے ... پوچھ رہا تھا "... کیا ڈر گئے کیا؟"

گیسٹن نے ڈیوک کو اپنی عبا کے نیچے چھپا ہوا خنجر دکھایا۔

"بہت خوب" ڈیوک نے کہا "میں سمجھتا ہوں کہ خنجر تیز ہے۔ مگر تمہارا ہاتھ کانپ رہا ہے؟"

"حضور نے بالکل صحیح فرمایا۔" گیسٹن نے تسلیم کیا "میں لرز گیا۔ کانپا رک گیا اور بھاگ جانے پر مائل ہو گیا تھا۔ مگر خدا کا شکر ہے کہ آپ میری حوصلہ افزائی کو آ گئے۔"

"لیکن تمہارا وہ جوش ... تمہاری وہ خوفناک دلیری ... وہ عزم و استقلال کہاں گیا؟" ڈیوک نے طنزیہ لہجہ میں پوچھا۔

"آپ یہ نہ سمجھیں کہ میں ان صفات کو کھو بیٹھا ہوں۔"

"پھر وہ اس وقت کہاں ہیں؟"

"حضور صرف ایک خیال میرے دل کو بے چین کر رہا ہے اور وہ یہ کہ میں اس مکان میں ایک مہمان کی حیثیت میں آیا ہوں۔"

"مگر باخبر رہو کہ تم اس کے مہمان نہیں ہو سکتے۔"

"کیا یہ ممکن نہیں کہ آپ پہلے ایک بار مجھے اس کی صورت دکھا دیں کہ میں یہ کہہ کر اپنے دل کو مضبوط کر سکوں "یہی وہ شخص ہے جس نے میرے بھائی کو ہلاک کیا تھا" میرے لئے اس ہجوم میں اس کو شناخت کرنا بھی دشوار ہے۔"

"ابھی وہ تمہارے پاس کھڑا تھا۔"

گیسٹن نمایاں طور پر کانپ گیا۔

"میرے پاس!" اس کے منہ سے نکلا۔

"اتنا ہی جب قدر میں کھڑا ہوں۔" ڈیوک نے متانت سے کہا۔

"بس تو حضور، میں اس بند باغیچہ کو ہی جاتا ہوں۔"

"جاؤ۔ یہ تامل کس لئے؟"

"حضور صرف ایک لحہ کی مہلت دیجئے کہ میں اپنے دل کو قرار دے سکوں۔"

"بہت اچھا۔ تمہیں معلوم ہے کہ وہ باغیچہ گیلری کے سرے پر واقع ہے؟ . . . ہاں مگر اس کے دروازے بند ہوں گے۔"

"کیا آپ نے نہیں کہا تھا کہ اس ٹکٹ کو دیکھ کر نوکروں کو دروازے کھولنے میں تامل نہیں ہوگا؟"

"بے شک کہا تھا۔ لیکن اچھا ہو کہ تم خود دروازہ کھول کر اندر جاؤ۔ کسی نوکر نے کھولا۔ تو وہ ضرور تمہاری واپسی کا انتظار کرے گا۔ اور اس بات کا اندازہ کرنا دشوار نہیں کہ جب وار کرنے سے پہلے تمہاری یہ حالت ہے۔ تو اس کے بعد کیا ہوگی۔ اس کے علاوہ ریجنٹ غالباً مقابلہ کئے یا چیخ مارے بغیر نہیں مر جائے گا۔ جب لوگ اس کی چیخ کی آواز سنیں اور تمہاری مضطرب حالت دیکھیں گے تو یقیناً تم کو گرفتار کر لیں گے۔ پھر تمہارے مستقبل کا خدا حافظ ہے۔ اس صورت میں ہیلین کا جو تمہارے انتظار میں جیتی ہے کیا حال ہوگا؟"

یہ بیان کرنا مشکل ہے کہ ڈیوک کی زبانی یہ فقرات سن کر گیسٹن کے دل کی کیا حالت ہوئی۔ اس کے چہرے پر ایک رنگ آتا اور ایک جاتا تھا۔ ریجنٹ بڑے سکون کے ساتھ اسکی صورت سے اس کے دلی خیالات کا اندازہ کرتا رہا۔

"پھر اب آپ ہی حکم دیں کہ مجھے کیا کرنا چاہیئے؟" گیسٹن نے آخر کار کہا۔

"تم نے گیلری سے گذر کر اس دروازہ کے پاس جانا جو بائیں ہاتھ واقع ہے . . . سمجھتے ہو؟"

"جی ہاں، اچھی طرح۔"

"اس دروازہ میں کنجی لگنے کے مقام کے نیچے ایک بٹن نظر آئے گا۔ اس کو دبانا۔ دروازہ خودبخود کھل جائے گا۔ بشرطیکہ وہ اندر سے بند نہ ہو۔ لیکن چونکہ ریجنٹ کے دل میں کسی طرح کا شبہ نہیں۔ اس لئے مجھے امید نہیں کہ وہ اُسے بند کرے۔ میں اس راہ سے بیسیوں مرتبہ خود ملاقات کے لئے وہاں جا چکا ہوں۔ اگر ریجنٹ وہاں نظر نہ آئے۔ تو انتظار کرنا۔ اور اگر ہو تو اس کو کالی عبا اور بازو پر بنی ہوئی طلائی مکھی کے نشان سے پہچان لینا۔"

"بس اب میں سب کچھ سمجھ گیا۔" گیسٹن نے کہا۔ اگرچہ اپنی ذہنی پریشانی میں اس وقت اُسے کچھ بھی معلوم نہ تھا کہ میں کیا کہہ رہا ہوں۔

"سمجھ تو گئے لیکن مجھے تم سے کچھ ہونے کی بہت کم امید ہے۔" ڈیوک نے جواب دیا۔

"اے حضور میرے اضطراب کو قابل معافی سمجھئے۔ ہر ایک لمحہ اُس وقت کو قریب تر لا رہا ہے۔ جو میری زندگی کو خارجی ذلت یا باطنی ندامت کے مشکوک مستقبل میں بدلنے کی تاثیر رکھتا ہے۔"

"ندامت!" ڈیوک نے اظہار تعجب کرتے ہوئے کہا۔ "کیا انسان کو اس وقت بھی ندامت ہو سکتی ہے جب وہ کوئی ایسا فعل کرے جسے وہ انصاف پر مبنی سمجھتا ہو؟ یا کیا تم اپنے فعل کی واجبیت پر شک کرنے لگے ہو؟"

"نہیں جناب یہ بات نہیں۔ میں اس کام کو جو میرے پیش نظر ہے۔ ہر طرح واجب اور انصاف پر مبنی سمجھتا ہوں۔ لیکن آپ میری حالت کا اندازہ کرتے ہوئے میری مشکلات کو نظر انداز نہ فرمائیے آپ کا تعلق صرف اس کام کی تجویز سے ہے اور میرا اسکی بجا آوری سے۔ دوسرے لفظوں میں اس کارروائی کے متعلق آپ سر کا درجہ رکھتے ہیں۔ اور میں بازو کا۔ اس لئے اے حضور آپ اس معاملہ میں میرے حصہ کی اہمیت کا صحیح اندازہ نہیں کر سکتے۔" پھر اس نے کھوکھلی آواز میں جو اس وقت دلی جوش کے باعث گلوگیر ہو گئی تھی سلسلہ تقریر جاری رکھتے ہوئے کہا۔ "مگر یقین کیجئے کہ دشمن کو قتل کرنے کی تجویز ذہنی طور پر کتنی ہی آسان معلوم ہو۔ بہر حال عملاً اس شخص کو ہلاک کرنا جو آپ کے سامنے بے دست و پا کھڑا قاتل کی طرف متبسم نگاہوں سے دیکھ رہا ہو۔ بڑا ہی مشکل ہے آج تک میں اپنے آپ کو بہادر اور ہر طرح اس کام کے لائق سمجھتا تھا۔ لیکن اس وقت!... آہ اس وقت میں خیال کرتا ہوں کہ ہر ایک سازشی جو ایسا کام اپنے ذمہ لے دم آخر میں اس کا حال میری طرح ہوتا ہوگا۔ عارضی جوش۔ فطری غرور۔ خارجی اثر یا فرضی نفرت کے احساس سے متاثر ہو کر ہم کوئی مہلک عہد کر بیٹھتے ہیں اور اس وقت چونکہ اس فعل کی تجویز اور اس کے عمل میں عرصہ دراز حائل ہوتا ہے۔ اس لئے اس کو بالکل بے حقیقت سمجھتے ہیں۔ مگر جب عہد ہو چکا پھر وہ جوش کمزور ہو جاتا ہے۔ دماغی حدت کم ہونے لگتی ہے۔ نفرت کا احساس فرو اور خارجی اثرات سلب ہو جاتے ہیں ہر ایک دن جو گذرتا ہے اس مہلک ساعت کو جس کی طرف ہم بے خبری میں قدم اٹھا رہے ہیں قریب لاتا ہے۔ اور جوں جوں وہ وقت نزدیک آتا ہے۔ ہم اس جرم کو محسوس کر کے جس کا ارتکاب ہم نے اپنے ذمہ لیا تھا کانپنے لگتے ہیں۔ بے رحم وقت برابر گذرا جاتا ہے۔ اور ہر ایک ساعت جو کم ہوتی

ہے اس شخص کو جس پر پہلی وار کرنا تھا قریب تر سے آتی ہے۔ سنتے کہ آخر کار درمیانی عرصہ بالکل گزر جاتا ہے۔ اور ہم اس شخص کے روبرو پہنچ جاتے ہیں۔ اس وقت اسے صاحب بصیرت کہنے کو بالکل سچ جانئے۔ کیونکہ اس میں ذرا بھی مبالغہ نہیں ہے ... اس وقت بہادر سے بہادر آدمی بھی اپنے فعل کی اہمیت کو دیکھ کر تھرا جاتا ہے۔ اس سے کہ قتل آخر قتل ہے۔ خواہ وہ کسی مطلب کے لئے کیا جائے اس وقت پہلی بار محسوس ہوتا ہے کہ ہم اپنے ضمیر کے تابع نہیں بلکہ ایک فرضی عہد کے غلام ہیں۔ اس کام کو کرنے کے لئے انسان گردن اُٹھا کر سینہ تانے ہوا روانہ ہوتا ہے کہ آہ! میں برگزیدہ ہوں۔ لیکن منزل کے خاتمہ پر پہنچ کر بے اختیار اس کی گردن جھک جاتی ہے۔ اور منہ سے نکلتا ہے "اُف! میں ملعون ہوں!"

"موسیو اگر یہی تمہارے سچے خیالات ہیں تو اب بھی پیچھے ہٹنے کے لئے وقت ہے۔"

"نہیں ایسا ہرگز نہیں ہوگا۔ آپ خوب جانتے ہیں کہ قسمت اپنے بے رحم ہاتھ سے مجھے آگے بڑھنے پر اکسا رہی ہے۔ اس لئے میں اس فعل کو خواہ وہ کتنا ہی ہولناک ہو۔ ضرور کروں گا۔ میرا دل کانپے گا۔ مگر ہاتھ تم کر وار کرے گا کیونکہ دل میرا اور ہاتھ ان دوستوں کا ہے جن کی زندگیاں ایک تارِ عنکبوت سے لٹک رہی ہیں۔ آہ۔ اس وقت مجھے اپنے پیچھے سپاہیوں کے سوگ کا خیال نہ ہوتا تو میں اس فعل پر سزائے موت کو ترجیح دیتا۔ اس لئے کہ سزا تو اپنے گنہ گار کو ذلت کی نشانی ہے تاہم وہ ایک گنہگار ضمیر کی طرح سزا نہیں دیتا بلکہ چھپے گناہوں کو دھو ڈالتا ہے!"

"خیر میں سمجھتا ہوں۔" ڈولوک نے کہا "کہ تم کانپتے ہو۔ بہرحال اس فعل کو ضرور کرو گے!"

"اس بارہ میں ذرا سے شک یا شبہ کو دل میں جگہ نہ دیجئے۔ اور میرے حق میں دعائے خیر کیجئے۔ کیونکہ جو کچھ ہوتا ہے وہ آدھ گھنٹہ کے اندر اندر ہو جائے گا۔"

ڈولوک اس فقرہ کو سن کر بے اختیار چونک گیا۔ بہرحال اس نے گسٹن کے عزم صمیم کی تعریف کی اور پھر حاضرین کے ہجوم میں مل گیا۔

بال کمرے کی طرف ایک کھڑکی کھلی تھی۔ اس سے گذر کر گسٹن اپنے دماغ کی حدت اور خون کی گرمی کم کرنے کے لئے رات کی مرطوب ہوا میں تھوڑی دیر کھڑا رہا۔ لیکن وہ آگ جو اس کے سینہ میں مشتعل تھی اس کا ان خارجی اثرات سے بجھنا محال تھا۔

اتنے میں ایک بجنے کی آواز سنائی دی۔

"اب" اس نے آہستگی سے منہ میں کہا۔ "وہ وقت جس کا انتظار تھا آگیا۔ میرے لئے پیچھے

ہٹنا غیر ممکن ہے۔ اے خدا اپنی روح تیرے حوالہ کرتا ہوں۔ پیاری ہیلین الوداع۔"

آہستگی مگر استقلال سے قدم اٹھاتا وہ باغ کے دروازہ کی طرف روانہ ہوا۔ وہاں پہنچ کر بٹن دبایا۔ اور وہ بغیر کسی طرح کی آہٹ کے کھل گیا۔

گیسٹن کی آنکھوں کے سامنے دھند پیدا ہو گئی۔ اسے بالکل ایسا معلوم ہوا کہ میں کسی نئی دنیا میں پہنچ گیا ہوں۔ موسیقی کی آواز دور سے سنائی دینے والے نغمہ دلفریب کی طرح فرحت فزا تھی۔ باغ میں چاروں طرف خوشبودار پھول کھلے ہوئے تھے۔ اور سنگ مرمر کے ستونوں پر نصب کئے ہوئے لیمپ درختوں کے تاریک پتوں کے اندر سے پرسکون ملائم روشنی پھیلا رہے تھے۔ ان کے پیچھے منطقہ حارہ کے گھنے درختوں کے گنجان پتوں کے نیچے برف کی چادر فرش زمین کو کفن کی طرح لپیٹے ہوئے نظر آتی تھی۔ باغ کی ہوا غیر معمولی طور پر سرد تھی۔ اور اس کے اثر سے گیسٹن کو اپنا بدن کانپتا معلوم ہوا۔ سیاہی مائل لودوں، نارنگی کے پیڑ میں کھلی ہوئی سپید کلیوں اور سگینولیا کے شفاف پھولوں پر ہلکی روشنی کا عکس ایک ایسا نظارہ پیدا کر رہا تھا جو مطلا کمروں کی خیرہ کن ضیا اور چمکتی ہوئی دیواروں کے مقابلہ میں زیادہ لطیف اور راحت بخش تھا۔ ایک ایسے نظر فریب جنتی مقام کو انسانی خون سے ناپاک اور آلودہ کرنے کے خیال نے بہادر رشو ملیر کے دل میں استکراہ پیدا کر دیا۔ روشوں کی بجری اس کے قدموں میں دب کر چرچراتی اور بہتے ہوئے فواروں کی دردناک ہم آہنگ آواز میں مل کر ایک عجیب سحری اثر پیدا کر رہی تھی۔ بہت دیر گیسٹن کو اس فرحت بخش مقام میں اس شخص کو تلاش کرنے کی جرأت نہ ہوئی۔ جس کے پیچھے وہ یہاں تک آیا تھا۔ مگر آخر کار ایک جگہ رک کر اس نے چاروں طرف دیکھا۔

کوئی چیز نظر نہ آئی۔ اور وہ بدستور آگے کو چلا گیا۔

آخر کار فراخ پتوں کی ایک کھجور کے نیچے جس کے چاروں طرف خوش رنگ شگفتہ پھولوں کی قطار تھی۔ اسے ایک تاریک صورت سبز کائی سے ڈھکی ہوئی زمین پر بیٹھی نظر آئی۔ جس طرف سے وہ آ رہا تھا ادھر اسکی پیٹھ تھی اور اس لئے اسے اس کی آمد کی کچھ خبر نہ ہو سکتی تھی۔

خوشی کے جوش سے گیسٹن کے رخسار سرخ ہو گئے۔ اس کا ہاتھ کانپنے لگا۔ اور اس نے کسی چیز کا سہارا لینے کے لئے ادھر ادھر دیکھا۔

تاریک صورت نے اب بھی حرکت نہیں کی۔

ایک بار گیسٹن کا قدم بے اختیار پیچھے کی طرف ہٹ گیا لیکن جیب سے کاغذ لیکر اس دفعہ

اپنے جھکے ہوئے اعضا کو آگے بڑھایا۔ اسکی کانپتی ہوئی انگلیاں ایک مرتبہ پھر اس بیش قیمت پر جم گئیں۔ جو بے خبری میں اس کے ہاتھ سے چھٹ کر مٹی میں رہ گیا تھا۔ اور اس آہ سرد کو دبا کر جو اس کے منہ سے نکلا چاہتی تھی وہ ریجنٹ کی طرف بڑھا۔ اس وقت اس صورت نے بھی کچھ حرکت کی جس سے اس کے بازو کی طلائی تھی کسی بیش قیمت جواہر کی طرح چمکتی معلوم ہوئی۔

یکایک وہ صورت اپنی جگہ سے اٹھ کر کھڑی ہوگئی اور ایسا کرتے ہوئے اس نے گیسٹن کی طرف منہ پھیرا۔ وہ نقابی چہرہ دیکھ کر نوجوان کا بازو اسی حالت میں اینٹھ گیا۔ لبوں پر جھاگ نمودار ہوئے۔ اور دانت بجنے لگے۔ کیونکہ ایک خوفناک مبہم اندیشہ اس کے سینہ میں پیدا ہو گیا تھا پھر دفعتاً اس کے منہ سے ایک جگر دوز چیخ نکلی۔ اس لئے کہ اب تاریک صورت نے چہرہ سے نقاب ہٹالی تھی اور باغ کی مدھم روشنی میں گیسٹن نے دیکھا کہ یہ چہرہ ڈیوک ڈالیوزر کا تھا!

اس شخص کی طرح جس پر بجلی گر گئی ہو۔ شویلیر زرد رو اور خاموش ہو کر رہ گیا۔ یہ دریافت کہ ریجنٹ اور ڈیوک ڈالیوزر ایک ہی شخص کے دو نام ہیں۔ اس کے قوا کو معطل کرنے کے لئے کافی ہولناک تھی۔ مگر ریجنٹ اسی شاہانہ سکون و وقار کے ساتھ اپنی جگہ پر کھڑا رہا۔ اس نے اس کے ہاتھ کی طرف دیکھا جس میں خنجر تھا اور وہ خنجر فرش زمین پر گر پڑا۔ اس نے اپنے قاتل کی طرف ایک نہایت شیریں مگر پرحسرت تبسم سے دیکھا۔ اور گیسٹن اس نگاہ کی تاب نہ لا کر کٹے ہوئے درخت کی طرح فرش زمین پر گر گیا۔

ایک لفظ بھی اس کے منہ سے نہیں نکلا۔ باغ میں فواروں کا پانی گرنے سے جو یکساں آواز پیدا ہو رہی تھی۔ اس میں ملی ہوئی کبھی کبھی اس کی آہ سرد کی آواز تو سنائی دے جاتی تھی۔ مگر اس کے سوا ہر طرح خاموشی تھی۔

باب ۳۴
معافی

"اٹھو موسیو!" آخر کار ریجنٹ نے کہا۔

"نہیں حضور!" گیسٹن نے اپنی پیشانی کو خاک میں ملتے ہوئے کہا "میرا جینا اب بیکار ہے مجھے اپنے قدموں ہی میں مرنے دیجئے۔"

"اٹھو گیسٹن - اب مرنے کا کیا ذکر ہے - جانتے نہیں ہو کہ تمہارا قصور معاف ہو چکا۔"

"حضور والا خدا کے لئے مجھے وہ سزا دیجئے۔ جس کا میرے جیسا محسن کش مستوجب ہو سکتا ہے اگر آپ نے مجھے معاف کر دیا تو نہ صرف میں اپنی نظروں میں ذلیل رہونگا - بلکہ آپ بھی مجھے ہمیشہ نفرت کی نظر سے دیکھا کریں گے۔"

"مگر کیا تم نہیں جانتے۔ . . ؟"

"کیا؟"

"کہ میں کس لئے تم کو معاف کرتا ہوں؟"

گیسٹن نے اپنے عہد ماضی پر ایک تیز نظر بازگشت ڈالی اور اسے اپنا افسردہ کن المناک عہد شباب - بھائی کی پُرحسرت موت - ہیلین کے ساتھ محبت کا آغاز - ایام فراق کا درد - اور ان شب ہائے وصال کی لذت جن کا بڑا حصہ اس نے خانقاہ کی کھڑکی کے نیچے انتظار میں گذارا تھا - یاد آئی - پھر وہ سفر جو اس نے اپنی مہم کی انجام دہی کے لئے پیرس تک کیا تھا - اور اس کے بعد ہیلین پر ڈیوک کی عنایات کا بھی اُسے خیال آیا - مگر ان میں سے کوئی بات بھی ایسی معلوم نہ ہوئی جسے وہ ریجنٹ کی موجودہ غیر معمولی نرمی کی وجہ قرار دے سکتا۔

گیسٹن کی صورت سے اس بات کا اندازہ کر کے کہ وہ اصلی وجہ معلوم کرنے سے قاصر رہا ہے - آخر ڈیوک نے ہی کہا "تم ہیلین کے شکر گذار ہو - اسی نے تمہاری جان بچائی ہے۔"

"ہیلین نے! . . . کس طرح؟"

"میں اس شخص کو بہرحال سزا نہیں دے سکتا جس کی شادی میری اپنی بیٹی سے قرار پا چکی ہو"

"ہیلین آپ کی بیٹی! . . . اور میں آپکے قتل کی فکر میں! آہ میرے جیسا لعنتی بدنصیب اور کون ہوگا!"

"گیسٹن تھوڑی دیر پہلے تم نے جو کچھ کہا تھا وہ بالکل تمہارے حال پر صادق آتا ہے - بیشک تمہارا یہ کہنا صحیح تھا کہ انسان جب ایسا کام کرنے کے لئے روانہ ہوتا ہے - تو اپنے آپ کو برگزیدہ تصور کرتا ہے - لیکن منزل کے خاتمہ پر پہنچکر اپنے آپ کو ملعون سمجھنے لگتا ہے - اس سے بھی بڑھ کر وہ بعض اوقات پدر کش ثابت ہوتا ہے - کیونکہ گیسٹن میں تمہارے لئے باپ ہی کے برابر ہوں۔"

ڈیوک نے اپنا ہاتھ شویلیر کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا -

"حضور والا میں کور باطن سیاہ کار - آپکے ہاتھوں کسی رحم کا مستحق نہیں ہوں۔"

"گیسٹن تم فطرتاً بہادر ہو - اور بہادر دشمن ہمیشہ عزت کا مستحق ہوتا ہے۔"

"آپ کے برابر فیاض حکمران بہت کم کسی کے دیکھنے میں آیا ہوگا - آقائے نامدار - آج سے یہ قلب وجسم آپ کا ہو چکا - آئندہ میرے خون کا ہر قطرہ ہیلین کے ایک آنسو یا حضور کی ایک خواہش پر نثار ہونے کے لئے تیار رہے گا۔"

"گیسٹن اس وعدہ کے لئے میں تمہارا شکریہ ادا کرتا ہوں" ۔ ریجنٹ نے مسکراتے ہوئے کہا۔ "اپنی طرف سے میں تمہاری اس عقیدت کا صلہ تمہاری خوشی اور خوشحالی کی صورت میں دوں گا"

"آہ - مجھے آپ کی وساطت سے خوشی حاصل ہو - الٰہی یہ کیسا شیریں انتقام ہے کہ جس کے حق میں میں نے ہر وقت برائی کی فکر کی - وہی اس کے بدلے اتنی بھلائی کر رہا ہے۔"

ریجنٹ ابھی خوشی سے مسکرا رہا تھا کہ باغ کا دروازہ کھلا اور ایک شخص جس نے سبز عبا پہنی ہوئی تھی - داخل ہوا۔

"کپتان لا جانکیر!" گیسٹن نے حیرت زدہ ہو کر کہا۔

"نہیں ڈوبلے" ڈیوک نے پیشانی پر بل ڈال کر منہ میں کہا۔

"حضور والا" گیسٹن نے خوف سے زرد ہو کر اپنا چہرہ ایک ہاتھ سے چھپاتے ہوئے کہا۔ "میرے برابر کورچشم اور کون ہو سکتا ہے کہ دشمن کو دوست اور دوست کو دشمن سمجھا - اور اپنی سلامتی کی فکر میں ساتھیوں کے حال کو بالکل ہی بھول گیا۔"

"کون ساتھی! وہ جو تمہارے ساتھ اس قاتلانہ سازش میں شریک تھے؟" ڈیوک نے سرد مہری سے کہا "میں سمجھتا تھا - اب تم ایسے شخصوں کی صحبت کو پسند نہیں کرتے۔"

"تھوڑی دیر ہوئی آپ نے میری نسبت کہا تھا کہ تم فطرتاً بہادر ہو - عالی جاہا یقین جانئے کہ پونٹ کالک - مونٹ لوئیس - ڈوکوڈک - اور ٹالہوئٹ بھی کچھ کم بہادر اور شریف باطن نہیں ہیں"۔

"بہادر!" ڈیوک نے حقارت آمیز لہجہ میں کہا "شریف باطن!"

"یقین جانئے میں بالکل سچ عرض کرتا ہوں"

"گیسٹن تم کس طرح کی باتیں کر رہے ہو؟ کیا یہ بہادری ہے کہ انہوں نے تم کو اپنے ناپاک ارادہ کی تکمیل کا ذریعہ بنایا؟ کیا یہ شرافت ہے کہ وہ اپنے ملک کو ایک اجنبی حکمران کے حوالہ کر کے فرانس کا نام شاہی ملکوں کی فہرست سے خارج کرنا چاہتے تھے؟ اگر وہ بہادر اور شریف باطن ہوتے تو ان کو شجاعت اور وفاداری کی مثال قائم کر کے دکھانی چاہئے تھی - حالانکہ انہوں نے بزدلی

اور غداری کا ثبوت دیا۔ تم میری باتوں کا جواب نہیں دیتے۔ تمہاری آنکھیں زمین کی طرف گڑی جاتی ہیں۔ اگر تمہیں خنجر کی تلاش ہے تو وہ تمہارے قدموں میں پڑا ہے۔ اُٹھالو اور وار کرو۔ ابھی وقت ہے۔"

"موسیو" گیسٹن نے دونوں ہاتھ جوڑ کر ندامت سے سر جھکاتے ہوئے کہا۔ "آپ مجھے اور زیادہ شرمندہ نہ کریں۔ میں پہلے ہی اپنی نظروں میں کافی ذلیل ہو چکا ہوں۔ قتل کے خیالات کو میں ترک کر چکا۔ اب مجھے اس کام سے دلی نفرت ہے اور میں پھر ایک بار آپ سے معافی کا خواستگار ہوتا ہوں کہ میں نے ایسے ناپاک ارادہ کو اپنے دل میں جگہ دی۔ لیکن اگر آپ میرے دوستوں کی جان بخشی نہیں کرتے۔ تو خدا کے لئے مجھے بھی اُن کے ساتھ ہی مرنے دیجئے۔ اگر میں زندہ رہوں اور وہ مر جائیں تو میری عزت بھی اُن کے ساتھ ہی مر جائے گی۔ اور عزت کے بغیر میری زندگی بیکار ہے۔ اے حضور اس نام کی عزت کا خیال کیجئے۔ جو آپ کی دختر کے حصہ میں آنا ہے۔"

ریجنٹ نے فکر کی حالت میں سر جھکا لیا۔ پھر کہنے لگا "یہ غیر ممکن ہے۔ میں اُن کی جان بخشی نہیں کر سکتا۔ انہوں نے فرانس سے غداری کی ہے۔ اور غداری کی سزا موت ہے۔"

"تو پھر میں بھی اُن کے ساتھ ہی جان دوں گا" گیسٹن نے کہا۔ "اگر وہ غدار ہیں تو میں اُن سے بڑھ کر غدار ہوں۔ اس لیے کہ میں حضور کو قتل کرنا چاہتا تھا۔"

ریجنٹ نے ڈوبائے کی طرف دیکھا۔ دونوں کی آنکھوں میں جو باتیں ہوئیں اُن کو گیسٹن نے سمجھ لیا اور اُسے معلوم ہوا کہ ڈیوک ڈالبوز کی طرح لاجانکیر بھی جس سے اب تک اسے واسطہ پڑا فرضی تھا۔

"دیکھو موسیو" ڈوبائے نے کہا۔ "ہم تم کو اس طرح مرنے نہیں دینگے۔ لیکن اتنا تو تم بھی سمجھ سکتے ہو کہ بعض جرائم ایسے ہوتے ہیں جن کے لئے ریجنٹ بھی معافی نہیں دے سکتا۔ اور نہ اسے دینی چاہیئے۔"

"لیکن وہ مجھ کو معافی دے چکے ہیں!" گیسٹن نے کہا۔

"اس لئے کہ تم ہیلین کے شوہر ہو" ڈیوک نے جواب دیا۔

"معاف کیجئے حضور غلطی پر ہیں۔" گیسٹن نے کہا "میں اب تک ہیلین کا شوہر نہیں صرف اس کو چاہنے والا ہوں اور اگر میری درخواست قبول نہ ہوئی۔ تو میں کبھی اس کا شوہر نہیں ہوں گا۔ البتہ ایسے ایثار کا نتیجہ چونکہ موت کے سوا اور کچھ نہیں ہو سکتا۔ اس لئے بہت ا ن

زندہ نہیں رہونگا۔"

"اوہ!" ڈوبلے نے حقارت کے لہجہ میں کہا۔ "آجکل لوگ عشق کی وجہ سے نہیں مرتے۔ یہ باتیں ایم ڈورفی اور میڈموازل ڈاسکڈری کے زمانہ میں ہو چکیں۔"

"موسیو شاید آپ کا خیال صحیح ہو" گیسٹن کہنے لگا۔ "شاید اس زمانہ میں لوگ عشق کے اثر سے نہ مرتے ہوں۔ بہرحال خنجر کی نوک سے تو ہر وقت مر سکتے ہیں" اور یہ کہتے ہوئے اس نے وہی خنجر جو فرش زمین پر گرا پڑا تھا۔ ایک ایسے انداز سے جس کی نسبت غلط فہمی غیر ممکن تھی اٹھا لیا۔

ڈوبلے چپ چاپ اپنی جگہ کھڑا رہا۔

مگر ریجینٹ ایک قدم آگے بڑھا اور حقارت آمیز لہجہ میں کہنے لگا "موسیو اسے وہیں رکھ دو" گیسٹن نے خنجر کی نوک اپنے سینہ پر رکھ لی۔

"میں کہتا ہوں اس خنجر کو وہیں رکھ دو" ریجینٹ نے دوبارہ کہا۔

"اس وقت تک نہیں کہ حضور میرے دوستوں کی جاں بخشی فرمائیں" گیسٹن نے جواب دیا۔

ریجینٹ نے ڈوبلے کی طرف دیکھا۔ اس کے بدنما چہرہ پر شیطانی تبسم نمودار تھا۔

"جاؤ تمہاری خاطر میں نے ان کو بھی بخش دیا" ریجینٹ نے کہا۔

"آہ! حضور" گیسٹن نے ڈیوک کا ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لیکر اسے لبوں تک لے جانے کی کوشش کرتے ہوئے کہا۔ "سچ مچ آپ اس دنیا میں رحمت ایزدی کی تصویر ہیں۔"

"دیکھئے آپ ایک ایسا نقصان کر رہے ہیں جس کی تلافی غیر ممکن ہوگی" ڈوبلے نے ریجینٹ سے کہا۔

"کیا!" گیسٹن نے متعجب ہوکر اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ "کیا آپ . . . ؟"

"میں آپ کا خادم ایبی ڈوبلے ہوں" فرضی لاجانکر نے مصنوعی اخلاق سے جھک کر سلام کرتے ہوئے کہا۔

"حضور والا میں عرض کرتا ہوں کہ اس معاملہ میں کسی کے کہنے پر توجہ نہ دیجئے۔ صرف اپنے ضمیر کی رائے پر عمل کیجئے۔"

"نہیں صاحب معافی نامہ پر دستخط نہ کیجئے" ڈوبلے نے کہا۔

"کیجئے حضور کیجئے" گیسٹن نے بار بار کہا۔ "آپ نے ان کی جاں بخشی کا اقرار کیا ہے اور میں جانتا ہوں کہ آپ کبھی اپنے اقرار سے نہیں پھرتے۔"

"ڈوباسے پہلے دستخط کرنے ہی ہوں گے۔" ڈیوک نے کہا۔

"آپ نے آخری فیصلہ کرلیا؟"

"میں اس کا وعدہ کرچکا ہوں۔"

"جیسے حضور عالی میں ہو۔"

"حضور اسی وقت دستخط کردیجئے" گیسٹن نے پھر کہا "معلوم نہیں کیا بات ہے کہ میرے دل میں طرح طرح کے اندیشے پیدا ہو رہے ہیں۔ تاخیر نہ کیجیے۔"

"موسیو" ڈوباسے کہنے لگا "جب اعلیٰ حضرت نے اس کا وعدہ کرلیا۔ تو پھر اس قدر اضطراب کی کیا ضرورت ہے؟ پانچ منٹ ادھر ادھر ہو جانے سے قیامت نہیں آجائے گی۔"

ریجنٹ نے مضطرب نگاہوں سے ڈوباسے کی طرف دیکھا۔ پھر کہنے لگا۔ "یہ نوجوان سچ کہتا ہے۔ یہ کام اسی وقت ہو جانا چاہیئے۔ ایبی تمہارا جزدان کہاں ہے؟ لاؤ جلدی کرو۔"

ڈوباسے نے نوکر کو بیگ لانے کا حکم دیا۔ اور اس میں سے ایک کاغذ نکال کر ریجنٹ کو پیش کیا جس نے اس پر اپنے ہاتھ سے حکم لکھ کر نیچے دستخط کر دیے۔

"اب اس خط کو روانہ کرنے کے لئے ہرکارہ چاہیئے۔"

"حضور ہرکارہ کی ضرورت نہیں ہے۔"

"کیوں؟"

"وہ اتنی تیز رفتاری سے نہیں جائے گا جس کی ضرورت ہے۔ پس آپ اجازت دیں کہ میں خود اس کو لے جاؤں۔ ہر لمحہ جو گذر رہا ہے ان بدنصیبوں کے لئے عمر اذیت سے کم نہیں۔"

ڈوباسے کی پیشانی پر بل پڑ گئے۔

"تم سچ کہتے ہو" ریجنٹ نے تسلیم کیا۔ "جاؤ خود ہی لے جاؤ" پھر وہ آواز دبا کر کہنے لگا "خبردار یہ پروانہ تمہارے ہاتھ سے نکلنے نہ پائے۔"

"کیا بات ہے کہ حضور اس معاملہ میں اس نوجوان سے بھی زیادہ بے صبری کا اظہار کر رہے ہیں؟" ڈوباسے نے پوچھا۔ "شاید آپ بھول گئے کہ ابھی اس کو پیرس جا کر اس سے بھی ملنا ہے۔ جو نہ ملنے کی صورت میں اسے مردہ سمجھے گی۔"

ان الفاظ کو سن کر گیسٹن چونک گیا۔ اسے ہیلین کا خیال آیا جسے وہ بالکل غیر یقینی حالت میں چھوڑ آیا تھا۔ اور جس کے لیے اس کی واپسی تک انتظار کا ہر لمحہ سخت بے چینی میں گذرتا ہوگا۔

اس نے محسوس کیا کہ اگر میں اس کو ملے بغیر پیرس سے روانہ ہوگیا۔ تو وہ اس فعل کو نا قابل معافی سمجھے گی۔ ایک لمحہ تامل میں رہ کر اس نے اپنا ارادہ مضبوط کر لیا۔ ہیر ڈلوک کے ہاتھ کو بوسہ دیکر معافی نامہ لیا اور رخصت ہونا تھا کہ ریجنٹ نے اس کو روک کر کہا۔ "دیکھو جو کچھ تمہیں معلوم ہوا ہے۔ اس کا ہیلین سے ذکر نہ کرنا۔ میں تم سے اسی قدر معاوضہ چاہتا ہوں کہ اسکے یہ بتانے کی خوشی کہ وہ میری عزیز بیٹی ہے میرے لئے رہنے دو۔"

"حضور والا کے حکم کی تعمیل کی جائے گی۔" گیسٹن نے جس کی آنکھیں ریجنٹ کے حسن سلوک سے ڈبڈبا گئی تھیں کہا۔ اور اس کے بعد وہ تیز چلتا ہوا رخصت ہوا۔

"اس طرف ہو کر جائیے۔" ڈوبائے نے اس سے کہا۔ "جناب آپ تو اتنے مضطرب ہیں گویا کسی کا قتل کر کے بھاگے جا رہے ہوں۔ اس روش سے گذر کر ایک رستہ ملیگا۔ جو آگے جا کر بازار میں جا ملتا ہے۔"

"مہربانی۔۔۔ آپ جانتے ہیں کہ تاخیر۔۔۔"

"۔۔۔ مہلک ثابت ہوگی۔ اسی لئے۔" اس نے ایک طرف منہ پھیر کر کہا۔ "اسی لیے میں نے تمہیں سب سے پہلے رستہ پر ڈالا ہے۔۔۔ جاؤ۔"

جب گیسٹن جا چکا تو ڈوبائے ریجنٹ کے پاس گیا۔ اور کہنے لگا "کیا بات ہے کہ آپ کی طبیعت اتنی مضمحل نظر آتی ہے؟"

"میری طبیعت کچھ بے چین ہے۔"

"مگر کیوں؟"

"تم نے اس کا خیر کی ذرا بھی مزاحمت نہیں کی۔۔۔ اس سے میں ڈرتا ہوں۔۔"

ڈوبائے مسکرایا۔

"ڈوبائے" ڈلوک نے اس کی طرف گھور کر دیکھتے ہوئے کہا "تم ضرور کوئی سازش کر رہے ہو۔"

"حضور میں تو کچھ بھی نہیں کرتا۔ جو ہونا تھا پہلے ہو چکا۔"

"کیا؟"

"آپ کو معلوم ہے کہ میں حضور کی طبیعت سے اچھی طرح واقف ہوں۔"

"اچھا پھر؟"

"اس لیے میرے لیے یہ اندازہ کرنا مشکل نہ تھا کہ آگے چل کر کیا ہونے والا ہے۔ یعنی میں پہلے ہی

سمجھ گیا تھا کہ آپ کو اس وقت تک اطمینان نہ ہوگا جب تک ان سب کے معافی ناموں پر دستخط نہ کر دیں گے۔"

"کہے جائیے۔"

"میں ہی نے ابھی ایک ہرکارہ بھیج دیا ہے۔"

"تم نے؟"

"جی ہاں میں نے۔ کیا مجھے ہرکارے بھیجنے کا اختیار نہیں؟"

"ہاں مگر خدا کے لئے یہ بتاؤ تم نے اس ہرکارہ کے ہاتھ کیا حکم بھیجا ہے؟"

"یہ کہ ان چاروں کو فوراً قتل کر دیا جائے۔"

"اور یہ حکم روانہ ہو چکا؟"

ڈوبلے نے گھڑی نکال کر ہاتھ میں لی اور اسے دیکھ کر کہنے لگا۔ "تقریباً دو گھنٹے ہوئے۔"

"بدبخت!... جہنمی!"

"حضور اس خادم کو ہمیشہ ایسے ہی خطابات سے سرفراز کرتے رہے لیکن غور کیجئے کیا ہر شخص کو اپنا اپنا فرض بجا لانا واجب نہیں؟ آپ کا کام رحم کرنا ہے میرا کام انصاف۔"

"خیر کیا ہوا تم نے اگر یہ نئی شرارت کی بھی ہے تو مضائقہ نہیں۔ میں جانتا ہوں ایم ڈاچانلے میرا معافی نامہ لیکر وقت معینہ سے پہلے وہاں پہنچ جائے گا۔"

"اس کا یقین نہ فرمائیے۔"

"تمہارا ہرکارہ اس سے دو ہی گھنٹے پہلے روانہ ہوا ہے۔ ڈاچانلے جیسے نوجوان کی ہمت عالی کے آگے یہ دو گھنٹہ کا دقفہ معمولی بات ہے۔ وہ اسے ضرور پورا کر لے گا۔"

"یہ ٹھیک ہے۔" ڈوبلے نے کہا۔ "اگر میرا ہرکارہ اس سے دو ہی گھنٹہ آگے ہوتا تو ضرور ڈاچانلے اس سے جا ملتا۔ مگر وہ اس سے تین گھنٹے آگے ہے۔"

"ابھی تم دو گھنٹے کہہ رہے تھے؟"

"ہاں مگر اس میں ایک گھنٹہ وہ بھی تو ملائیے۔ جو وہ آپ کی بیٹی کو الوداع کہتے ہوئے صرف کر دے گا۔ عشق ہو اور شباب۔ پھر کیا مراہم جدائی کے لئے ایک گھنٹہ بہت زیادہ ہے؟"

"ڈوبلے!... افعی! اب میں سمجھا تو نے کپتان سے وہ فقرہ کس لئے کہا تھا۔"

"جی ہاں اس لئے کہ مجھے اندیشہ تھا کہیں اس عارضی جوش میں وہ اپنے عشق کو نظر انداز

نہ کرے۔ آپ میرے اصول کو جانتے ہیں۔ میں معاملہ کے ہر پہلو کو اچھی طرح سوچ لیتا ہوں"۔

"مگر جسے تم اصول کہتے ہو۔ وہ ایک نہایت شرمناک حرکت ہے"۔

"آپ کو اختیار ہے جو رائے چاہیں قائم کریں۔ بہرحال سیاست میں تدبر کو ہاتھ سے نہیں دے سکتے"۔

"خیر ابھی وقت ہے" ڈیجنٹ نے دروازہ کی طرف بڑھتے ہوئے کہا "میں جا کر اسے خبردار کر دیتا ہوں"۔

"حضور والا" ڈوبا نے نرم تبسم کا اظہار کرتے ہوئے ڈیوک کے سامنے آکر اپنے دستی بیگ سے ایک لکھا ہوا کاغذ نکال کر کہا "اگر یہی آپ کا ارادہ ہو تو میرا استعفیٰ قبول فرمائیے۔ ظرافت اچھی چیز ہے۔ مگر جیسا ہو ریس نے کہا تھا ہر چیز اپنے وقت پر طریقہ کے ساتھ ہونی چاہیئے۔ آج کے لئے اسی قدر سیاست کافی ہے۔ اب جا کے محفل رقص میں حصہ لیجیئے۔ اور یقین فرمائیے کہ کل تک سب کچھ طے ہو جائے گا۔ فرانس اپنے بدترین دشمنوں سے نجات پا لے گا۔ اور آپ کو اپنا داماد بھی مل جائے گا۔ جسے میں ایم۔ ڈارلوم سے بہتر سمجھتا ہوں"۔

اس طرح کی باتیں کرتے ہوئے دونو کمرہ رقص کی طرف روانہ ہوئے۔ ڈوبا سے فاتح اور خوش اور ڈیوک فکرمند اور اداس تھا۔ مگر دل میں سمجھتا تھا کہ وزیر کا خیال خلاف مصلحت کرنا درست نہیں ہے۔

باب ۳۵

وصل مختصر

گیسٹن باغ سے نکلا۔ تو اس کا دل خوشی کے مارے اچھل رہا تھا۔ سازش کے آغاز سے آج تک اس کے سینہ پر جو بار عظیم حاوی تھا۔ اور جسے میلین کی محبت بھی کم کرنے سے قاصر رہی تھی۔ وہ اب اس طرح دور ہو چکا تھا جیسے کسی فرشتہ کی آمد سے ہر قسم کے اثرات نحس باطل ہو جاتے ہیں انتقام اور خونریزی کے خوفناک تصورات کی جگہ کامیاب عشق اور آئندہ مسرت کے خوشگوار نظاروں نے لے لی۔ یہ معلوم ہو گیا کہ اپنا ایک بامحبت اور خوبصورت خورت ہی غریب خاندان شاہی کی قابل احترام شہزادی اور ان حرمان ارضی کی سرتاج ہے جن کے ہم پہ مرد اپنا خون دل

بہانا قابلِ فخر سمجھتے ہیں۔

گیسٹن کو اپنے سینہ میں جذبات تشکر کی بیداری برقی لہروں کی طرح پھیلا ہوا محسوس ہوئی۔ قلب کی فرحت نے نگاہوں میں چمک سی پیدا کر دی۔ اور اس نے سوچا کہ آج دنیا میں میرے بڑھ کر خوش نصیب کون ہے؟ رشیلیو اور لازن جیسے لوگ بھی میری حالت پر رشک کھا سکتے ہیں۔ کیونکہ لازن پر تو یہیں پیرس میں یہ سزا عاید کی تھی کہ اپنے عشق سے دست بردار ہو یا ادعائے عشق کو ساتھ لیکر جلا وطنی منظور کرے اس کے مقابلہ میں گیسٹن کی خوش نصیبی دیکھئے کہ ہیلین کے باپ نے اس کے عاشق کا معاون و مددگار بننا منظور کیا۔ آہ! اس دنیا میں ایسے فیاض حکمران اور ایسے نیک نہاد شہزادے کتنے ہیں۔ جو دشمن پر اپنی نرمی سے ایسی کامل فتح حاصل کریں؟ داماد و خسر دونوں کا فرض اب یہ تھا۔ کہ ہر ایک اپنے آپ کو ایسے مہربان باپ کے شایانِ شان ثابت کرنے کی پوری کوشش کرے۔

اس قسم کے خیالات میں محو گیسٹن کوئی پندرہ منٹ کے عرصہ میں رو ڈو باک والے مکان پر پہنچ گیا۔

دروازہ کھلتے ہی اسے ایک چیخ کی آواز سنائی دی۔ ہیلین جو اس وقت تک کھڑکی میں بیٹھی اس کی راہ دیکھ رہی تھی۔ گاڑی کو پہچان کر دروازہ پر آ گئی تھی۔ اور اب بے خود ہو کر شوق سے اس کے سینہ سے لپٹ گئی۔

"بچا لیا، میری جان۔ میں نے سب دوستوں کو بچا لیا!" گیسٹن نے جوش سے چلا کر کہا "آہ! کتنی خوش نصیبی ہے۔ کہ میں نے تم کو اور اپنے سب دوستوں کو بچا لیا!"

"الٰہی!" ہیلین نے زرد ہو کر کہا۔ "تو کیا تم نے اسے ہلاک کر دیا؟"

"نہیں۔ خدا کا شکر ہے۔ اس کی ضرورت نہیں ہوئی۔ مگر ہیلین یہ شخص فرانس کا ریجنٹ کس دل گردہ کا آدمی ہے۔ ہیلین اب میں اس کا دشمن نہیں۔ اس سے محبت کرتا ہوں۔ اور تم بھی اس سے محبت کرو۔ کیا نہیں کرو گی؟"

"گیسٹن سارا حال بیان کرو کہ میں تمہارا مطلب سمجھ سکوں۔"

"ہیلین میرے پاس بہت کم وقت ہے۔ سارا حال تمہیں ڈیوک کی زبانی معلوم ہوگا۔ ہمیں اس وقت اپنے متعلق ہی گفتگو کرنی چاہیئے۔"

"ٹھیرو۔ سب سے پہلے یہ کہو کہ تمہارا مستقبل کیسا ہے؟" ہیلین نے مضطرب ہو کر پوچھا۔

"میرا مستقبل! ہیلین میرا مستقبل اتنا شاندار ہے کہ میں اسے صحیح طور پر بیان نہیں کر سکتا

تمہارا شوہر۔ مالک ثروت۔ صاحب عزت۔ آہ اس خوشی سے میں سچ مچ دیوانہ ہوا جاتا ہوں۔"

"اور اب کیا تم میرے پاس رہو گے؟"

"نہیں ہیلین میں جارہا ہوں۔ ۔ ۔"

"اے خدا! ۔ ۔ ۔"

"ہاں مگر جلد واپس آجاؤنگا۔"

"تو کیا ابھی عرصہ ہجر پورا نہیں ہوا؟"

"ہیلین زیادہ سے زیادہ تین دن۔ ۔ ۔ صرف تین دن کی مہلت چاہیئے۔ میں تمہارے۔ اپنے اور ہمارے محسن کے حق میں دعائے خیر حاصل کرنے جارہا ہوں۔"

"کہاں؟"

"نینٹس کو"

"نینٹس کو؟"

"ہاں یہ دیکھو میرے پاس پونٹ کالک۔ مونٹ لوئیس ٹلموبٹ اور ڈوکوڈک کی جان بخشی کا پروانہ ہے۔ ان کے لئے سزائے موت تجویز ہو چکی ہے۔ اور میں اُن کو بچانے جارہا ہوں ہیلین خدا کے لئے مجھے جلد رخصت ہونے دو۔ تمہیں یاد ہے میری واپسی کا انتظار کرتے ہوئے تمہیں کتنی ذہنی تکلیف اُٹھانی پڑی؟"

"معلوم ہوتا ہے میرے مصائب کا سلسلہ ابھی ختم نہیں ہوا"

"نہیں پیاری ہیلین۔ اب تمہارے لئے فکرمند یا بےچین ہونے کی وجہ نہیں۔ یقین جانو میں تین دن کے اندر اندر تمہارے پاس واپس آجاؤنگا۔"

"گیسٹن کیا میری قسمت میں یہی لکھا ہے۔ کہ تم سے صرف گاہ بگاہ چند لمحوں کے لئے ملوں اور دلجمعی کی ساعت کبھی نصیب نہ ہو؟ آہ! پیارے گیسٹن میں نے بہت تکلیف اُٹھائی ہے۔ اب میں اس کے عوض صرف تھوڑی سی راحت چاہتی ہوں۔"

"ہیلین سچ جانو تمہیں راحت جاوید حاصل ہوگی۔"

"افسوس یہ دل نہیں مانتا۔"

"ضرور ماننے گا۔ جب تم سارے حالات سے خبردار ہو جاؤ گی۔"

"پھر تم کیوں سارے حالات بیان نہیں کرتے؟"

"میلین میرے پیمانہ مسرت کی تکمیل میں صرف اس بات کی کمی ہے کہ تمہارے قدموں میں گر کر سارے حالات بیان کردوں۔ مگر میں اس کا وعدہ کر چکا ہوں۔۔ میں نے قسم کھائی ہے۔۔۔"

"تمہاری ہر بات میں کوئی راز مخفی ہے۔"

"ہاں مگر یہ آخری راز خوشی کا ہے۔"

"گیسٹن۔ گیسٹن میں ڈرتی ہوں۔۔۔"

"پیاری میلین میری طرف دیکھو۔ کیا اس راحت کو دیکھ کر بھی جو میری آنکھوں میں چمک رہی ہے تمہارے لیے کوئی وجہ خوف باقی ہے؟"

"پھر تم مجھے اپنے ساتھ کیوں نہیں لے جاتے؟"

"میلین!"

"میرے سرتاج۔ میں ہاتھ جوڑ کر عرض کرتی ہوں کہ مجھے بھی اپنے ساتھ لے چلو۔"

"یہ غیر ممکن ہے۔"

"کس لئے؟"

"پہلی وجہ یہ ہے کہ میرا ۲۰ گھنٹہ کے اندر اندر نینٹس پہنچنا لازم ہے۔"

"میں پوری تیزی رفتار سے تمہارے ساتھ چلونگی۔ خواہ صعوبت سفر سے میری جان ہی کیوں نہ چلی جائے۔"

دوسری وجہ اس سے بھی اہم ہے۔ یعنی اب تم اپنے افعال کی مختار نہیں ہو۔ تمہارا محافظ اس جگہ موجود ہے اور اس کے حکم پر چلنا تمہارا فرض ہے۔"

"کون؟ ڈیوک؟"

"ہاں ڈیوک۔ اور اوہ! جب تمہیں معلوم ہوگا کہ اس نے میرے۔۔۔ ہم دونوں کے لئے کیا کچھ کیا ہے۔۔۔"

"گیسٹن ہم اس کے نام معذرت کا خط لکھ کے رکھ جائیں گے۔ پھر وہ یقیناً ہمیں معاف کردیگا۔"

"نہیں میری جان وہ ہمیں ناشکر گذار سمجھے گا اور اس کا یہ خیال بالکل صحیح ہوگا۔ اس لئے میلین اجازت دو کہ میں فرشتہ رحمت کی طرح تیز چل کر نینٹس جاؤں۔ اور اس عرصہ میں تم یہاں رہ کر شادی کی تیاری کرو۔ میں تیسرے دن واپس آجاؤں گا اور تمہارے قدموں میں دو زانو ہوکر اس عزت و راحت کا طالب ہوں گا۔ جو تمہیں مجکو دے سکتی ہو۔"

"گیسٹن، کیا تم مجھے چھوڑ جانے پر تُلے ہوئے ہو؟" ہیلین نے افسردگی کے لہجہ میں کہا۔

"ہیلین اس طرح غمزدہ صورت نہ بناؤ۔ ایسا پُرحسرت لہجہ اختیار نہ کرو۔ میری جان اپنے چاہنے والے کو خوشی سے رخصت ہونے کی اجازت دو۔ اپنا ہاتھ اور باوفا لبوں کو میری طرف بڑھا کر فرشتہ جسم کی طرح مجھ سے کہو، جاؤ گیسٹن راس شئے کہ یہ تمہارا فرض ہے۔"

"میرے دوست" ہیلین نے کہا، "شاید مجھے اس طرح کہنا چاہیئے۔ مگر افسوس کہ زبان میں کلمہ جدائی کہنے کی طاقت نہیں۔ گیسٹن اس کمزوری کے لئے میں تم سے معافی چاہتی ہوں۔"

"ہیلین، میں اتنا خوش اور تم اس قدر مغموم! آخر اسکی وجہ کیا ہے؟"

"گیسٹن میں کچھ نہیں جانتی اس کی کیا وجہ ہے۔ ہاں اتنا سمجھتی ہوں کہ مجھ سے جدا ہو کر تم میری جان کو اپنے ساتھ لئے جاتے ہو۔ اصلی ہیلین تمہارے پاس ہوگی۔ صرف اس کا مردہ جسم یہاں رہ جائے گا۔"

اس وقت گھڑی نے تین بجائے۔ اسکی آواز سن کر گیسٹن چونکا۔

"الوداع۔ پیاری ہیلین۔ اب میرا رخصت ہونا ضروری ہے۔"

"الوداع" اس نے مری ہوئی آواز میں جواب دیا۔

ایک بار پھر اس نے ساعد رنگین کو ہاتھ میں لیکر لبوں سے لگایا۔ اس کے بعد تیز چلتا ہوا زینہ کی راہ سے اترنے لگا۔

مگر چند ہی قدم گیا تھا کہ ہیلین کے رونے کی آواز سنائی دی۔

وہ دوڑتا ہوا واپس آیا۔ ہیلین کمرے کے اسی مقام پر کھڑی تھی جہاں وہ اسکو چھوڑ گیا تھا۔ گیسٹن نے اس کو چھاتی سے لگایا۔ وہ اس کی گردن سے لپٹ کر بھی آنسو بہاتی رہی۔

چند منٹ کے بعد وقت گذرتا دیکھ کر گیسٹن نے پھر اس کو جدا کرنے کی کوشش کی۔

"الہٰی!" ہیلین نے بدقت اس سے علیحدہ ہوتے ہوئے کہا۔ "اب تم پھر مجھے چھوڑ کر جارہے ہو گیسٹن کوئی آواز میرے کانوں میں کہہ رہی ہے کہ یہ ہماری آخری ملاقات ہے۔"

"پیاری ہیلین" اس نے جواب دیا۔ "تم دیوانی ہوگئی ہو!"

"فرط یاس نے مجھے ایسا بنادیا ہے۔"

اور اس کے رخساروں پر آنسوؤں کا دریا اور بھی تیزی سے بہنے لگا۔

یکایک اس نے ایک عظیم کوشش سے اپنے گرتے ہوئے بدن کو سنبھالا اور پھر اپنے بافوقی

لبوں کو گیسٹن کے منہ سے لگا کر اس کو زور سے اپنی چھاتی سے لگا لیا۔ مگر جلدی ہی اسکو پرے ہٹا کر کہنے لگی "جاؤ گیسٹن جاؤ۔ اب میں اطمینان سے مرسکتی ہوں۔"

گیسٹن کچھ دیر اس کو محبت کی نظر سے دیکھتا رہا اتنے میں کلاک نے آدھ گھنٹہ اور بجایا۔

"آہ اب مجھے نصف گھنٹہ اور پورا کرنا ہوگا۔"

"جاؤ گیسٹن۔ الوداع تمہیں اس سے پہلے رخصت ہوجانا چاہیئے تھا۔"

"چند دن کے لئے الوداع"

"الوداع گیسٹن الوداع۔"

ہیلین اپنے کمرہ میں نشست میں چلی گئی۔ اور گیسٹن ایک صبا رفتار گھوڑے پر سوار ہو کر اسی دروازہ کی راہ سے پیرس سے روانہ ہوا جس سے وہ چند دن پیشتر اس شہر میں داخل ہوا تھا

باب - ۳۶

برٹین کے جانباز

ڈوبائے نے نینٹس کے سیاسی ملزموں کے مقدمات کی سماعت کے لئے جو عدالت خاص مقرر کی اسے وسیع ترین اختیارات حاصل تھے جس کا مطلب دوسرے لفظوں میں یہ ہو سکتا ہے کہ انتظامی حکام نے فیصلے پہلے ہی لکھوا رکھے تھے۔ باقی جو کچھ ہوا وہ محض تلخ ہرداری کے لئے تھا۔

جب اس عدالت نے مضبوط فوج کی نمائش کے ساتھ نینٹس میں قیام کیا اور چار سرآوردہ مقامی لیڈروں کی گرفتاری عمل میں آچکی تو سارا برٹین مرعوب ہوگیا۔ لیکن یہ عارضی خوف تھا جو جلدی ہی لوگوں کے دلوں سے دور ہوگیا۔ اس وقت گو صوبہ میں ہر طرف ظاہری سکون تھا تاہم خلقت کے دلوں میں انتقامی خیالات جوش زن تھے۔

اس اثنا میں مقدمہ کی سماعت کا وقت قریب آ رہا تھا۔ یوم آغاز سے پہلی رات پونٹ کوبالٹ کا چینے دوستوں سے بڑی دیر تک مشورہ ہوتا رہا۔

"ہم میں سے کسی نے قولاً یا فعلاً کسی ناعاقبت اندیشی کا اظہار کیا ہے؟" اس نے اپنے رفقا سے پوچھا۔

"بالکل نہیں" تینوں نے جواب دیا۔

"کیا ہم میں سے کسی نے اپنی بیوی، بھائی یا دوست کو اپنے خیالات کا حصہ دار بنایا؟" ۔کیوں مونٹ لوئیس ؟"

"میں قسم کھا کر کہتا ہوں کہ نہیں ۔"

"تم نے ٹلہویٹ ؟"

"نہیں"

"تم نے ہڈوکوڈک ؟"

"بالکل نہیں ۔"

"تب اس کا مطلب یہ ہے کہ اُن کے پاس ہمارے خلاف نہ کوئی الزام ہے اور نہ کسی طرح کا ثبوت ۔ جس کے معنے یہی ہو سکتے ہیں کہ ہمیں کسی خطرہ کا اندیشہ نہیں ۔"

"لیکن" مونٹ لوئیس نے کہا "اگر ایسا ہو تو پھر یہ مقدمہ کی تیاری کس لئے ؟"

"کسی کو بنائے مقدمہ بھی معلوم ہے ؟"

"کیا عجب انہیں کوئی خفیہ معلومات حاصل ہوں ۔" ٹلہویٹ نے مسکرا کر کہا ۔

"حضرت سے زیادہ خفیہ" ڈڈکوڈک نے کہا "کیونکہ وہ اس کے متعلق ایک لفظ بھی زبان سے نہیں کہتے ۔"

"نتیجہ یہ ہوگا کہ وہ ایک رات ہم سب کو چپکے سے فرار ہو جانے پر مجبور کریں گے ۔ تاکہ انہیں ہماری رہائی کی ذلت دیکھنی نصیب نہ ہو ۔"

"میرا یہ خیال نہیں" مونٹ لوئیس نے کہا ۔ جوان چاروں میں شاید اس لئے زیادہ مایوس رہا کرتا تھا ۔ کہ اسے اپنی جوان بیوی اور دو کم سن خوبصورت بچوں کا خیال ہر وقت ستاتا تھا "میرا ہرگز یہ خیال نہیں ۔ ایک بار میں انگلستان میں ڈمبلٹے سے ملا تھا ۔ اور میری اس سے گفتگو ہوئی تھی ۔ اس کا چہرہ بالکل بھیڑئے کی طرح ہے ۔ اور وہ اس جانور کی طرح ہر وقت اپنے ہونٹ چاٹتا رہتا ہے ۔ ڈمبلٹے پیاسا ہے اور ہم اس کے قابو میں آچکے ہیں ۔ یقین جانو وہ اپنی پیاس ہمارے خون سے بجھا کر رہے گا ۔"

"لیکن" ڈڈکوڈک نے کہا "برٹین میں پارلیمنٹ موجود ہے . . ."

"جو چپ چاپ ہمارے سر قلم ہوتے دیکھے گی ۔"

چاروں میں صرف ہونٹ کا لک ہر وقت متبسم نظر آتا تھا ۔

"میرے دوستو" اس نے کہا "حوصلہ رکھو۔ اگر ڈوبائے ہمارے خون کا پیاسا ہے۔ تو یہ اسکی بدقسمتی ہے۔ اس لئے کہ وہ ہرگز ہمارا خون حاصل نہیں کر سکیگا۔ اور عجب نہیں کہ یہ ناکامی اس کو پاگل بنا دے۔"

عدالت خاص کو اپنے کام میں شروع سے ہی دقتوں کا سامنا تھا۔ نہ کوئی ثبوت نہ اقبالی بیان۔ نہ گواہ نہ شہادتیں۔ برٹینی کے سب لوگ کبھی ججوں کی مشکلات کو دیکھ کر ہنستے اور کبھی جوش غضب کا اظہار کرنے لگتے تھے۔ ناچار صدر عدالت نے ایک خاص ہرکارہ اس مطلب کے لئے پیرس بھیجا کہ وہ سارے حالات بیان کر کے ضروری ہدایات حاصل کرے۔

ڈوبائے نے جواب میں لکھا "آپ ان کے ارادوں کو دیکھئے۔ مانا کہ یہ لوگ اس لئے کچھ نہیں کر سکے کہ انہیں وقت پر روک دیا گیا۔ بہرحال ان کے ارادے تو یہی تھے۔ مقدمات بغاوت میں ارادہ کو فعل کے برابر درجہ دیا جاتا ہے۔"

اس خوفناک اختیار کو حاصل کرنے کے بعد عدالت نے صوبہ کی امید کو خاک میں ملانے کی تیاری شروع کی۔ جب مقدمہ کی سماعت ہوئی۔ تو ملزم پہلے مذاق کرتے رہے۔ پھر انہوں نے ججوں پر اعتراض کئے۔ دن بھر کی کارروائی کے بعد جب یہ لوگ واپس جیل خانہ میں گئے۔ تو پونٹ کالک ہنسکر کہنے لگا۔ "آج ہم نے ججوں کو خوب ہی دل کھول کر سنائیں۔"

"مگر جو کچھ ہوا وہ اچھا نہیں۔" مونٹ لوئیس نے کہا۔ "دیکھئے برٹینی میں اس وقت کوئی آدمی دم نہیں مارتا۔"

"لوگ ہماری سزایابی کا انتظار کر رہے ہیں۔" ٹھوپٹ نے کہا۔

"اگر انہوں نے ہمارے سزا پانے پر ہی بغاوت کی تو کیا خاک کی۔" مونٹ لوئیس بولا۔

"لیکن ہماری سزایابی کا ذکر ہی کیا ہے۔" پونٹ کالک نے کہا۔ "مان لو کہ ہم خطاوار ہیں لیکن بغیر کسی ثبوت کے ہمیں کون سزا دے سکتا ہے؟ یہ عدالت؟"

"نہیں ڈوبائے۔"

"میرے جی میں ایک بات آتی ہے۔" ڈوکوڈک بولا۔

"کیا؟"

"یہ کہ عدالت کے اجلاس میں خوب زور سے آواز دوں۔ "برٹینی والو کہاں ہو؟" بات ایک طرف ہو جانی چاہیئے۔ یا تو ہم مارے جائیں یا بری ہو جائیں۔ اس التوا کی حالت پر تو موت ہی قابل

ترجیح ہے۔"

"مگر تم کس لئے ایسی حرکت کر کے کسی افسر کے ہتھیار سے زخمی ہونا چاہتے ہو؟"

"اس لئے کہ یہ زخم تو رفتہ رفتہ مندمل ہو جائے گا۔ مگر جلاد کا زخم کبھی مندمل نہیں ہو سکتا۔"

"اوہ!" پونٹ ٹالک نے کہا۔ "تم جلاد کا ذکر جانے دو۔ جلاد سے تمہارا سابقہ اتنا ہی غیر ممکن ہے، جس قدر میرا۔"

"بس ہر وقت اسی پیشگوئی کا خیال۔" مونٹ لوئیس نے طنزاً کہا۔ "تم جانتے ہو میرا اس پر کچھ بھی اعتقاد نہیں ہے۔"

"لیکن مجھے ہے۔" پونٹ ٹالک نے کہا۔ "مجھے اس پیشگوئی پر اتنا یقین ہے کہ میں سمجھتا ہوں اگر میری قسمت میں موت ہی لکھی ہے تو عدالت ہمیں جلا وطنی کی سزا دے گی۔ ہمیں کسی جہاز پر سوار کر دیا جائے گا۔ اور میری وجہ سے وہ جہاز رستہ میں غرق ہو جائے گا۔ میری موت بہرحال اسی طرح لکھی ہے۔ ممکن ہے تمہاری اس مختلف ہو۔ پس اگر ہمارے لئے یہی سزا تجویز کی جائے۔ تو تم تو دوسرے جہاز پر سوار ہو جانا۔ میں اکیلا ایک پر سوار ہو جاؤں گا۔ ممکن ہے میں صحن جہاز سے سمندر میں گر جاؤں یا میری موت جہاز کی سیڑھیوں سے پھسل کر پانی میں گرنے سے واقع ہو۔ مجھے ہو میری موت پانی ہی کی بدولت ہوگی۔ اس کا مجھے پورا یقین ہے کہ پانی کے سوا اور کوئی چیز مجھے ہلاک نہیں کر سکتی۔ یہاں تک کہ وہ بیشک میرے لئے سزائے موت تجویز کر دیں۔ وہ مجھے خشک زمین پر قتل کرنے کی کوشش بھی کریں۔ میں بہرحال محفوظ رہونگا۔"

اسکی باتوں نے باقیوں کی حوصلہ افزائی کی اور ان میں سے بعض اپنے سابق اندیشوں پر ہنسنے بھی لگے۔ انہوں نے اس بات پر تعجب ظاہر کیا کہ عدالت مقدمہ کی سماعت میں غیر معمولی جلد بازی کا ثبوت کیوں دے رہی ہے۔ انہیں اس کا علم نہیں تھا۔ کہ پیرس سے ڈوبائے آدمی پر آدمی بھیج کر تاکید کر رہا ہے کہ مقدمہ جس قدر جلد ممکن ہو ختم کر دیا جائے۔

چند دن کی سماعت کے بعد آخر ایک روز اراکین عدالت نے کہا کہ ہمیں سب ضروری معاملات کی خبر ہو چکی ہے۔ اور اب انہوں نے ایک خفیہ اجلاس میں فیصلہ پر غور کرنا شروع کیا بڑی زوردار بحث ہوئی۔ تاریخ ان مباحثات کے اسرار کی تہ تک پہنچ چکی ہے اور اس کا فیصلہ یہ ہے کہ کم از کم بعض اراکین عدالت نے ان شرفائے برٹین کو محض اس خفیہ واقفیت کی بنا پر جو ڈوبائے کو حاصل تھی سزا دینے سے انکار کیا۔ لیکن کثرت رائے ڈوبائے کے

حق میں تھی۔ نتیجہ یہ ہوا کہ ججوں میں پہلے لفظی تکرار تک نوبت آئی۔ پھر اس نے رفتہ رفتہ گالیوں اور گھونسوں کی صورت اختیار کر لی۔

گیارہ گھنٹوں کی سرگرم بحث کے بعد آخر کار کثرت رائے کا فیصلہ ہی غالب رہا۔
عدالت نے ۱۶ اور عدم پتہ شخصوں کو ان چار ملزمان خاص کا شریک کار قرار دیا۔ اور اپنے فیصلہ میں لکھا :-

"یہ سارے ملزم مجرمانہ سازش، بغاوت اور خطرناک ارادے رکھنے کے جرم میں قابل تعزیر ہیں اور عدالت کا فیصلہ یہ ہے کہ ان میں سے وہ جو زیر حراست ہیں، ان کا اپنا اور جو مفرور ہیں ان کے بُت بنا کر ان کا سر قلم کیا جائے۔ ان کے محلات کی دیواریں اور استحکامات منہدم کر دیے جائیں ان کی سندات امارت منسوخ سمجھی جائیں۔ اور ان کے جنگلوں کے درختوں کو ۹ فٹ کی بلندی سے اوپر کاٹ دیا جائے۔"

فیصلہ قلمبند کرنے کے ایک گھنٹہ بعد عدالت کے ایک افسر کو حکم دیا گیا کہ وہ اس حکم کو چاروں مجرموں تک پہنچا دے۔

اس اثنا میں ملزم جن سے عوام نے دوران سماعت میں غیر معمولی ہمدردی کا اظہار کیا تھا، اور جنہوں نے خود بھی ججوں سے خوب نوک جھونک کی تھی۔ اس خیال سے خوش تھے کہ ہم نے عدالت کو ہر پہلو میں لاجواب کر دیا ہے۔ اور یہ غیر ممکن ہے کہ ہمیں مجرم قرار دیا جائے۔
چاروں ایک ہی کمرہ میں رہتے تھے۔ اور اس وقت دسترخوان کی میز پر بیٹھے اجلاس کی بعض تفصیلات پر اظہار رائے کر رہے تھے کہ یکایک دروازہ کھلا۔ در عدالت کے عرض بیگی کی زرد اور پُرخشونت صورت نظر آئی۔

اس کو دیکھتے ہی پُر مذاق گفتگو کا خاتمہ ہو گیا۔ اور ہر ایک کا دل بے اختیار دھڑکنے لگا۔
افسر مذکور کے ساتھ جیل کا محافظ اور چند مسلح سپاہی بھی تھے۔ مگر یہ لوگ دروازہ کے باہر ہی رک گئے۔ جہاں ان کی بندوقوں کی نالیاں تاریکی میں خوفناک طریق پر چمکتی تھیں۔ عرض بیگی آہستگی سے قدم اٹھاتا ہوا اندر داخل ہوا۔
"کہیں کیا بات ہے؟" پونٹ کالاک نے اسکی طرف نظر غور سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔ "اور آپ کے ساتھ یہ سازو سامان کیا معنی رکھتا ہے؟"
"صاحبان" اس افسر نے جواب دیا۔ "میں آپ لوگوں کو عدالت عالیہ کا حکم سنانے کے لئے آیا ہوں

اسے دوزانو ہوکر سننے۔"

"یہ آپ کیا کر رہے ہیں۔" مونٹ لوئیس بولا "صرف موت کا حکم سننے کے لئے دوزانو ہونا پڑتا ہے۔ اور ہمارے لئے یقیناً یہ سزا تجویز نہیں کی جا سکتی۔"

"حضرات میں پھر کہتا ہوں کہ دوزانو ہو جائیے۔" افسر نے باصرار کہا۔

"دوزانو ہونا کمینوں اور مجرموں کا کام ہے۔" ڈوکوڈک نے نخوت آمیز لہجہ میں جواب دیا "ہم شریف اور بے قصور ہیں۔ ہم اپنا فیصلہ کھڑے ہو کر ہی سنیں گے۔"

"اچھا تو جس طرح آپ کی مرضی۔ لیکن میں چونکہ بادشاہ سلامت کے قاصد کی حیثیت سے آرہا ہوں۔ اس لئے آپ کو برہنہ سر ضرور رہنا چاہئیے۔"

صرف ٹلہومیٹ کے سر پر ٹوپی تھی۔ اس نے اسے اتار کر رکھ دیا۔ اور چاروں فخر و اطمینان کے ساتھ سیدھے کھڑے ہو گئے۔ سب کے چہرے زرد مگر مونٹ متبسم تھے۔

افسر نے عدالت کا فیصلہ پڑھ کر سنایا۔ سب نے سن کر کسی نے نہ کوئی لفظ منہ سے کہا نہ کسی ناراضگی یا رنج کا اظہار کیا۔

آخر مونٹ کا ایک دیرینہ مجرم سے جس لئے کہا گیا تھا کہ اگر تم فرانس کے خلاف سپین کے منصوبوں کی تفصیل بیان کر دو تو تم کو بری کر دیا جائے گا۔ میں چونکہ سپین کو اپنا ملک سمجھتا ہوں اس لئے اس کے ارادوں کی نسبت جس قدر حالات معلوم تھے وہ سب میں نے بیان کر دیئے۔ اب اس کے لئے مجھے قابل تعزیر سمجھا جاتا ہے۔ کیا اس عدالت کے جج ایسے ہی نامرد اور بزدل ہیں کہ وہ ملزموں کو اس قسم کے دھوکے سے دام فریب میں پھنسانا ضروری سمجھتے ہیں؟"

قاصد چپ چاپ کھڑا رہا۔

"لیکن۔" مونٹ لوئیس نے کہا "یہ کیا اندھیر ہے کہ ہمارے لئے سزائے موت تجویز کی جاتی ہے لیکن سب سے بڑا امیر کی سازش میں جس سے پیرس کے تمام سربرآوردہ آدمیوں کا تعلق تھا۔ ریجنٹ نے ہر شخص کو بچا لیا اور خون کا ایک قطرہ بھی گرنے نہیں پایا۔ کیا وہ لوگ جو ریجنٹ کو جان سے مار دینے کے لئے سخت کوشاں تھے ان سے بھی کم خطاوار تھے جن کے خلاف کوئی قابل ذکر الزام عائد نہیں ہو سکا؟ کیا اس رعایت کی سزا بھی ہمیں کو بھگتنی ہے جو باشندگان صدر مقام سے کی گئی تھی؟"

نقیب عدالت اب بھی خاموش رہا۔

"مونٹ لوئیس تم ایک بات بھول گئے" ڈوکوڈک نے کہا۔ "فرانس کے خاندان شاہی کو ہمیشہ صوبہ برٹینی سے عداوت رہی ہے اور ریجنٹ شاہی خاندان سے اپنا تعلق ثابت کرنے کے لئے ہمارے خلاف نفرت کا عملی ثبوت دینا چاہتا ہے۔ سچ پوچھو تو یہ سزا ہمارے لئے نہیں بلکہ ہمارے صوبہ کے لئے تجویز ہوئی ہے۔ جو ۷۰۰ سال سے اپنے حقوق کے لئے ناکام کوشش کرتا رہا ہے۔ وہ سمجھتے ہیں کہ ہمیں قابل تعزیر قرار دے کر وہ ہمارے صوبہ کی جائز خواہشات کو ہمیشہ کے لئے کچل دینگے۔"

افسر عدالت کی خاموشی میں اب بھی فرق نہیں آیا۔

"خیر اس بحث سے کچھ حاصل نہیں" ٹلہویٹ نے کہا۔ "انہوں نے ہم کو مستوجب تعزیر سمجھا سمجھا کریں۔ ہمیں اس کی کیا پرواہ ہے؟ ... ہاں مگر ہمیں اس حکم کے خلاف اپیل کی بھی اجازت ہے یا نہیں؟"

"نہیں صاحبان" افسر نے جواب دیا۔

"اچھا تو جائیے۔ آپ کا فرض ادا ہو چکا۔" کوڈک نے کہا۔

"افسر نے مصنوعی اخلاق سے سلام کیا اور رخصت ہوا۔ اس کے ساتھ ہی جیل کا افسر اور سپاہی بھی روانہ ہو گئے۔ اور کمرہ کا بھاری مضبوط دروازہ زور سے بند کر دیا گیا۔

"اب کہیئے ...؟" مونٹ لوئیس نے ان لوگوں کے چلے جانے پر حاضرین کی طرف استفہامی نظر سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"مونٹ لوئیس بے شک انہوں نے ہمیں سزا دے دی ہے" پونٹ کالک نے جواب دیا "اور میں نے کبھی اس کا دعوے بھی نہیں کیا تھا کہ وہ ہمیں سزا نہیں دینگے۔ مگر اتنا میں پہلے بھی کہہ چکا ہوں اور اب پھر کہتا ہوں کہ اس سزا کو عمل میں نہیں لایا جائے گا۔"

"میری بھی یہی رائے ہے" ٹلہویٹ نے کہا "یہ ساری کارروائی محض اس صوبہ کے لوگوں کو مرعوب کرنے اور ان کے صبر آزمانے کے لئے کی جا رہی ہے۔"

"اس کے علاوہ" ڈوکوڈک نے کہا۔ "وہ اس وقت تک ہمیں قتل نہیں کر سکتے۔ جب تک اس فیصلہ کی ریجنٹ سے تصدیق نہ کرا لیں اور اس کام کے لئے کوئی خاص نامہ بر روانہ کیا جائے تو اسے بھی دو دن پیرس تک پہنچنے اور دو واپس آنے کے لئے درکار ہوں گے۔ ایک دن وہاں بھی لگ جائے گا۔ گویا ابھی ہمارے لئے پانچ دن کی مہلت ہے اور پانچ دن میں بہت کچھ ہو سکتا ہے۔ میرا تو یہ خیال ہے کہ ہمارا فیصلہ سنتے ہی سارا صوبہ ایک دم اٹھ کھڑا ہو گا ...۔"

مونٹ لوئیس نے افسردگی سے سر ہلایا۔
"اور ہاں۔ ابھی کیپٹن کی امداد کا بھی تو انتظار ہے۔" پونٹ کالک نے کہا "حیرت ہے کہ تم لوگ اسے بالکل ہی بھول جاتے ہو۔"
"مجھے اندیشہ ہے کہ کیپٹن اس وقت تک گرفتار ہو چکا ہے۔" مونٹ لوئیس کہنے لگا "میں اسکی خو سے اچھی طرح واقف ہوں۔ اگر وہ آزاد ہوتا تو ضرور اسکی طرف سے کوئی خط آتا۔"
"مونٹ لوئیس تم ہر بات کے تاریک پہلو کو ہی پیش نظر نہ رکھا کرو۔" ٹلہویٹ نے کہا۔ "کم از کم اس بات کو تو تم بھی تسلیم کرو گے کہ ابھی ہمارے لئے کئی دن کی مہلت ہے۔"
"کون کہہ سکتا ہے۔" مونٹ لوئیس نے جواب دیا۔
"اور پانی . . ." پونٹ کالک نے کہا "تم جانتے ہو کہ میں صرف پانی کے ذریعہ ہی مر سکتا ہوں۔"
"اچھا اس بحث کو چھوڑ دو۔" ڈولوڈک نے کہا۔ "آؤ ہم ایک دوسرے کی صحت کا جام پئیں۔"
"لیکن بوتل میں شراب نہیں۔" مونٹ لوئیس نے جواب دیا۔ "یہ بھی فال بد ہے۔"
"بوتل میں نہیں تو کیا ہوا۔ نئی بوتل منگائی جا سکتی ہے۔" پونٹ کالک نے کہا۔
اور اتنا کہہ کر اس نے محافظ جیل کو طلب کیا۔
داروغہ نے اندر جا کر چاروں دوستوں کو اطمینان سے کھانا کھانے کی میز پر بیٹھے دیکھا۔ تو ہر ایک کے چہرہ کی طرف حیرت سے تکنے لگا۔
"کیوں ماسٹر کرسٹوفر۔ کیا بات ہے۔ تم اتنے حیران کیوں ہو؟" پونٹ کالک نے پوچھا۔
کرسٹوفر پونٹ کالک کے آبائی مقام گیر کار بنے والا اور آخر الذکر کے چچا کر اٹیسوگن کا مزارعہ رہ چکا تھا۔ اس لئے وہ پونٹ کالک سے بڑی عزت سے پیش آتا تھا۔
کہنے لگا "نئی بات تو کچھ نہیں۔ جو ہے وہ آپ کو معلوم ہے۔"
"بس تو جا کر شراب لے آؤ۔"
"معلوم ہوتا ہے کہ غریب شراب پی کر اپنے احساسات کو کند کرنا چاہتے ہیں۔" اس نے جاتے ہوئے آہستگی سے کہا۔
یہ الفاظ مونٹ لوئیس نے کسی طرح سن لئے اور اس کے لبوں پر پھیکی سی مسکراہٹ نمودار ہو گئی۔
اس کے لمحہ بھر بعد کسی کے کمرہ کی طرف آنے کی آواز سنائی دی۔ دروازہ کھلا اور کرسٹوفر جالی

ہاتھ واپس آگیا۔

"کیوں؟ شراب نہیں لائے؟" پونٹ کالک نے پوچھا۔

"صاحبان میں آپ کے لئے ایک خوشخبری لایا ہوں۔" کرسٹوفر نے پونٹ کالک کے سوال کا جواب نہ دیتے ہوئے کہا۔

"کیا؟" مونٹ لوئیس نے چونک کر پوچھا۔ "کیا خوشخبری لائے ہو؟ کیا ریجینٹ مرگیا؟"

"کیا برٹین میں بغاوت ہوگئی؟" ڈوکوڑک نے پوچھا۔

"نہیں صاحب ایسا ہوتا تو میں اسے خوشخبری نہ کہہ سکتا۔"

"پھر وہ کونسی خبر ہے جو تم لائے ہو؟" پونٹ کالک نے سوال کیا۔

"سینئے، موسیو ڈاشیٹونوف نے ان ڈیڑھ سو مسلح آدمیوں کو جو شہر کے خاص بازار میں متعین تھے، بارکوں میں واپس جانے کا حکم دے دیا ہے۔ لوگ اس سپاہ کی موجودگی سے بہت خوفزدہ تھے"

"آہ! اب مجھے بھی یقین ہونے لگا ہے کہ ہمارا قتل آج شام کو عمل میں نہیں آئے گا۔" مونٹ لوئیس نے کہا۔

اس وقت ۹ بجنے کی آواز سنائی دی۔

"دیکھو، کرسٹوفر!" پونٹ کالک نے کہا "کسی خوشخبری کو سن کر انسان کی پیاس رفع نہیں ہوجاتی جاؤ شراب کی بوتل لاؤ۔"

کرسٹوفر پھر ایک بار گیا۔ اور دس منٹ کے عرصہ میں شراب کی بوتل لیکر واپس آیا۔

چاروں دوستوں نے میز کے گرد بیٹھ کر اپنے اپنے گلاس پر کئے۔

"پہلا جام کیپٹن کی صحت میں۔" پونٹ کالک نے اپنے دوستوں کی طرف پرمعنی نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔ کیونکہ وہی اس ٹوسٹ کے معنی سمجھ سکتے تھے۔

ہر ایک نے اپنا گلاس خالی کردیا۔ مونٹ لوئیس اسکو اٹھا کر منہ سے لگانا چاہتا تھا۔ کہ اچانک رک گیا۔

"کیوں؟ کیا بات ہے؟" پونٹ کالک نے پوچھا۔

"تم نے نقارہ بجنے کی آواز سنی؟" مونٹ لوئیس نے اس طرف ہاتھ اٹھا کر جدھر سے آواز آرہی تھی کہا۔

"میرے خیال میں یہ ان نوجوں کے واپس آنے کی آواز ہے جن کا ذکر کرسٹوفر نے کیا تھا"

ٹلھوپیٹا نے جواب دیا۔

"نہیں۔ یہ فوجوں کے واپس آنے کی نہیں بلکہ باہر جانے کی آواز ہے۔ غالباً ان کی پریڈ ہو رہی ہے۔"

"پریڈ!... کس لئے؟"

"معلوم نہیں کس لئے۔ بہرحال آثار اچھے نظر نہیں آتے۔" مونٹ لوئیس نے افسردگی سے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"کرسٹوفر" پونٹ کالک نے اپنے محافظ کی طرف رُخ کر کے کہا۔

"صاحب میں جاکر معلوم کرتا ہوں۔ کیا معاملہ ہے۔ ایک لمحہ میں واپس آکر سب حال عرض کرونگا۔" وہ دوڑتا ہوا کمرہ سے باہر گیا۔ مگر اس جلدی میں بھی دروازہ کو باہر سے بند کرنے کی احتیاط کو نظر انداز نہیں کیا۔

چاروں دوست فکر مند اور چپ چاپ بیٹھے رہے۔ کوئی ۱۰ منٹ کے عرصہ میں دروازہ کھلا اور محافظ زرد رو اور خوفزدہ کمرہ میں داخل ہوا۔

"کیوں؟"

"جناب ایک قاصد ابھی ابھی قلعہ کے صحن میں داخل ہوا ہے۔" اس نے جواب دیا۔ "وہ پیرس سے آرہا ہے۔ اور اس نے بعض ضروری خطوط پیش کئے ہیں۔ ان خطوط کو دیکھنے کے بعد گارد کی تعداد دوگنی کر دی گئی اور سب بارکوں میں نقارہ بجا دیا گیا ہے۔"

"اوہ! اوہ!" مونٹ لوئیس نے کہا۔ "یہ ضرور ہمارے متعلق ہے۔"

"کوئی شخص زینہ کی راہ سے اوپر آرہا ہے۔" کرسٹوفر جس کا چہرہ بالکل زرد تھا۔ اور جواب نمایاں طریق پر کانپ رہا تھا۔ کہا۔ چاروں دوستوں کو برآمدہ کے سنگی فرش پر بندوقوں کے کندے بجنے کی آواز سنائی دی۔ اور اس کے ساتھ ہی بعض شخصوں کے جلد جلد باتیں کرنے کی آواز بھی آئی۔

یکایک دروازہ کھلا۔ اور وہی عرض بیگی جو پہلے فیصلہ سنانے آیا تھا داخل ہوا۔

"صاحبان"! اس نے آتے ہی کہا۔ "آپ کو اپنے دنیاوی معاملات کا تصفیہ کر کے سزا بھگتنے کے لئے تیار رہنا چاہیئے کیونکہ کتنا عرصہ درکار ہوگا؟"

یہ سن کر انتہائی خوف نے ہر شخص کے خون کو منجمد کر دیا۔

"میں اتنا وقت چاہتا ہوں" مونٹ لومیں نے کہا "جس میں میری سزا کا حکم پیرس بھیجکر پریذیڈنٹ سے اسکی تصدیق کرالی جائے۔"

"اور میں یہ چاہتا ہوں" ٹلہویٹ نے جواب دیا "کہ عدالت خاص کو اپنی منتقمانہ کارروائی پر تاسف ہونے کے لئے کافی وقت دیا جائے۔"

"مجھ سے پوچھو" ڈوکوڈک نے کہا "تو صرف اتنا عرصہ درکار ہے جس میں وزیر پیرس ہماری سزا کو عمر قید محض میں بدل سکے۔ کیونکہ اگر ناعاقبت اندیشی کوئی جرم ہے تو ہم اس قسم کے لئے اس سے زیادہ سزا کے مستوجب نہیں ہو سکتے۔"

"اور آپ" افسر عدالت نے پونٹ کالک کی طرف متوجہ ہو کر کہا جو اب تک خاموش تھا "آپ کیا چاہتے ہیں؟"

"نہیں!" پونٹ کالک نے بڑے پرسکون لہجہ میں کہا "میں کچھ بھی نہیں چاہتا۔"

"اچھا تو صاحبان" شخص مذکور نے کہا "آپ کی درخواستوں کا عدالت کی طرف سے یہ جواب ہے کہ آپ کو دنیاوی اور روحانی تیاری کے لئے صرف دو گھنٹہ کی مہلت دی جاتی ہے۔ اس وقت ۲ بجے ہیں۔ ڈھائی گھنٹہ کے عرصہ میں آپ کو پلیس ڈابونے میں پہنچ جانا چاہیئے۔ جہاں سزا عمل میں لائی جائے گی۔"

اس وقت کمرہ میں انتہا درجہ کی خاموشی چھا گئی۔ بہادر سے بہادر شخص کو بھی اپنے بالوں کی جڑوں میں خوف کا احساس ہونے لگا۔

اس سناٹے میں عرض بیگی واپس چلا گیا۔ چاروں دوست ایک دوسرے کی طرف دیکھتے اور ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑ کر دبا رہے تھے۔

آہ! ان کی زندگی کی مہلت صرف دو گھنٹہ رہ گئی تھی! . . . وہ گھنٹہ کا عرصہ جو دنیاوی مصروفیتوں میں کبھی عمر دراز کی طرح محسوس ہوتا ہے۔ اور کبھی ایک لمحہ سے بھی بے حقیقت۔

پہلے وہاں پادری آئے۔ ان کے بعد فوجی سپاہی اور ان کے بعد . . . جلاد!

حالت بے حد خوفناک تھی۔ مگر پونٹ کالک کے استقلال میں فرق نہیں آیا۔ اس کا مطلب یہ نہیں کہ باقیوں کا حوصلہ شکست ہو چکا تھا۔ نہیں۔ دلیر وہ بھی تھے۔ لیکن مایوس۔ اور پونٹ کالک ہر طرح پر امید تھا۔ اسکی تو یہ حالت تھی کہ نہ صرف پادریوں بلکہ جلادوں سے بڑے اطمینان کے ساتھ گفتگو کر رہا تھا۔

اتنے میں وہ خوفناک تیاری شروع ہوئی۔ جو سزائے موت پانے والے مجرموں کے لئے بوقت آخر ضروری سمجھی جاتی ہے۔ حکم ہوا کہ چاروں کو سیاہ لبادے پہنا کر مقتل میں لے جائیں تاکہ ہجوم ان میں اور ان پادریوں میں جو انہیں مذہبی تسکین دے رہے تھے امتیاز نہ کر سکے۔ کیونکہ خلقت کی طرف سے فساد کا سخت اندیشہ لگا ہوا تھا۔

سب سے پہلے ہتھکڑی لگانے کا سوال پیدا ہوا۔

پونٹ کالک نے بڑے اطمینان سے مسکرا کر کہا "یارو تم ہاتھ باندھنے کی ناحق فکر کرتے ہو ہم بغیر کسی مزاحمت کے ساتھ چلنے کو تیار ہیں۔"

"صاحب ہم معذور ہیں"۔ اس جلاد نے جو پونٹ کالک کے حصہ آیا تھا جواب دیا "سب مجرموں کے لئے قاعدہ ایک ہوتا ہے۔ کسی کے لئے خاص رعائت کی جائے تو دوسری بات ہے۔"

"اور وہ خاص رعائت کون کرتا ہے؟" پونٹ کالک نے ہنسکر پوچھا۔ "کیا بادشاہ؟"

"نہیں جناب" جلاد نے اس کی دلیری اور استقلال سے حیرت زدہ ہو کر کہا۔ "بادشاہ نہیں ہمارا اپنا افسر۔"

"تمہارا افسر... وہ کہاں ہے؟"

"دیکھیئے محافظ جیل کرسٹوفر سے باتیں کر رہا ہے۔"

"ذرا اس کو بلانا" پونٹ کالک نے کہا۔

"موسیو واٹرز ہوت!" جلاد نے چلا کر کہا "ذرا ادھر آنا۔ یہ صاحب کچھ کہنا چاہتے ہیں۔"

اگر اس مجمع پر ناگہاں بجلی گر جاتی تو شاید اس کا اثر اتنا ہولناک نہ ہوتا جس قدر اس نام کا ہوا۔[1]

"کیا کہا واٹرز!" پونٹ کالک نے خوف سے کانپتے ہوئے پوچھا۔ "پھر کہنا تم نے کیا نام لیا؟"

"واٹرز۔ ہمارا افسر۔"

زرد رو اور شکستہ دل ہو کر پونٹ کالک پاس ہی ایک کرسی پر بیٹھ گیا۔ اور اپنے خوف زدہ دوستوں کی طرف ایک ایسی نگاہ سے دیکھنا شروع کیا جسے کوئی مصور ہی ظاہر کر سکتا ہے۔ اس کے تین ساتھیوں کے سوا حاضرین میں سے اور کوئی اتنے بلند اعتماد کے دفعتاً انتہائی یاس کی صورت اختیار کر لینے کی وجہ کو نہیں سمجھ سکتا تھا۔

---

[1] واٹرز کے لفظی معنے پانی ہیں۔ چونکہ پونٹ کالک کی موت پانی کی بدولت ہونی تھی۔ اس لئے اس نام کے اثر کی وجہ بآسانی سمجھی جا سکتی ہے۔ ۱۲ مترجم

"کیوں؟" مونٹ لوئیں نے پونٹ کالک کی طرف دیکھتے ہوئے ہلکے ملامت آمیز لہجہ میں کہا۔ "دوستو۔ تمہارے اندیشے بے جا نہ تھے۔" پونٹ کالک نے کہا۔ "لیکن غلطی پر میں بھی نہیں تھا۔ پیشگوئی جو اس جادوگرنی نے کی تھی پوری ہوگی۔ مگر کس نامعلوم طریق پر!"

چاروں دوست ایک دوسرے کے گلے ملکر اس قادر مطلق سے اپنے گناہوں کی معافی کے لئے دعا کرنے لگے جس کے حضور میں وہ عنقریب جانے والے تھے۔

"پھر کیا حکم ہے؟" پونٹ کالک کے جلاد نے اپنے افسر سے پوچھا۔

"یہ سب شریف آدمی اور سپاہی ہیں۔ ان کا وعدہ ان کی حفاظت کے لئے کافی ہے۔ کسی کو ہتھکڑی لگانے کی ضرورت نہیں۔"

باب ۔ ۳۷

سرفروش

اس اثنا میں گیسٹن اپنے دوستوں کی معافی کا پروانہ لئے گھوڑے کو سرپٹ ڈالے نینٹس کی طرف اڑ رہا تھا رستہ میں کئی جگہ اس نے گھوڑے بدلے مگر کسی مقام پر بھی سائیس کو ساتھ نہیں لیا۔ کیونکہ وہ ڈرتا تھا اسکی سست خرامی میری تیزی رفتار میں حائل ہوگی۔

سیلورس اور ورسیلز سے گذر کر وہ علی الصباح ریمبو بیٹ میں پہنچا جہاں اس نے سرائے کے دروازہ پر کئی آدمیوں کو ایک گھوڑے کے گرد جمع دیکھا۔ گھوڑا فرش زمین پر بیٹھا ہوا بدقت سانس لے رہا تھا۔ معلوم ہوا کہ اسکی فصد لی گئی ہے۔

گیسٹن نے پہلے اپنی مصروفیت میں اس ہجوم پر توجہ نہ دی۔ لیکن جس وقت وہ گھوڑا بدلکر چلنے کو تیار ہوا تو اس نے جمع شدہ آدمیوں میں سے ایک کو یہ کہتے سنا۔ "اگر وہ اسی رفتار سے چلا۔ تو نینٹس تک کئی گھوڑوں کا خون کردے گا۔"

گیسٹن نے گھوڑے کو روک کر سرائے دار کو اشارہ سے بلایا۔ کیونکہ اس فقرہ نے اس کے دل میں ایک ہولناک شبہ پیدا کر دیا تھا۔

سرائے کا مالک پاس آیا تو اس نے پوچھا۔ "کون اس قدر تیزی رفتار سے گذرا ہے کہ غریب جانور اس طرح دم توڑ رہا ہے؟"

"وزارت پناہ کا ایک قاصد"۔ سرائے دار نے جواب دیا۔

"وزارت کا قاصد۔" گیسٹن نے حیرت زدہ ہو کر کہا "کیا وہ پیرس سے آیا تھا؟"

"جی ہاں پیرس سے"

"اور اسے یہاں سے گذرے کتنی دیر ہوئی؟"

"کوئی دو گھنٹے"

گیسٹن کے منہ سے کراہنے کی آواز نکلی۔ وہ ڈوبائے کی خصلت سے اچھی طرح واقف ہو چکا تھا۔ وہی ڈوبائے جس نے لاجانکر کا بھیس بدل کر اسے اتنا خوفناک دھوکا دیا۔ اسے یاد آیا کہ معافی نامہ حاصل کرتے وقت ڈوبائے نے بہت کم مخالفت کی تھی۔ یہ بات اس کے دل میں اب اور زیادہ فکر پیدا کرنے کا موجب ہوئی۔ اور اس نے سوچنا شروع کیا کہ کس لئے مجھ سے دو گھنٹے پہلے ایک قاصد کو اتنی تیزی سے نینٹس کی طرف روانہ کیا گیا؟

"افسوس میں نے اپنی خوشی میں دوستوں کی حالت کو نظرانداز کر دیا" اس نے اپنے دل سے کہا "ہیلین سچ کہتی تھی کہ کوئی خطرناک واقعہ پیش آنے والا ہے۔ کاش میں اس قاصد کو رستہ میں روک کر اس کا پیغام معلوم کر سکوں۔" پھر ذرا رک کر اس نے کہا "میں ضرور اس کے برابر پہنچنے کی کوشش کرونگا۔ ورنہ اس کوشش میں اپنی جان بھی دے دوں گا۔"

اور اس نے اپنے گھوڑے کو تیر کی طرح چھوڑ دیا۔

لیکن اس فکر و بحث میں دس منٹ اور ضائع ہو گئے۔ نتیجہ یہ ہوا کہ وہ اگلی منزل پہنچا تو اپنے پیشرو قاصد سے بدستور دو گھنٹے پیچھے تھا۔ اس مرتبہ ڈوبائے کے پیغامبر کا گھوڑا تو ٹھیک رہا مگر گیسٹن کا ٹھیرتے ہی گر گیا۔ سرائے دار کچھ اعتراض کرنے لگا تھا۔ مگر اس نے دو تین لوئی اسکی طرف پھینک دیے۔ زر کی کشش نے مالک سرائے کو لب بستہ کر دیا۔ گیسٹن تازہ دم گھوڑا لیکر پھر سرپٹ چلا۔

اگلی منزل پر اسے معلوم ہوا کہ وہ گھنٹے کے فاصلہ میں چند منٹ کی کمی ہوئی ہے۔ مگر زندگی اور موت کے ایسے اہم وقت میں منٹوں کی کیا حقیقت ہو سکتی تھی۔ اس کے علاوہ ڈوبائے کے قاصد کی تیز رفتاری بدستور قائم تھی۔ گیسٹن نے جوش میں آکر گھوڑے کو اور بھی تیز کیا۔ اور اس کے دماغ کی حدت نے اسکی بے اعتمادی کو اور بڑھا دیا۔

"خیر کیا ہوا" اس نے ہوا سے باتیں کرتے ہوئے کہا "میں اس سے پہلے نہیں تو اس کے برابر

ضرور پہنچ جاؤنگا" اور اس نے گھوڑے کو ایڑ لگا کر تیز سے تیز تر دوڑانا شروع کیا۔

ہر ایک منزل پر اس کا گھوڑا تکان سے نڈھال ہو کر گر جاتا۔ یا خون اس کے سینے میں ترکھڑا ہو کر بہنے لگتا۔ ہر مقام پر اسے معلوم ہوتا کہ اس کا پیشرو اسی تیزی رفتار سے گذر رہا ہے لیکن پھر بھی دونوں کے فاصلہ میں چند منٹ کی کمی ضرور ہوتی جا رہی تھی۔ اور یہی بات گیسٹن کو سہارا دے رہی تھی۔

جو لوگ رستے میں اسکے پاس سے گذرتے اور جنہیں وہ آن واحد میں پیچھے چھوڑ جاتا۔ وہ اس شکیل۔ زرد رو۔ پریشان صورت جوان کی حالت دیکھ کر اس پر ترس کھانے لگتے تھے۔ کیونکہ اس نے ہر طرح کا آرام اپنے اوپر حرام کر لیا تھا۔ بھوک پیاس سب بھگی تھی۔ شدت سے [illegible] ہاتھ بدن پسینہ میں تر تھا۔ اور جب وہ کسی منزل پر گھوڑا بدلنے کے لئے ٹھیرتا تو اس کے پھٹے ہوئے ہونٹوں سے فقط یہ الفاظ نکلتے تھے "گھوڑا! گھوڑا! جلدی لاؤ گھوڑا!"

اس انتہائی تکان میں جب ذہنی قوت جسمانی طاقت کی تلافی کر رہی تھی۔ عجب تیزی رفتار اور فکر و اضطراب سے اس کے سر میں چکر آتے تھے۔ جب آنکھیں شعلہ بار۔ اور بدن بخار کے مریض کی طرح پھنکا جاتا تھا۔ جب کنپٹیوں میں دھک دھک کی آواز پیدا ہوتی۔ اور اعضا سے خون آمیز پسینہ ٹپکتا تھا۔ گیسٹن کو صرف ایک خیال آگے بڑھائے جاتا تھا۔ اور وہ خیال یہ کہ بہت سے دوستوں کی جانیں اس وقت میری مٹھی میں ہیں۔

گرد اور پیاس سے گلا بیٹھ گیا تو مجبور ہو کر اس نے اینٹس میں صرف ٹھنڈے پانی کا ایک گلاس پیا۔ یہ ایک لمحہ تھا جو اس نے ۱۶ گھنٹہ کی مسلسل سیاحت میں ضائع کیا۔ مگر وہ ملعون قاصد جو ڈوبانے کی طرف سے نینٹس جا رہا تھا۔ اب بھی ڈیڑھ گھنٹہ اس سے آگے تھا۔ ۸۰ فرسنگ کے فاصلہ میں گیسٹن نے صرف ۴۰ یا ۵۰ منٹ کا وقفہ حاصل کیا۔

رات سر پر آگئی۔ گیسٹن گھوڑے کو سرپٹ دوڑاتا آنکھیں پھاڑ کر افق پر کسی کی صورت دیکھنے کی کوشش کرتا تھا۔ مگر کوئی چیز نظر نہیں آتی تھی۔ اس شخص کی طرح جو خواب میں سفر کر رہا ہو۔ وہ گھوڑے کو بے تحاشا چلاتا اڑا جا رہا تھا۔ اس نیم بیداری کی حالت میں اسے کئی بار گھنٹے بجنے توپیں دغنے اور نقاروں پر چوب پڑنے کی مبہم آوازیں سنائی دیں۔ مگر یہ اس لئے کہ اس کا دماغ افسردہ کن خیالات اور ناامبارک آوازوں سے پر تھا۔ در اصل زندہ انسان کی حیثیت میں اس وقت اس کے اندر ذرا سی طاقت بھی نہ تھی۔ صرف تیزی رفتار کی حرکت اسے آگے لئے جا رہی تھی۔

اسی طرح بے تحاشا چلتا وہ رات کے ۹ بجے کے قریب اس مقام پر پہنچا جہاں سے نینٹس کا شہر دور افق پر کوہ تاریک کی طرح نظر آتا تھا۔ جس کے اندر کہیں کہیں روشنی اس طرح ٹمٹماتی تھی جیسے اندھیری رات میں فضائے آسمانی پر ستارے چمکتے ہیں۔

اس کا سانس پھولا ہوا تھا۔ یہ سمجھ کر کہ گلوبند کی وجہ سے دم رکتا ہے اس نے اس کو بھی اتار کر روش زمین پر پھینک دیا۔

اس کی ٹوپی بہت عرصہ پہلے رستہ میں گر گئی تھی۔ اس لئے اب سیاہ لبادہ پہنے سیاہ راہوار پر سوار گیسٹن بالکل ایک ایسے بھوت کی طرح نظر آتا تھا جو کسی ویرانہ میں جادوگرنیوں کے اجلاس میں شریک ہونے جا رہا ہو۔

نینٹس کے دروازہ پر پہنچ کر اس کے گھوڑے نے ٹھوکر کھائی۔ مگر گیسٹن کے پاؤں رکاب میں جمے رہے۔ اس نے لگام کھینچ کر گھوڑے کو سنبھالا۔ اور اس کے پہلو میں مہمیز چبھو کر اور آگے چلنے پر مجبور کیا۔

رات تاریک تھی۔ دروازہ پر اسے کوئی آدمی نظر نہیں آیا۔ شاید پہرہ دار بھی سواد شب میں پنہاں ہو گئے تھے۔

شہر بالکل ویران نظر آتا تھا جس وقت وہ دروازہ میں داخل ہوا تو ایک سنتری نے کچھ کہا جسے اس نے اپنی محویت میں نہیں سنا۔ اس لئے بدستور آگے کی طرف چلتا گیا۔

روڈ وسٹیٹو میں پھر ایک بار اس کے گھوڑے نے ٹھوکر کھائی اور گر پڑا۔ اس مرتبہ اس میں اٹھنے کی طاقت باقی نہ تھی۔

مگر گیسٹن کو اب گھوڑے کی ضرورت ہی کیا تھی؟ وہ منزل مقصود تک پہنچ چکا تھا۔ اس کے اعضا بے شک سُن اور مردہ ہو چکے تھے۔ مگر اسے چلنے میں تکلیف نہیں ہوئی۔ ایک ہاتھ میں شاہی معافی نامہ کو مضبوط پکڑے وہ بازاروں میں بے تحاشا آگے کی طرف دوڑنے لگا۔

ایک بات اسے بار بار حیرت زدہ کرتی تھی اور وہ یہ کہ ایسے آباد حصہ شہر میں بھی اس وقت کوئی شخص نظر نہیں آتا۔

اور آگے چل کر اس بازار سے گذرتے ہوئے جو لیمیں ڈا بوف کی طرف جاتا ہے۔ اسے مقام مذکور کی سمت سے ایک مبہم سا شور سنائی دیا۔

غور سے دیکھا تو اس کو تیز روشنی میں اپنے سامنے انسانی سروں کا ایک متلاطم سمندر نظر آیا لیکن

گیسٹن کا کام قلعہ میں تھا۔ اس لئے وہ ہجوم کی پروانہ کرکے سیدھا اس طرف کو ہو لیا۔
اور اب دیکھئے کہ وہ قلعہ کے پاس پہنچ جاتا ہے۔ قلعہ کا دروازہ کھلا ہے۔ اور کوئی اس کا مزاحم نہیں ہوتا۔ خندق کے پل پر ایک پہرہ دار اس کو روکنے کی کوشش کرتا ہے۔ مگر گیسٹن معافی نامہ ہاتھ میں لئے اسے درشتی سے ایک طرف ہٹا کر اندر پہنچ جاتا ہے۔
یہاں اس کو کئی آدمی باتیں کرتے نظر آئے جن میں سے ایک نے کچھ کہکر آنکھوں سے آنسو کے قطرات پونچھے۔
گیسٹن سمجھ گیا کہ ان کی گفتگو کا کیا مطلب ہے۔
"میرے پاس ان کا معافی نامہ موجود ہے۔" اس نے چلا کر کہا "میں ان کے لئے۔۔۔"
فقرہ اس کے لبوں پر نا تمام ہی رہ گیا۔ مگر ان آدمیوں نے اس کا مطلب سمجھ لیا تھا۔ وہ آکی مایوسانہ حرکات کا صحیح اندازہ کرچکے تھے۔
"جاؤ۔" ان میں سے ایک نے رستہ دکھلاتے ہوئے کہا۔ "جاؤ۔ خدا کرے کہ تم وقت پر پہنچ سکو۔"
وہ مختلف اطراف میں منتشر ہوگئے۔ اور گیسٹن سیدھا چلتا ہوا ایک مسقف رستہ اور چند خالی کمروں میں سے گذرا۔ پھر وہ ایک ہال میں پہنچا۔ جس کے آگے ایک اندمسقف رستہ تھا۔
دور فاصلہ پر مشعلوں کی روشنی میں اس کو سلاخوں کے اندر سے وہی عظیم ہجوم نظر آیا جسے وہ پہلے ایک اور مقام سے دیکھ چکا تھا۔
دیوانوں کی طرح دوڑتا ہوا وہ قلعہ سے گذر کر اس فصیل پر پہنچا جس کے نیچے کھلا میدان میں بے شمار خلقت جمع تھی۔ وسط میں ایک چبوترہ پر لکڑی کا کندہ پڑا ہوا تھا۔ اور اس کے گرد چند آدمی کھڑے تھے۔
گیسٹن نے چیخ مارنے کی کوشش کی۔ مگر ہجوم کے شور میں کسی نے اسکی ٹوٹی ہوئی آواز کو نہیں سنا۔ اس نے دور سے رومال ہلایا۔ اُسے بھی کسی نے نہیں دیکھا۔ اتنے میں اسکو ایک شخص کندہ کے قریب جاتا نظر آیا۔ یہ دیکھ کر اس نے پھر زور سے چیخ ماری اور نیچے کود گیا۔
ایک پہرہ دار نے اس کو روکنے کی کوشش کی۔ مگر وہ اس کو گرا کر آگے نکل گیا۔ ہجوم کے گرد گارڈوں کی وجہ سے دیوار سی بنی ہوئی تھی۔ گیسٹن ان کے نیچے سے گذر کر ہجوم تک جا پہنچا۔ ایک جگہ چند مسلح سپاہیوں نے اس کی مزاحمت کی۔ مگر اس کے بدن میں اس وقت طیور

کسی طاقت پیدا ہو گئی تھی۔ ان کی صف کو چیرتا ہوا وہ اندر پہنچ گیا

لوگوں نے ایک زرد رو اور پریشان آدمی کو جس کا سر چھپا ہوا تھا۔ پرندہ کاغذ ہاتھ میں لئے آگے بڑھتے دیکھا تو ہر ایک اس کے لئے رستہ چھوڑ کر ہٹ گیا۔

مگر دفعتاً وہ آگے کو چلتا ہوا اس طرح رک گیا۔ جیسے اس پر بجلی گر گئی ہو۔ اس نے ٹلہویٹ کو دیکھا۔ ٹلہویٹ کو جو کندہ کے پاس دوزانو گردن جھکائے بیٹھا تھا۔

ٹھہرو۔ ٹھہرو۔ اس نے اپنی پوری طاقت سے چیخ کر کہا۔

مگر جس وقت یہ الفاظ اس کے منہ سے نکل رہے تھے۔ جلاد کی تیغ بجلی کی طرح چمکی۔ پھر پورے زور سے اس شخص کی گردن پر گری جو کندہ کے پاس بیٹھا تھا۔ اور ہجوم میں ہر طرف سنسنی کی لہر دوڑنے لگی۔

نوجوان کی چیخ اس آواز میں دب کر رہ گئی جو ہزارہا مضطرب سینوں سے ایک ساتھ نکلی تھی۔

افسوس! وہ صرف ایک لمحہ بعد پہنچا۔ ٹلہویٹ مر چکا تھا۔ اور اب جو اس نے آنکھ اٹھا کر دیکھی تو اپنے باپ کا خون آلود سر جلاد کے ہاتھ میں نظر آیا۔ اس سر کو دیکھ کر آن واحد میں اس نے فیصلہ کر لیا کہ ہم میں سے ایک مارا گیا تو باقیوں کا زندہ رہنا بھی درست نہیں۔ اس کے علاوہ وہ جانتا تھا کہ ایک کے مارے جانے پر باقیوں میں سے کوئی معافی نامے سے فائدہ اٹھانا منظور نہ کرے گا۔

دوسری بار دیکھا تو ڈوگلڈ سیاہ لبادہ پہنے برہنہ سر برہنہ گردن کندہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا گلیسٹن کو یاد آیا کہ میرے بدن پر بھی سیاہ لبادہ ہے۔ اور میری بھی گردن اور سر ننگا ہے اس خیال کے آتے ہی اس نے دیوانوں کی طرح قہقہہ لگایا

اسی جگہ کھڑے ہو کر جہاں وہ ٹھہر گیا تھا۔ اس نے باقی واقعات کو اس شخص کی طرح دیکھا جو بجلی کی چمک میں کسی بھیانک تماشا نظارہ کو دیکھتا ہے۔

اور اب دیکھئے ڈوگلڈ اپنی برہنہ گردن کو کندہ کے اوپر جھکا رہا ہے۔ اور ایسا کرتا ہوا کہتا ہے "لوگو دیکھ لو۔ یہ انعام ہے جو دغادار سپاہیوں کو ان کی خدمات کے عوض ملتا ہے۔ پرتھین کے بزدلو۔ اگر تمہارے اندر کچھ بھی جوہر مردانگی باقی ہے۔ تو ان واقعات سے سبق لو۔"

جلاد کے دو ساتھیوں نے اسکو پکڑ کر آگے کی طرف جھکا دیا۔ قاتل کی تلوار پھر چمکی اور ڈوگلڈ بھی اسی منزل میں پہنچ گیا جہاں ٹلہویٹ جا چکا تھا

جلاد نے اس کا سر اُٹھا کر خلقت کو دکھایا۔ اور اس کے بعد چبوترہ کے دوسرے کونے پر رکھ دیا۔

"اب کس کی باری ہے؟" اس کے بعد اس نے پوچھا۔

ایک آواز سنائی دی۔ "کوئی بھی۔ بہرحال موسیو تاپونٹ کالاک کی سزا سب سے آخر عمل میں لائی جائے۔"

"اچھا تو میں آتا ہوں۔" مونٹ لوئیس نے آگے بڑھتے ہوئے کہا۔ لیکن جس وقت وہ چوبی کٹہرہ کے قریب پہنچا۔ تو جھجک کر ہٹ گیا۔ سامنے ایک کھڑکی میں اس کی بیوی، اور بچے بیٹھے ہوئے تھے۔

"مونٹ لوئیس۔ مونٹ لوئیس"۔ اس کی بیوی نے درد ناک مایوسی کے لہجہ میں کہا۔ "مونٹ لوئیس ہماری طرف دیکھو"

اس آواز کو سن کر سب کی نگاہیں کھڑکی کی طرف اٹھ گئیں۔ سپاہی۔ شہری۔ پادری اور جلاد سب اس طرف دیکھنے لگے۔ اس سناٹے میں گیبنس جو اب تک ہجوم میں کھڑا تھا۔ آگے بڑھ کر اس چبوترہ پر چڑھنے لگا جس کے اوپر سامان قتل رکھا ہوا تھا۔

"میری پیاری بیوی! میرے عزیز بچے!" مونٹ لوئیس نے مایوسانہ انداز سے ہاتھ ملتے ہوئے کہا "جاؤ۔ اس دم آخر میں میرے استقلال کی آزمائش نہ کرو۔ خدا تمہارا حامی کار رہے۔"

"مونٹ لوئیس" اس کی بیوی سب سے چھوٹے بچہ کو دونوں ہاتھوں میں اٹھا کر کہنے لگی۔ "مونٹ لوئیس اپنے بچوں کو دعائے خیر دو۔ اور یقین جانو ان میں سے کوئی کسی وقت ضرور۔ تمہارے خون کا بدلہ لیگا"

"الوداع میرے جگر کے ٹکڑو۔ الوداع!" مونٹ لوئیس نے دونوں ہاتھ کھڑکی کی طرف پھیلا کر کہا "خدا کی رحمت ہمیشہ تمہارے خوشنما سروں پر نازل رہے۔ تمہارا باپ ملک کی خاطر جان دیتا ہے"

ماں کی زاری۔ بچوں کی چیخ پکار۔ اور یہ دردناک کلمات۔ حاضرین میں مشکل کوئی شخص ہوگا جو متاثر نہ ہوا ہو۔

"بس باتیں بہت ہو چکیں۔" بڑے جلاد دو ٹرن نے کہا۔ پھر اپنے نائبوں کی طرف رُخ کر کے وہ کہنے لگا "جلدی کرو۔ کہ شب نہیں لوگ اس کام کو ناکمل تو نہ چھوڑنے پر مجبور کریں"

"اطمینان رکھو" مونٹ لوئیس نے جواب دیا۔ "تو اگر بچنے کی کوشش بھی کریں تو میں نہیں بچوں گا۔ ان دوستوں کی موت کے بعد میری زندگی بیکار ہے۔"

اور یہ کہتے ہوئے اس نے انگلی سے اپنے دو ساتھیوں کے کٹے ہوئے سروں کی طرف اشارہ کیا

"میرا خیال بالکل صحیح تھا" گیبنس نے یہ الفاظ سن کر جوش سے کہا۔ "شہیدان وطن دعا کرو

کہ خدا مجھ کو بھی استقامت دے۔"

اس سنی ہوئی آواز کو پہچان کر مونٹ نوئیس نے پیچھے مڑ کر دیکھنے کی کوشش کی مگر جلادوں نے اس کو لکڑی کے کندہ پر دبا لیا۔ اور اس کے ثانیہ بھر بعد تلوار کے تیسرے وار نے گیسٹن کو بتا دیا کہ مونٹ نوئیس بھی حب وطن کے آخری امتحان میں کامیاب ہو چکا۔ اور اب مجھے اس منزل میں قدم رکھنا چاہیئے۔

پھرتی سے اس زینہ پر چڑھ کر جس کے پہلے پائدان پر وہ اس وقت کھڑا تھا۔ گیسٹن بھی اس خون آشام چبوترہ پر پہنچ گیا۔ اور وہاں سے اس نے ہجوم کی طرف پُروقار نظروں سے دیکھا۔ لموٹ ڈوکوڈک اور مونٹ نوئیس کے کٹے ہوئے سر زبان حال سے اس کو خوش آمدید کہہ رہے تھے۔

دفعتاً ہجوم میں اک شور برپا ہوا۔ پے در پے تین سر برآوردہ شخصوں کے قتل اور مونٹ نوئیس کے دردناک الوداعی کلمات نے حاضرین کے جوش کو درجہ انتہا تک پہنچا دیا تھا۔ خلقت کی ملی ہوئی آوازوں کے شور اور حرکات سے متلاطم سمندر کا نظارہ پیدا ہو گیا۔ اور گیسٹن کو خیال آیا کہیں ایسا نہ ہو کوئی مجھے پہچان کر میرا نام لے اور میری تمنا ناکام ہی رہ جائے۔ بس وہ فوراً کندہ کے پاس دوزانو ہو کر بیٹھ گیا اور خود ہی اپنی گردن خون آلود لکڑی پر رکھ دی۔

"الوداع!" اس نے آہستگی سے اپنے منہ میں کہا۔ "الوداع میرے دوستو۔ اور الوداع پیاری ہیلین یہ جان تیرے بوسہ عروسی کی نذر ہوتی ہے۔ شکر ہے تیرے عاشق نے اپنے ایمان کو جان پر قربان نہیں کیا۔ افسوس صرف اس بات کا ہے کہ وہ پانچ گھنٹہ کی راحت جو میں نے تیری آغوش میں حاصل کی پانچ شخصوں کی جان لیوا ثابت ہوئی۔ الوداع ہیلین الوداع۔"

جلاد کی تلوار چمکی۔

"میرے دوستو!" نوجوان نے ان کٹے ہوئے سروں کی طرف دیکھ کر کہا۔ "تم سے میں سچی معافی کا طلبگار ہوں۔۔۔"

تلوار گری اور گیسٹن کا سر ایک طرف جا پڑا اور دھڑ دوسری جانب۔

واٹرز نے حسب معمول اس سر کو اٹھا کر بھی حاضرین کو دکھایا۔

اور اب حاضرین میں ایک غلغلۂ عظیم بلند ہوا۔ کیونکہ چار کٹے ہوئے سروں میں ہیپولیٹ کالاک کا سر موجود نہیں تھا۔

جلاد اس شور کا مطلب نہیں سمجھا۔ اس نے گیسٹن کا سر چبوترے کونے پر رکھ دیا۔ اور اسکی

لاش کو پاؤں سے ٹھکرا کر اسی جگہ ڈال دیا۔ جہاں اس کے تین ساتھیوں کی لاشیں پڑی تھیں۔ پھر اپنی تلوار پر جھک کر وہ با آواز بلند کہنے لگا "صاحبان انصاف ہو چکا۔"

"انصاف!... " کسی نے گرجتے ہوئے لہجہ میں کہا "انصاف کہاں ہے؟"

واٹرز جلاد مضطرب ہو کر پیچھے مڑا۔

"تم جانتے نہیں ہو میں کون ہوں؟... کیا مجھے اتنی جلد بھول سکتے ہو؟"

اور یہ کہتے ہوئے پونٹ کالک جس نے پہلا فقرہ بھی کہا تھا چبوترہ پر چڑھ گیا۔

"آپ!" واٹرز نے اس طرح پرے ہٹتے ہوئے گویا کوئی روح نظر آ گئی ہو کہا "آپ... آپ کون ہیں؟"

"میں چوتھا شخص ہوں۔" پونٹ کالک نے جواب دیا۔ "تلوار اٹھاؤ کہ یہ سر ملک کی خاطر کٹنے کو بیقرار ہے۔"

لیکن جلاد نے کانپتے ہوئے چبوترہ کے چاروں کونوں کی طرف دیکھ کر کہا "حضرت چار سر تو کٹ چکے ہیں۔"

"تم دیکھتے نہیں ہو میں بیرن ڈی پونٹ کالک تمہارے سامنے زندہ کھڑا ہوں... میری باری ان سب کے بعد تھی۔"

"ہاں مگر ان کو گنئے۔" واٹرز نے جس کا چہرہ لاش کی طرح زرد ہو گیا تھا۔ تلوار سے چاروں کونوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"چار سر!" پونٹ کالک نے حیرت زدہ ہو کر کہا "نہیں یہ غیر ممکن ہے۔"

عین اس وقت اس نے ان سروں کو نظر غور سے دیکھتے ہوئے گدیمٹن کے سر کا اس کی بلند اور فراخ پیشانی سے پہچانا جس کے لب بعد مرگ بھی تبسم نظر آتے تھے۔ اور اس کو دیکھ کر وہ خوف زدہ ہو کے پیچھے ہٹ گیا۔

پھر وہ درد سے کراہتے ہوئے جلاد سے کہنے لگا "اے شخص جلدی کر اور اس سر کو جو اب باوقار ہے۔ کاش کہ ان چار سروں کے بیچ میں رکھ دے۔ کیا تو مجھے اصلی موت سے پہلے ہزار بار ذہنی موت مارنا چاہتا ہے؟"

اس اثنا میں اراکین عدالت میں سے ایک چبوترہ پر چڑھ آیا تھا۔ اس نے قریب آکر پونٹ کالک کو پہچانا۔

"بے شک بیرن ڈا پونٹ کا لک یہی ہیں" اس نے جلاد سے کہا۔ "تم اپنا فرض ادا کرو۔"

"لیکن حضور" جلاد نے عرض کیا "چار سر کٹ چکے ہیں"

"کچھ مضائقہ نہیں۔ پانچ ہو جانے دو۔ زیادہ کا ڈر نہیں کم نہ ہونے چاہئیں۔"

اور یہ کہتا ہوا وہ رکن عدالت طبل برداروں کو نقارہ بجانے کا اشارہ کر کے چبوترہ سے اتر آیا

واٹرز جلاد کسی شرابی کی طرح لڑکھڑاتا ہوا لکڑی کے کندہ تک پہنچا۔ اس اثنا میں حاضرین کا جوش حد درجہ بڑھ گیا تھا۔ واقعات صبر آزما صورت اختیار کر رہے تھے۔ ہر طرف غلغلۂ عظیم بلند ہوا۔ اس شور میں مشعلیں گل کر دی گئیں۔ اور سپاہیوں کو ہتھیار بند ہونے کا حکم ملا۔ چاروں طرف اک طوفان بے تمیزی پھیل گیا۔ اور اس قسم کی آوازیں آنے لگیں "مجان عدالت کو مار دو۔۔۔ جلادوں کو ہلاک کر دو!"

قلعہ کی توپوں میں چہرہ جبر کران کے منہ ہجوم کی طرف پھیرے گئے۔

"اب میں کیا کروں؟" واٹرز نے گھبرا کر کہا۔

وہی آواز آئی "اپنا فرض ادا کرو۔"

پونٹ کا لک کندہ کے پاس دوزانو ہو گیا۔ جلاد کے ہاتھوں نے اس کا سر تن سے جدا کر دیا۔ اس وقت جب تاریکی میں واٹرز نے پانچواں وار کرتے ہوئے خوف سے دوسری طرف کو منہ پھیر لیا، لوگ ہیبت زدہ ہو کر بھاگ گئے۔ اور سپاہی اپنی جگہ پر کھڑے ہوئے کانپنے لگے۔ دس منٹ کے عرصہ میں سارا میدان خالی ہو گیا۔ جہاں مقتل کا چبوترہ بنا ہوا تھا۔ وہاں پولیس اور سپاہی باز گشت سے خون آلود سطح زمین کی طرف دیکھ رہے تھے۔

اس کے اگلے دن جب لاشیں دفن کے لئے پادریوں کے سپرد کی گئیں تو انہوں نے واٹرز کے بیان کی تصدیق کی کہ بے شک پانچ لاشیں ہیں۔ ان میں سے ایک کے ہاتھ میں اس وقت تک کاغذ کا پرزہ تشنجی انداز سے پکڑا ہوا تھا۔ دیکھا تو اس میں چار شخصوں کی معافی لکھی ہوئی تھی۔

اس وقت گمیسٹن کی وفاداری اور ایثار عظیم کا راز کھلا جس کا حال اب تک کسی کو معلوم نہ تھا۔

پادریوں نے عوام کی موجودگی میں آخری نماز کی اجازت چاہی۔ مگر صدر عدالت شیشونوف نے فساد کے احتمال سے اس کی ممانعت کر دی۔ اور حکم ہوا کہ لاشوں کو بغیر کسی نمود و نمائش کے دفن کر دیا جائے۔

ایسٹر کے پہلے بدھ کو پانچوں شہیدان وطن کو ایک ہی قبر میں اُتارا گیا۔ عوام کو اس رسم میں شریک ہونے کی اجازت نہیں دی گئی۔ مگر تاریخ کہتی ہے کہ گو لاشوں کو چونے سے جلانے کی کوشش کی گئی۔ تاہم ان سرفروشان وطن کی عزت ایسی تھی کہ اس ہمہ سوز عنصر نے بھی اپنا فعل ترک کر دیا۔

باب - ۳۸

جھیل کے ساحل پر

واقعات مذکورہ کے پندرہ دن بعد ایک عجیب قسم کی گاڑی جو عموماً خانقاہوں میں استعمال ہوتی ہے اور جسے ہم نے اس داستان کے آغاز میں پیرس میں داخل ہوتے دیکھا تھا۔ اسی سڑک پر چلتی پیرس سے مینٹس کی طرف روانہ ہوئی۔ گاڑی کے اندر ایک جوان عورت زرد رو۔ دل شکستہ اور قریب المرگ ایک آگسٹائین راہبہ کے پہلو میں چپ چاپ بیٹھی تھی۔ مگر اس راہبہ کی یہ حالت تھی کہ ہر بار جب اسکی صورت دیکھتی تو بے اختیار منہ سے آہ سرد نکلتی اور اپنے رخساروں سے آنسو کا ایک قطرہ پونچھتی تھی۔

ریمبولیٹ کے قریب ایک شخص گھوڑے پر سوار درختوں کے پیچھے چھپا ہوا اس گاڑی کا انتظار کر رہا تھا۔ اس نے ایک بھاری لبادہ اس طرح پہن رکھا تھا۔ کہ آنکھوں کے سوا بدن کا کوئی حصہ نظر نہیں آتا تھا۔

اس کے قریب ایک اور سوار اسی طرح لبادہ میں لپٹا ہوا کھڑا تھا۔

جب گاڑی ان کے پاس ہو کر سڑک سے گذری۔ تو پہلے شخص نے ایک گہری آہ کھینچی اور آنسوؤں کے دو بڑے قطرے اس کی آنکھوں سے گرے۔

"الوداع!" اس نے آہستگی سے کہا۔ الوداع میری تمام۔ آرزو۔ اور دنیا کی ساری نعمتو الوداع! ہیلین میری عزیز بیٹی۔ خدا تیرا نگہبان ہو!

"ولی نعمت اتنا غم نہ کریں۔" اس شخص نے جو پاس کھڑا تھا کہا جن کے رتبے سوا ہیں۔ ان کو از مائشیں بھی عظیم پیش آتی ہیں۔ سچا حکمران وہی ہے جو پہلے اپنے قلب پر حکومت کرنا سیکھے۔ دل کو سنبھالئے اور یقین جانئے کہ آئیندہ نسلیں آپ کو بزرگان فرانس کی صف میں جگہ دیں گی۔"

"سنگدل ڈوبائے۔ میں کبھی تیرا جرم معاف نہیں کرونگا۔" ریجنٹ نے درد بھری آواز میں کہا۔ "بے رحم تو نے ان کو قتل نہیں کیا۔ میرے سکون اور راحت کا خون کیا ہے۔"

"یہ حضور کا خیال ہے۔" اس نے شانوں کو حرکت دیتے ہوئے جواب دیا۔ "کسی نے سچ کہا ہے بادشاہوں کی کتنی خدمت کی جائے وہ کبھی شکر گذار نہیں ہوتے۔"

دونوں اس وقت تک کھڑے رہے حتیٰ کہ گاڑی نظروں سے غائب ہوگئی۔ اور اس کے بعد پیرس کو واپس ہوئے۔

اس کے آٹھ دن بعد گاڑی ہیلین کی اگسٹائین خانقاہ میں پہنچی۔ اس کی آمد پر خانقاہ کی ساری راہبہنیں اس غم زدہ حسینہ کے گرد جمع ہوگئیں جس کی حالت بالکل اس نو شگفتہ پھول کی طرح تھی۔ جسے کھلتے ہی ہوا کی بے رحم تھپیڑوں نے خشک کر دیا ہو۔

"آؤ میری عزیز بیٹی۔ اس کنج تنہائی میں عافیت سے رہو۔ جہاں دنیا کا کوئی صدمہ تمہارے لئے سوہان روح نہیں ہوسکتا۔" خانقاہ کی منتظمہ نے شفقت آمیز لہجہ میں کہا۔

"مہربان مادر" ہیلین نے جواب دیا۔ "میں آئی ہوں۔ مگر زندہ رہنے کے لئے نہیں مرنے کے لئے۔"

"عزیز من" نیکدل ایبس نے کہا۔ "خداوند خدا اور اس کے اکلوتے بیٹے کو یاد کرو۔"

"ہاں مادر! اس کو جس نے دوسروں کے لئے جان دی۔"

غمزدہ ہیلین خانقاہ کے اسی حجرہ میں آباد ہوگئی۔ جہاں سے رخصت ہوئے بمشکل ایک مہینہ گذرا تھا۔ ہر شے اسی طرح رکھی ہوئی تھی جیسے وہ چھوڑ کر گئی تھی۔ اس ایک ماہ کے واقعات اس کے لئے خواب پریشاں کا درجہ رکھتے تھے۔

وہ کھڑکی کے پاس گئی۔ باہر جھیل کا نظارہ پرسکون اور افسردہ کن تھا۔ پچھلی بارشوں نے اس کی یخ بستہ سطح کو توڑ دیا۔ اور اس کے ساتھ ہی گیسٹن کی آخری یادگار اس کے نقش پا کو بھی مٹا دیا۔

بہار آئی اور ہیلین کے سوا ہر چیز میں جان پیدا ہوگئی۔ جھیل کے ساحل پر درختوں میں نئی کونپلیں نکلیں۔ سطح آب پر کنول کے پھول کھلنے لگے۔ سرکنڈوں نے جا بجا سر اٹھانا شروع کیا۔ اور چہچہاتی ہوئی چڑیاں اپنے نغمہ دلفریب سے مردہ دلوں کو بہلانے لگیں۔ مگر ہیلین کے دل کی کلی کسی طرح نہ کھلی۔

ایک دن وہ بند دروازہ جس کی راہ سے گیسٹن آیا کرتا تھا، کھلا۔ مگر وہ جس کی آمد اس راہ کو دلفریب بناتی تھی۔ اب کہاں تھا؟

ہیلین نے گرمیاں تو گذار دیں لیکن ستمبر میں موسم خزاں کی آمد پر وہ بھی شگفتہ کلیوں کے ساتھ ہی مرجھا گئی۔

جس روز اس کی موت واقع ہوئی۔ اس کی صبح کو خانقاہ کی منتظمہ کو ایک قاصد کے ہاتھ پیرس

سے خط موصول ہوا۔ جسے وہ اس حسینہ کے پاس جو جانکنی کی حالت میں تھی لے گئی۔ اس میں فقط اتنا لکھا تھا:۔

"نیک دل مادر۔ اپنی دختر سے ریجینٹ کے لئے معافی طلب کرنا۔"

میاہین کا چہرہ ان لفظوں کو پڑھ کر زرد ہوگیا۔ مگر وہ کہنے لگی "مادر مہربان میں ان کو معاف کرتی ہوں۔ کیونکہ اب جب کہ میں اس کے پاس جارہی ہوں جس کی ہلاکت اُن کے ہاتھوں ہوئی تھی۔ میں کسی طرح کا رنج و کینہ اپنے دل میں باقی رکھنا نہیں چاہتی۔"

یہ کہتا ہے پھر کہا تھے وہ اس دنیائے فانی سے رخصت ہوگئی۔

مرتے وقت اس نے التجا کی تھی۔ کہ میری لاش کو اسی مقام پر دفن کرنا۔ جہاں گسٹن ملنے آتا تو اپنی کشتی باندھا کرتا تھا۔ اس کی یہ درخواست پوری کردی گئی۔

چنانچہ آجتک وہ اسی جگہ سبزہ زمین کے نیچے آرام کرتی ہے۔ زندگی میں وہ ان پھولوں کی طرح پاک تھی۔ جو اس کی قبر پر کھلتے ہیں۔ موت میں بھی وہ انہی سے مشابہ ہے۔ کیونکہ جس طرح باد صرصر کے تند جھونکے نوشگفتہ کلیوں کو بے رحمی سے خشک کرکے خاک میں ملادیتے ہیں۔ اسی طرح حوادث زمانہ نے اسکو عین شباب میں تمنائے محروم کی طرح سپرد خاک کردیا۔

ختم ہوا

ہمارا اگلا ناول

آتم دشنا

یا

روحوں کا خراج

رابرٹ ہیچنز اور لارڈ فریڈرک ہملٹن کے ایک نہائیت زبردست افسانہ کا ترجمہ ہوگا

کمزور ہستیاں اپنی امان کے لئے روز ازل سے زبردستوں کی باجگذار رہی ہیں۔ لیکن اس ناول میں یہ خراج اپنی نوعیت کے اعتبار سے بالکل ہی نیا ہے۔ زر۔ زن اور زمین کا خراج بہت لوگوں نے سنا ہوگا۔ مگر روحوں کا خراج!... بالکل ہی نئی بات ہے۔ یہ خراج جس عجیب اور پُراسرار طریق پر ادا ہوتا ہے۔ اس کا انکشاف اس ناول کے مطالعہ ہی سے حاصل ہوگا جسے ایک ہی جلد میں ختم کر دیا جائے گا۔

۳ روحوں کا خراج ۳
روحوں کا خراج
روحوں کا خراج

جس طرح آج تک آپ نے ہمارے ناولوں کی قدردانی کی ہے۔ اسی طرح اس کو بھی ضرور دیکھیے۔ اور اگر اب تک ہمارے مستقل خریدار نہیں بنے تو بہیہ ادا کر کے اب بن جائیے۔

نیکی اور بدی کی کشمکش — بدی کی زبردست تحریص

اس تحریص کا خوفناک انجام

ایسا عجیب اور حیرت خیز ناول بہت کم آپ نے دیکھا ہوگا۔ اسے ضرور ملاحظہ فرمائیے

لال برادرس ۷ پارسنز روڈ نولکھا لاہور

کمپ گیب ہے۔ اس کا ترجمہ منشی تیرتھ رام صاحب فیروز پوری نے کیا ہے۔ غضب کا دلفریب قصہ اور سکتہ میں لانیوالے نظارے۔ ایسا دلکش ناول ہے کہ برسوں یاد رہے اور ایسا پر اسرار کہ نیند حرام کردے ۔۔ ۴۰۰ صفحے قیمت عہ

شریف بدمعاش۔ مارس لیبلانک ہی کے ایک اور ناول کنفشنز آف آرسین لوپن کا اردو ترجمہ جس میں ناول کے ہیرو آرسین لوپن کی بعض حیرت خیز عیاریوں کا ذکر نہائت دلکش پیرایہ میں کیا گیا ہے۔ جس طریق پر اس شخص نے پبلک کی آنکھوں میں خاک جھونکی فرانسیسی پولیس کے اعلیٰ کارکنوں کو اُلّو بنایا عظیم خطرات کا مقابلہ کیا اور ہر بار بال بال بچتا رہا۔ اس کا ذکر خود اس کی زبان سے آرسین لوپن کا کیرکٹر ایک بالکل نئی چیز ہے اور پبلک نے اسے جس قدر پسند کیا ہے اس کا اندازہ اس غیر معمولی مانگ سے ہوسکتا ہے جو اس کے پہلے ناول انقلاب یورپ کے لئے پیدا ہوئی۔ اگر آرسین لوپن کے واقعات زندگی آپ کے لئے کچھ دلچسپی رکھتے ہیں تو ضرور اس نئی کتاب کی ایک جلد منگا دیکھئے ۵۰۰ صفحہ قیمت بارہ آنہ (۱۲؍)

اخبارات کی رائیں

دلیش لاہور۔ فرانسیسی زبان نے ناول نویسی میں غیر معمولی ترقی کی ہے اور کئی نہائت عجیب اور سبق آموز ناول اس زبان سے انگریزی میں ترجمہ ہوکر چھپے ہیں۔ زمانہ حال کے فرانسیسی مصنفوں میں مارس لیبلانک کا نام خاص شہرت رکھتا ہے اور اس کے وہ ناول خصوصیت سے دلچسپ ہیں جن میں اس نے آرسین لوپن نامی ایک شخص کے عجیب و غریب کارنامے بیان کئے ہیں۔ آرسین لوپن متضاد صفات رکھنے والا آدمی ہے۔ ایک طرف وہ لاکھوں کی رقوم پر ہاتھ صاف کرتا ہے۔ مگر دوسری جانب محتاجوں کی امداد سے بھی دریغ نہیں کرتا۔ سب سے زبردست مقابلہ اس کا فرانسیسی پولیس سے ہوتا ہے جو ہر بار اس کے سامنے نیچا دیکھتی ہے۔ "شریف بدمعاش" اسی مصنف کے اسی ہیرو کا ایک ناول ہے جس میں آرسین لوپن کے ایسے کارنامے دکھائے گئے ہیں کہ انسان محو حیرت ہو جاتا ہے۔ یہ محض سراغرسانی کا ناول نہیں بلکہ حب وطن تریا چرتر اور سراغرسانی ان تینوں کا مرکب ہے اور بلاشبہ دیکھنے سے تعلق رکھتا ہے۔

لسبیڈر لاہور۔ شریف بدمعاش فرانسیسی زبان کے بہترین مصنف مارس لیبلانک کے زبردست

ناول کنفیشن آف آرسین لوپن کا ترجمہ ہے۔ اس کتاب میں آرسین لوپن کے متعدد کارناموں کا ذکر جس نے برسوں تک فرانسیسی پولیس کے اعلیٰ افسروں کو الّو بنائے رکھا۔ نہایت دلفریب اور سنسنی پیدا کرنے والے پیرایہ میں کیا گیا ہے۔ آرسین لوپن کے عجیب و غریب کارنامے پڑھنے والوں کو محو حیرت بنا دیتے ہیں۔ جن اصحاب کو سراغرسانی کے ناولوں کے پڑھنے کا شوق ہے انہیں ضرور اس دلچسپ کتاب کا مطالعہ کرنا چاہئے۔

خونی ہیرا:- مارس لیبلانک کے فرانسیسی ناول "دی ایرسٹ آف آرسین لوپن" کا اردو ترجمہ منشی تیرتھ رام صاحب فیروزپوری کے قلم سے۔ یہ اپنی طرز کا پہلا اور آخری ناول ہے اور ہم کہہ سکتے ہیں کہ اگر آپ نے اسے نہیں پڑھا تو کچھ نہیں پڑھا۔ اس میں سر آرتھر کانن ڈائل کے شہرہ آفاق سراغرساں شرلاک ہومز کا مقابلہ لیبلانک کے مشہور عالم نیک نہاد چور آرسین لوپن سے ہوتا ہے۔ کس طرح ایک کی ہوشیاری دوسرے کی عیاری کو نیچا دکھانے کی کوشش کرتی ہے اور کیونکر ایک اپنے عدیم النظیر ذہن رسا کی مدد سے دوسرے کی لاجواب قابلیت پر غالب آنا چاہتا ہے۔ اس جدوجہد کی داستان غایت درجہ دلچسپ ہے۔ شرلاک ہومز کی سراغرسانہ جدوجہد اور آرسین لوپن کی مدافعانہ کارروائیاں صرف دس روز میں ختم ہو جاتی ہیں اور واقعات اس طرح جلد جلد تبدیل ہوتے چلے جاتے ہیں کہ پڑھنے والے کو استعجاب ہوتا ہے۔ کانن ڈائل کا کیرکٹر شرلاک ہومز اپنی مختلف فوق البشر قابلیتوں کے لحاظ سے بین الاقوامی شہرت حاصل کر چکا ہے۔ مگر لوپن کے مقابلہ میں اسے جو جو زکیں اٹھانی پڑتی ہیں اور جو جو دشواریاں پیش آتی ہیں ان کی اختراعی حیثیت پر غور کرنے سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ کانن ڈائل کے پیدا کردہ کیرکٹر کے مقابلہ میں اگر کوئی دوسرا شخص اسی پایہ کا کیرکٹر پیدا کر سکتا ہے تو وہ صرف لیبلانک ہے۔ فسانہ کی طرز تحریر عام رسمی تحریروں سے بالکل جدا ہے۔ ساری کتاب میں التزام کے ساتھ تلاش کرنے پر بھی ایسا کوئی فقرہ نہیں مل سکتا جسکے نکال دینے پر کتاب کی خوبی میں فرق نہ آتے۔

ترجمہ کی خوبیوں کے لئے مترجم کا نام ہی بجائے خود معتبر ضمانت ہے جن کے قلم سے شرنیٹ آف لنڈن اور رینالڈس کے دیگر اعلیٰ ناول اردو لباس میں ملک کے ہر حصہ میں پہنچ چکے ہیں۔ اس کتاب کی سفارش میں ہم صرف اتنا کہنا چاہتے ہیں کہ جس شخص نے اس کتاب کو نہیں دیکھا اس نے کچھ بھی نہیں دیکھا۔ قصہ کا ہر باب۔ باب کا ہر ایک حصہ۔ ہر صفحہ۔ یہاں تک کہ ہر سطر ہیجان میں سنسنی پیدا کرتی ہے۔ پڑھنے والا حیرت میں آکر سوچتا ہے کہ اس سے آگے کیا ہوگا اور اسکی محویت اس قدر ترقی کرتی ہے کہ قصہ ختم کئے بغیر چین نہیں آتا۔ دو جلدوں میں مکمل ۱۴۹ صفحے قیمت [illegible]

اخبارات کی رائیں

آریہ گزٹ لاہور۔ فرانس کے زندہ جاوید مصنف مارس لیبلانک سنسنی پیدا کرنے والے پراسرار ناول لکھنے کیلئے بہت مشہور ہیں۔ ناول نویس کا کمال یہ ہے کہ اس کے کیرکٹر لوگوں کے دلوں میں بیٹھ جائیں اور ان کی شخصیت بن جائے۔ اس باب میں مارس لیبلانک بہت کامیاب ہوتے ہیں ان کا کیرکٹر آرسین لوپن ایسی ہی لازوال شہرت حاصل کر چکا ہے جیسا کہ سر اے کانن ڈائل کا ہیرو شرلاک ہالمز انگریزی داں طبقہ میں ایک زندہ ہستی کے طور پر مشہور ہے۔ اس ناول میں شرلاک ہالمز اور آرسین لوپن کا باہمی مقابلہ ہوتا ہے اور ایسے پراسرار طریق پر کہ آدمی دنگ رہ جاتا ہے ہر ایک باب پلاٹ کو زیادہ پیچیدہ بناتا جاتا ہے اور آخری باب میں جا کر انکشاف راز ہوتا ہے تو آدمی کی حیرت کا ٹھکانا نہیں رہتا۔ قابل مترجم نے ترجمہ میں اصل کی شان پیدا کر دی ہے۔

ولیم لکیو کے انگریزی ناولوں کے ترجمے

منزل مقصود پراسرار ناول نویسی کے بادشاہ۔ زمانہ حال کے رینالڈس ولیم لکیو کے بے نظیر حیرت خیز ناول "مسٹر اپ" کا ترجمہ از منشی تیرتھ رام صاحب فیروزپوری۔ یہ ناول اردو میں ایک بالکل ہی نئی چیز ہے اور ہم یقیناً کہہ سکتے ہیں کہ ایسا پراسرار ناول جس کے ہر باب میں ایک نیا راز نمودار ہوتا ہے، ہرگز آپ کی نظر سے نہیں گذرا ہوگا۔ ۲۵۰ صفحے مجلد قیمت ۱۲

اخبارات کی رائیں

میڈیم۔ مسٹر ولیم لکیو پراسرار ناول نویسی کی اقلیم کے بادشاہ ہیں۔

ڈیلی ایکسپریس۔ اتنا حیرت خیز کہ شروع سے آخر تک منہ کھلا رہ گیا۔

ایوننگ ٹائمز۔ اسرار، عجائبات اور لرزہ خیز واقعات کا مجموعہ۔۔۔ یہ ناول بہترین تصنیف ہے۔

سکاٹسمین۔ ایک اور پراسرار فسانہ جس سے مصنف کی حیرت خیز قوت اختراعی کا ثبوت ملتا ہے۔

ڈیلی کرانیکل و نیوکیسل۔ اتنا دلچسپ جتنا کوئی ناول ہو سکتا ہے۔

سنڈے ٹائمز۔ مسٹر ولیم لکیو جرم پیشہ معلومات کے قاموس ہیں۔ یہ ناول ان کی تحریر کا بہترین نمونہ کہا جا سکے گا۔

ہند سماچار لاہور۔ ولیم لکیو یورپ اور امریکہ میں پراسرار فسانہ نویسوں کے بادشاہ کے لقب سے مشہور ہیں۔ ان کے فسانے جن کے کئی کئی ایڈیشن لاکھوں کی تعداد میں چھپتے ہیں حیرت

ملنے کا پتہ۔ لال پرنٹنگ پریس ۱ پرنسز روڈ لکھا لاہور

چند ماہ میں ہاتھوں ہاتھ بک جاتے ہیں۔ منزل مقصود ایک پُراسرار فسانہ کی حیثیت سے
اس کا بہترین ناول ہے۔ جس میں ہر باب کے خاتمہ پر بجائے انکشاف کے اسرار کی پیچیدگی
بڑھتی جاتی ہے اس فسانہ میں بدمعاشوں نے ہیرو کو اذیت دینے کا جو طریقہ اختراع کیا ہے
اس کا خیال ولیم لکیو جیسے قابل فسانہ نویس ہی کو آسکتا تھا۔ ترجمہ کی صحت سلاست اور ہمواری
کے لئے منشی تیرتھ رام صاحب ایڈیٹر رسالہ ترجمان کا نام معتبر ضمانت ہے جو یورپ کے
مشہور فسانہ نگاروں کی ڈیڑھ درجن سے زیادہ تصانیف کے ترجمے کرکے پبلک سے خراج
تحسین حاصل کرچکے ہیں۔

سر آرتھر کانن ڈائل کے انگریزی ناولوں کے ترجمے

فاتح یورپ (یا اسرار دربار نپولین) اس مصنف کے انگریزی ناول "انکل برناک" کا ترجمہ مولوی
رفیع احمد خاں ایم اے کے قلم سے۔ نپولین اعظم کے زمانہ عروج کے متعلق یہ ناول بہت دلچسپ اور
قابل دید ہے ۳۴۴ صفحے قیمت عہ

خونناب عشق۔ اس مصنف کے انگریزی ناول "سٹڈی ان سکارلٹ" کا ترجمہ پروفیسر فیروزالدین
مراد ایم اے بی۔ ایس سی کے قلم سے۔ شرلاک ہالمز کی سراغرسانی کا حیرت خیز کارنامہ ۲۰۰ صفحے
قیمت عمر

حکایات شرلاک ہالمز۔ اس مصنف کے انگریزی ناول "ایڈونچرز آف شرلاک ہالمز" کا ترجمہ
پروفیسر فیروزالدین صاحب مراد ایم اے۔ بی۔ ایس سی کے قلم سے شرلاک ہالمز کے مشہور
کارناموں کا مجموعہ ۳۰۲ صفحے عہ

سر والٹر سکاٹ کے انگریزی ناولوں کے ترجمے

ڈاکٹر کی بیٹی۔ سر والٹر سکاٹ کے ایک مشہور تاریخی ناول سرجنز ڈاٹر کا سلیس اردو
ترجمہ جس میں ایسٹ انڈیا کمپنی اور ٹیپو سلطان والئے میسور کے زمانہ کے حالات دلچسپ پیرایہ
میں قلمبند کئے گئے ہیں۔ ۱۹۴ صفحے قیمت ۱۲؍

شہید جفا۔ سر والٹر سکاٹ کے مشہور ناول برائڈ آف لیمرمور کا اردو ترجمہ۔ ایک عاشق
صادق کا حسرتناک خاتمہ۔ حسن و عشق کا سچا جانکاہ واقعہ۔ ازدواج کے معاملہ میں والدین کی

یہ اس مصنف کا بہترین ناول ہے جسے پڑھ کر ولایت کے اخبار بھی عش عش کر گئے

ذرا ان کی رائیں ملاحظہ کیجئے جو اسی ناول سے تعلق رکھتی ہیں

ڈیلی ایکسپریس۔ اتنا حیرت خیز کہ شروع سے آخر تک منہ کھلا رہ گیا۔

ایوننگ ٹائمز۔ اسرار، عجائبات اور لرزہ خیز واقعات کا مجموعہ ... یہ ناول بہترین تصنیف ہے

سکاٹسمین۔ ایک اور پراسرار فسانہ جس سے مصنف کی جدت خیز قوت اختراعی کا ثبوت ملتا ہے۔

ڈیلی کرانیکل (نیو کیسل)۔ اتنا دلچسپ جتنا کوئی ناول ہو سکتا ہے۔

سنڈے ٹائمز۔ مسٹر لکیو صیغہ جرم میں معلومات کے قاموس ہیں۔ یہ ناول ان کی تحریر کا استادانہ نمونہ سمجھا جائے گا۔

ان مبصروں کی رائے کے بعد یہ کتاب ہمارے ہاتھوں کسی مزید تعریف کی محتاج نہیں آپ اسے سراغرسانی کے عام اصولوں کی داستان یا حسن وعشق کی سرگذشت نہ خیال کریں۔ یہ اپنی طرز کی پہلی کتاب ہے جس کی نظیر پیشتر کبھی آپ نے اردو میں نہیں دیکھی۔ عاشق ومعشوق کے درمیان لحد فاصل ہے۔ دیکھئے کس طرح وہ ایک دوسرے کو چاہتے ہوئے آپس میں نہیں مل سکتے۔

پراسرار ناولوں میں لاجواب — خوفناک جرائم کی تاریخ میں بینظیر

ولایت کے رسالہ سٹڈم نے اس کے مصنف کو پراسرار ناولوں کا بادشاہ مانا ہے۔

۲۵۰ صفحات سے زیادہ میں مکمل قیمت عہ خرچ ڈاک ۵ر

ساڑھے سات روپیہ سالانہ چندہ ادا کرکے ایسی کتابوں کو ارزاں قیمت پر خرید لینے کا گر سیکھئے

لال برادرس ۷ پارسنز روڈ نولکھا۔ لاہور

جارج سٹیم پریس لاہور میں باہتمام لالہ ایشر داس پرنٹر چھپا۔